بخاری شریف کی فارسی شرح جو ہادی کل اور مقلل ہے مرتب ہے نام

نقش بخاری

از حضرت علامہ محمد قاسم نانوتوی

تقریر شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی

اور

حضرت ابوالبرکات مولانا احمد علی لاہوری ثم سہارنپوری

رحمہما اللہ تعالیٰ

مع اردو ترجمہ

یکدوت پشاور شہر

Marfat.com

ذ

جو

Marfat.com

حدیثِ مبارکہ کی عظیم الشان کتاب

اصح الکتب بعد کتاب اللہ الصّحیحُ البخاری

کی

فارسی میں جامع، مکمل اور مُدلّل شرح بنام

شرح عقیدہ

از حضرت محدثِ کبیر فقیہ افخم، غواصِ بحرِ حقیقت و معرفت علامہ اجل

سیّد شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ

پشاوری ثم لاہوری المتوفی ۱۱۷۳ھ

بن

حضرت ابوالبرکات سیّد حسن ٹھٹوی ثم پشاوری قادری گیلانی المتوفی ۱۱۱۵ھ

رحمہما اللہ تعالیٰ

شائع کردہ

محمد امیر شاہ برحافظ سید محمد زمان شاہ حاجی قادری گیلانی

یکہ توت پشاور شہر

Marfat.com

Marfat.com

حدیثِ مبارکہ کی عظیم الشان کتاب

اصح الکتب بعد کتاب اللہ الصّحیحُ البخاری

کی

فارسی میں جامع، مکمل اور مُدلّل شرح بنام

شرح عقیدہ

پارہ سوم

از حضرت محدثِ کبیر، فقیہ افخم، غواصِ بحرِ حقیقت و معرفت علامہ اجل

سیّد شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ

پشاوری ثم لاہوری المتوفی سنہ ۱۱۷۳ھ

بن

حضرت ابوالبرکات سیّد حسن ٹھٹوی ثم پشاوری قادری گیلانی المتوفی سنہ ۱۱۱۵ھ

رحمہما اللہ تعالیٰ

شائع کردہ

مکتبہ محمدیہ بر حافظ سیّد محمد زمان شاہ صاحب قادری گیلانی

یکہ توت پشاور شہر

Marfat.com

135342

جملہ حقوق طباعت واشاعت بحق شاہ محمد غوث اکیڈیمی محفوظ ہیں

بخاری شریف کا یہ تیسرا پارہ شرح غوثیہ شریف بزبانِ فارسی محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے قلم مبارک سے تحریر کئے گئے قلمی نسخے کا عکس شائع کیا گیا ہے۔

نام کتاب: شرح غوثیہ صحیح البخاری شریف

شارح: محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث قادری گیلانی پشاوری ثم لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

طبع اول: ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

سائز: $\frac{۲۷ \times ۱۷}{۴}$

مطبع: رضوان پرنٹرز، ڈھکی نعلبندی پشاور شہر۔

قیمت:

ناشر: شاہ محمد غوث اکیڈیمی کوچہ آقا پیر جان یکہ توت پشاور شہر۔

عرضِ مترجم

باسمہٖ تعالیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ و عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ وَ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ لَاسِیَّما عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰینَا وَ مُرْشِدِنَا الْغَوْثِ الْاَفْخَمِ السَّیِّدِ اَبُو مُحَمَّدٍ مُحِیُّ الدِّیْنِ عَبْدُالْقَادِرِ الْمَکِّیُّ الْاَمِیْنُ الْجِیْلَانِیُّ الْبَغْدَادِیُّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اما بعد

الحمدللہ ثم الحمدللہ یہ فقیر انتہائی صمیم قلب سے بارگاہ رب العالمین میں سجدہ شکر وامتنان بجالاتا ہے کہ اسی رب تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ وعز اسمہ وجل مجدہ کی توفیق وعنایت اور محبوب رب العالمین، شفیع المذنبین، رحمت للعالمین، عالم ما کان وما یکون جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی کرم نوازی سے شرح غوثیہ صحیح بخاری از محدث کبیر، فقیہہ افخم، غواص بحر حقیقت ومعرفت علامہ اجل حضرت سید شاہ محمد غوث قادری گیلانی پشاوری ثم لاہوری (المتوفی ۱۱۷۳ھ) بن قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، قطب الاقطاب حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی (المتوفی ۱۱۱۵ھ) رحمہم اللہ تعالیٰ علیہما کے تیسرے پارے کا اردو ترجمہ مع عکس فارسی متن بخط شارح رحمت اللہ علیہ حسب وعدہ نذر قارئین کیا جارہا ہے۔

شاہ محمد غوث اکیڈیمی کی طرف سے قبل ازیں پہلے پارے کا اردو ترجمہ مع عکس فارسی متن بخط شارح رحمت اللہ علیہ ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء اور اسی طرح دوسرا پارہ ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء میں شائع کیا جاچکا ہے جسے ملک وبیرون ملک دینی وروحانی اور علمی وادبی حلقوں میں بے پناہ پذیرائی حاصل ہوئی اور ان کی طرف سے تیسرے پارے کی اشاعت کے مطالبے میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جارہا تھا۔ اس فقیر نے اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کی کہ جلد از جلد یہ پارہ بھی طبع ہوجائے لیکن قدرتی طور پر ایسے حالات رونما ہوتے رہے جن کی بدولت تاخیر ہوتی رہی۔

اس فقیر نے حسب معمول اس تیسرے پارے کا اردو ترجمہ بھی شروع کیا تھا اور اس کے ابتدائی

تقریباً سو صفحات ترجمہ کرنے کی سعادت بھی حاصل کی لیکن ضعف بصارت کی وجہ سے مزید کام جاری رکھنا ممکن نہ ہو سکا اور یوں کچھ عرصہ اس وجہ سے یہ کام تعطل کا شکار رہا۔ پھر بعض حباب کی تجویز پر پندرہ روزہ ''الحسن'' پشاور کے مستقل مضمون نگار مفتیٔ سرحد حضرت علامہ مفتی خلیل الرحمٰن صاحب قادری گلوزئی مدظلہ العالی کی خدمات حاصل کی گئیں اور شرح غوثیہ کے اس تیسرے پارے کا باقی مسودہ مفتی صاحب کو دیا گیا اور انہوں نے فارسی سے اردو کے قالب میں منتقل کرنے کا یہ مقدس فریضہ انجام دیا۔

الغرض جب تیسرے پارے کا اردو ترجمہ مکمل ہو گیا تو کمپیوٹر پر اس کی کمپوزنگ کے بعد جب تصحیح کا کام شروع ہوا تو تحت اللفظ ترجمہ کو با محاورہ بنانے اور اس کی نوک پلک سنوارنے کی ضرورت محسوس کی گئی چنانچہ اصل فارسی مسودہ، اردو ترجمہ اور کمپیوٹر کا کمپوز شدہ مواد سامنے رکھ کر اصلاح کا کام شروع کیا گیا جس پر کافی وقت لگا۔ بعد ازاں اس اصلاح شدہ ترجمہ کی کمپوزنگ شروع ہوئی۔ اس عرصہ میں بار بار کمپوزنگ کے مسائل پیدا ہوتے رہے اور یوں اس تیسرے پارے کے منظر عام پر آنے میں بھی پانچ سال کا طویل عرصہ لگا۔ اس تاخیر کو ہم رضائے الٰہی سمجھتے ہوئے اس کی بارگاہ صمدیت میں اپنی عجز و انکساری پیش کرتے ہوئے قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔

اسی دوران گذشتہ برس حلقہ قادریہ حسنیہ کے عقیدتمندوں کی خواہش پر اس فقیر نے ان تینوں پاروں کا درس بھی دیا جس سے مستفیض ہونے والوں میں محترم حاجی سجاد حسین قادری، قاری حافظ نصیر الدین قادری (خطیب جامع مسجد حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی رحمت اللہ علیہ)، قاری حافظ علاؤالدین قادری (خطیب جامع مسجد محلّہ قاضی خیلاں پشاور شہر)، مولانا قاری عزیز احمد (امام مسجد محلّہ شاہ معصوم پشاور شہر)، برخوردارم سید نور الحسنین قادری گیلانی، سید غلام الحسنین قادری گیلانی، سید محمد انور شاہ قادری (لائبریرین گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول نمبر ا پشاور شہر)، حاجی تنویر احمد صدیقی قادری (ناظم ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام قاضی خیلاں پشاور شہر)، سید یاسر بخاری، حاجی عبدالعزیز، ڈاکٹر احمد علی ملک اور کئی دیگر حضرات کے اسماء گرامی شامل ہیں۔

اس موقع پر یہ فقیر علامہ مفتی سید حسین فرید گیلانی (خطیب جامع مسجد موضع پھندو پایان پشاور)، عزیزم سید محمد انور شاہ قادری (ایم اے) اور سید یاسر بخاری کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے ترجمہ اور عربی عبارات کی اصلاح کا کام بڑی عرق ریزی سے کیا نیز محترم محمد اسد انجینئر الیکٹرانکس (امریکہ) کا بھی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ برخوردارم سید نور الحسنین قادری گیلانی،

Marfat.com

سید احمد محی الدین گیلانی المعروف اسد آغہ، سید غلام الحسنین قادری گیلانی کا بھی تشکر ہے کہ ان حضرات نے طباعت واشاعت کے مختلف مراحل میں تعاون کیا اور ان کی کوششوں سے یہ تیسرا پارہ آپ تک پہنچ رہا ہے۔ علاوہ ازیں جناب محمد عمر قریشی قادری، جاوید الحسن آفریدی قادری اور غلام دستگیر کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہے کہ انہوں نے کمپیوٹر کمپوزنگ کا کام بڑی محنت سے کیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ رب کریم ان سب کی یہ پرخلوص و بے لوث مساعی جمیلہ اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول ومنظور فرمائے، انہیں دینی، دنیوی اور اخروی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے اور پڑھنے والوں کے قلوب واذہان کو پیارے محبوب سرور عالم و عالمیان، سید الانس والجان، نبی اکرم، رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق سے منور فرمائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور ادب واحترام کے جذبہ صادقہ سے منزین فرمائے۔

آمین و بجاه نبی الرؤف الرحیم علیه التحیة والتسلیم

(فقیر) محمد امیر قادری گیلانی

یکہ توت، پشاور شہر

بروز منگل ۸ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۲ء

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب مواقيت الصلوة این کتابست در بیان اوقات نماز پنجگانه باب
مواقيت الصلوة وفضلها باب است در بیان اوقات نماز و فضیلت آن اقات یعنی فضیلت
ادای نماز در ان اقات وقوله تعالى ان الصلوة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا
وقته عليهم ودر بیان قول خدا تعالی که ان الصلوة الی آخره است یعنی بدرستی نماز است بر مومنان نوشته
شده وفرض آمده ومعین کننده در اوقات معینه بتعیین بپوسته باز امام بخاری تفسیر کرده موقوتا را که اسم مفعول از مجرد است
باسم مفعول از باب تفعیل زیرا که توقیت در تعیین بسیار استعمال دارد وفعل ماضی معلوم را نیز از ان ذکر کرده وفاعل
مضمر آورده بغیر ذکر مرجع آن از برای تنبیه بر انکه فاعل آن یکی است معین است دران تعددی نیست یعنی معین کرد الله
الله تعالی آن صلوة را بر مومنان وتذکیر مفعول در وقته باعتبار آن صلوتست یکتاب که بمعنی مکتوب است ووقت
بتشدید قاف روایت است ومیقات که واحد مواقیت است آن بمعنی وقت معین کرده شده است برای فعل
چنانچه موضع فعل را میقات گویند وقت فعل را نیز میقات میخوانند وتعیین اوقات الله تعالی مر نماز را بآنمعنی
که اگر از ان وقت بلا عذر بر آرد کناهکار گردد وحدثنا عبد الله بن مسلمة قال قرأت على مالك عن
ابن شهاب حدیث کرد ما را عبد الله ابن مسلمه بفتح میم هردو ولام گفت که خواندم من بر امام مالک بن انس
از ابن شهاب زهری ان عمر بن عبد العزيز اخر الصلوة يوما که بدرستی عمر بن عبد العزیز بن مروان که یکی
از خلفاست ملحق بخلفای راشدین که عبارة از خلفای اربعه است لیکن بسبب کمال اتباع عمر بن العزیز طریقه
اوشان را ملقب بلقب اوشان شده ولفظ خلیفه بر ین استعمال یافته باوجود چنین منزلت بحکم نسبت تاخیر در نماز
کرده یک روزی نمازی را از وقت مستحب بیرون آورده نه انکه از وقت جواز خارج ساخته وهیچ عقل ظن این
تاخیر را در حق همچو خلیفه جایز ندانسته ومیگویند آن نماز نماز عصر بود که از ان از وقت مستحب تاخیر نمود فدخل عليه
عروة بن الزبير فاخبره ان المغيرة بن شعبة اخر الصلوة يوما وهو بالعراق پس

درآمد بران عمر بن عبد العزیز عروة بن الزبیر پس خبر داد او را که بدرستی مغیرة بن شعبه موخر کردانید نمازی را یک روزی
وحال آنکه آن مغیره در عراق بود و مراد عراق عرب است و آن از عبادان تا موصل است طولا و از قادسیه تا حلوان است
عرضا و در روایتی که هو بالکوفه واقع است بیان اخص موضع شده کوفه عراق موافق آمده که کوفه موضعی است خاص از
عراق و مغیره در آنوقت امیر آنجا بود فدخل علیه ابو مسعود الانصاری فقال ما هذا یا مغیرة
پس در آمد بران مغیره ابو مسعود انصاری پس گفت چیست این تاخیر در نماز ای مغیره آلیس قد علمت ان جبریل
علیه السلام نزل فصلی فصلی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم آیا نیست که تحقیق میدانی
که بدرستی جبریل علیه السلام نازل شد پس نماز خواند پس نماز خواند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم از ظاهر لفظ این حدیث
چنان مفهوم میشود که نماز آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بعد از نماز جبریل بود لیکن از احادیث دیگر معلوم شده که
نماز آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم با قتدا جبریل آمده و باید دانست که نزول جبریل برای بیان اوقات نماز قبل
صبح صادق آن شب که دران نمازها پنجگانه فرض شده بود و شروع بیان اوقات از وقت نماز نمودن صلی
فصلی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم پس تر نماز خواند جبریل علیه السلام پس نماز خواند رسول خدا
صلی الله علیه واله وسلم و این نماز ظهر بود ثم صلی فصلی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم پس تر نماز
خواند جبریل علیه السلام پس نماز خواند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم و این نماز عصر بود ثم صلی فصلی
رسول الله صلی الله علیه واله وسلم پس تر نماز خواند جبریل علیه السلام پس خواند رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم و این مغرب بود ثم صلی فصلی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم پس تر نماز خواند
جبریل علیه السلام پس نماز خواند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم و این نماز عشا بود بر لفظ صلی که مسند بجانب رسول
صلی الله علیه واله وسلم است فاد اخل کرده و بر انکه مسند بطرف جبریل علیه السلام است لفظ اورده زیرا که نماز حضرت
صلی الله علیه واله وسلم از جهة اقتدا دران بجبریل متصل بنماز جبریل آمده و هیچ زمانی درمیان دو نماز فاصل نشده بلکه
متعقب ربنی عقب آمده و نماز جبریل از نماز خود وی که سابق بران بوده بعد از زمان دراز واقع شده ازین
جهة مدخول تم گشته و مدلول تراخی پیوسته مستدالال کرده نشود باین حدیث بر جواز اقتدا مفترض بمتنفل که نماز
جبریل نفل بود و نماز حضرت صلی الله علیه واله وسلم فرض زیرا که جبریل نیز مامور شد بنمودن طریق نماز در وقت

Marfat.com

معین پس هر وی نیز نماز در آن وقت شد با حضرت صلی الله علیه واله وسلم تا بیان جبریل علیه السلام فرض بود
پس بر هر دو طریق اقتدای مفترض بمتنفل نشده و فساد استدلال با بحدیث بر جواز آن ظاهر آمده ثم قال بهذا
اُمِرْتُ پس گفت جبریل علیه السلام باین مامور شدم یعنی بتعیین و تعلیم این اوقات معینه برای ادای نماز شما و نمودن
طریق ادای نماز شما را لیکن این معنی وقتی است که امرت بصیغه متکلم باشد فاما اگر بصیغه مخاطب خوانند
بسوی آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم دانند معنی چنین باشد باین یعنی بادای نماز باین کیفیت و درین اوقات
معینه امر کرده شده تو فقال عمر لعروة اعلم ما تحدث به پس گفت عمر بن عبد العزیز مر عروة بن
الزبیر را بدان و بفهم چیزی را که تحدیث میکنی بآن و این انکار است از عمر بن عبد العزیز بر عروة بن الزبیر از دو وجه
یکی از جهة ترک اسناد یعنی تو که از ابو مسعود نقل میکنی و حال آنکه ابو مسعود را نیافته و کلام او را بواسطه نشنیده
پس فهمیده حدیث کن و واسطه را ترک مکن و دیگر از جهة آنکه درین حدیث تحدید وقت مفهوم نشده پس حجت تو بر انکار
بر من تاخیر نماز را درست نیامده او ان جبریل هو اقام لرسول الله صلی الله علیه واله وسلم
وقت الصلوة آیا و تحقیق جبریل آن جبریل معین کرد انید و قایم ساخت وقت نماز را برای رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم همزه در او ان برای استفهام است و واو برای عطف است و همزه ان مکسوره است بر روایت اشهر
و مفتوحه بر تقدیر او علمت ان قال عروة کذلک کان بشیر بن ابی مسعود یحدث عن ابیه
گفت عروه همچنین بوده است بشیر بن ابی مسعود که حدیث میکرد از پدر خود قال عروة حدثتنی عائشة
ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم گفت عروه و قسم خدا است هر آینه تحقیق حدیث کرده است
مرا عائشه صدیقه رضی الله عنها که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم کان یصلی العصر والشمس
فی حجرتها قبل ان تظهر بودند که میخواندند نماز عصر را و حال آنکه آفتاب در حجره آن عائشه صدیقه است
پیش از آنکه برآید یعنی نماز عصر را حضرت صلی الله علیه واله وسلم میخواندند در وقتی که آفتاب بلندی بود زیرا که آفتاب
وقتی که بلندی باشد نور آن که از آنجا آفتاب میگوید درون خانه می باشد و وقتی که نزدیک بغروب میگردد
از خانها نور می برآید و بالاخانه می باشد و این کلام عروه بن الزبیر جواب هر دو انکار عمر بن عبد العزیز است
انکار اول که از جهة ترک اسناد بود بذکر اسناد آن ازاد فع نمود و انکار دوم که از وجه عدم تحدید بود بذکر حدیث

Marfat.com

حضرت عائشه صدیقه وقت استحباب نماز عصر بیان فرمود و جواب معارضه این حدیث امامت جبریل در دو روز
یک روز در اوایل اوقات و روز دوم در اواخر آنها آنست که در روز دوم برای بیان جواز تاخیر نماز برای عذری بوده
نه آنکه مستحب تا آخر وقت تاخیر باشد بدلالت مداومت حضرت صلی الله علیه وآله وسلم در جمیع اوقات بر اوائل
آنها و یا تاخیری فی الجمله نه تاخیری که تا آخر وقت کشد و در بخدیث است که مبادرت در نماز باید و جایز است داخل
شدن بر امیران علمار او انکار کردن بر اوشان مخالفت سنت را و نیز از این حدیث مفهوم شده که حجت مسند است
نه مقطوع زیرا که هرگاه عروة اسناد ذکر نکرده بود عمر انکار کرد و قناعت ننمود پس وقتی که اسناد کرد بسوی بشیر عمر
آنرا قبول نکرد ما قوله تعالی منیبین الیه واتقوه واقیموا الصلوة این باب
بتنوین است و بعضی باضافه باب سوی قوله کفتیه اند یعنی باشید رجوع کنندگان بسوی خدا تعالی و بترسید از
وی و بپای دارید نماز را و در اوقات مستحبه بجای آرید آن را که آن طاعه عظمی است ولا تکونوا من المشرکین
و نباشید از مشرکان بشرک آن بلکه باشید از موحدان نماز گذار مثل مخلصان یعنی خالص کنندگان عبادة را برای خدا
و اراده نکنید بعبادة غیر او را و این آیة از آن جنس است که استدلال کرده است بآن کسی که اعتقاد دارد تکفیر تارک
نماز را برای چیزی که تقاضا میکند آنرا مفهوم این آیه لیکن مراد اینست که ترک نماز از افعال مشرکانست پس وارد
شد نهی از تشبیه بآن مشرکان نه آنکه کسی که موافقت کرد با مشرکان در ترک نماز میگردد مشرک و این آیه از اعظم
چیزیست که وارد شده است قرآن در فضل نماز زیرا که قایم کننده آن موحد مخلص شده و تارک آن مشابه بمشرکان گشته
و قایم گردانیدن نماز در وقت ادا کردن آنست باین وجه آوردن این باب درین کتاب حدثنا قتیبة
بن سعید حدثنا عباد وهو ابن عباد عن ابی جمرة عن ابن عباس حدیث کرد ما را قتیبه بن سعید
بضم قاف گفت حدیث کرد ما را عباد و آن ابن عباد است بفتح عین مهمله و تشدید باء موحده و رهرد و از ابی جمره
بجیم و راء مهملة از ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال قدم وفد عبد القیس علی رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم گفت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما که آمدند رسولان قبیله عبد قیس نزد رسول خدا صلی الله علیه و
اله وسلم در سال فتح مکه فقالوا انا هذا الحی من ربیعة وبیننا وبینک الا الحی من المشرکین
المحرم پس گفتند که بدرستی ما یان مراد میداریم این قبیله را از قوم ربیعه و نیستیم ما که برسیم بسوی شما در هیچ وقتی

مگر در ماه حرام یعنی چنانچه نزد بعضی است یا مراد جنس است پس شامل میشود هر چهار را کذا فی الفسطلانی و نصب ها الی تعذیر
اعنی است فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذْهُ عَنْكَ وَنَدْعُوا إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا پس امر کن ما را بچیزی که بگیریم ما آن را
از تو و بخوانیم ما بسوی آن چیز کسی را که در خانه خود مانده از پس ما و ناخذه مرفوع است بر استیناف و مجزوم نیست از
روی جواب بودن از امر زیرا که ندعو معطوف است بر ناخذ و آن مرفوع است فَقَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ
عَنْ أَرْبَعٍ پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم امر میکنم من شما را بچهار چیز و نهی میکنم و منع مینمایم من
شما را از چهار چیز بعد ازان شروع کردند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در بیان آن چهار چیز مامور به پس فرمودند
اَلْإِيمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ یکی ازان چهار چیز ایمان بخدا تعالی است و لفظ و ایمان مجرور است بنابر
بدلیت از اربع یا مرفوع است بتقدیر هی یا منصوبست بتقدیر اعنی پس تفسیر کردند آن ایمان را یا آن اربع را و
تانیث ضمیر از جهة نظر کردن است بسوی کلمه ایمان پس فرمودند شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ
اللّٰهِ یعنی ایمان گواهی دادنست بآنکه نیست هیچ معبودی سزاوار معبودیت غیر الله و بدرستی که من محمد رسول الله
خدا ایم یعنی شهادة بتوحید آلهیت و برسالت من حقیقت ایمانست وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَ
أَنْ تُؤَدُّوا إِلَيَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ و دوم ازان چهار چیز بپا کردن نماز است و سیوم ازان چهار چیز دادن زکوة
مفروضه است و چهارم ازان چهار چیز ادا کردن شماست بسوی من پنجم حصه ازان چیزی که غنیمت آرید از
اموال کفار و متصل گردانید اقامت صلوة را بنفی اشراک بآن خدا تعالی برای آنکه صلوة از بزرگترین علامات
اسلام است بعد توحید و نزدیکترین وسایل است نزد حق تعالی و ذکر کرده است صوم رمضان نیز در باب
سابق و ذکر کرده نشد اینجا باوجود انکه فرض کرده شده است صوم رمضان در سال دوم از هجرة و آمدن آن
برسالت بوده است در سال فتح مکه پس وجه آن بعضی گفته اند اغفال است از روات نه آنکه آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم فرمودند در یک موضع و نفرمودند در موضع دیگر و بیان حج نکردند که فرضیت حج پیش ازین
همه کس میدانستند یا آن قوم راجح میشمردند که کفار مفرمانع بودند ازان راجح وَأَنْهَاكُمْ عَنِ
الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالنَّقِيرِ و نهی کرد در چهار چیز منهیات شروع کردند و فرمودند و نهی میکنم
من شما را از نوشیدن آب و نبیذ ساختن در کدو و ناو در خم سبز و ظرفی که او را قیر مالیده باشند و ظرفی که از

چوب کندیده میسازند وجزاین نیست که خاص کرده شدند این آوندها نهی از انتباذ دران ونوشیدن بآن
که پیش از حرمت خمر درین آوندها خمر میساختند چون خمر حرام شد هنوز اثر خمر دران ظروف باقی بود لهذا منع
فرمود از انتباذ و شرب دران وبعضی گفته اند که نبیند درین ظروف زود مسکر میگردد وزیاده سکر پیدا میکند
از آوندهای دیگر واین مردم را نهی کردن از انتباذ درین ظروف از جهة آن بود که ایشان انتباذ در همین ظروف
میکردند وآنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم هرکسی را مناسب حال او امر ونهی میفرمودند ووجه مطابقة باترجمه از جهة
آنست که در آیت اقتران نفی شرک است باقامة صلوة ودر حدیث اقتران اثبات توحید باقامة آن

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ

یعنی بسیار داشتن نماز را در او قال حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ
حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حدیث کرد مارا محمد بن المثنی بتشدید نون مفتوحه گفت حدیث
کرد مارا یحیی القطان گفت حدیث کرد مارا اسمعیل بن ابی خالد گفت حدیث کرد مارا قیس وآن ابن ابی حازم است
بجار مهمله وزای معجمه تابعی است از جریر بن عبد الله که صحابی است قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم
عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ گفت جریر بیعت کردم من با رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم بر بپا داشتن وقایم گردانیدن نماز فرض در اوقات آن وادا دن زکوة فرض و
نصیحت کردن مر هر مسلم را در بعضی نسخها بجای رسول الله النبی است والنصح مجرور است از جهة عطف بر اقام
الصلوة وخاص گردانیده شده است مبایعت جریر بنصح زیرا که بوده است آن جریر سید اهل محله وپیشوای
ایشان پس ارشاد فرمودند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم او را بسوی نصیحت که محتاج نبود بسوی این
بخلاف وفد عبد القیس که فرمود ایشان را ادای خمس غنیمت از برای بودن ایشان اهل محاربه با کفار
مضر که متصل بایشان بودند پس ارشاد فرمودند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم هر قومی را بچیزی که محتاج بودند
بران قوم ازان چیز

بَابُ الصَّلٰوةِ كَفَّارَةٌ

این مبنون است نماز کفات است
مر خطایا را مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ
حدیث کرد مارا مسدد گفت حدیث مارا یحیی قطان از اعمش گفت حدیث کرد مرا شقیق گفت شنیدم

Marfat.com

من حذیفة بن الیمان را قال کنا جلوسا عند عمر فقال ایکم یحفظ قول رسول الله
صلی الله علیه واله وسلم فی الفتنة گفت حذیفه بودیم ما نشسته نزد بن عمر الخطاب رضی الله
عنه پس گفت حضرت عمر رضی الله عنه کدامی شما یاد میدارد قول رسول خدا را صلی الله علیه واله وسلم
در حق فتنه یعنی شخصی یاد دارد که آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم در حق فتنه چه فرموده اند قلت
انا کما قاله قال انک علیه او علیها لجری تگفتم من یاد میدارم چنانچه فرموده اند آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم در حق فتنه یعنی بعینه آنچه حضرت فرموده اند بغیر تغییر و تبدیل یاد دارم گفت حضرت عمر رضی الله
عنه مر حذیفه را تو بر قول رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم هر اینه دلیری اگر ضمیر مذکر باشد این معنی باشد و اگر ضمیر مونث
باشد بر مقالت آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم راجع باید نمود گفت حضرت عمر رضی الله عنه این کلام را بجز یفه
بر جهة الانکار بر ان و این شک از راوی است که حضرت عمر رضی الله عنه گفت یا علیها قلت فتنة الرجل
فی اهله و ماله و ولده و جاره گفت حذیفه گفتم من فتنه مردکه در اهل و بیت باینکه بسیار دروغ گوید ایشان چیزی که حلال نیست از قول و فعل و فتنه مردکه در مال و بیت باینکه بگیرد آن مال را از جائی که گرفتن
از انجا درست نیست و صرف بکند آن مال را در جائی که در آنجا صرف کردن روا نباشد و فتنه مردکه در ولد
و بیت باینکه زیاده کند محبت و شغل بوی که مانع شود از اعمال مرضیه حق و مشغول شود بکسب کردن مال
و امتیاز نکند که از کجا باید گرفت و از کجا نباید گرفت برای طلب رضای ولد و فتنه مردکه در همسایه و بیت باینکه
تقصیر کند در رعایت حقوق وی و در حق اهل و ولد نیز تقصیر در تعلیم و تادیب میتواند شد و از امر معروف
و نهی منکر یا ملامت برای خاطر داشت ایشان تکفرها الصلوة و الصوم و الصدقة و الامر
و النهی کفاره میکنند آن فتنه را نماز و روزه و صدقه و امر بمعروف و نهی از منکر و مراد از ان کبائر
نیست بلکه گناهان صغائر را کفاره میشود برای حدیث الصلوة الی الصلوة کفارة لما بینهما ما اجتنبت
الکبائر یعنی نماز تا نماز کفارت گناهی را که در میان آن هر دو نماز است ما دامی که پرهیز کرده شده است
از کبائر پس درین تقیید است بجز یره که مطلق ذکر کرده شده است قال لیس هذا اریده و لکن
الفتنة التی تموج کما یموج البحر گفت حضرت عمر رضی الله عنه نه این را اراده کردم من ولیکن

ارادہ میکنم آن فتنہ کہ موج میزند چنانچہ موج میزند دریا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ثابت کردہ است آن
فتنہ را تموج و تشبیہ دادہ است آن فتنہ را بدریا امواج برای شدت و عظمت آن فتنہ وکثرۃ شیوع
آن قال لَیْسَ عَلَیْکَ مِنْهَا بَأْسٌ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کفت حذیفہ نیست بر تو باکی ازان
فتنہ ای امیر المومنین اِنَّ بَیْنَکَ وَبَیْنَهَا لَبَابًا مُغْلَقًا بدرستی درمیان تو ودرمیان آن فتنہ دروازہ ایست
بند مقفل کردہ شدہ قَالَ اَیُکْسَرُ اَمْ یُفْتَحُ کفت حضرت عمر آیا شکستہ میشود این دریاکت دہ می شود
قَالَ یُکْسَرُ قَالَ اِذًا لَا یُغْلَقُ اَبَدًا کفت حذیفہ شکستہ خواہد شد کفت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ شکستہ میشود بند
کردہ نخواہد شد ہرگز قُلْنَا اَکَانَ عُمَرُ یَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ کفت شقیق کفتیم ما ابا بودہ است عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کہ میدانست دروازہ را کفت حذیفہ آری میدانست کَمَا اَنَّ دُوْنَ الْغَدِ اللَّیْلَةَ چنانچہ میداند
کہ پیش از فردا شبی است اِنِّیْ حَدَّثْتُهُ بِحَدِیْثٍ لَیْسَ بِالْاَغَالِیْطِ کفت حذیفہ بدرستی من حدیث کردم او را
یعنی عمر را بحدیثی کہ نیست در غلط افکنندہ اغالیط جمع اغلوطہ است وانچنین است کہ غلط دادہ میشود بآن کفتہ است
نووی معنی آن اینست کہ حدیث کردم آن حضرت عمر را رضی اللہ عنہ بحدیثی حق وصدق محقق نہ از اجتہاد ورای وغرض
حذیفہ آنست کہ آن باب بکمر دلیست کہ قتل کردہ خواہد شد یا می میرد چنانچہ آمدہ است در بعضی روایات کفتہ
نووی واحتمال دارد کہ بود حذیفہ کہ میدانست کہ عمر مقتول خواہد شد لیکن مکروہ داشتہ ان را کہ خطاب عمر را
بقتل بدرستی عمر رضی اللہ عنہ میدانست کہ آن باب منم پس او آوردعبارتی را کہ حاصل شود غرض ازان وباشد اخبار
صریحا بقتل عمر رضی اللہ عنہ وحاصل اینست کہ حائل درمیان فتنہ واسلام عمر است وہمان عمر است باب پس مادامی کہ
عمر حی است داخل نمیشود فتنہ در ان اسلام ووقتی کہ عمر خواہد مرد داخل خواہد شد فتنہ در اسلام یعنی در اہل
اسلام وباز بند نخواہد شد ومراد از فتنہ فتنہ عامہ است وآن آنست کہ با امام وخلیفہ مسلمانان جنگ کنند
وخلیفہ را بکشند فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَیْفَةَ کفت شقیق خائف شدیم ازین کہ بپرسیم حذیفہ را
کہ چیست آن باب فَمَشَیْنَا مَسْرُوْقًا فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ الْبَابُ عُمَرُ پس امر کردیم ما مسروق را پس
بپرسید آن مسروق آن حذیفہ را پس جواب داد حذیفہ وکفت، آن باب عمر بود رضی اللہ عنہ حَدَّثَنَا
قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنِ

Marfat.com

ابن مسعود حدیث کرد مارا قتیبہ بن سعید گفت حدیث کرد مارا نیز بدین زریع بضم زای معجمہ و
فتح راء مہملہ وسکون مثناۃ تحتیہ از سلیمان تیمی بضم سین مہملہ وفتح لام از ابی عثمان النہدی بفتح نون
وسکون ہاء و بدال مہملہ از ابن مسعود کہ صحابی است اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَی
النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بدرستی یکمردی ابوالیسر نام تمار رسید از یک زنی انصاریہ
بوسہ را فقط پس آمد نزد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونصب النبی بنزع خافض است وتقدیر سخنست
کہ اتی عند النبی فَاَخْبَرَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ پس خبر داد آنحضرت را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را از آن کار خود
پس نازل کرد اینداء اللہ تعالی این آیہ را اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ
الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ یعنی بر پای دارید نماز را در دو طرف روز کہ آن نماز فجر و ظہر
وعصر است ودر ساعتہای شب یعنی مغرب وعشا بدرستی آن حسنات یعنی نمازہای پنجگانہ میبرند
سیات را و سیات گناہان صغائر را گویند فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلٰی هٰذَا پس گفت
آن مرد ای رسول خدا آیا خاص من است این تکفیر قَالَ لِجَمِیْعِ اُمَّتِیْ کُلِّهِمْ فرمودند آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم برای ہمہ امت من است تمامی اوشان بَابُ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا
باب است در بیان فضیلت نماز در وقت آن حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِیْدُ بْنُ الْعَیْزَارِ اَخْبَرَنِیْ حدیث کرد مارا ابوالولید بفتح واو وکسر
لام ہشام بن عبدالملک گفت حدیث کرد مارا شعبہ گفت شعبہ الولید بن العیزار بفتح عین مہملہ وسکون
یاء مثناۃ تحتانیہ وبزای معجمہ پس از الف وبراء مہملہ بعد الف خبر داد مرا قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو
الشَّیْبَانِیَّ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰی دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
گفت ولید بن العیزار شنیدم من ابا عمرو الشیبانی را کہ بوده است از اصحاب عبداللہ بن مسعود کہ
میگفت حدیث کرد مارا صاحب این دار واشارہ کرد بسوی دار عبداللہ بن مسعود قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰی وَقْتِهَا گفت عبداللہ
بن مسعود پرسیدم من رسول خدا را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کدامی عمل محبوب تر است نزد خدا تعالی

Marfat.com

فرمودند نماز در وقتش یعنی در وقت مستحب نمازی که خوانده شود آن محبوب تر است و احتراز کردند آنحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم بقول خود علی وقتہا از آن نمازی که واقع شود در خارج وقتش از معذور حتی نائم
و ناسی پس بر اوردن آن نماز را از وقتش موصوف نمیکند و بحرمت و نیز موصوف نمیکند بجبت
باوجود آنکه محبوبیست لیکن واقع گردانیدن آن نماز در وقتش اجب است و وجه مطابقه میان ترجمه
که در ان لوقتہا است و میان حدیث که در ان علی وقتہا است اینست که لام گاهی می آید بمعنی علی و آن لام
مثل لامی است در قول خدا یتعالی و یخرون الاذقان یعنی علی الاذقان و نزد کوفیان حروف جر یعنی از ان قائم
مقام بعضی دیگر میشوند و لام در لوقتہا و علی در علی وقتہا قائم مقام فی واقع شده و نزد بصریان آوردن
علی نظر بارادہ استعلاست بر وقت و ممکن بر ادای آن در هر جزئی از اجزاء آن و هر چونکه باشد لام
پس آن لام مثل لام قول خدا یتعالی است فطلقوهن لعدتهن و این لام را لام تاقیت و تاریخ میگویند قال
ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ گفت عبد اللہ بن مسعود پس کدامی فرمودند آنحضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم نیکی با مادر و پدر یعنی پرسیدم من از آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم بعد از نماز مرتبه کدام
عمل است آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمودند نیکی کردن فرزند با والدین خود با احسان کردن
با ادشان و حاضر و قایم بودن بخدمت ادشان و بدعای کردن در حق ادشان و ترک نافرمانی ادشان
و در بعضی نسخ ثم بر الوالدین است و لفظ ای بتشدید و تنوین است و بعضی گفته اند که وقف خفیف
کرده شود بران بساکن گردانیدن با ان بعد از ان از ما بعدش شروع کنند قال ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ گفت عبد اللہ بن مسعود پس کدامین فرمودند آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کارزار کردن در راه خدا یتعالی یعنی پرسیدم از آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم که بعد از بر والدین مرتبه
کدام عمل است آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمودند بعد از ان مرتبه جنبک کردن است با کفار از جهة
اعلاء کلمة اللہ نه برای غرض دیگر از اغراض دنیا و اخری قَالَ حَدَّثَنِیْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهُ لَزَادَنِیْ
گفت عبد اللہ بن مسعود حدیث کردند آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم بآن سه عمل و اگر من طلب زیادتی
میکردم و می پرسیدم هر اینه زیاده میکردانیدند آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم مرا یعنی علم را بمراتب

Marfat.com

اعمال زیاده میباشند باب الصلوة الخمس کفارة للخطایا اذا صلاهن لوقتها فی الجماعة وغیرها این باب متنوین است نماز پنجگانه کفارتست مر خطا را وقتی که بخواند آنها را در وقت آن در جماعت وغیر آن جماعت که حالت انفراد باشد این باب وترجمه در بعضی نسخها چنانچه نسخه ابی الهیثم ثابت است ودر بعضی نسخها ساقط است ودر انها که ثابت است در بعضی کفارتست بجای کفارة ودر بعضی عوض لوقتهن لوقتها است حدثنا ابراهیم بن حمزة حدثنا ابن ابی حازم والدراوردی عن یزید عن محمد بن ابراهیم عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة حدیث کرد ما را ابراهیم بن حمزه بحاء مهمله وزای معجمه گفت حدیث کرد مرا در نسخه باو او است ودر نسخه بجمع است ابن ابی حازم بجای مهمله وزای معجمه ودراوردی بفتح دال وراء مهملتین بعد آن الف باز واو پس راء ساکنه در پی آن دال مهمله آخر آن یاء مشناة تحتانیه نسبت است بسوی دراورد که قریه ایست در خراسان حدیث کردند هر دو از یزید بن عبد الله از محمد بن ابراهیم از ابی سلمه بن عبد الرحمن از ابی هریره که صحابی است مشهور انه سمع رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یقول لو ان نهرا ببباب احدکم یغتسل فیه کل یوم خمسا ما تقول ذلک یبقی من درنه شیئا گفتند بدرستی شان اینست که بشنید ابی هریره رسول خدا را صلی الله علیه وسلم که میفرمود اگر ثابت شود که بدرستی باشد نهری بر دروازه یکی از شما در ان حالتی که غسل میکند در ان نهر هر روز پنج بار چه میگوئی تو یعنی چه میگوئی در حق آن غسل کننده بنجبار هر روز ذلک یبقی من درنه شیئا آن غسل کردن وی هر روز بنجبار باقی میگذارد از چرکنت بدن وی چیزی وبقی بفتح اول وکسر ثالث مخفف است قالوا لا یبقی من درنه شیئا گفتند صحابه آن اغتسال باقی نمیگذارد از چرکنت بدن وی چیزی قال فذلک مثل الصلوة الخمس یمحو الله به الخطایا فرمودند صلی الله علیه واله وسلم پس آن مثل نمازهای پنجگانه است محو میکند الله تعالی بها برای صلوات خمس صغایر را وتذکیر ضمیر به باعتبار ادای صلواتست ودر بعضی نسخ بها است بتانیث وفایده تمثیل تاکید است وگردانیدن معقول منزله محسوس

باب فی تضییع الصلوة عن وقتها بابست در بیان

ضایع گردانیدن نماز از وقتش و این باب باضافه است در بعض نسخی بی ذکر کلمه فی و در بعضی نسخ
باتنوین است بذکر کلمه فی حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا مهدی عن غیلان
عن انس حدیث کرد ما را موسی بن اسمعیل گفت حدیث کرد ما را مهدی بن میمون از غیلان
بفتح عین معجمه از انس قال ما اعرف شیئا مما کان علی عهد رسول الله صلی الله
علیه واله وسلم گفت انس نمی شناسم من از ان چیزی که بوده است آن چیز در زمان رسول خدا صلی الله علیه
وآله وسلم قیل الصلوة قال الیس ضیعتم ما ضیعتم فیها گفته شد نماز یعنی گفت آن انس را
شخصی که آن ابو رافع بود که نماز از ان شی است که در زمان رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بود و آن الحال
باقی است پس چگونه راست می آید قضیه سالبه کلیه گفت انس در جواب آیا نیست شان اینکه ضایع کردید
شما چیز بر اکه ضایع کردید در ان نماز و مراد بضایع گردانیدن برادران آن نماز است از وقتش لیکن بعضی
از وقت استحباب گفته اند و ظاهر بر اوردن از وقت جواز است و ضیعتم بضاد معجمه و عین مهمله و میان
هر دو یا ر مثناة تحتیه و در بعضی نسخ بصاد مهمله و نون و عین مهمله است لیکن مطابقه ترجمه بنسخه اول است
عمرو بن زرارة اخبرنا عبد الواحد بن واصل ابو عبیدة الحداد عن
عثمان بن ابی دواد اخی عبد العزیز بن حدیث کرد ما را عمرو بن زراره بفتح عین مهمله در اول
و بضم زای معجمه و دو را مهمله میان ان دو الف اخر آن تا گفت خبر داد ما را عبد الواحد بن واصل ابو عبیده
الحداد بضم عین مهمله آخر ان تا نانیست مصغر الحداد بجا مهمله بدو دال مهملتین از عثمان بن ابی رواد بفتح
را مهمله و تشدید واو و بدال مهمله برادر عبد العزیز بن ابی رواد قال سمعت الزهری یقول دخلت
علی انس بن مالک بدمشق وهو یبکی گفت عثمان بن ابی رواد شنیدم من زهری را در ان
حال که میگفت در امدم من بر انس بن مالک در دمشق و حال انکه وی میگریست و دمشق بکسر دال مهمله
و فتح میم و رفته بود زهری پیش انس در ان حالتی که شکایت کننده بود از حجاج و الی عراق فقلت
ما یبکیک فقال لا اعرف شیئا مما ادرکت الا هذه الصلوة پس گفتم من
چه چیز میگریاند ترا پس گفت انس نمی شناسم من چیزی را که دریافته بودم مگر این نماز یعنی گریه من برای

Marfat.com

ایست که نمی یابم چیزیرا که بود در زمان آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم از طاعات وعبادات مگر همین نماز
وهذه الصلوة منصوبست بنابر استثنا بدلیة وَهٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَدْ ضُيِّعَتْ وحالانکه این نماز ضایع
کرده شده بر او ردن از وقت جواز یا استحباب زیرا که ثابت شد که بدرستی حجاج بن الولید بود
که موخر میکرد نماز را از وقتش وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ نَحْوَهُ
وگفته است بکر بن خلف بفتح باء موحده وسکون کاف حدیث کرد مارا محمد بن بکر البرسانی بضم باء موحده
وسکون راء مهمله وبنون مانند آن حدیث عمرو بن زراره بَابُ الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ این باب بتنوین است نماز خواننده خطاب میکند وآواز میکوید با پروردگار خود وخفی
نیست که مناجات با پروردگار برای رفع درجات بنده است حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ حدیث کرد مارا مسلم بن ابراهیم گفت حدیث کرد مارا
هشام که آن پسر عبد الله است از قتادة بن دعامه از انس قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله
وسلم إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ گفت انس فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله
وسلم بدرستی یکی از شما وقتی که نماز میخواند راز میکوید با پروردگار خود وباید دانست که متحقق نمیشود
مناجات مگر وقتی که باشد که زبان معبر از ان چیزی که در دل است پس غفلت ضد آنست وشک
نیست که مقصود از قرارت قرآن وباقی از اذکار مناجات بنده است با خدا تعالی پس وقتی که باشد
دل محجوب بحجاب غفلت وغافل باشد از جلال الله تعالی وکبریاء وی وزبان جاری باشد بحسب عادة پس
بسیار دور است آن نماز از قبول ونقل کرده است امام محمد غزالی از بشر حافی کسی که خاشع نیست در
نماز فاسد است نماز وی ومرویست از حسن بصری هر نمازی که حاضر نباشد دل در ان پس آن نماز زشتان
تر است بسوی عذاب لیکن فقها اینچنین نماز را هم جائز میدارند تا بالکلیه ترک نکردد واخذ باحتیاط
ضروریست تا حاصل شود لذة مناجات فَلَا يَتْفِلَنَّ عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى
پس باید که آب دهان نیندازد از جانب راست خود ولیکن بیندازد زیر قدم چپ خود یعنی اگر در نماز
این حالت عارض کرد پس باید که آب دهان هر طرف نیندازد وبداند که من مناجات میکنم با

پروردگار خود و این حالت مقتضی نهایت ادبست لیکن حق تعالی برای دفع حاجت این محتاج
که انسانست و احتیاج لازم وی محض بکرم و فضل خویش بزبان رسول خود اذن داده جایز گردانیده
ناآب دهان را زیر قدم چپ بیندازد و با وجود این نماز فاسد نمیگردد و منافی مناجات نمیشود و اله

اعلم حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ
حدیث کرد ما را حفص بن عمر بضم عین مهمله بن الحارث الازدی گفت حدیث کرد ما را یزید بن ابراهیم گفت حدیث
کرد ما را قتاده بن دعامه از انس رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم أَنَّهُ قَالَ اِعْتَدِلُوا
فِي السُّجُودِ از رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم که بدرستی آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم فرمودند که راست
کردید در سجده به نهادن هر دو کف بر زمین و برداشتن هر دو آرنج از آن و دور داشتن آرنج از دو پهلو و دور
داشتن شکم از ران و هر دو ران از ساق زیرا که این هیات قریب ترست بتواضع و ابلغ است
در تمکین جبهه بر زمین و دور ترست از هیات کسلان وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ
و باید که نگستراند و فرش نکند یکی از شما هر دو دست خود را بر زمین مثل سگ وَإِذَا بَزَقَ لَا يَبْزُقَنَّ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ و وقتی که خواهد بیندازد آب دهان نیندازد در پیش خود و نه از دست راست
خود که پیش آن مصلی قبله است و جانب یمین فرشته مقربست که کاتب اعمال حسنه است فَإِنَّهُ
مُنَاجٍ رَبَّهُ پس بدرستی شان اینست که آن مصلی مناجات میکند با خالق و پروردگار خود وَقَالَ
سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ لَا يَتْفُلْ قُدَّامَهُ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ
و باسناد مذکور گفته است سعید بن عروبه بفتح مهمله از قتاده باید که آب دهان نیندازد در پیش خود
لفظ قدام گفت یا لفظ بین یدیه گفت نه در معنی زیرا که معنی هر دو لفظ یکی است ولیکن بیندازد از
جانب چپ خود یا زیر قدم خود و کلمه او برای تخییر است وَقَالَ شُعْبَةُ لَا يَبْزُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ و باسناد مذکور نیز گفته است شعبه
نیندازد در مصلی آب دهان را پیش خود و نه از جانب راست خود ولیکن بیندازد از جانب چپ خود وَقَالَ
حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم لَا يَبْزُقُ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ

Marfat.com

لکن

یمینہ ولکن عن یسارہ او تحت قدمہ و باسناد مذکور گفتہ است حمید مصغر مخفف یعنی حمید طویل از انس از رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم آب دہان نیندازد مصلی در جانب قبلہ و نہ از دست راست خود ولیکن بیندازد از جانب یسار خود یا زیر قدم خود باب الابراد بالظہر فی شدۃ الحر بابست در بیان فضیلت داخل کردن نماز ظہر را در سردی یعنی تاخیر کردہ خواندن در سختی گرما و در بعضی نسخ فی شدۃ الحر ساقط است حدثنا ایوب ابن سلیمان حدثنی ابوبکر عن سلیمان قال صالح بن کیسان حدثنا الاعرج عبد الرحمن وغیرہ عن ابی ہریرۃ حدیث کرد ما را ایوب بن سلیمان مدنی گفت حدیث کرد مرا ابوبکر از سلیمان کہ پدر ایوب مذکور است گفت صالح بن کیسان بفتح کاف حدیث کرد ما را اعرج عبد الرحمن و غیر آن عبد الرحمن گفتہ است حافظ ابن حجر کہ آن غیر روی ابوسلمۃ بن عبد الرحمن است و ظن از ابی ہریرہ و نافع مولی عبد اللہ بن عمر عن عبد اللہ ابن عمر و حدیث کرد ما را نافع معتق عبد اللہ بن عمر از عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انہما حدثاہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ بدرستی آن ہر دو یعنی ابی ہریرہ و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم حدیث کردند از حدیث صالح رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم یعنی بطریق تحدیث نہ معنعن با انکہ ضمیر تثنیہ حدثاہ راجع باشد بسوی اعرج و نافع و ضمیر مفعول باشد صالح بن کیسان یعنی ابن اعرج و نافع حدیث کردند صالح را و در بعضی نسخہا ضمیر مفعول نیست انہ قال اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوۃ کہ بدرستی شان اینست فرمودند آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم وقتی کہ سخت گردد گرما پس داخل کنید نماز ظہر را در سردی چنانچہ در روایتی بصلوۃ الظہر آمدہ است پس حمل کردہ شد مطلق را بر مقید یعنی تاخیر کنید تا اندکی وقت سرد گردد و این تاخیر مستحب است در شہرہائی کہ گرما آنجا سخت باشد نہ در شہری کہ ہوا آنجا معتدل باشد و در مسجدی کہ ازدحام مردم می آیند نہ مسجدی کہ آنجا کسی ازدحام نمی آید و در بعضی نسخ عن الصلوۃ است بجای بالصلوۃ پس عن بمعنی با است چنانچہ گفتہ میشود رمیت عن القوس ای بالقوس فان شدۃ الحر من فیح جہنم پس بدرستی شدۃ و سختی گرمی از دمہ گذاشتن دوزخ است چنانچہ حدیث آینده دلالت میکند کہ دران حدیث است فاذن لہا

Marfat.com

بنفسین اگر کسی وہم کند کہ بودن شدۃ حرارۃ از فیح جہنم چگونہ علت تاخیر نماز میشود جواب آن اینست کہ علل
مفوض بسوی شارع است پس قبول کردن آنہا واجب است اگرچہ معانی آن فہمیدہ نشود و این معنی ہم ظاہر است
کہ عبادت در وقت ظہور رحمت مفید تر است ولفظ فیح بفتح فا وسکون یا رمشناۃ تحتانیہ معنی آن در اصل سعت
وانتشار است حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِی الْحَسَنِ
سَمِعَ زَیْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ اَبِی ذَرٍّ حدیث کرد مارا محمد بن بشار بفتح بار موحدہ وتشدید شین معجمہ گفت
حدیث کرد مارا غندر بفتح غین معجمہ ودال مہملہ وبفتح آن ونام وی محمد بن جعفر است گفت حدیث کرد مارا شعبہ
بن حجاز از مہاجر اسم فاعل ابی الحسن کہ شنید آن مہاجر زید بن وہب راکہ روایت میکرد آن زید بن وہب
از ابی ذر انہ قَالَ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الظُّهْرَ کہ بدرستی شان
اینست کہ گفت ابوذر کہ اذان گفت موذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در وقت ظہر یعنی
خواست کہ اذان گوید وآن موذن بلال بود ونصب الظہر بنا بر ظرفیہ ست بحذف مضاف کہ لفظ وقت
است وقایم گردانیدن مضاف الیہ بجای مضاف فَقَالَ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ
پس فرمود ند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرد بکن سرد بکن یا فرمود ند انتظار بکن انتظار بکن یعنی کلمہ
ابرد را یا کلمہ انتظر را دو بار فرمود ند واین شک راویست وَقَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ
وفرمود ند سختی گرمی از نفس و وزخ است فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ پس وقتی
کہ سخت گرمی پس سرد گردانید نماز ظہر را تاخیر کنید نماز تا حرارۃ کم کرد و گفت ابوذر بودند انحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ میفرمودند ہمان قول را حَتّٰی رَاَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ تا کہ دیدیم ما سایہ
بلندیہای زمین را وتلول بضم تا رمشناۃ فوقانیہ وتخفیف لام جمع تل است وتل بفتح اول وتشدید
لام ہر چیزی کہ مجتمع گردد بر زمین از خاک یا ریگ یا مانند آن ودر اکثر تلول بسیار بلند نمی باشند و
ظاہر نمیشود آنہا را سایہ مگر وقتی کہ برود اکثر وقت ظہر و فی سایہ را میگویند کہ بعد از زوال باشد وظل
مطلق سایہ را میگویند قبل از زوال باشد یا بعد از زوال وسایہ تلول برای بستی آنہا ظاہر متصل زوال اگرچہ
وقت ظہر را فی ضرور یست پس اینجا مراد زایدست واللہ اعلم حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

Marfat.com

سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم حدیث کرد مارا علی بن عبد الله و در بعضی نسخ عبد الله المدینی است
حدیث کرد مارا سفیان گفت یاد کرفتم ما آن حدیث را از زهری از سعید بن المسیب از ابی هریره
از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم انَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ که بدرستی
شان اینست فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم وقتی که سخت کردد کرمی پس داخل کنید در وقت
سرد نماز را یعنی نماز ظهر را تاخیر کنید تا شدة کرمی نماند و این تاخیر مستحب است و مفید کرده شد نماز را بنماز
ظهر زیرا که همان نماز است که سخت می باشد کرمی در اول وقت آن فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ
جَهَنَّمَ پس بدرستی شدة کرمی از انتشار و پراکنده شدن نفس دوزخ است پس آن حالت مقتضی
حیرة و تفکر است و حیرت منافی حضور است که آن در نماز ضرور است لهذا امر فرمودند بتاخیر در نماز
پس اکر کوئی که از ظاهر این حدیث وجوب تاخیر مفهوم میشود کوئیم قرینه صارفه موجود است از وجوب
بسوی ندب زیرا که علت دران دفع مشقت است از مصلی پس کردید از باب شفقت و نفع و هر
امری که ازین باب است برای ندبست پس اکر کوئی چیست وجه جمع میان استحباب تاخیر و میان بودن
آن نماز ظهر در اول وقت چنانچه مفهوم میشود از حدیث حبّان شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه و
آله وسلم حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا یعنی شکایت کردیم بسوی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم کرمی رمضاء را
یعنی کرمی سنک کرم را یعنی پس دور نکردند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم شکایت ما را یعنی ما خواستیم
که در نماز ظهر تاخیر فرمایند تاخیر نفرمودند میکوئیم که وجه جمع آنست که حدیث حبان محمول است بر طلب
زیادتی در ابراد از قدر مستحب یعنی تاخیر میکردند در نماز آنقدر که در سایه دیوارها مردم برای نماز بیایند
و ایشان تاخیر میخواستند تا آنکه سنکها سرد کردند و آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم تا این وقت
تاخیر نکردند و اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا و شکایت آتش دوزخ بسوی پروردکار خود و
این جمله برای بیان انبات فیح است مر جهنم را و آن شکایت حقیقی است بزبان مقال بخلق کردن الله تعالی
زبان و قوة نطق را دران بقدرة خود فَقَالَ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا پس کفت آن آتش

ای بر ورد کار من خور د بعض من بعض را و اکل بعض نار بعض نار را عبارتست از ازدحام اجزای آن و میتوان
گفت که خاصیت آتش اشیا است چنانچه پرهیز و غیره را میخورد و فانی میسازد پس وقتی که نیابد چیز دیگر را
میخورد اجزاء خود و این جمله بیان شکایت است که شکایت آن باین عبارت بود فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ
نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ پس اذن داد اللہ تعالی آن آتش دوزخ را بدو دم بر آوردن
یک دم بسر ما و یک دم بگرما و نفس بفتح فا هوائی است که می برآید از جوف و داخل میشود در ان و نفسین
بصیغه تثنیه در هر دو جا مجرور است زیرا که این بدل است یا بیان است از نفسین و جائز است رفع
آن هر دو بتقدیر احدهما و جائز است نصب آن هر دو نیز بتقدیر اعنی اگرچه نصب را حظ مساعدة نمیکند
که منصوب را از بالف می نویسند اَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ
الزَّمْهَرِيرِ سخت ترین چیزی که می یابید شما از گرمی و سخت ترین چیزی که می یابید شما از سردی
یعنی مراد میدارم از ان نفس که در صیف است شدة چیزیرا که می یابید شما از گرمی و مراد میدارم
از ان نفس که در شتا است سخت ترین چیزیرا که می یابید شما از سردی و لفظ اشد در هر دو جا منصوب است
بتقدیر اعنی و این نشر است بر غیر ترتیب لف و بودن نفس سرد از آتش بعید نیست زیرا که مراد
از آتش محل آتش است که جهنم باشد و در ان جهنم طبقه زمهریریه است یا آنکه مراد از آتش چیزیست
که بسوزد اشیا را و کمال سردی هم میسوزد و مراد از تنفس انبساط و فراخی ولیست و در بعضی نسخ
فهو اشد ما تجدون است پس بر ان نسخه معنی چنین باشد پس آن نفس صیفی سخت ترین چیزیست
که می یابید شما از گرمی و آن نفس شتوی سخت ترین چیزیست که می یابید شما از سردی در عینی است
که گفته است ابن عباس رضی اللہ تعالی عنه که خلق کرده است اللہ تعالی آتش را چهار قسم یک قسم آن
میخورد و مینوشد و دوم قسمی است که نمیخورد و نمینوشد و سیوم قسمی است که مینوشد و نمیخورد و چهارم
قسم است که میخورد و نمینوشد پس از قسم اول مخلوق شدند ملائکه و قسم دوم در سنگها است
و قسم سیوم در درختانست و مخلوق شده است از ان آفتاب و قسم چهارم نار دوزخ است
که میخورد گوشت و استخوان کفار را حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا

الاعمش حدثنا ابو صالح عن ابی سعید حدیث کرد مارا عمرو بن حفص و در بعضی نسخ
حفص بن غیاث است گفت حدیث کرد مارا پدر من که حفص است گفت حدیث کرد مارا اعمش
گفت حدیث کرد مارا ابو صالح از ابی سعید که صحابی است قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ واله وسلم ابردوا بالظهر گفت ابو سعید که فرمودند رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آله وسلم سرد کردانید ظهر را یعنی تاخیر کرده در وقت سرد نماز آن را بخوانید فان شدة الحر
من فیح جهنم پس بدرستی سختی گرمی از برانگیخته شدن نفس جهنم است و فیح را بعضی معنی جنبن
گفته اند که شده افروختن و سطوع کرمی آنست تابعه سفیان و یحیی و ابو عوانة
عن الاعمش تبعیت کرده است آن حفص را سفیان ثوری و یحیی بن سعید قطان و ابو عوانه
الوضاح بن عبد الله از اعمش سلیمان بن مهران در لفظ ابردوا بالظهر باب الابراد
بالظهر فی السفر باب است در بیان سرد کردانیدن در سفر یعنی در حق مسافر مستحب تاخیر است در ادای
نماز ظهر وقتی که در سیر نباشد حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا مهاجر ابو الحسن مولی لبنی
تیم الله حدیث کرد مارا آدم بن ایاس گفت حدیث کرد مارا شعبة ابن الحجاج گفت حدیث کرد مارا مهاجر
ابو الحسن معتق بنی تیم الله قال سمعت زید بن وهب عن ابی ذر الغفاری گفت مهاجر شنیدم
من زید بن وهب جهنی کوفی را از ابی ذر غفاری رضی الله عنه که صحابی است قال کنا مع النبی صلی الله
علیه واله وسلم فی سفر گفت ابو ذر غفاری که بودیم ما با رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم در یک
سفری فاراد المؤذن ان یؤذن للظهر پس خواست موذن که اذان بگوید برای ظهر فقال
له ابرد حتی رأینا فی التلول پس فرمودند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم مر موذن را سرد کن یعنی
تاخیر کن در گفتن اذان بستر خواست که اذان بگوید باز فرمودند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم مر موذن را
که تاخیر کن در روایتی است که دو بار و در روایتی سه بار تا که دیدیم ما سایه تودها در ریگ را مانند آن که بر
زمین می باشند فقال النبی صلی الله علیه واله وسلم ان شدة الحر من فیح جهنم
پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بدرستی سختی گرمی از برانگیخته شدن دم دوزخ است فاذا

Marfat.com

اشتد الحر فابردوا بالصلوة پس وقتی سخت گردد گرمی پس گردانید نماز ظهر را واختلافست در غایت ابراد
بعضی گفته اند نماریع مثل قامت شی بعد از سایه اصلی وبعضی تا ثلث وبعضی تا نصف لیکن تاخیر تا آخر وقت
در استحباب داخل نیست قال ابن عباس تتفیؤ تتمیل گفته است ابن عباس رضی الله عنه در تفسیر قول
خدا تعالی تتفیؤ تتمیل را گویا که اراده کرده است که سایه بعد زوال را فی گفتن ازان جهة است که میگردد ومائل
میشود از جهتی بجهتی دیگر باب وقت الظهر عند الزوال این باب بتنوین است وقت نماز
ظهر نزد زوال است یعنی ابتداء وقت نماز ظهر نزد زوال آفتاب است وزوال آن مائل گردیدنست از خط
استوا بجانب مغرب ذکر کرده شده است در عینی که ابو طالب مکی رحمه الله ذکر کرده است که زوال
آفتاب بر سه نوع است یک نوع آنست که نمیداند آن را کسی مگر خدا تعالی ونوع دیگر آنست که می
دانند آنرا ملایکه نیز وسیوم آنست که میدانند آنرا ادمیان نیز وهم در قوت القلوب است که بدرستی
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم پرسیدند از جبریل علیه السلام یک روزی که زوال آفتاب
شده است گفت جبریل علیه السلام لا انعم پرسیدند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم چیست معنی
لا انعم گفت جبریل علیه السلام ای رسول خدا قطع کرده است آفتاب از فلک خود مسافت پانصد
ساله راه در مابین گفتن لا ونعم لیکن تکلم کرده اند بعضی مردم در صحت این حدیث کذا فی العینی و
قال جابر کان النبی صلی الله علیه واله وسلم یصلی بالهاجرة وگفت جابر رضی الله
عنه که صحابی مشهور است ونام پدر وی عبد الله است که بودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
که نماز میخواندند در نیم روز وبا جره نصف نهار را میگویند نزدیک سختی گرمی ومعارض نیست
این حدیث حدیث ابراد را که این ثابت شده است بفعل آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم فقط
وحدیث ابراد بفعل وقول آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم ثابت است پس راجح شد وبعضی میگویند
حدیث جابر منسوخ است بحدیث ابراد واحتمال دارد که خواندن آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
نماز ظهر متصل بزوال برای بیان اول وقت ظهر باشد وکان که دلالت بر دوام دارد مراد ازان کثرت
نفس الامری باشد نه دوام ونه کثرت اضافی پس منافی نشد آنرا که ابراد اکثر از جهة استحباب باشد وخواندن

آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز ظہر را گاہ گاہ برای بیان ابتدار وقت باشد یا آنچہ جابر رضی اللہ
عنہ روایت کردہ بیان حال شتا باشد نہ بیان حال صیف و نیز میتواند کہ ہاجرہ شامل ابرد باشد
زیرا کہ در قاموس اللغۃ واقع است کہ ہاجرہ نصف نہار است از زوال تا عصر زیرا کہ می نشینند مردم
در آنوقت در خانہا کویا کہ ہجرۃ کردند از مردم و درین اشارۃ است بوجہ تسمیہ آنوقت بہاجرہ حَدَّثَنَا
ابُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حدیث کرد
ما را ابو الیمان و نام وی حکم بن نافع است گفت خبر داد ما را شعیب و آن ابن ابی حمزہ است از زہری و
آن محمد بن مسلم بن شہاب است گفت خبر داد مرا انس بن مالک و آن صحابی مشہور است اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم خَرَجَ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ کہ بدرستی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم برآمدند وقتی کہ مایل شد آفتاب جانب یعنی وقتی کہ زوال شد فَصَلَّی الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ
پس خواندند رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز ظہر را و بعد فراغ از نماز استادند بر منبر بجہۃ خطبہ خواندن
از برای خبری کہ رسیدہ بود آنحضرت را صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ منافقان میخواہند کہ بپرسند از آنحضرت صلی اللہ
علیہ والہ وسلم مشکلات و عاجز کردانند از جواب پس در غضب شدند و خطبہ خواندند فَذَکَرَ السَّاعَۃَ
وَذَکَرَ اَنَّ فِیْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا پس ذکر کردند رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم قیامت را و ذکر کردند کہ
بدرستی در آن قیامت کارہای بزرگ است از احوال و فتنہا و عذابہا و غیر آن ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ
یَسْاَلَ عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْاَلْ پس فرمودند آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ دوست دارد بپرسیدن
چیزی را از من پس باید کہ بپرسد فَلَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا
پس نمی پرسید شما مرا از ہیچ چیزی مگر کہ خبر میدہم من شما را مادامی کہ ہستم در مقام خود این مقام و لفظ مقام بفتح
میم است و اخبرتکم بصیغہ ماضی موضع مستقبل استعمال کردن از جہۃ اشارت است بانکہ آن مستقبل مثل واقع است
فَاَکْثَرَ النَّاسُ فِی الْبُکَاءِ وَاَکْثَرَ اَنْ یَقُوْلَ سَلُوْنِیْ پس بسیاری کردند در گریستن و بسیاری
کردند آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم در گفتن کلمہ سلونی و معنی این کلمہ اینست کہ بپرسید از من یعنی این کلمہ را
بسیار فرمودند و سبب گریہ مردم با خوف از احوال قیامت بود کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم

Marfat.com

بیان نموده بودند آن را در خطبه خود و یا نزول عذاب عام در دنیا از جهة غضب کردن رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم چنان چه معهود بود در امم سالفه نزد یک رد کردن ایشان قول نبی خود را و در غضب آوردن
او را و لفظ بکا بمد دراز کردن آواز است در کریه و بقصر اشک است و برآمدن آن فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ أَبِي پس برخواست عبد الله بن حذافه بضم حا مهمله و فتح ذال معجمه
سهمی بفتح سین مهمله و سکون ها مهاجر است پس گفت کیست پدر من یعنی سوال کرد از آنحضرت صلی الله علیه
واله وسلم آن بود که مردم که پدر من در نفس الامر کیست آیا آنکه ما میدانیم همانست یا شخصی دیگر است و سبب
پرسیدن وی این را از آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم آن بود که مردم در نسب وی طعن میکردند او را
بجانب غیر پدر روی نسبت میدادند پس خواست که این ننگ را از خود دور دارد فَقَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ
پس فرمودند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم که پدر تو در نفس الامر همین حذافه است و هیچ طعن در نسب تو نیست
ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي بسیار بسیاری کردند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم در قول خود که سلونی باشد
یعنی آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم مکرر این کلمه را میفرمودند و فور آن غضب آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
نمی نشست فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ پس نشست عمر رضی الله عنه بر دو زانو خود برای اظهار توجه نام بسوی
جناب آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم و اهتمام نمودن در عرض امری تا قبول فرمایند آنحضرت صلی الله علیه و
اله وسلم عریضه او را و بروک نشستن شتر را میگویند لیکن اینجا تجرید کرده مطلق نشستن مراد داشته باشند
فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا پس گفت حضرت عمر رضی الله عنه راضی شده ایم
ما باو تعالی از روی ربوبیت و باسلام از روی دین و بمحمد صلی الله علیه و آله وسلم از روی نبی راضی
شده ایم بربوبیت الله تعالی و بدین اسلام و بنبوت محمد صلی الله علیه واله وسلم و بیان کردن حضرت
عمر رضی الله عنه در وقت غضب آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم این سه چیز را احتمال دارد که از آنجهة
باشد که غضب انسان فرو می شود بحصول مطلوب و آنحضرت را صلی الله علیه واله وسلم مطلوب و محبوب
موحد بودن خلق بود لهذا حضرت عمر گویا التماس کردند که یا رسول الله آنچه مطلوبست حاصل است و صیغه
جمع را ذکر کرد و همه مردم را درین امر شریک ساخت و مبرا از جانب همه خود شد که در حالت غضب کسی را جرات

135342

نبود که در ینمعنی اقدام نماید و با وجودی که حضرت عمر رضی الله عنه را جلالت شان بود سوای این طریق
راهی نیافتند برای اطفای غضب رسول که عین غضب حق بود و خاص کردن همین سه چیز بذکر از جهة
بودن این امور ست اصول همه قربات اعتقادیه و عملیه فسکت ثم قال عرضت علی الجنة
والنار آنفا فی عرض هذا الحائط فلم ار کالخیر والشر کالیوم خاموش شدند آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم از گفتن کلمه سلوانی بلکه فرمودند عرض کرده شد بر من بهشت و دوزخ اکنون در جانب
دیوار کوشه این دیوار پس ندیدم من مثل آنچیز و آن شر یعنی مثل آن بهشت هیچ شی خوب ندیده ام و مثل
آن دوزخ هیچ شی زبون ندیده ام و عرض ان بهشت و دوزخ بر ان حضرت صلی الله علیه واله وسلم یا باور د
آنها بود نزد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم و یا بدور کردن اشیاء حاجبه از میان آنحضرت صلی الله علیه و آله
وسلم و میان آن بهشت و دوزخ و یا بتمثیل آنها پیش آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم و لفظ آنفا بمد همزه است
و نسب ان بنا بر ظرفیه است و لفظ عرض بضم عین مهمله بمعنی جانب و ناحیه است و مراد از خیر نعماء بهشت
و از شر عذابها، دوزخ است یا مراد از خیر اعمال و اعتقادات موجبه بهشت است و از شر اعمال و عتقادات
موجبه دوزخ است حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا شعبة عن ابی المنهال عن ابی برزة حدیث
کرد ما را حفص بن عمر بن الحارث الحوضی گفت حدیث کرد ما را شعبه بن الحجاج از ابی المنهال بکسر میم و در بعضی نسخ
حدثنا ابو المنهال است از ابی برزه بفتح باء موحده و سکون راء مهمله پس برای معجمه و نام وی نضله بفتح نون
و سکون ضاد معجمه بن عبید مصغر صحابی است رضی الله عنه قال کان النبی صلی الله علیه واله وسلم
یصلی الصبح و احدنا یعرف جلیسه گفت ابو برزه بوده اند در رسول خدا صلی الله علیه و آله
وسلم که میخواندند نماز فجر را و حال یکی از ما میشناخت همنشین خود را یعنی هر شخصی میشناخت کسی را
که در پهلوی او نشسته می بود بسبب روشنی وقت و او واحد ناطالیه است و ظاهر آنست که این حال
انصراف آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم باشد و یقرأ فیها ما بین الستین الی المائة میخواندند
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم در ان نماز صبح آیات قرآن را میان شصت آیه و زیاده از ان ناصد
آیه و حذف کرده شده است لفظ فوق را برای دلالت سیاق بر وی و اگرنه لفظ بین تقاضا میکند دخول

Marfat.com

خود را برمنعه دلیس بوده است قیاس آنکه میگفت ما بین شست وصد بدون کلمه الی و حاصل آنست که از شست
آیه زیاده میخواندند و منتهای آن زیادتی تا صد آیه بود و یُصَلِّی الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ و نماز میخواندند
ظهر را وقتی که زایل میشد آفتاب از خط استوا یعنی اول وقت نماز ظهر آن بود نه انکه تمام وقت ما بین
وَیُصَلِّی الْعَصْرَ وَاَحَدُنَا یَذْهَبُ اِلَی اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَیَّةٌ و میخواندند آن
حضرت صلی الله علیه وآله وسلم نماز عصر را در وقتی که اگر میخواست یکی از ما که برود بسوی نهایت و آخر مدینه
طیبه و حال انکه رجوع کننده باشد بخانه خود که در اقصی مدینه دارد و میرسید بخانه خود در حالتی که آفتاب
زنده است یعنی هیچ تغییری در ان واقع نشده است و نه در حرارت و نه در لون و نیز بیان اول وقت
عصر است و قد مقدر است بر رجع ای احدنا یذهب الی اقصی المدینة فیرجع و در بعضی نسخ برجع بلفظ
مضارع است و در بعضی نسخ ثم برجع است و در بعضی فاذا رجع یرجع والشمس حیة است وَنَسِیْتُ مَا
قَالَ فِی الْمَغْرِبِ و فراموش کردم من چیزیرا که گفته بود ابو بهره در بیان وقت نماز مغرب یعنی
گفت ابو منهال فراموش کردم بیان ابو برزه را در بیان وقت نماز مغرب وَلَا یُبَالِی بِتَاخِیْرِ
الْعِشَاءِ اِلَی ثُلُثِ اللَّیْلِ و نبود از آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم که پروا نمیکردند بتاخیر عشاء
تاکید شدن سیوم حصه شب از ظاهر عبارت چنان مفهوم میشود که تاخیر آنحضرت صلی الله علیه وآله
وسلم نماز عشاء را تا ثلث بطریق عدم مبالات بود نه بطریق استحباب چنانچه آن مشهور است
لیکن از عدم مبالات بتاخیر چنانچه مبالات بآن لازم نمی آید مبالات بتعجیل نماز عشاء هم منتفی شد
و هر گاه که عمل بتاخیر اکثر بود استحباب آن حاصل شد و الله اعلم وجمله ولا یبالی عطف بر جمله یصلی است
ثُمَّ قَالَ اِلَی شَطْرِ اللَّیْلِ بستر گفت ابو منهال تا نصف شب و شطر نصف را گویند یعنی آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم پروا نمیکردند بتاخیر عشاء تا نصف شب وَقَالَ مُعَاذٌ وَقَالَ شُعْبَةُ
ثُمَّ لَقِیْتُهُ مَرَّةً فَقَالَ اَوْ ثُلُثِ اللَّیْلِ و گفت معاذ گفت شعبه بستر ملاقات کردم
من ابو منهال را یک نوبت بگفت یا ثلث شب یعنی ابو منهال متردد بود در میان ثلث
ونصف حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ حدیث کرد مارا محمد بن مقاتل بضم میم گفت خبر داد مارا عبد اللہ بن المبارک
گفت خبر داد مارا خالد بن عبد الرحمن گفت حدیث کرد مرا غالب قطان بفتح قاف ونشد بد طا مہملہ از بکر بن
عبد اللہ بفتح باء موحدہ وسکون قاف مزنی است از انس بن مالک کہ صحابی است قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا
خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اِتِّقَاءَ الْحَرِّ
گفت انس بن مالک بودیم ما وقتی کہ میخواندیم در پس رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم ظہرہا را سجدہ میکردیم
بر جامہای خود از جہت پرہیز کردن از گرمی وظہائر جمع ظہیرہ است وجمع آن نظر بتعدد ابام است ودر بعضی نسخ فسجدنا
است بزیادتی فا وآن عطف بر مقدر است ای فرشنا الثیاب فسجدنا علی ثیابنا واتقاء مشتق از وقایہ است یعنی
از برای احتراز کردن از حرارۃ ونصب آن بنا بر مفعول لہ است وامام شافعی نمیدارد سجدہ شخصی را بر جامہ
وی وبا ین حدیث وارد است بروی وحجۃ ابی حنیفہ است وجواب شافعی از ین حدیث آنست کہ میتواند مراد
از ثیاب سجادہ ومانند آن باشد نہ ثیاب متصل ببدن مصلی کہ متحرک شوند بحرکۃ آن ثیاب و
تَاخِيْرِ الظُّهْرِ اِلَى الْعَصْرِ بابست در بیان تاخیر ظہر تا عصر بجنبیتی کہ اگر فارغ شود از نماز ظہر داخل شود
وقت نماز عصر نہ اینکہ جمع کند ہر دو نماز را در یک وقت حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حدیث کرد مارا ابو النعمان محمد
بن الفضل گفت کرد مارا حماد بن زید از عمرو بن دینار از جابر بن زید از ابن عباس رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا کہ بدرستی رسول خدا صلی اللہ علیہ
والہ وسلم نماز خواندند در مدینہ ہفت رکعت وہشت رکعت یعنی تاخیر میکردند نماز ظہر را تا وقتی
کہ چہار رکعت توان خواند پس چہار رکعت فرض نماز ظہر را در انوقت میخواندند بعد از ان منصرف فراغ
از نماز ظہر داخل میشد وقت نماز عصر پس نماز عصر را در اول وقت میخواندند وہمچنان در مغرب و
عشا یعنی نماز مغرب را تاخیر میکردند تا وقتی کہ سہ رکعت فرض توان خواند ہمین کہ از نماز مغرب
فارغ میشدند وقت نماز عشا داخل میشد ونماز عشا را در اول وقت میخواندند وہر گاہ کہ در اخیر وقت

Marfat.com

مغرب واول وقت عشا اختلافست نزد بعضی تا غایب شد حمرة وقت مغرب است بعد ازان وقت
عشا است ونزد بعضی تا غایب شدن بیاض وقت مغرب باقی است بعد ازان وقت نماز عشا است
واین اختلاف مبنی بر اختلاف در تفسیر شفق است که آن نزد بعضی حمرة است ونزد بعضی بیاض بنا برین
اختلاف توهم کردند بعضی که در وقت نماز مغرب نماز عشا را هم خواندند وبعضی دیگر آنکه در وقت نماز
عشا نماز مغرب هم خواندند وجمع وقتی حقیقی در خیال آوردند وحال آنکه آن جمع فعلی صوری بوده است

فَقَالَ اَيُّوْبُ لَعَلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ قَالَ عَسٰى پس ایوب سجستانی جابر را امید است
که بوده است آن جمع در شب سخت باران گفت جابر قریب است که باشد آن جمع در شب سخت
باران ومراد از شب هم شب است وهم روز است بقرینه ذکر نماز ظهر وعصر وترک ذکر آن در
روز از جهة اکتفاست بذکر یک قرین از قرین دیگر وحذف کرده شد اسم وخبر عسی را بقرینه ذکر آن در

سوال بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ بابست در بیان وقت نماز عصر وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ
عَنْ هِشَامٍ مِنْ قَعْرِ حُجْرَتِهَا وگفت ابو اسامه بضم همزه از هشام که آن پسر عروه است
از پدر خود که عروه است از پدر خود که زبیر است از عایشه صدیقه رضی الله عنها در تفسیر قول حضرت
عایشه من حجرتها که در حدیث آینده می آید من قعر حجرتها ومراد ازین آنست که این حدیث بیان
اول وقت نماز عصر است پس اگر کلمه من حجرتها را بر ظاهر آن میگذاریم آخر وقت عصر میشود زیرا که نه برآمدن
آفتاب بالکلیه از حجره نیز وقت میشود که نزدیک بغروب میرسد پس از بهر تصحیح من حجرتها را تقصیر
کردند بمن قعر حجرتها ومراد ازان اینست که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در وقتی نماز عصر
خواندند که آفتاب انتقال نکرده بود از منتهای حجره حضرت عایشه صدیقه رضی الله عنها واین تعلیق
در بعضی نسخ ساقط است وصواب تاخیر اینست از حدیث آینده زیرا که آنچه گفته است اسامه
تفسیر جبریست که دران حدیث است حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ
بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ حدیث کرد ما را ابراهیم المنذر گفت
حدیث کرد ما را انس بن عیاض از هشام که ابن عروه است از پدر خود که عروه است از زبیر

Marfat.com

از عایشه صدیقه رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یصلی العصر
والشمس لم یخرج من حجرتها گفت عایشه صدیقه رضی الله عنها بود رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم که میخواندند نماز عصر را و حال انکه آفتاب نبرامده بود از حجره آن عایشه صدیقه رضی الله عنها و واو
والشمس حالیه است و در ضمیر حجرتها انتقال از مقام تکلم بسوی غیبت و سکاکی باین راهم قسم التفات گفته و بعضی
قایل بتجرید اهل بیان شده اند که گویا حضرت عایشه از خود مجرد کرده است و برآورده است یک زنی را از
زنان و ثابت کرده است آنرا بحجره و خبر داده است که حضرت صلی الله علیه واله وسلم نماز عصر را در انوقت
میخواندند که آفتاب نمی برامد از حجره آن مراة و مراد از آفتاب نور آفتاب است زیرا که عین آفتاب
داخل نشده بود در حجره که برآید ازان گفته است اسامه در تفسیر من حجرتها من فعر حجرتها یعنی برآمده بود
آفتاب از نهایت آن حجره و صواب آنست که تفسیر من حجرتها من قعر حجرتها واقع شود که این بمفید واضح
تر است در تعجیل عصر ازان مطلق حدثنا قتیبة قال حدثنا عن ابن شهاب
عن عروة عن عایشة حدیث کرد ما را قتیبه بن سعید گفت حدیث کرد ما را لیث امام مصریین
از ابن شهاب زهری از عروة بن الزبیر از عایشه صدیقه رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله
علیه واله وسلم صلی العصر والشمس فی حجرتها که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم خواندند نماز عصر را و حال انکه افتاب در حجره آن عایشه است لم یظهر الفیء من
حجرتها ظاهر نشده است سایه در انجا که آفتاب از حجره آن عایشه زیرا که آفتاب وقتی که
در حجره باشد سایه در حجره نمی باشد و این معنی وقتی است که فی بمعنی سایه باشد و بعضی چنان معنی
گفته اند که صعود نکرده است ضوء از حجره وی و این معنی وقتی باشد که فی بمعنی ضوء کویند و ظهور بمعنی صعود
دارند بس بودن افتاب در حجره مستلزم است عدم ظهور سایه را در ان پس معارضه نیست در میان
دو قول وی که یکی والشمس فی حجرتها و دیگر لم یظهر الفیء من حجرتها باشند حدثنا ابو نعیم قال
حدثنا ابن عیینة عن الزهری عن عروة عن عایشة حدیث کرد ما را ابو نعیم
و نام وی فضل بن دکین است گفت حدیث کرد ما را ابن عیینه و در بعضی نسخ اخبرنا است و نام

Marfat.com

وی یکی از زهری از عروه بن الزبیر ابن العوام از عائشه صدیقه رضی الله عنها قالت کان
النبی صلی الله علیه وآله وسلم یصلی صلوة العصر والشمس طالعة فی حجرتی
گفت عائشه صدیقه رضی الله عنها بود مذ رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که میخواندند نماز عصر را
وحال انکه آفتاب ظاهر است در حجره من لم یظهر الفیء بعد ظاهر نشده است سایه تا هنوز
یعنی تا هنگام نماز خواندن و فارغ شدن از آن و لفظ بعد مبنی است بر ضم زیرا که ظرف است منقطع الاضافة
در لفظ قال ابوعبدالله قال مالک ویحیی بن سعید وشعیب وابن ابی حفصة
والشمس قبل ان تظهر گفت ابوعبدالله که مولف است گفت مالک ویحیی بن سعید وشعیب
وابن ابی حفصه والفتاب پیش از ظاهر شدن است یعنی وحال انکه آفتاب در حجره ثابت است وهنوز صعود
نکرده است وظهور بمعنی صعود است وعدم ظهور در روایت ایشان برای شمس است ودر روایت ابن
عیینه برای فی حدثنا محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبدالله قال اخبرنا عوف
عن سیار بن سلامة حدیث کرد مارا محمد بن مقاتل وکنیت وی ابوالحسن مروزی است
گفت خبر داد مارا عبدالله بن المبارک گفت خبر داد مارا عوف بفا وآن اعرابی است از سیار
بن سلامه بفتح سین مهمله وتشدید یا مثناة تحتانیه وسلامه بفتح سین مهمله وتخفیف لام قال
دخلت انا وابی علی ابی برزة الاسلمی گفت سیار داخل شدم من وپدر من که سلامه
پر ابی برزه اسلمی ونام وی فضله است فقال له ابی کیف کان رسول الله صلی الله
علیه واله وسلم یصلی المکتوبة پس گفت مر آن ابی برزه را پدر من چگونه
بوده اند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که میخواندند نماز مفروض را ومراد سلامه سوال از اوقات
صلوات مفروضه بوده است لهذا در جواب او گفت ابوبرزه فقال کان یصلی الهجیرة
التی تدعونها الاولی حین تدحض الشمس پس گفت ابوبرزه بودند آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم که میخواندند نماز روز را که می نامید شما آنرا اولی وقتی که زایل میگردید ومایل
میشد آفتاب از وسط السما بجهة مغرب وکفته شده است آنرا اولی از جهة بودن اولی بودن نماز ی

که امامت کرده است دران نماز جبرئیل علیه السلام وَیُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰی
رَحْلِهٖ فِی اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ وَالشَّمْسُ حَیَّةٌ میخواندند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
نماز عصر بسیار رجوع میکرد و میرفت یکی از ما بسوی منزل خود که بوده است آن در نهایت مدینه و حال
انکه آفتاب بحال خود است از حرارت و لون و نور و لفظ رحل بفتح را مهمله و سکون حا مهمله بمعنی منزل است
وَنَسِیْتُ مَا قَالَ فِی الْمَغْرِبِ و فراموش کردم من چیزی را که گفت ابو برزه در بیان وقت
مغرب و قائل این قول نیز سیار است وَکَانَ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَاءِ الَّتِیْ تَدْعُوْنَهَا
الْعَتَمَةَ و بوده اند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که دوست میداشتند که تاخیر کنند از اول
وقت نماز عشائی که میخوانید شما آنرا عتمه بفتحات و تقیید این نماز باین نام برای اشعار است
بانکه این نام موذن است از تاخیر آن و نماز ظهر را وعشا را مقید کرد بخلاف ما سوای آن از جهت
اهتمام تقدیم و تاخیر دران هر دو نه در غیر آن وَکَانَ یَکْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَهَا
و بوده اند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که مکروه میداشتند خواب را پیش نماز عشا و سخن
گفتن را بعد از نماز عشا و مراد از نوم نوم بطریق معتاد و اختیار است و اگرنه روایت کرده شده است
از صحابه کرام رضی الله عنهم که بودند که غالب می امدایشان را خواب در حالت انتظار نماز در مسجد
شریف نبوی تا که می افتادند سرهای ایشان بر سینهای ایشان و مراد از سخن سخن دنیا است
بی ضرورة و اگرنه بحسب ضرورت حاجت سخن میکفتند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم چنانچه خواهد آمد
انشاء الله تعالی وَکَانَ یَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِیْنَ یَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِیْسَهٗ
و بودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که فارغ میشدند از نماز فجر وقتی که میشناخت مرد همنشین
خود را یعنی وقت چنان روشن میشد که هر کس میشناخت کسی را که در پهلوی وی نشسته باشد
بسبب روشنی وَیَقْرَأُ بِالسِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَةِ و میخواندند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
و قراءة میکردند شست آیه تا صد آیت یعنی گاهی شست آیت میخواندند و گاهی زیاده ازان
و اثنا بر زیادتی تا صد آیت بود و در هر وقت میخواندند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم زیاده

Marfat.com

وکم بحسب ارادہ حق تعالی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حدیث کرد مارا عبداللہ بن مسلمہ از امام
مالک از اسحاق بن عبداللہ ابی طلحہ از انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہ صحابی ست قَالَ كُنَّا
نُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰی بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَیَجِدُهُمْ یُصَلُّوْنَ
الْعَصْرَ گفت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بودیم ما کہ میخواندیم نماز عصر را پس بر آمدی بر انسان
بسوی بنی عمرو بن عوف پس می یافت اوشارا کہ میخواندند نماز عصر را و بنی عمرو بن عوف می بودند
در قبا بر دو کروہی از مدینہ طیبہ و یجد و نجد بغایت و متکلم بر دو روایت ست و مراد از عصر عصر ہمان
روز ست و تاخیر آنہا در نماز عصر بسبب آن بود کہ آنہا را شغل زراعت بود لہذا در وسط وقت
میخواندند حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ
سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ حدیث کرد مارا ابن مقاتل ابو الحسن محمد مروزی
گفت خبر داد مارا عبداللہ بن المبارک گفت خبر داد مارا ابو بکر بن عثمان بن سہل بن حنیف بر صیغہ
تصغیر گفت ابو بکر شنیدم من ابا امامہ را بضم ہمزہ و نام وی سعد بن سہل بن حنیف ست یَقُوْلُ
صَلَّیْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الظُّهْرَ کہ میگفت خواندیم ما با عمر بن عبد العزیز نماز ظہر را
ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ یُصَلِّی الْعَصْرَ بستر بر آمدیم ما
در فنیم تا کہ داخل شدیم بر انس ابن مالک رضی اللہ عنہ پس یافتیم او را کہ میخواند نماز عصر را در خانہ خود
کہ در پہلوی مسجد نبوی بود صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَقُلْتُ یَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ صَلَّیْتَ
قَالَ الْعَصْرُ پس گفتم من ای عم چیست این نمازی کہ خواندی تو گفت آن نماز عصر ست و گفتن ابا
امامہ حضرت انس را عم بجہت توقیر و تعظیم بود و الا انس عم نسبی ابی امامہ نبود و سوال وی از تعیین
نماز بود کہ آیا آن نماز ظہر ست یا عصر و تاخیر عمر بن عبد العزیز نماز ظہر را برای آن بود کہ خبر استحباب
تاخیر بوی رسیدہ بود یا برای عذری بودہ باشد و لفظ عم بحذف یا ست بعد میم و اصل اثبات ست
وَهٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الَّتِیْ كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَهٗ

Marfat.com

واین نماز رسول خدا است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آن نمازی کہ بودیم کہ ما میخواندیم با رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ومراد از اشارۃ نہ تعیین وقت نماز است بعضی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم درین وقت نماز عصر را میخواندند وتعیین بحسب نوع بود نہ بحسب شخص واللہ اعلم باب
وَقْتِ الْعَصْرِ بالست در بیان وقت نماز عصر ودر اکثر نسخہا این باب وترجمہ ساقط است زیرا کہ
محض تکرار بی فایدہ است حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ
حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حدیث کرد مارا ابو الیمان گفت خبر داد مارا شعیب از زہری گفت
حدیث کرد مرا انس بن مالک کہ صحابی ست قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ گفت انس بن مالک بودند رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ میخواندند نماز عصر را وحال آنکہ آفتاب بلند می بود روشن بی تغیر وتبدل رنگ
اَنْ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِي فَيَاْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ پس بود از
نماز برفت رونده بسوی عوالی قریہای کرد مدینہ طیبہ پس میرسید آن شخص الجا ومی آمد بعض اہل آن
قریہا وحال انکہ آفتاب بلند است لیکن کم از بلندی اول وعوالی جمع عالیہ است واقریہای مدینہ
طیبہ است جانب نجد وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ
وبعضی دیہا از مدینہ طیبہ تا چہار کروہ است یا مانند آن این اخذ بمتوسط است از دو طرف
کمی وزیادتی واگر نہ تحقیق کیفیت شدہ است کہ بعضی از ان عوالی تا ہشت کروہ اند وبعضی تا دو پس معلوم
شد کہ نزدیکترین عوالی تا دو کروہ اند ودورترین عوالی تا ہشت کروہ ومیل سیوم حصہ فرسخ است
کہ چہار ہزار ذراع باشد بذراع محمد بن فرخ شاہی کہ درازی آن ذراع بست وچہار اصبع است
بعدد حروف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعرض اصبع شش جو است کہ ملصق باشد یکجو شکم
جو دیگر دوزن دانہ جو ہفتاد دانہ خرد ل است ودر ینحدیث دلیل است بر انکہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بودند کہ مبادرت میکردند بنماز عصر نہایت مبادرت حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حدیث

کرد مارا عبداللہ بن یوسف کفت خبر داد مارا امام مالک از ابن شہاب از انس بن مالک کہ
صحابی است قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا اِلٰی قُبَاءٍ فَیَاْتِیْهِمْ
وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ کفت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بودیم ما کہ میخواندیم نماز عصر را پس میرفت
رونده از ما سوی قبا پس می آمد اہل آن قبا را و حال انکہ آفتاب بلند است - را و میدارد انس از ذاہب
نفس خود را برای قول وی در روایت ابی الابیض ثم ارجع الی قومی فی ناحیة المدینة الی اہل قبا و نقط
قبا بمد و قصر و صرف و عدم صرف و تذکیر و تانیث سہت و افصح در ان تذکیر و صرف است بَابُ
اِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ باب است در بیان کناہ کسی کہ فوت شده است از وی عصر و مراد بفوات
تاخیر آنست دانسته از وقت جواز بغیر عذر زیرا کہ نرتب کناہ بر ہمانست حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حدیث کرد مارا عبداللہ بن
یوسف کفت خبر داد مارا مالک از نافع معتق ابن از عبد بن عمر رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم الذی تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ کَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ کہ بدرستی
رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمود نہ آنکس کہ فوت شد از انکس نماز عصر گویا کہ قطع کرده شده است
اہل وی و مال وی و وُتِرَ بر صیغہ مجہول سہت و ما بعد آن منصوبست بر روایت اصح اشہر بنا بر انکہ مفعول
ثانی است از وتر و مفعول اول ضمیر مستتر سہت در ان کہ راجع بسوی کسی کہ فوت شده سہت از وی نماز
عصر یعنی تنہا و طاق کردانیده شد آنشخص از اہل خود و مال خود و برفع اہله و ماله ہم روایت سہت بنا بر انکہ
مفعول مالم یسم فاعله باشد مر وتر و ضمیر مستتر در ان نباشد قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ یُقَالُ وَتَرْتُ الرَّجُلَ
اِذَا قَتَلْتَ لَهُ قَتِیْلًا اَوْ اَخَذْتَ مَالَهُ کفت ابو عبد اللہ کہ مولف است یقال بابن قول
خود اشارة میکند بسوی قول حق تعالی کہ لَنْ یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ باشد کہ الجا وتر متعدی شده بسوی
دو مفعول و بیان این قول نکرده زیرا کہ مفسران بیان کرده اند در تفسیر آن را چنانچہ کفته اند کہ معنی آن
کم کردنست چیزی را از چیزی و دیگر کفت وترت الرجل یعنی قطع کردم من العمر را و این قول میکوید وقتیکہ
کہ میکشتی مر یک مردی را قتیلی یا میکیری مال او را و این قول آورده برای بیان انکہ وتر متعدی بسوی یک

Marfat.com

مفعول است و آن موید است روایت رفع را بَابُ اِثْمِ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ بابست
در بیان گناه کسی که ترک کرده است نماز عصر را ترجمه این باب اخص است از ترجمه باب سابق زیرا که
ترک اینجا مسند است بسوی تارک و آن با خلاست و فوت در ماسبق مسند است بسوی نمازی که
قایم کرده شده است وقت را مقام آن و آن عام است از اضلا بقصد ترک بستر آن مولف هرگاه
عقد کرد بابی را برای بیان گناه فائت نماز عصر و ذکر کرد در ان حدیثی را که دال است بر انکه فوات آن
نماز عصر مودی است بسوی فوات نعمار دنیا و احباب آن عقد کرد باب دیگر را برای ذکر حدیثی که
دال است بر انکه ترک نماز عصر مودی است بسوی فوات احباب اخروی و آن اعمال صالحه است که
مترتب میکرد در بران منوبات و نعمار اخرویه بستر وجه تخصیص این ابواب برای نماز عصر برای بودن آن
نماز است در وقت اشتغال مردم بمعالیات چنانچه واقع شده است اشارة بسوی آن در قول حق تعالی
حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی بنا بر مذهب ازجح اشهر حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ حدیث کرد ما را مسلم
بن ابراهیم گفت حدیث کرد ما را هشام گفت حدیث کرد ما را یحیی بن ابی قلابه بکسر قاف از ابی الملیح
بفتح میم و کسر لام آخر آن حا مهمله و نام وی عامر بن اسامه است قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ
ذِي غَيْمٍ گفت ابی الملیح بودیم ما با بریده بن حصیب اسلمی و آن آخر کسی است که مرده است در خراسان
از صحابه رضی الله عنهم در سال شصت و دو از هجرت حال بودن ما بان در غزوه در روز ابر فَقَالَ
بَكِّرُوا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ پس گفت بریده بگاه خوانید نماز عصر را و گفتن بریده این قول بعد از علم
بدخول وقت عصر بوده است بظهور آفتاب از قطعهای ابر یا باجتهاد بود و بکروا بمعنی عجلوا و
اسرعوا است فَاِنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه واله وسلم قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ
حَبِطَ عَمَلُهُ زیرا که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فرمودند کسی که ترک کند نماز عصر را پس
تحقیق نابود شد عمل وی و حبط بکسر با موحده بمعنی بطل است و مراد بترک ترک باستحلال است یا بانکار
فرضیت آن که باستحلال ترک فرض و بانکار فرضیت آن کافر میشود و وقتی که کافر شد باطل شدند

Marfat.com

اعمال سابقه که کرده بود در حالت اسلام یا مراد از حبط نقصان عمل آن روز است یا مراد بعمل عمل دنیا است که بسبب آن
نماز را ترک کرده و مراد بحبط شدن آن عدم انتفاع بدانست و باور و دا این حدیث بر سبیل تغلیظ است یعنی گویا که
حبط شده است و وجه اختصاص این نماز باین وعید بودن آنست وقت رفع اعمال روز و وقت اجتماع ملائکه روز
و شب و اشتغال مردم بامور دنیوی باب فضل صلوة العصر یا بست در بیان فضیلت
نماز عصر بر دیگر نماز ها برای بودن آن صلوة وسطی نزدیک اکثر علما حدثنا الحمیدی قال حدثنا
مروان بن معوية قال حدثنا اسمعيل عن قيس عن جرير بن عبد الله حدیث کرد
ما را حمیدی بضم حاء مهمله و آن عبد الله بن الزبیر قرشی مکی است گفت حدیث کرد ما را مروان بن معویة
بن حارث فزاری گفت حدیث کرد ما را اسمعیل ابن ابی خالد از قیس و آن ابن ابی حازم است بجای
مهمله و زای معجمه بلخی کوفی محضرمی و گفته میشود که او را روایت است و روایت کرده است از ده کس
فوت شد بعد از نود سال از هجرة بایش ازان و نجاوز کرده بود یکصد و نود را از جریر بن عبد الله
که صحابی است قال کنا عند النبي صلى الله عليه واله وسلم فنظر الى القمر ليلة
گفت جریر بن عبد الله رضی الله عنه که بودیم ما نزد رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بسوی ماه یک
شبی و مراد ازان بدر است چنانچه در روایت مسلم آمده است فقال انكم سترون ربكم
كما ترون هذا القمر پس فرمود نزد رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم خواهید دید شما پروردگار
خود را چنانچه می بینید شما این ماه را و تشبیه در رویت است نه در مرئی و لا تضامون فی رؤیته
بمنکشید شما رنج و مشقت و تعب را در دیدن آن و تضامون بضم تا رمشناة فوقانیه و تخفیف
میم مشتق از ضیم بمعنی تعب و مشقت و یا بفتح تا رمشناة فوقانیه و تشدید میم از ضیم یعنی ضم نمیشوند بعضی
از شما بعضی در وقت دیدن بدر چنانچه ضم میشوند بعضی با بعضی در وقت دیدن هلال از جهة خفا
و اشکال در رویت آن فان استطعتم ان لا تغلبوا على صلوة قبل طلوع الشمس
و قبل غروبها فافعلوا پس اگر بتوانید که مغلوب نگردید از نمازی که پیش از طلوع آفتاب است
که نماز فجر باشد و از نمازی که پیش از غروب آنست که نماز عصر باشد پس بکنید و تفریع باعتبار رؤیت

Marfat.com

که روایت آلهی که بزرگترین همه نعمتهاست مترتب است بران پس کسی که دوست دارد آن را پس باید
که بکند عمل مذکور زیرا که آن عمل اگرچه شاق است در دنیا لیکن موصل است بسوی نعمتی در آخرة زیاده
ازان نعمتی نیست دران وتغلبوا بضم اول وفتح ثالث مبنی برای مفعول است یعنی اگر بتوانند که مغلوب
نگردید باستعداد کردن بقطع اسباب منافیه آن نماز چنانچه خواب وشغل مانع ازان پس مغلوب
نگردید که نمازی از شما فوت کرد ثُمَّ قُرْآنَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ
قَبْلَ الْغُرُوبِ بِهَا بشر خواند نزد رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم این آیه از جهة استدلال بر فضیلت
وتاکید درین دو نماز ومعنی این آیت چنانست که تسبیح بکود ران حالتی که متلبسی بحمد بر وردکار خود
پیش از طلوع آفتاب وپیش از غروب آن ومراد از تسبیح نماز است وبعضی فاعل قرا جریر را گفته اند
که صحابی است قَالَ اِسْمٰعِيلُ اِفْعَلُوا لَا تَفُوتَنَّكُمْ گفته است اسمعیل بن ابی خالد در تفسیر قول
حضرت صلی الله علیه وآله وسلم که افعلوا است لا تفوتنکم ومعنی این کلمه آنست که فوت نشود هرگز از شما
یعنی در عبارت اگرچه افعلوا است وفعل شی وجودی را می باشد وانجا عدم مغلوبیت است لهذا تفسیر
کردند افعلوا را بلا تفوتنکم که عدمی است وعدم فوت لازم فعل است پس ذکر لازم واراده ملزوم است واین
حدیث دال است بر امکان رویت خدا بتعالی ووقوع آن در آخرة مومنان را چنانچه مذهب اهل سنت و
جماعت است حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ
الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف گفت خبر داد ما را مالک از ابی الزناد
ونام وی عبد الله ذکوان است از اعرج عبد الرحمن مر مز از ابی هریره رضی الله عنه که صحابی است اَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ
وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم فرمودند پی در پی می آیند در
شما فرشتگان در شب وفرشتگان در روز وتعاقب آمدن جماعت است در پی دیگری نیز می آید
اولی بعد اخری وتنکیر ملائکه برای افاده آنست که جماعت ثانیه غیر اولی است ومراد بملائکه حفظه اند ونزکیب
یتعاقبون فی کم ملائکة باللیل مشهور است که جماعت ثانیه غیر اولی است ومراد بملائکه وصل آن هم مشهور است

بعضی علما کردانیده اند آنرا از لغت اکلونی البراغیث بکردانیدن مرفوع مظهر فاعل و واو علامت جمع و بعضه
کردانیده اند مرفوع را بدل با وجود انکه آن مظهر نکره است بی نعت و احتمال است که کردانیده شود بحذف
مبتدا جمله مستانفه برای بیان یتعاقبون گویا که پرسیده شد من المتعاقبون و قول کسی که گفته است
که بدلیه و تقدیر مزلف است ملتفته الیه نیست نزد کسی که میداند علم نحو و معانی را زیرا نکه حمل کردن کلام
بر لغت علیا بهتر است از حمل کردن آن بر لغت سفلی و بیان مجمل بمفصل بسیار است وَيَجْتَمِعُونَ
فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ و جمع میشوند ملائکه شب و روز در وقت نماز فجر و نماز عصر و تعاقب
منافی اجتماع نیست زیرا که تعاقب عام است با اجتماع هم می باشد چنانچه ابتدی و بی اجتماع هم می باشد
در ضدین و مراد حضور ملائکه است با آن مصلیان در نماز بجماعت و در تخصیص اجتماع ایشان در اوقات
عبادة مکرمة است بمومنان و لطف است بایشان تا باشد شهادت ایشان باحسن ثنا و اطیب
ذکر پس مراد راست حمد ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ
بسوی عروج میکنند و بالا میروند و در مرتبه قرب حق میرسند آن فرشتها که شب گذرانده بودند در شما
پس می پرسد او شان را بهر ورد کار او شان و حال انکه آن بر ورد کار دانا تر است بحال آن مومنان
ازان فرشتگان حذف کرده شده است صله افعل تفضیل و اکتفا کرده شده است بذکر الذین باتوا
از ذکر الذین ظلوا چنانچه اکتفا کرده میشود بذکر احد المثلین از دیگری مانند سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ و یا برای
انکه معلوم میشود حال دو طرف روز از حال دو طرف شب و یا استعمال کرده شد بات را در اقام مجازا
پس خاص نشد بلیل بدون نهار و حکمت در سوال از ملائکه اظهار حکمت است در خلق نوع انسانی در مقابل
کسی که گفته بود از ملائکه اَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا و باید دانست که خدا تعالی قایم میکرداند نجه خود را
بر او شان در هر روز دو بار از جهة یک سوالی که صادر شده بود از ملائکه بر سبیل استرشاد پس لاجرا انسان
می باید که متنبه شود و خبردار کرد و غافل نباشد از غضب و قهر حق بارتکاب معاصی حفظنا الله بحرمة
النبی صلی الله علیه و اله وسلم كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ
چگونه گذاشتید بندهای مرا و در کدام حال از و شان جدا شدید پس میگویند گذاشتیم ما او شان را

Marfat.com

وحال انکه اوشان نماز میخواندند وجواب اشکالی که از اینجا پیدا میشود که از اینجا مفارقت ملائکه لازم می
آید پس از حضور ملائکه با مصلیان ورز حدیث مفهوم میشود حضور ملائکه با مصلیان آنست که حضور
ملائکه با آن مصلیان باشد که در اول وقت نماز خواندند وحال مفارقت آن مصلیان در نماز بوند
که در وسط وقت نماز میخواندند ومیتوانند که وهم یصلون مجاز باشد باعتبار ماکان وبجهة اشتغال
باورادی که مقرر اند بعد از نماز وتخصیص سوال بحالت ترک از جهة اعتبار بخاتمه است وَاَتَيْنَاهُمْ
وَهُمْ يُصَلُّونَ وَامدیم ما اوشانرا وحال انکه اوشان نماز میخواندند اگر کسی
گوید که جواب تمام شده بود بتر کنا هم وهم یصلون اطناب در جواب بذکر واتینا هم وهم یصلون برچه مبنی است
جواب برای اظهار فضیلت مصلیان وحرص بر ذکر چیزی موکب موجب مغفرت ذنوب باشد واحتمال دارد که اطناب از

جهة التلذذ باشد بخاطبة پروردگار تعالی باب ــــــ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ
بالبست در بیان حکم کسی که دریافته است یک رکعت را از نماز عصر پیش از غروب آفتاب ودر بعضی نسخ قبل اللغروب
بجای قبل الغروب است واین معنی بنا بر موصولیت مَنْ واضافة باب بسوی آنست واگر من شرطیه گویند
معنی آنچنان جویند کسی که دریافت یک رکعت را از نماز عصر پیش از غروب پس باید که تمام کند نماز عصر را

حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
حدیث کرد ما را ابو نعیم ونام او فضل بن رکین است گفت حدیث کرد ما را شیبان بن عبد الرحمان
تیمی از یحیی بن ابی کثیر از ابی سلمه عبد الله بن عبد الرحمن بن عوف از ابی هریره رضی الله عنه که صحابی است

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ
صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ گفت ابو هریره فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله
وسلم وقتی که دریافت یکی از شما یک رکعت را از نماز عصر پیش از غروب آفتاب فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ پس باید که تمام کند آن نماز عصر را ومراد از سجده تمام رکعت است بذکر جزو اراده کل وَاِذَا اَدْرَكَ
سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ ووقتی که دریافت یک
رکعت را از نماز صبح پیش از طالع شدن آفتاب پس باید که تمام کند نماز خود را واین حدیث دلیل

Marfat.com

شافعی است رحمه الله زیرا که تسویه کرده است در نماز حکم نماز کسی که یافته است یک رکعت از نماز عصر
یا یک رکعت از نماز فجر و فرق کرده است ابو حنیفه در میان آن هر دو پس گفته است ببطلان فجر و صحت
عصر زیرا که شروع نماز فجر در وقت کل بوده است بسنتر برآمده است آن وقت منهی که آن وقت
طلوع آفتاب است پس موذی مثل واجب نشد و در عصر شروع نماز در وقت ناقص بود پس موذی
مثل واجب شد پس اگر گوئی که جست جواب ابو حنیفه رحمه الله را از حدیث که ظاهر است در نیا بعد
طلوع آفتاب میگوییم که متوانتر شد ند اخبار از رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم نهی از نماز نزد
طلوع آفتاب چندانکه وارد نشده اند باحه نماز نزد طلوع آن پس دلالت کرد برانکه حدیثی که در اباحه است
منسوخ است بانحدیثی که در ان نوتر است نهی پس اگر گوئی چیزی که تو ذکر کردی احتمال نسخ است و نسخ ثابت
نمیشود باحتمال میگوییم حقیقت نسخ اینجا اینست که جمع شده است درین موضع محرم و مبیح و تحقیق شناخته
شده است از قاعده که اگر جمع شوند هر دو میباشد عمل محرم را و میباشد مبیح منسوخ زیرا که ناسخ متاخر است
و شک نیست که محرم متاخر است از مبیح زیرا که اصل در اشیا اباحت است و تحریم عارض است و جایز نیست
عکس زیرا که لازم می آید نسخ دو بار حدثنا عبد العزیز بن عبد الله قال حدثنی ابراهیم
بن سعد عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابیه انه اخبره و حدیث
کرد مارا عبد العزیز بن عبد الله گفت حدیث کرد مرا ابراهیم از ابن شهاب زهری از سالم بن عبد الله
بن عمر از پدر خود که عبد الله بن عمر است بدرستی شان اینست که خبر داده است بدروی او را انه
سمع رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم یقول انما بقاؤکم فیما سلف
قبلکم من الامم کما بین صلوة العصر الی غروب الشمس بدرستی شان اینست
که زمان بقاء شما در دنیا نسبت بسوی زمان بقاء کسی که پیش از شما گذشته اند از امم سابقه مثل زمانیست
که در میان عصر تا غروب آفتابست اوتی اهل التوریة التوریة فعملوا حتی
اذا انتصف النهار عجزوا فاعطوا قیراطا قیراطا داده شدند اهل توریت را
توریت که آن بهود اند پس عمل کردند تا که شد نیم روز عاجز آمدند از عمل کردن پس داده شدند از اجر

قیراط قیراط وآن نصف دانق است واصل آن قرّاط است بتشدید راء مهمله زیرا که جمع آن قراریط است
پس بدل آورده شد یا از یکی از دو حرف تضعیف چنانچه در کلمه دینار است و مراد اینجا نصیب و
حصه است وهر دو قیراط منصوب است اول بنا بر حالیت وثانی بنا بر آنکه تاکید اول است یعنی داده شوند هر واحد اجری
حال بودن آن اجر قیراط یعنی آن نصف مقرر ولفظ اوتی بر صیغه ماضی مجهول است وجمله مستانفه است ثُمَّ اُوتِیَ
اَهْلُ الْاِنْجِیْلِ الْاِنْجِیْلَ بستر داده شد اهل انجیل انجیل که آن نصاری اند فَعَمِلُوْا اِلٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ
ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِیْرَاطًا قِیْرَاطًا پس عمل کردند تا نماز عصر بستر عاجز شد ند از عمل کردن بسبب
نسخ در بعضی احکام آن پس داده شدند اجر قیراط قیراط وحال آنکه زمان عمل ایشان قریب است از
نصف زمان عمل اهل توریة ثُمَّ اُوْتِیْنَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ بستر داده شد
ما را قرآن پس عمل کردیم تا غروب آفتاب فَاُعْطِیْنَا قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ پس داده شدیم ما را
اجر دو قیراط دو قیراط فَقَالَ اَهْلُ الْکِتَابَیْنِ اَیْ رَبَّنَا اَعْطَیْتَ هٰؤُلَآءِ قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ
وَاَعْطَیْتَنَا قِیْرَاطًا قِیْرَاطًا پس گفتند اهل هر دو کتاب ای پروردگار ما دادی تو آن اهل قرآن را که امت
محمد اند صلی الله علیه وآله وسلم دو دو قیراط و دادی تو ما را یک یک قیراط ولفظ ای بفتح همزه حرف ندا است
ور بنا منادی است وَنَحْنُ کُنَّا اَکْثَرَ عَمَلًا وحال آنکه بودیم ما اکثر از روی عمل یعنی بوده است عمل ما اکثر
وکثرة عمل بهود برای زیادتی زمان عمل ایشان ظاهر وهمچنین کثرة عمل نصاری برای زیادتی زمان عمل ایشان بر مذهب
ابی حنیفه رحمه الله زیرا که گفته است ابو حنیفه که اول وقت عصر از مثلین است وما قبل آن از زوال تا مثلین تا
وقت ظهر است ولیکن بر مذهب کسی که میگوید که منتهاء وقت ظهر تا مثل است وبعد آن وقت عصر است پس
بعید است زیرا که زمان دو نماز درین وقت متساویست با فریق بتساوی واین استدلال از حنیفه بر ابتداء
وقت عصر از مثلین در نهایت لطافت است قَالَ اللّٰهُ هَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِّنْ اَجْرِکُمْ مِّنْ شَیْءٍ فرمود الله
تعالی ایا ظلم کردم من شما را از اجر شما چیزی قَالُوْا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِیْ اُوْتِیْهِ مَنْ اَشَآءُ گفتند
آن اهل هر دو کتاب نه ای پروردگار ظلم نکرده و کم نداده ما را از اجر ما چیزی گفت الله تعالی پس آن فضل و زیادتی
از جانب من است میدهم من آنرا کسی را که میخواهم آنکس را ووجه مطابقه حدیث با ترجمه ظاهر است منه ابو کریب

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عن ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه

واله وسلم حدیث کرد مارا کریب بضم کاف وفتح راء مهمله ویاء مثناة تحتانیه ساکنه وآخر آن باء موحده ونام

آن محمد بن العلاست گفت حدیث کرد مارا ابواسامه بضم همزه ونام آن حماد بن اسامه است از برید بضم باء موحده وآخر

آن دال مهمله ابن ابی عبد الله برده کوفی از جد خود ابی برده بضم باء موحده ونام وی عامر است از پدر خود ابی موسی

اشعری از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ

اِسْتَاْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا اِلَى اللَّيْلِ فرمود نذر رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم

حال مسلمانان ویهود ونصاری مثل حال مردیست که باجرة گرفته است گروهی را که عمل کنند برای او عملی تا شب

فَعَمِلُوْا اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰى اَجْرِكَ پس عمل کردند تا نیم روز پس گفتند

نیست حاجت ما را بسوی اجر تو یعنی اجری که برای ما مقرر کرده نیست حاجت ما را بسوی آن وآنچه

عمل کردیم عوض آن از تو چیزی نمیخواهیم فَاسْتَاْجَرَ اٰخَرِيْنَ فَقَالَ اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ

الَّذِيْ شَرَطْتُّ پس باجرت گرفت قومی دیگر را پس گفت کامل کردانید ونمام سازید باقی روز خود را

ومزد شما راست چیزی که شرط کرده ام من یعنی عمل کنید در بقیه روز وآنچه من شرط کرده بودم از اجرة

تمام روز آن مر شما راست کامل فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالُوْا لَكَ

مَا عَمِلْنَاهُ پس عمل کردند آن قوم دیگر تا وقتی که شد وقت نماز عصر گفتند مر ترا است چیزی که

عمل کردیم ما آن را یعنی بدل عمل از تو نمیخواهیم ولفظ حین منصوب است وقتی که باشد کان آن ناقص

وتقدیر حین باشد وقتی که باشد زمان وقت نماز عصر وبرفع است هم اگر باشد کان نامه فَاسْتَاْجَرَ

قَوْمًا فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَكْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ

پس باجرة گرفت یک قومی دیگر پس عمل کردند بقیه روز خود تا که غایب شدن آفتاب پس

تمام وکمال گرفتند اجرة هر دو فریق را پس این حال مسلمانان است که قبول کردند هدایت را

وخیر پیرا که آورد فریق آخر از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم وحال آن یهود ونصاری که تحریف

کردند با آن نبی که بعد ایشان محمد بوده است بخلاف دو فریق سابق از یهود ومنظر نصاری که در حدیث

وکافرند

سابق است که داده شد ندا از اجرهٔ فیراط فیراط زیرا که اوشان مردند پس از نسخ وازا هل اعذارند برای قول
وی فعجزوا ایاب وقت المغرب بالست در بیان وقت نماز مغرب وقال عطاء
یجمع المریض بین المغرب والعشاء وگفته است عطا بن ابی رباح جمع میکند مریض درمیان
مغرب وعشا اشارة است باین اثر در بن ترجمه بسوی آنکه وقت مغرب ممتد است تا عشا زیرا که مفیشق
میشد هر اینه جدا میشد از مغرب وقت عشا واگر جدا میشد جمع نمیشد درمیان آن هر دو چنانچه در صبح
وظهر واین جمع نزد امام شافعی وامام احمد واسحاق حقیقی است که هر دو در یک وقت خوانده شوند
در مرض وباران وسفر ونزد امام اعظم جمع محمول است بر تاخیر اولی تا آخر وقت آن وتعجیل اولی در اول وقت
آن مکرر درج حدثنا محمد بن مهران قال حدثنا الولید قال حدثنا الاوزاعی
قال حدثنی ابو النجاشی مولی رافع هو عطاء ابن صهیب حدیث کرد مارا محمد بن مهران
بکسر میم گفت حدیث کرد مارا ولید بسلم بسکون سین وکسر لام اموی عالم شام گفت حدیث کرد
مارا اوزاعی از عبد الرحمن بن عمر گفت حدیث کرد مرا ابو النجاشی بنون مفتوحه وجیم مخففه وشین
معجمه معتق رافع که آن عطاء بن صهیب است بضم صاد مهمله مصغر ودر بعضی نسخ حدثنا ابو النجاشی است
قال سمعت رافع بن خدیج یقول کنا نصلی المغرب مع النبی صلی الله علیه
واله وسلم گفت ابو النجاشی شنیدم من رافع بن خدیج را بفتح خاء معجمه وکسر دال مهمله وبجیم در آخر
آن نصاری اوسی مدنی صحابی است دران حال که میگفت بودیم ما که میخواندیم نماز مغرب را با رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم فینصرف احدنا وانه لیبصر مواقع نبله پس فارغ میشد
از نماز یکی از ما وحالانکه بدرستی شان اینست که هر اینه میدید آن شخص جاهای افتادن تیرهای خود را
ونبل بفتح نون وسکون باء موحده تیر ها عربی است وآن جمعی است که نیست واحد آن را از لفظ آن و
ابن حدیث میکند بر تعجیل صلوة مغرب وعدم تطویل قراءة دران کذا فی القسطلانی وگفته است در
کرمانی معنی آن اینست که اول وقت میخواندند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم نماز مغرب را
بمجرد غروب شدن آفتاب تا که بعد فراغ اگر یکی تیر می انداخت از کمان میدید موضع رسیدن آنرا

Marfat.com

از جهت بقا روشنی وقت و احادیثی که دلالت میکنند بر تاخیر آن تا قرب غایب شدن شفق
محمول اند بر بیان وقت جواز و جواز تاخیر نماز تا آن وقت حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو
بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حدیث کرد ما را محمد بن بشار بفتح باء موحده و تشدید معجمه گفت حدیث کرد
ما را محمد بن جعفر و آن غندر است گفت حدیث کرد ما را شعبة بن الحجاج از سعد بسکون عین مهمله
بن ابراهیم از محمد بن عمرو بفتح عین مهمله بن امام حسن علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنهم قَالَ
قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله
وسلم يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ گفت محمد بن عمرو آمد حجاج بن یوسف ثقفی در مدینه دران
حال که امیر بود بران از جانب عبد الملک بن مروان سال هفتاد و چهار از هجرة نبوی بعد قتل عبد الله
بن الزبیر رضی الله عنه و بوده است حجاج که تاخیر میکرد نماز را پس پرسیدیم ما جابر بن عبد الله را که صحابی است
از وقت نماز پس گفت جابر بود مذ رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که میخواندند نماز ظهر را در نیم
روز یعنی متصل زوال در اول وقت همیشه مگر وقتی که احتیاج ابراد میشد و وقت شدة حرارت
وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا
و میخواندند نماز عصر را و حالانکه آفتاب خالص است از تغیر و تبدل و میخواندند نماز مغرب را وقتی که
غروب میشد آفتاب و میخواندند نماز عشا را در بعضی اوقات اول وقت و در بعضی اوقات بتاخیر
و لفظ نقیة بفتح نون و کسر قاف و بیا مشناة تحتانیه بمعنی خالص صافی است و وجوب در اصل
بمعنی سقوط است إِذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَئُوا أَخَّرَ وقتی که
میدیدند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم مردم را که آمده مجتمع شده اند تعجیل میکردند در نماز عشا
و وقتی که میدیدند مردم را که درنگ کرده اند در آمدن و مجتمع شدن تاخیر میکردند آنحضرت صلی
صلی الله علیه وآله وسلم نیز در نماز عشا و این هر دو جمله مصدر باذا در محل نصب اند بنا بر حالیت
از فاعل یصلی العشاء یعجلا اذا اجتمعوا و موخرا اذا ابطؤا و احتمال دارد که حال از مفعول باشد و راجع

والشمس نقیة

بسوی مفعول محذوف است زیرا که تقدیر عجلها واخرها است وقول وی اذا راهم بیان است احیانا
واحیانا راو الصبح کانوا او کان النبی صلی الله علیه واله وسلم یصلیها بغلس
ونماز صبح را بودند صحابه یا رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که میخواندند آن نماز صبح را در تاریکی ولفظ
الصبح منصوبست بنابر انکه ما اخر عامله علی شریطة التفسیر است واین کان یصلیها تفسیر کان یصلی محذوف است
وتقدیر چنانست کان یصلی الصبح کان یصلیها بغلس وغلس بفتح غین معجمه ولام تاریکی آخر شب است
واین شک از راوی جابر است حدثنا المکی ابن ابراهیم قال حدثنا یزید بن
ابی عبید عن سلمة حدیث کرد مارا مکی بن ابراهیم ابن بشیر بلخی گفت کرد مارا یزید بن ابی عبید
بضم عین مهمله وفتح باء موحده معتق سلمة از سلمة ابن الاکوع رضی الله عنه که صحابی است قال کنا
نصلی مع النبی صلی الله علیه واله وسلم المغرب اذا توارت بالحجاب گفت
سلمة بن الاکوع رضی الله عنه که بودیم ما که میخواندیم با رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز مغرب را
وقتی که پوشیده میشد آفتاب بحجاب وضمیر توارت راجع بآفتاب است بقرینه ذکر مغرب در
تفسیر معالم التنزیل گفته که بعضی گفته اند که حجاب کوهی آن طرف کوه قاف مسافت یکساله راه
والله اعلم واین حدیث چهارم ثلاثیات بخاریست وثلاثی بخاری آن حدیث را میگویند که مابین بخاری وآنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم سه واسطه باشد واز این حدیث معلوم شد که اول وقت نماز مغرب بعد غروب
آفتاب است ودرین خلافی نیست ولیکن در آخر وقت آن اختلافست بعضی تا غایب شدن
حمرة که بر کناره آسمان جانب مغرب است گفته وبعضی تا غایب شدن بیاضی که بعد از حمرة
بجای آن پیدا میشود گفته اند والله اعلم وفیضه اتم حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال
حدثنا عمرو بن دینار قال سمعت جابر بن زید عن ابن عباس حدیث کرد
ما را آدم ابن ایاس گفت حدیث کرد ما را شعبه بن الحجاج گفت کرد ما را عمرو بن دینار بفتح عین
مهمله گفت شنیدم من جابر بن زید را که از وی جوفی بفتح جیم وسکون واو بعد آن فا از ابن
عباس رضی الله عنه قال صلی النبی صلی الله علیه واله وسلم سبعا جمیعا وثمانیا

Marfat.com

جمیعاً گفت عبد الله بن عباس رضی الله عنهما که خواند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
هفت رکعت را در حال جمع کردن در میان مغرب و عشا و هفت رکعت را در حال جمع کردن
در میان ظهر و عصر و حمل کردن این جمع بر جمع صوری یعنی تاخیر مغرب و تعجیل عشا و تاخیر ظهر و تعجیل عصر
اولی است از جهة مطابقة با ترجمه یعنی وقت مغرب متصل بعشا است چنانچه وقت ظهر متصل است
بعصر **باب من کره ان یقال للمغرب العشاء** باب در بیان کسی که مکروه
داشته است که گفته شود مغرب را عشا از جهة التباس مغرب بعشا **حدثنا** ابو معمر هو
عبد الله بن عمرو قال حدثنا عبد الوارث عن الحسین قال عبد الله بن
بریدة قال حدثنی عبد الله المزنی حدیث کرد ما را ابو معمر بفتح هر دو میم ونام وی
عبد الله بن عمرو است بفتح عین مهمله در هر دو گفت حدیث کرد ما را عبد الوارث بن سعید بن
ذکوان عنبری از حسین بن ذکوان معلم گفت حدیث کرد ما را عبد الله بن بریده بضم باء
موحده وفتح راء مهمله وسکون یاء مثناة تحتانیه وبدال مهمله قاضی مرو گفت حدیث کرد مرا عبد الله
مزنی بضم میم وفتح زای معجمه وبنون صحابی است از اصحاب شجره گفت بودم من که برمیداشتم شاخهای
آن شجره را از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم **ان النبی** صلی الله علیه واله وسلم قال
لا تغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم المغرب که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم فرمودند که غالب نشوند شما را اهل بادیها بر نام نماز شما که مغرب است یعنی چنان نشود
که نام نماز مغرب که نزد شما است متروک کردد و نامی که نزد اوشانست مستعمل کردد و شما
تابع اوشان شوید ولا تغلبنکم بفتح تاء مثناة فوقانیه وتشدید نون تاکید نهی غائب معلوم است
والاعراب فاعل آنست واین جمعی است که واحد نیست آنرا از لفظ آن وبود نه اعراب که
عشا میگفتند ومغرب مراد میداشتند پس حضرت صلی الله علیه واله وسلم نهی کردند صریحا اعراب
از غالب آمدن بر تسمیه اهل شرع ودر حقیقت نهی اهل شرع راست از اینکه ایشان تابع و
مغلوب شوند وخود هم بهمان نام خوانند ولفظ مغرب مجرور است زیرا که عطف بیان است از صلوتکم

قَالَ وَتَقُوْلُ الْاَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ گفت عبد الله مزنی میگویند اعراب آن نماز مغرب عشا است
وباین نام ملبس میشود وبعشا آخره بَابُ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ وَمَنْ رَاٰهُ
وَاسِعًا بابست در بیان ذکر عشا وعتمه وکسی که اعتقاد میکند اطلاق اسم عتمه بر عشا جایز یعنی
بابیست که ذکر کرده میشود دران جواز اطلاق اسم عشا وعتمه بر نماز اخیر از ان دو نماز شب با ایما
بسوی انکه اطلاق عشا افضل است ودر بعضی نسخ او العتمه است وعتمه بفتحات وبعین مهمله وتاء
مثناة فوقانیه وقت نماز عشا است وگفته است خلیل آن از عبسوبه متفق است تا ثلث شب و
اعتم وقتی گویند که داخل میشود در عتمه وعتم تاخیر است گفته میشود اعتم الشی وعتمه وقتی که سوخر
میکرد اند آنرا وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم اَثْقَلُ الصَّلٰوةِ
عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ وگفته است ابو هریره رضی الله عنه از رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم گران ترین نماز بر منافقان نماز عشا ونماز فجر است زیرا که آن هر دو وقت وقت استراحت
بدنست واوشان کاهل میباشند در ادای نماز زیرا که ایمان بر حصول ثواب بر فعل وعذاب بر ترک آن
ندارند ودیگر نمازهای برای نمودن مومنان میخوانند وبرین هر دو نماز بسبب تاریکی مردم را اطلاع کم میشود
وَقَالَ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ وفرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
واگر بدانند چیز بیرا از ثواب که در فعل آنست یا از عذاب که در ترک آنست وجزا این شرط محذوفست
وتقدیر اینست که لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا یعنی هر اینه بیایند برای گذاردن آن دو نماز اگرچه چنان بیمار و
ناتوان باشند که استاده نتوانند شد بزانو بیایند مثل کودکان ودر بعضی نسخ قال بدون واو هست
قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْاِخْتِيَارُ اَنْ يَقُوْلَ الْعِشَاءُ گفته است ابو عبد الله مراد میدارد
بابو عبد الله نفس خود را امام بخاری ومختار اینست که بگوید واطلاق کند اسم عشا را بران صلوة و
الاختیار مرفوع است بنا بر ابتدائیه وخبر آن ان یقول است لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ
الْعِشَاءِ برای قول حق تعالی که ومن بعد صلوة العشا است امام بخاری استدلال کرده است بر مختار
بودن اسم عشا بقول حق تعالی که حق تعالی نام آن وقت را عشا گفته پس همین وقت مختار واولی است

Marfat.com

و در بعضی نسخ بجای لقوله لقول الله است ویذکر عن ابی موسی کنا ننتاوب النبی صلی الله
علیه واله وسلم عند صلوة العشاء فاعتم بها وذکر کرده میشود از ابی موسی اشعری یعنی
نقل قول او کرده میشود که امنیت بودیم ما که نوبت بنوبت می آمدیم پیش رسول خدا صلی الله علیه واله
وسلم نزد نماز عشا پس موخر کردند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم آنرا تا که سخت شد ظلمت و تاریکی
شب باید دانست که بعضی صحابه را بالبعضی تناوب بود و معنی تناوب اینست که دو جماعت صحابه با
یکدیگر مقرر میکردند که یک روز یک جماعت در خدمت آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم برای اخذ سنت
حاضر و مستفیض احوال نبوی باشد و جماعت دیگر برای مصالح خانهای هر دو جماعت قیام نماید و روز دوم آن
جماعت که دیروز در خانه بود امروز از اینجا آمده حاضر شود و جماعت که دیروز حاضر خدمت نبوی بود رفته
در خانه قیام بمصالح نماید و این عهد خواه در دو جماعت باشد یا در دو شخص باشند این را تناوب میگویند
و حکمت تناوب آن بود که بر احوال و اقوال آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم همه اطلاع یابند و مصالح
دنیوی هم از هیچکس فوت نشود وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صلی الله علیه و
اله وسلم بِالْعِشَاءِ وگفته است ابن عباس و عائشه صدیقه رضی الله عنهم موخر کردند رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم عشا را وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ بِالْعَتَمَةِ وگفته اند بعضی رواة
از عائشه صدیقه رضی الله عنها که موخر کردانیدند و داخل در تاریکی شب ساختند عتمه را یعنی نماز عشا را
وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم يُصَلِّي الْعِشَاءَ وگفت جابر بودند رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم که میخواندند نماز عشا را وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه
واله وسلم يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وگفت ابو برزه بودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که تاخیر می
میکردند نماز عشا را و برزه بفتح باء موحده وسکون راء مهمله و بزای معجمه اسلمی است وَقَالَ أَنَسٌ أَخَّرَ
النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وگفت انس بن مالک رضی الله عنه که موخر
ساختند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم و لفظ الاخرة بمد و همزه است وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو
أَيُّوبَ وَابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وگفت

ابن عمر و ابو ایوب انصاری و ابن عباس رضی الله عنهم خواندند رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم نماز مغرب را
و نماز عشا را حدثنا عبدان قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا یونس عن الزهری قال
سالم اخبرنی عبد الله حدیث کرد ما را عبدان بفتح عین مهمله و سکون با موحده و نام وی عبد الله
بن عثمان مروزی است گفت خبر داد ما را عبد الله بن المبارک گفت خبر داد ما را یونس بن برید از
زهری محمد بن مسلم بن شهاب گفت سالم خبر داد مرا عبد الله بن عمر قال صلی لنا النبی صلی الله
علیه واله وسلم لیلة صلوة العشاء گفت عبد الله بن عمر خواندند برای ما رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم یک شبی نماز عشا را یعنی امامت کردند دران ما را و هی التی یدعو الناس
العتمة و آن نماز عشا نماز یست که میخوانند مردم آنرا عتمه این همه تعلیقات و سندکه امام بخاری
اینی ذکر کرد برای آنکه برین وقت نماز اطلاق لفظ عشا بسیار آمده و اطلاق لفظ عتمه کم شده پس
اصل جواز اطلاق لفظ عتمه و اولویة اطلاق لفظ عشا معلوم شده ثم انصرف فاقبل
علینا بسر گشتند آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم پس بروی مبارک خود متوجه شدند بر ما
فقال ارایتکم لیلتکم هذه پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم آیا می بینید
شما شب خود را این شب همزه در ارایتکم برای استفهام است و را ینکم بفتح را، مهمله صیغه خطاب
از رویت بصری که متعدی بسوی یک مفعول است و لیلتکم مفعول آنست و کم در را ینکم حرف است بمنزله
تنوین محلی نیست آنرا از اعراب و اگر می بود اسم هر اینه می بود مفعول را یت پس واجب میشد که می
گفتند ارایتموکم یا لیلتکم مفعول ثانی است مر را ینکم که مجازست باطلاق سبب و اراده مسبب
از اخبرونی و یا رمتکلم مفعول اول است فان راس مائة سنة منها لا یبقی ممن هو
الیوم علی ظهر الارض احد پس بدرستی سر یکصد سال ازین شب باقی نخواهد ماند از انکسان
که امروز اند بر روی زمین هیچ یکی واحد فاعل لا یبقی است یعنی زنده نخواهد ماند هیچ کسی بعد از صد سال
ازین شب از انکسان که امشب هستند بر روی زمین و احتجاج کرده است امام بخاری و غیر آن بانین
حدیث بر موت خضر علیه السلام و جواب داده اند جمهور ازان احتجاج با ینکه حدیث عام مخصوص

Marfat.com

البعض است یا مراد بارض ارض مخصوص است چنانکه زمین مکه یا زمین مدینه طیبه مثلا ونیست مخفی خبری
که درین جوابست از تکلف زیرا که عمومی که معلوم از لفظ است ترک کرده نمیشود بمخصص غیر معلوم
الوجود پس اولی اینست که گفته شود که عموم باعتبار کسی است که بوده است دران شب بر روی زمین و خضر
علیه السلام شاید که نباشد بر روی زمین دران شب بلکه باشد بر روی آب در دریا یا طیران کنان در هوا و
این حدیث دلالت نمیکند بر فنا رکسی که بر روی زمین موجود باشد بعد صد سال و قایم شود قیامت تا لازم آید
استحاله تخلف زیرا که مراد فنا رکسی است که موجود بوده است دران شب چنانچه تصریح کرده اند بآن شراح و
گفته است صاحب خیر جاری ملا یعقوب بنبانی رحمه الله که شنیدم من از بعضی برادران خود که میگفت
ملاقات کرد حضرت خضر را جد من در مسجد بخاری که نامیده شده است بمسجد مغاک بعد مواظبت جد من
حضور نماز فجر را چهل روز دران و التزام کردن آنرا تا بیابد صحبت حضرت خضر را پس هر گاه که ملاقات
کرد التماس کرد از ان حضرت علیه السلام جد من دعا برای خود و برای اولاد خود بسلامت ایمان و شاید ذکر کردن
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم این را بعد انصراف از نماز عشا برای آن باشد که نزول وحی بآن خبر
دران وقت شده باشد یا برای تنبیه بر انکه این صلوة اگرچه ثقیل است بر منافقان لیکن بقا رشما درین
ثقل قلیل است که نهایت کسی که عمر طویل یابد بعد ازین شب صد سال خواهد بود و این مدت بسیار قلیل است
نسبت ببقا رمومنان که ثقل این نماز را کشیده اند در بهشت که آنجا جاودان خواهند بود و فرمودن
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در اول این خبر را اینکم لیلتکم هذه از جهة اهتمام این و مهیا و متوجه کردانیدن
نسبت همه را برای استماع این خبر والله اعلم بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِذَا اجْتَمَعَ
النَّاسُ تَأَخَّرُوا بابست در بیان وقت عشا وقتی که مجتمع شوند مردم یا متاخر شوند و مجتمع نشوند
یعنی آن وقت نماز را تسمیه بعشا میکنند و ملاحظه تقدم و تاخر آن نمی نمایند که نزد تقدم عشا
گویند و نزد تاخر عتمه خوانند بلکه در هر دو حال عشا میخوانند و اعتبار اجتماع قوم و عدم آن نمیکنند و
با این معنی است بابست در بیان وقت عشا نزد اجتماع قوم که دران وقت تعجیل و تقدیم میشد
و اگر قوم متاخر میشدند در وقت نماز عشا تاخیر میشد و حد تاخیر در نماز عشا مختلف فیه است

Marfat.com

نزد بعضی تا ربع شب و نزد بعضی تا ثلث شب و نزد بعضی تا نصف شب و نزد بعضی تا کذشتن عامه شب و نزد
بعضی تا طلوع فجر و این قول داود است و نزد امام مالک این وقت ضروریست و نزد ابی حنیفه تاخیر تا ثلث شب
افضل است مکر در شبهای صیف و در هدایه کفته است که تاخیر آن نصف شب مباح است و بعضی کفته اند
که تاخیر نماز عشا بعد از ثلث شب مکروه است و بعضی تاخیر کراهت تاخیر بعد از نصف تحریمی کفته اند

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حدیث کرد ما را مسلم بن ابراهیم کفت حدیث کرد ما را شعبه بن الحجاج
از سعد بسکون عین مهمله ابن ابراهیم قاضی مدینه از محمد بن عمرو بفتح عین مهمله و سکون میم و آن ابن حسن بن
علی بن ابی طالب رضی الله عنهم قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صلی الله علیه
واله وسلم کفت محمد بن عمرو پرسیدیم ما جابر بن عبد الله را از نماز رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
از اوقات نماز آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم يُصَلِّي
الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ پس کفت جابر بودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که میخواندند نماز ظهر را در نیم
روز بعد از زوال در اول وقت وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَيَقُولُ نماز عصر را و حال انکه آفتاب
بحال خود می بود و تغیر و تبدل در ان داخل نمیشد وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَيَقُولُ نماز مغرب را
وقتی که بسیار میشدند مردم تعجیل میفرمودند بعد غایب شدن شفق که حمرتست نزد امام شافعی و
محمد و ابی یوسف و بیاض است نزد ابی حنیفه رحمه الله و حمرة هم تاخیر میکردند آن نماز عشا را تا ثلث
شب چنانچه اختیار بسیار از شافعیه است و بهمین کفته است امام مالک و احمد و اکثر صحابه و تابعین
رضوان الله علیهم اجمعین و بهمین است قول جدید امام شافعی و درین دلیل است که تاخیر نماز برای
جماعة افضل است از نماز در اول وقت تنها و بهمین است موضع احتجاج پس تحقیق مفهوم شد
اطلاق عشا در حالت تعجیل و تاخیر وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ و میخواندند نماز فجر را در تاریکی آخر شب
و لفظ غلس بفتحتین در بعضی حدیث دلیل است بر انکه اهل بیت طاهره رضی الله تعالی عنهم بودند که روایت
میکردند از بعضی صحابه رضی الله عنهم و بودند که سوال میکردند از ان صحابه رضی الله عنهم احوال حضرت رسول صلی الله

علیہ والہ وسلم و در ہیچ حدیث ہست استحباب انتظار حضور مردم جماعت و کراہت طول انتظار ان وقتی
کہ مجتمع نشوند باب فضل العشاء بابست در بیان فضل عشا یعنی فضل نماز عشا یا فضل
انتظار برای نماز عشا حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب
عن عروۃ حدیث کرد ما را یحیی بن بکیر بضم باء موحدہ و فتح کاف نسبۃ بسوی جد ولیست برای
شہرۃ وی و اگرنہ بدروی عبد اللہ مخزومی ست گفت حدیث کرد ما را لیث بن سعد مصری از عقیل
بضم عین مہملہ بن خالد ایلی از ابن شہاب زہری از عروۃ بن الزبیر بن العوام کہ صحابیست ان
عائشۃ رضی اللہ عنہا اخبرتہ قالت اعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
الہ وسلم لیلۃ بالعشاء کہ بدرستی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خبر داد او را گفت عائشہ تاخیر
کردند و داخل ساختند رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم در تاریکی یک شبی نماز عشا را و ذلک
قبل ان یفشو الاسلام و آن تاخیر کردن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا را بودہ است
پیش از ظاہر شدن اسلام در غیر مدینہ طیبہ زیرا کہ ظہور اسلام در غیر مدینہ طیبہ بعد از فتح مکہ معظمہ
بودہ است فلم یخرج حتی قال عمر نام النساء و الصبیان پس بیرون نیامد رسول خدا صلی اللہ
علیہ والہ وسلم تا کہ گفت حضرت عمر رضی اللہ عنہ خوابیدند زنان و کودکان یعنی زنان و کودکان
کہ حاضر در مسجد بودند و خاص کردن این ہر دو را بذکر رجال را برای آنست کہ ایشان مظنہ قلت صبر اند
از نوم و حضرت عمر رضی اللہ عنہ میگفت این قول را در آن حال کہ بلند کردہ بود آواز را برای شنوانیدن آن
حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم و در ہیچ حدیث دلیل است بر جواز اعلام مرا مام را نا برا بد و در بعضی نسخ
نام الناس است بجای نام النساء فخرج فقال لاہل المسجد ما ینتظرہا احد من اہل الارض
غیرکم پس بیرون آمد رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم پس فرمود اہل مسجد را انتظار نمیکند آن
نماز را ہیچ یکی از اہل زمین سوای شما یعنی این ساعت کسی دیگر در انتظار نماز عشا نیست در
تسلیہ است اہل مسجد را و تنبیہ است بر انکہ التزام طاعت در وقت غفلت مردم امری عظیم است
و لفظ احد فاعل ما ینتظر ہا است و غیرکم مرفوع است بنا بر انکہ صفت احد است و لفظ غیر با ضافۃ

Marfat.com

معوفه نمیشود برای تو غل آن در نکارهٔ وجائیز است نصب لفظ غیر بر استثنائیه است حدثنا
محمد بن العلاء قال حدثنا ابو اسامة عن بريد عن ابی بردة عن ابی موسی
حدیث کرد ما را محمد بن العلا بمد و تخفیف و آن ابو کریب است گفت حدیث کرد ما را ابو اسامه از
برید بضم باء موحده از ابی برده کوفی از جد خود ابی برده عامر از ابی موسی عبد الله بن قیس اشعری قال
کنت انا و اصحابی الذین قدموا معی فی السفینة نزولا فی بقیع بطحان
گفت ابو موسی اشعری بودم من و اصحاب من انکسانی که آمدند با ما در کشتی فرود آینده در بقیع
بطحان و بقیع بفتح باء موحده و کسر قاف و سکون یاء مثناة تحتانیه بعین مهمله و بطحان بضم
باء موحده و سکون طاء مهمله و بحاء مهمله غیر منصرف یک وادی است بمدینه طیبه روایت میکنند این
کلمه را محدثان بضم باء موحده و اهل لغت بفتح آن و کرطا و گفته است جوهری موضع است که
دران انواع درختان است و بطحه مسیلی است واسع دران سنگریزهای خورد است و النبی
صلی الله علیه و اله وسلم بالمدینة و حال آنکه رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم در مدینه طیبه
بودند فکان ینتاوب النبی صلی الله علیه و اله وسلم عند صلوة العشاء کل
لیلة نفر منهم پس بود که نوبت بنوبت می آمد که رسول خدا را صلی الله علیه و اله وسلم نزدیک نماز عشا
هر شب یک جماعتی ازان اصحاب من و لفظ النبی منصوبست بنتاوب و نفر فاعل بنتاوب است و نفر
جماعتی است از سه تا ده و معنی تناوب سابق گذشته است و له بعض الشغل فی بعض امره
و حال انکه آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم را اندک شغلی بوده است در بعض کار خود و آن کار بخیر حسن بود
فاعتم بالصلوة حتی ابهار اللیل پس تاخیر کردند و داخل در تاریکی ساختند نماز عشا را تا که
گذشت نصف شب میگویند ابهار اللیل ابهیر اراوقتی که نصف شب میشود ثم خرج النبی صلی
الله علیه و اله وسلم فصلی بهم پس بیرون آمد رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم پس نماز خواندند با مردم
یعنی امامت کردند مردم را فلما قضی صلوته قال لمن حضره علی رسلکم پس هرگاه که فارغ شد
و ادا کردند نماز خود را فرمودند مر کسی را که حاضر بوده است پیش آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بر هیئت خود

باشید ورسل بکسر را مهمله وفتح آن بمعنی هیئت است یعنی باشید چنانچه بشنید مجتمع ومتفرق نکروید ابتروا
انّ من نعمة الله علیکم انه لیس احد من الناس یصلی هذه الساعة
غیرکم لا تدری ای الکلمتین قال یا فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم خوانده
نماز درین ساعة هیچ یکی غیر شما نمیدانیم کدامین ازین دو عبارت فرمودند وکلمه را استعمال در عبارت
وکلام نیز میکنند چنانچه کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله میگویند او قال ولا تدری ای الکلمتین قال قول
ابو موسی اشعری است میگوید که از یاد من رفته که ازین دو کلمه کدام کلمه حضرت صلی الله علیه واله وسلم
فرمودند از نهایت احتیاط در روایت شک خود را بیان کرده تا سامع حکم بتعیین نکند فرجعنا
فرحی ما سمعنا من رسول الله صلی الله علیه واله وسلم پس رجوع کردیم مابسوی خانهای
خود در حالتی که خورسند بودیم بسبب چیزی که شنیدیم ما از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم وفرحی
بروزن سکری است بر صیغه صفت جمع فرح بر غیر قیاس ویا مونث افرح است ودر بعضی نسخ فرحا بفتح فا ورا مهمله
بر صیغه مصدر بمعنی فرحین وسبب فرح انان اختصاص بآن عبارت که آن نعمتی عظیم است ومستلزم است
ثواب عظیم را ودرین حدیث جواز سخن گفتن است بعد از نماز عشا ودرین اباحة تاخیر عشا است وقتی که نباشد
که بقوم قوة انتظار نماز است تا حاصل شود داوش را فضل انتظار زیرا که منتظر برای نماز در نماز است وتاخیر
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم نماز عشا را تا نصف شب بسبب مانعی بوده است از تعجیل ونبوده است ان
قدر تاخیر عادة شریف نبوی

باب ما یکره من النوم قبل العشاء

بابست در بیان مکروه
خواب بیش از نماز عشا حدثنا محمد بن سلام قال اخبرنا عبد الوهاب الثقفی قال حدثنا
خالد الحذاء عن ابی المنهال عن ابی برزة حدیث کرد ما را محمد بن سلام بتخفیف لام گفت خبر داد
ما را عبد الوهاب بن المجبد بن الصلت الثقفی البصری گفت حدیث کرد ما را خالد حذاء بفتح حا مهمله

ونشدیده ال معجمه بعد از ابی المنهال بکسر میم از ابی برزه بفتح باء موحده وسکون راء مهمله آنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی
الله علیه وآله وسلم کَانَ یَکْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِیْثَ بَعْدَهَا که بدرستی رسول خدا
صلی الله علیه وآله وسلم بودند که مکروه میداشتند خواب را پیش از عشا وسخن کفتن را بعد آن در خبر بخاری
کفته که این کراهت تنزیهی است وسبب کراهت آنکه خواب در آنوقت مظنه فوات نماز است یا فوات
فضیلت جماعت یا فضیلت وقت باوجود آنکه طلب استراحت بعد از فراغ ذمه غرض اهل صفاست
مگر که غالب آید خواب بحیثیکه حاصل نشود او را جمعیت بدون خواب کردن یا موکل سازد کسی را برای بیدار
کردن برای نماز پس خواب درین صورت مباح است بی کراهت ودر قسطلانی کفته سبب کراهت
سخن کفتن بعد از نماز عشا آنست که در سخن کفتن بسیار بیدار می ماند وخواب غلبه میکند بعد آن
پس خفته می ماند وقیام شب وذکر فوت میشود بلکه خوف فوت نماز فجر میشود ولیکن مکروه نیست سخنی اندک
که دران مصلحت دینی ودنیای باشد چنانچه علم وحکایات صالحین ومؤانست مهمان وعروس ومانند آن

بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ

این باب بتنوین است خواب پیش از
نماز عشا مر کسی را که مغلوب شده است در عینی کفته یعنی این باب است در بیان حکم خواب پیش از نماز
مر کسی را که مغلوب شده است وغالب آمده است بروی خواب وبقیه کلام در ترجمه مقدر است وآن
لاباس به است وحدیث دوم این باب دلالت میکند بر ین مقدر وغلب بصیغه ماضی مجهول است

حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ
قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ حدیث کرد مارا ایوب
بن سلیمان بن بلال کفت حدیث کرد مرا ابو بکر بن عبد الحمید از سلیمان قرشی که آن ابن بلال است کفت حدیث کرد
مارا صالح بن کیسان بفتح کاف مدنی است کفت خبر داد مرا ابن شهاب زهری از عروه بن الزبیر اَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم بِالْعِشَاءِ حَتّٰی نَادَاهُ عُمَرُ الصَّلٰوةَ
نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْیَانُ که بدرستی ام المومنین عائشه صدیقه رضی الله عنها کفت تاخیر کردند
رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم نماز عشا را یک شبی تا که خواند او را عمر الصلوة
نام النساء والصبیان

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وکفت الصلوۃ یعنی در باب نماز زراخواب کردند زنان وکودکان کفتہ است
قسطلانی الصلوۃ منصوبست بنابر وکفتہ است کرمانی کہ نام النساء والصبیان از تتمہ کلام عمر است
فخرج فقال ما ینتظرها من اهل الارض احد غیرکم پس برامد رسول خدا صلی اللہ علیہ
والہ وسلم پس فرمود نداانتظار نمیکنند آن نماز عشا را از اہل زمین ہیچ یکی سوای شما قال وکانوا
لا یصلی یومئذ الا بالمدینۃ کفت راوی خواہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا باشد یا غیر او و
معین کردہ است قسطلانی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا را و نماز خواندہ نمیشد دران روزمکر در
مدینہ یعنی خواندہ نمیشد نماز بجماعت مکر در مدینہ طیبہ زیرا کہ مکہ مبارکہ در انوقت فتح نشدہ بود
وکسی کہ بودہ است دران مکہ از ضعفا پس نماز میخواندند در خانہ بطریق خفیہ وداخل نشدہ بود در بلاد
دیکر اسلام قال وکانوا یصلون فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول
کفت راوی وبودند رسول خدا صلی اللہ علیہ علیہ والہ وسلم واصحاب وی کہ نماز میخواندند در
مابین غایب شدن شفق تا کذشتن سیوم حصہ شب اول وشفق سفیدیست بر کنارہ آسمان
جانب مغرب نزد امام اعظم رحمہ اللہ وسرخی است نزد صاحبین وامام شافعی رحمہم اللہ ولفظ الاول
مجرورست بنابر انکہ صفت ثلث است ودر کرمانی کفتہ است کہ در بعضی نسخہ ثبت است کہ تذکیر کردہ شود
امام را واکر صادر شود ازان چیزی کہ منطنہ مشقت باشد بر قوم باید کہ عذر بیان کند یا بکوید کہ برای
شما در ین مصلحت است انہی حدثنا محمود قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا
ابن جریج قال اخبرنی نافع قال حدثنا عبد اللہ بن عمر حدیث کرد مارا محمود بن غیلان
کفت حدیث کرد مارا عبد الرزاق بن ہمام بن نافع کفت خبر داد مارا ابن جریج بکیمین بصیغہ تصغیر
کفت خبر داد مرا نافع مولی ابن عمر کفت حدیث کرد مارا عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ والہ وسلم شغل عنها لیلۃ کہ بدرسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم مشغول
کشتند ازان نماز عشا یک شبی وشغل ماضی مجہول است فاخرها حتی رقدنا فی المسجد
پس تاخیر کردند آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز عشا را تا کہ ما خوب کردیم در مسجد حضرت

Marfat.com

صلی الله علیه واله وسلم ثُمَّ اسْتَیْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَیْقَظْنَا بستر بیدار شدیم ما
بستر خواب کردیم بستر بیداریم گفته است صاحب خیر جاری که ظاهر اینست که بنوده است
در قعود و خواب سکر بر وجه غلبه لیکن مفهوم میشود از ما بعد آن که بعضی است باختیار برای ازاله
کسل و این مناسب مذهب ابن عمر است که او خواب پیش از نماز عشا مکروه نمیداند بستر
علما اختلاف کرده اند در بودن خواب ناقض وضو پس بعضی ناقض نمیگویند مطلق بهر حال
که باشد چنانکه موسی اشعری و سعید بن مسیب و حمید اعرج و بعضی ناقض میگویند مطلق و آن
مذهب امام حسن بصری و مزنی است و نیز منقول است از امام شافعی و بعضی از ان تفصیل
کرده اند بر وجه انتهی و گفته است عینی بعضی گفته اند که بسیار آن ناقض است مطلق و اندک
آن ناقض نیست مطلق و اینست مذهب زهری و ربیعه و اوزاعی و مالک و احمد در روایتی
و مذهب بعضی اینست که اگر خواب کرده است برهیأتی از هیأتهای نماز چنانکه رکوع یا سجود یا قیام
یا قعود ناقض نیست وضو را برابر است که در نماز باشد یا نباشد و اگر خواب کرده است بطریق
اضطجاع یا استلقا ناقض است و این مذهب ابی حنیفه و داود است و این قول غریب شافعی است
و مذهب بعضی اینست که خواب کردن بر وصبی که مقعدی محکم باشد بر زمین ناقض نیست
ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صلی الله علیه واله وسلم ثُمَّ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ
الْاَرْضِ یَنْتَظِرُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَیْرُکُمْ بستر برامد نزد رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
از حجره شریفه خود بستر بر اینمودند نیست یکی از اهل زمین که انتظار کشند این نماز را غیر شما
و در بعضی نسخ فخرج رسول الله است بجای النبی وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یُبَالِی اَقَدَّمَهَا اَمْ
اَخَّرَهَا اِذَا کَانَ لَا یَخْشٰی اَنْ یَغْلِبَهُ النَّوْمُ وَقْتَهَا وَقَدْ کَانَ یَرْقُدُ قَبْلَهَا
و بوده است عبد الله بن عمر که باک نمیداشت ایا مقدم کند آن نماز عشا را یا موخر کند آنرا
وقتی که بود کمتر سید از غلبه کردن خواب او را از وقت آن نماز عشا و تحقیق بوده است
عبد الله بن عمر که خواب میکرد پیش از نماز عشا یعنی عدم مبالات ابن عمر بتقدیم و تاخیر در نماز

عشا در حالت عدم خشیت غلبه نوم نوعه است و اگر خوف غلبه خواب میبود اتمام کرده و معاملات
ورزیده هرچه که مقتضای وقت می بود میکرد و اگر وقت مقتضی تقدیم می بود تقدیم میکرد و اگر
مقتضی تاخیر می بود تاخیر میکرد پس اگر میدانست که اگر تاخیر میکنم در نماز و خوف میکنم اول از
نماز در خواب خواهم ماند و نماز از وقت بیرون خواهد رفت نماز را تقدیم میکرد و اول نماز
میخواند و اگر میدانست که اگر اول خواب نمیکنم و حال انکه خواب فی الحال غالب است و در علم
غلبه خواب نماز گذاردن موجب بحضوریست در نماز و نماز بحضور خواندن کویا نخواند
پس اول خواب میکرد و نماز را تاخیر میکرد و اگر خوف غلبه خواب نمی بود پس هیچ باک نمیداشت
نظر بمقتضیات دیگر هرچه که اتفاق می افتاد میکرد فاک ابن جریج قلت لعطاء گفت
ابن جریج باسناد سابق گفتم من ابن خبر نافع مر عطا را گفته است گمانی ظاهر آنست که عطا
ابن لیار است و احتمال دارد که عطا بن رباح باشد و گفته صاحب خبر جای که صحیح آنست
که عطا بن رباح بوده است فقال سمعت ابن عباس یقول اعتم رسول الله صلی
الله علیه واله وسلم لیلة بالعشاء پس گفت عطا شنیدم من ابن عباس رضی الله
عنهما را که میگفت تاخیر کردند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم یک شب نماز عشا را
حتی رقد الناس واستیقظوا ورقدوا واستیقظوا تا که خوابیدند مردم
و بیدار شدند باز خواب کردند باز بیدار شدند فقام عمر بن الخطاب رضی الله عنه
فقال الصلوة پس برخواست عمر بن الخطاب رضی الله عنه پس گفت الصلوة یعنی
دریابید نماز را قال عطاء قال ابن عباس فخرج رسول الله صلی الله علیه واله
وسلم گفت عطا گفت ابن عباس رضی الله عنهم پس برامدند رسول خدا صلی الله علیه واله
وسلم از حجره کانی انظر الیه الان یقطر راسه ماء گویا که میبینم
بسوی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم اکنون در انحالی که میچکید سر مبارک آنحضرت صلی
الله علیه واله وسلم از روی آب یعنی آب سر مبارک میچکید و گفته گفته صاحب خبر جای جمله

کانی انظر یا معترضه است یا حالیه است و بقطر راسه ماراش رشت بسوی انکه رسول خدا صلی الله علیه وآله
وسلم غسل کرده بودند و نصب ماء بر تمیز است از نسبته بقطر بسوی راس واضعا ده علی راسه
حال انکه نهنده بودند دست مبارک خود را بر سر مبارک خود فقال لولا ان اشق علی امتی لا
مرتهم ان یصلوها هکذا پس فرمودند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم اگر نمی بود مشقت بر
امت من هر آینه امر میکردم من اوشان که بخوانند آن نماز عشا را انچنین گفته است کرمانی یعنی در بیوقت
یا بعد غسل و در بعضی نسخ وکذا است بغیر فا فاستنبت عطاء کیف وضع النبی صلی الله علیه
واله وسلم علی راسه یده پس طلب کردم ثبوت را از عطا که چگونه نهاده بودند رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم بر سر مبارک خود دست خود را یعنی پرسیدم من عطا را از کیفیت نهادن حضرت صلی الله
علیه واله وسلم دست مبارک خود را بر سر شریف خود و فاستنبت استفعال است از ثبوت و مقوله
ابن جریج است کما انباه ابن عباس چنانچه خبر داده است آن عطا را ابن عباس رضی الله عنهم فبدد
لی عطاء بین اصابعه پس متفرق گردانید و جدا جدا ساخت وکشاد کی انداخت برای من عطا در میان
انگشتان خود یعنی برای نمودن من کیفیت وضع آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم دست مبارک خود را
بر سر شریف خود شیئا من تبدید یک چیزی از تفریق ثم وضع اطراف اصابعه علی قرن
الرأس پس بسر نهاد عطا سر انگشتان خود را بر جانب سر خود و قرن بسکون را مهمله جانب سر ثم ضمها
یمرها کذلک علی الرأس حتی مست ابهامه طرف الاذن مما یلی الوجه علی
الصدغ و ناحیة اللحیة پس بسر ضم کرد و با هم آورد انگشتان را بعد تفریق ظاهر آنست که ضمیر ضم
و باقی افعال راجع بسوی عطا باشد و صاحب خیر جاری راجع بجانب رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
گردانیده والله اعلم در الخالیتی که میگذارند انگشتان را همچنین بر سر تا که مماس گردند انگشت او کناره کوشها
از الجانب که متصل بوده است روی را بر کیسوی و کناره محاسن و بیمر مضارع معلوم از امرار است و ضمیر
یمر عاید بسوی ید است و یا بسوی اصابع و ابهامه فاعل مست است و طرف الاذن مفعول آنست یا
طرف الاذن مرفوع باشد بنا بر فاعلیت مست و وجه تانیث فاعل انکه لفظ طرف کسب کرده است

تانیث را از مضاف الیه که آن اذن است زیرا که اعضاء مکرره از آن مونث اند و غیر مکرر مذکر شد
در اکثر و قول وی که علی الراس است متعلق است بیمر و صدغ بضم صاد مهمله و سکون دال مهمله و در بعضی نسخها
صبهاست بجای ضمها بصما مهمله و باموحده لَا یَقْصِرُ وَلَا یَبْطُشُ اِلَّا کَذٰلِکَ تاخیر نمیکرد و تعجیل نمیکرد و مکرر همچنین
لایقصر بفتح قاف و کسر صاد مهمله ای لایبطی و در بعضی نسخ بعین مهمله است از عصر یعنی شبلیدن و کفته است
فسطلانی که صواب اول است ولا یبطش بضم طا یعنی لایستعجل است وَقَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی
اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُصَلُّوْهَا هٰکَذَا و فرمودند آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم اگر نمی بود مشقت
برامت من هرآینه امر میکردم من اوشانرا بنماز خواندن اینچنین یعنی درین وقت بَابُ
وَقْتُ الْعِشَاءِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ بابست در بیان انکه وقت نماز عشا تا نصف شب است کفته است
عینی و دلیل برین حدیث بابست و کفته است کرمانی ترجمه این باب مشعر است بانکه در مذهب امام
بخاری وقت نماز عشا تا نصف شب است فقط و لهذا ذکر نکرده است حدیثی که دلالت کند بر امتداد وقت
آن تا صبح انتهی میکویم من مراد امام بخاری ازین وقت وقت اختیار است نه وقت جواز و آن کرمانی
تصریح کرده است پیش ازین کلام خود باینکه مراد از وقت وقت مختار است و نیز کفته است پس اکر کسی کوید
کدام دلیل است برانکه وقت جواز عشا تا صبح است و حال انکه کفته است اصطخری از شافعیه که وقت
نماز عشا تا نصف شب است و بعد نصف شب قضاست ادا نیست میکویم من تانیث شده است
در صحیح مسلم از روایت ابی قتاده که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم فرمودند که تفریط نیست
در خواب کردن جز این نیست که تفریط بر کسی است که نخوانده است نماز تا که آمده است دیکر وقت نماز پس
اکر کسی که تحقیق پیش کذشته است که وقت مختار نماز عشا تا سیوم حصه شب است میکویم من که نیست
منافات درمیان این دو قول زیرا که ثلث داخل است در نصف یا مختار بودن تا ثلث بنا بر عادة
شریفه آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم بوده است و تا نصف از جهة خواندن دران وقتی که عذر بعلم
چنانچه کذشت انه شغل عنها لیلة وَقَالَ اَبُوْ بَرْزَةَ کَانَ النَّبِیُّ صلی الله علیه و اله وسلم
یَسْتَحِبُّ تَاْخِیْرَهَا و کفت ابو برزه بود ندر سول خدا صلی الله علیه و اله وسلم که دوست میداشتند

Marfat.com

تاخیر آن نماز عشا را کفته است صاحب خیر جاری بر زه بفتح باء موحده وسکون راء مهمله وفتح زاء معجمه است ودرین تعلیق
تصریح است باصل تاخیر وآن بعض ترجمه است وهمان کافی است در مناسبت وکفته است عینی هرکاه وارد شد نه احادیث
در باب تاخیر نماز عشا بعضی مقید بثلث وبعضی بنصف وبوده است نصف غایت تاخیر پس مناسب شد
بترجمه دلالة نه صریحا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ
انَسٍ حدیث کرد مارا عبد الرحیم بن عبد الرحیم بن محمد محاربی بضم میم ونشدید یاء مشناة تحتانیه بعد باء موحده کفت
حدیث کرد مارا زائده بزاء معجمه بن قدامه بضم قاف از حمید طویل بن ابی حمید بصری متوفی در حالت قیام در نماز در سنه
یکصد وجهل ودو یا سه از انس رضی الله عنه که صحابی است قَالَ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ
إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ کفت انس رضی الله عنه تاخیر کرد پیغمبر رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم تاخیر نماز عشا را تا نصف
شب ثُمَّ صَلَّى ثُمَّ قَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوا أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلَوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا بسر
نماز خواندند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بستر فرمودند تحقیق نماز خواندند مردم وخواب کردند اکاه باشید
بدرستی شما در نماز بید ما دامی که انتظار میکشید آن نماز را واما بتخفیف میم حرف تنبیه است وانکم بکسر همزه است
وَزَادَ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ زیاده کرده است ابن
ابی مریم وآن سعد بن الحکم بن محمد بن سالم بن ابی مریم است کفت خبر داد مارا یحیی بن ایوب کفت حدیث
کرد مارا حمید طویل بن ابی حمید بصری سَمِعَ أَنَسًا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَئِذٍ که شنید
انس را که میکفت کویا که من می بینم بسوی بریق ولمعان انکشتری آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در آن شب
یعنی آن شب بمن چنان حفظ است کویا که الحال محسوس اند واقعات آن شب اکرچه الحال محفوظ اند محسوس نشدند
لیکن محفوظ را برای قوة حفظ در آن تشبیه داده اند محسوس وبیص بواو وکسر باء موحده وباء مشناة تحتانیه وصاد
مهمله بمعنی بریق ولمعانست وکفته است کرمانی که در خاتم چهار لغت است کسر تا وفتح آن وخاتام وختام ودر لیلتئذ
تنوین عوض مضاف الیه است یعنی لیلة اذا اخر النبی صلی الله علیه وآله وسلم العشاء یعنی شب تاخیر کردن آنحضرت صلی
الله علیه وآله وسلم نماز عشا را کفته است عینی واول این حدیث اینست سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
علیه وآله وسلم خَاتَمًا قَالَ نَعَمْ أَخَّرَ الْعِشَاءَ یعنی پرسیده شد انس رضی الله عنه ایا کرفتند رسول خدا صلی الله علیه

Marfat.com

والہ وسلم انگشتری را کفت الش آری بستر خواند تمام حدیث را تا کہ رسید باینکہ کفت کانی انظر الی وبیص

خاتمہ باب فضل صلوۃ الفجر بایست در بیان فضیلت نماز فجر و در بعضی نسخ باب صلوۃ

الفجر است وبدانکہ در روایت ابی ذر انچنین واقع شدہ است باب صلوۃ الفجر والحدیث وذکر کردہ اند

شراح در توجیہ زیادتی لفظ حدیث وجوہ بعیدہ تا کہ کفتہ بعضی از انہا کہ این وہم وتصحیف است لیکن اقرب

وجوہ اینست کہ کفتہ شود کہ اراده کردہ است بخاری کہ بیان کند کہ فضل نماز فجر معلوم است از حدیث

مشہور و ذکر کردہ است آنرا برای زیادتی اہتمام بشان آن حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن

اسمعیل قال حدثنا قیس قال قال لی جریر بن عبد اللہ حدیث کرد مارا مسدد و آن

ابن مسرہد است کفت حدیث کرد مارا یحیی قطان از اسمعیل بن ابی خالد کفت حدیث کرد مارا قیس و آن

ابن ابی حازم است کفت کفت مرا جریر بن عبد اللہ کہ صحابی است کنا عند النبی صلی اللہ علیہ والہ

وسلم اذ نظر الی القمر لیلۃ البدر یعنی نزد رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم ناکاہ نظر کردند آنحضرت

صلی اللہ علیہ والہ وسلم بسوی ماہ در شب چہاردہم ماہ تمام میشود و بر وکامل میکردد و بر ہیچکس مخفی نمی ماند

فقال اما انکم سترون ربکم کما ترون ھذا لا تضامون او قال لا تضاھون فی

رؤیتہ پس فرمودند رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم آکاہ باشید بدرستی شما خواہید دید پروردکار

خود را چنانچہ می بینید این را کہ تعب و رنج نمیکشید شما در دیدن او این معنی بر روایت تخفیف میم

لا تضامون است کہ مشتق است از ضیم بمعنی رنج و تعب دادن پس باشد مشتق از ضم بمعنی چنان خواہد

بود کہ ضم نمی شوید با یکدیکر برای دیدن آن چنانچہ برای دیدن ہلال مجتمع میشوید و بیکدیکر ممد و معاون شدہ می

بینید از جہت وقت وخفا آن یا فرمودند آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا تضاھون فی رؤیتہ مشتق

از مضاہات بمعنی مشابہت یعنی مشتبہ نمیکردد بر شما و اشتباہ نمی افتد شما را در رویت آن و این

شک راویست و شبہہ در رویت است نہ در مرئی حاصل آنکہ تحقیق خواہید دید شما پروردکار خود را چنانچہ

می بینید شما بدر را بی تعب و مشقت و بی معاونت یکدیکر و بی اشتباہ در رویت آن فان استطعتم

ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا فافعلوا پس اکر میتوانید

که مغلوب نگردید بر نمازی که پیش از طلوع آفتاب است یعنی نماز فجر و بر نمازی که پیش از غروب آفتاب است
یعنی نماز عصر پس بکنید گفته است صاحب خیر جاری لا تغلبوا بر صیغه مخاطب است از فعل مجهول و فاعلوا
جزا شرط محذوف شده و معنی آن اینست اگر میخواهید شما آن رویت را پس ادا کنید نماز فجر و عصر را تا بر
شما چیزی را که گردانیده است الله تعالی آن را اجر این دو نماز که آن رویتی است که نیست هیچ نعمت مثل
آن و وجه تخصیص این دو نماز باین اجر بلیغ زیرا که آن هر دو در وقت غفلت واقع اند فجر برای غلبه خواب
و محبت استراحت دران و عصر بودن آن وقت تجارت و معاملت و نیز آن وقت اجتماع ملائکه لیل
و نهار است و این حدیث از مشکلات اهل سنت و جماعت است در اثبات رویت گفته است
علامه سعد الدین تفتازانی حدیث انکم سترون ربکم کما ترون القمر لیلة البدر حدیثی مشهور است
روایت کرده است آن را احمد و بیست کس از صحابه رضی الله عنهم ثم سبح بحمد ربک قبل
طلوع الشمس و قبل غروبها بستر فرمودند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم تسبیح کن دران
که متلبس بحمد برورد کار خود پیش از طلوع آفتاب و پیش از غروب آن و در بعضی نسخ قرآنیه است و
فسبح در روایت بخاری بفاست و لفظ قرآن محمد بواو است پس نسخه اولی اولی است و مراد از تسبیح
نماز است حدثنا هدبة بن خالد قال حدثنا همام قال حدثني ابو جمرة عن ابی
بکر بن ابی موسی عن ابیه حدیث کرد ما را هدبه بضم ها و سکون دال مهمله بعد آن باء موحده ابن خالد
گفت حدیث کرد ما را همام بن یحیی گفت حدیث کرد مرا ابو جمره بجیم مفتوحه و این لفظ هر جا که در این
باب مذکور شده بجیم است از ابی بکر بن ابی موسی از پدر خود ابی موسی اشعری ان رسول الله صلی الله
علیه واله وسلم قال من صلی البردین دخل الجنة که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم فرمودند کسی که خواند دو نماز را زیرا که در دو وقت سرد واقع اند داخل شد در بهشت گفته است
صاحب خیر جاری بردین بفتح باء موحده و سکون راء مهمله فجر و عصر است برای واقع شدن آن
هر دو در وقت سرد و در میان آن هر دو وقت یک وقت گرم است که آن وقت نماز ظهر است گفته
قسطلانی تعبیر کرده است بدخل که ماضی است از مضارع تا معلوم شود که موعود به بمنزله واقع است برای

Marfat.com

تحقق وقوع وممتاز شد فجر وعصر بآن برای زیادتی شرف آن هر دو و ترغیب در محافظت بران هر دو
باجتماع ملائکه دران وقال ابن رجاء حدثنا همام عن ابی جمرة ان ابا بکر بن عبد الله
بن قیس اخبره هذا وگفت ابن رجا بفتح راء مهمله وجیم باید گفت حدیث کرد مارا همام
از ابی جمرة بفتح جیم که بدرستی ابا بکر بن عبد الله بن قیس خبر داده است اورا باین گفته است صاحب
خبر جاری مقصود از ذکر این دو طریق اینست که اختلافست در اینکه ابو بکر آن ابن ابی موسی اشعری است
یا آن ابو بکر بن عمارة بن رویبه براء مهمله وباء موحده صغره ثقفی است وانچه که مذکورست ابن ابی موسی
اشعری است واین کنیت عبد الله بن قیس اشعریست حدثنا اسحاق قال حدثنا حبان قال حدثنا
همام قال اخبرنا ابو جمرة عن ابی بکر بن عبد الله عن ابیه عن النبی صلی الله
علیه واله وسلم مثله حدیث کرد مارا اسحاق گفت حدیث کرد مارا حبان بفتح حاء مهمله و
تشدید باء موحده گفت حدیث کرد مارا همام گفت خبر داد مارا ابو جمره بفتح جیم از ابی بکر بن عبد الله
از پدر خود از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم مثل آن باب وقت الفجر باب در
بیان وقت نماز فجر است واین باب باضافه است حدثنا عمرو بن عاصم قال حدثنا
همام عن قتادة عن انس ان زید بن ثابت حدثه حدیث کرد مارا عمرو بن عاصم
گفت حدیث کرد مارا همام از قتاده از انس رضی الله عنه که صحابی است که بدرستی زید بن ثابت حدیث
کرده است اورا و در بعضی حدثهم واقع است یعنی حدیث کرد آن انس را و کسی را که با او بود انهم
تسحروا مع النبی صلی الله علیه واله وسلم که بدرستی که آن زید واصحاب وی خوردند سحور را
با رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم وسحور بفتح سین مهمله طعامیست که خورده میشود در وقت
سحر وبضم آن اسم است مر فعل اکل را ثم قاموا الی الصلوة قلت کم کان بینهما قال قدر خمسین
بسوی نماز فجر گفتم من زید را چقدر بوده است زمانه فاصل در میان تسحر و در میان قیام برای
نماز و در بعضی نسخ قال است بجای قلت ولفظ کان محذوفست در بعضی نسخ قال قدر خمسین
او ستین یعنی آیة گفت زید بن ثابت مقدار پنجاه یا شصت مراد میدارد آیه را و یعنی :

قول امام بخاریست که بیان تمیز خمسین اوستین کرده است حاصل آنست که گفته است زید در
جواب انس قدر خمسین اوستین و تقدیر کلام چنین است که کان ذلک القاصل قدر قراءة خمسین
آیة اوستین آیة گفته است صاحب خیر جاری این امر دقیق است نمی شناسد آن را مگر صاحب
وحی و غیر صاحب گاهی می شناسد بعلامات یا با لهام و گاهی نمیشناسد حدثنا الحسن ابن
الصباح سمع روح بن عبادة قال حدثنا سعید عن قتادة عن انس بن
مالك حدیث کرد ما را حسن بن صباح بتشدید باء موحده بعد صاد مهمله و قبل الف آخران حاء
مهمله حال انکه شنیده بود آن حسن روح بن عباده را و روح بفتح راء مهمله و سکون واو و آخران حاء
مهمله و عباده بضم عین مهمله و تخفیف باء موحده و در بعضی نسخ لفظ عباده مذکور نیست و جمله سمع
حالیه است بتقدیر قد گفته است صاحب خیر جاری اولی آنست که این جمله مثل آن گردانیده شوند
استینافیه است برای بیان کسی که شنیده است ازان کسی گفت حدیث کرد ما را سعید از قتادة
از انس بن مالك رضی الله عنه که صحابی است ان نبی الله صلی الله علیه واله وسلم وزید بن
ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورهما قام نبی الله صلی الله علیه واله وسلم الی الصلوة
فصلی که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم و زید بن ثابت خوردند طعام سحر را پس هر گاه که فارغ
شدند از خوردن استاد مذکور رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بسوی نماز پس نماز خواندند آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم و در بعضی نسخ تسحر و است و ضمیر جمع راجع بسوی آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
و اصحاب اوست و در بعضی نسخ فصلینا است بجار فصلی و در بعضی نسخ فصلیا است بصیغه تثنیه
قلنا لانس کم کان بین فراغهما من سحورهما و دخولهما فی الصلوة گفتیم ما مر انس را
چند بوده است در میان فراغ آن هر دو از سحور خود و دخول آن هر دو در نماز و قلنا لانس مقوله
قتاده است قال قدر ما یقرأ الرجل خمسین آیة گفت انس مقدار خواندن مرد پنجاه آیه
گفته است صاحب خیر جاری و همچنین حافظ ابن حجر آن مدتی که در میان فراغ از سحور و دخول در نماز بود
آن مدت خواندن پنجاه آیه و مانند آنست و آن قدر ثلث خمس ساعت است و در فتح الباریست شاید که آن

مقدار مدت وضوکردنست و لفظ قدر بر رفع و نصب هست انتی و گفته است عینی و اختلافست در
آخر وقت نماز فجر پس رفته اند بسوی انکه آن قبیل طلوع اول جرم افتاب است و آن مشهور از مذهب امام مالک است
در روایت کرده است ازان ابن قاسم و ابن عبد الحکیم که آخر وقت آن اسفار اعلی است و مروی است
از اصطخری کسی که خواند نماز فجر را بعد از اسفار اعلی میباشد قاضی نه مودی و اگرچه بطلوع نکرده است افتاب

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ عَنْ اَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ
سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ حدیث کرد مارا اسمعیل بن ابی اویس بضم همزه و فتح واو بعد آن یا مثناة تحتانیه ساکنه
و نام او عبد الله است و او خواهرزاده امام مالک است از برادر خود و برادر وی عبد الحمید ابو بکر است از سلیمان
بن بلال از ابی حازم سلمة بن دینار اعرج مدنی عابد که بدرستی آن ابی حازم شنید سهل بن سعد را که گفت
عین مهمله ابن مالک انصاری صحابی ابن صحابی یَقُولُ كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِي اَهْلِي ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَةٌ
بِي اَنْ اُدْرِكَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم که میگفت
بودم من که میخوردم سحور را اهل خود بشتاب میبود سرعت بمن در اینکه دریابم نماز فجر را با رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم گفته است قسطلانی سرعت بضم سین مهمله و سکون را مهمله مرفوع است
بنا بر انکه اسم کان است و لفظ بی صفت آنست و آن مصدریه با مدخول خود خبر کان است
یا کان تامه است و معنی چنین است ثم توجد سرعة بی لادراکی صلوة الفجر و جایز است نصب سرعة تا بر
خبریه کان و اسم کان ضمیر است که عاید بسوی خبزی که دلالت میکند لفظ سرعة یعنی بوده است آن
سرعة حاصله بمن برای ادراک نماز فجر گفته است صاحب خیر جاری بشتر در حدیث بیان تاخیر سحور است
تا قرب فجر و تعجیل نماز فجر و ادای آن در اول وقت و بهمین ظاهر میشود مطابقه در میان حدیث

وترجمه حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ حدیث کرد مارا یحیی بن بکیر و نسب بسوی جد ویست و نام
پدر وی عبد الله مخزومی است گفت حدیث کرد مارا لیث و در بعضی نسخ اخبر ناست از عقیل
بضم عین مهمله و فتح قاف از ابن شهاب زهری گفت خبر داد مرا عروه بن الزبیر اَنَّ عَائِشَةَ

Marfat.com

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وآله وسلم صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ كه بدرستى عايشه
صديقه رضى الله عنها خبر داده است آن عروه را كه زنان مومنه
كه حاضر ميشدند با رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم نماز فجر را در آن حالتى كه پيچيده بودند خود را
بچادرهاى خود كه از صوف بوده اند و در بعضى نسخ كنايست بجاى كن و لفظ ان مرفوع است يا نا بر
بدليه يا بر لغة اكلوني البراغيث و اضافة ن بسوى مومنات از قبيل اضافة علم است سوى
نحو زيد اكه ن عام است از مومنات و متلفعات بفا رمشدوده بعد لام مفتوحه و پيش از عين
مهمله و التلفع بستن لفاع و آن چيزيست كه پوشيده ميشود بآن روى و مروط بضم ميم و را مهمله
جمع مرط است بكسر ميم و آن كساييست از صوف و خز ثم ينقلبن الى بيوتهن حين يقضين
الصلوة لا يعرف هن احد من الغلس بستر بار مسكر ديدند آن ن رمومنات بسوى خانها
وقتى كه ادا ميكردند نماز را نمى شناخت او شان را هيچ يكى بسبب تاريكى آخر شب گفته است قسطلانى
پس اگر گوئى كه اين حديث معارضه ميكند حديث ابى برزه را كه سابق است و در ان حديث بوده است
كه مردم منصرف ميشدند از نماز وقتى كه ميشناخت هر شخصى همنشين خود را بسبب روشنى وقت
و در اين حديث مذكور است كه نميشناخت هيچ كسى آن مومنات را بسبب تاريكى جواب داده شد باينكه
باينكه اين حديث اخبار است از رويت متلفعات از دور و آن حديث اخبار است از رويت همنشين
فرسپس دفع شد تعارض باب ــــــ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً باب در بيان
حكم كسى كه دريافته است از نماز فجر يك ركعت را قسطلانى گفته يعنى يك ركعت را پيش از طلوع آفتاب
يافت و يك ركعت را بعد از طلوع پس در حكم اين اختلافست مذهب امام شافعى و امام و جمهور آنست
كه ادا نماز را دريافت و نزد امام ابو حنيفه باطل شد نماز اين براى داخل شدن وقت نهى و اگر دريافته
يك ركعت از نماز عصر پيش از غروب ادا آنرا دريافته است اتفاقا يا مراد آنست كه شخصى كافر
مسلمان شد يا صبى بالغ شد يا حائضه پاك شد يا مجنون و مغمى عليه بافاقت آمد و مقدار يك ركعت

از نماز وقت فجر باقی بود پس واجب میشود بر همه ایشان آن نماز و همچنین اگر کم از یک رکعت را دریافته
یافته باشد اگرچه مقدار یک تکبیر باشد حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد
بن اسلم عن عطاء بن يسار وعن بسر ابن سعيد وعن الاعرج يحدثونه
عن ابي هريرة حدیث کرد ما را عبد الله بن مسلمه از امام مالک از زید بن اسلم عدوی از عطاء بن
یسار بسین مهمله مخفف هلال مدنی معتق میمونه از بسر بضم باء موحده و سکون سین مهمله مدنی عابد
بن سعید و از اعرج عبد الرحمن بن هرمز که حدیث میکردند این هر سه زید بن اسلم را از ابی هریره رضی
الله عنه که صحابی است ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال من ادرک من الصبح
رکعة قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه و آله
وسلم فرمودند که که دریافت از صبح یک رکعت را پیش از طلوع آفتاب پس تحقیق دریافت صبح را
و این حدیث مسند غیر ابی حنیفه است بر تفسیر اول و جواب میدهد ابو حنیفه با نکه این حدیث منسوخ
است باحادیث نهی چنانچه پیش ازین در باب من ادرک رکعة من العصر تفصیل این جواب گذشت
و مسند هم است بر تفسیر ثانی و من ادرک رکعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد
ادرک العصر و کسی که دریافت از عصر یک رکعت را پیش از غروب آفتاب پس تحقیق دریافت
عصر را باب من ادرک من الصلوة رکعة بابست در بیان حکم کسی که در
یافته است از نماز یک رکعت را گفته است قسطلانی فرق در میان این ترجمه و سابقه اینست
که اولی بر تفسیر اول دران بخصوص دو نماز است از جهة وقوع فوات اکثر دران و این اعم است
و بر تفسیر ثانی آن برای کسی است که دریافته است بعض وقت را و این برای کسی که دریافته است بعض
نماز را حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن ابي
سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف تنیسی گفت
خبر داد ما را امام مالک از ابن شهاب زهری از ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف از ابی هریرة
رضی الله عنه که صحابی است ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال من ادرک

Marfat.com

رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ كه بدرستى رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم فرمود
كسى كه دريافت يك ركعت را از نماز پس تحقيق دريافت آن نماز را گفته است كه مانى كه اجماع كرده اند
علما بر انكه اين حديث محمول بر ظاهر نيست زيرا كه بخواندن يك ركعت حاصل نميشود فراغ ذمه بلكه
در بعضى حديث اضمار است تقديرش اينست پس دريافت حكم نماز را و مانند آن و در بعضى حديث است
ادراك كسى كه داخل شد در نماز پس خواند يك ركعت را پيش برآمد وقت ادا ى آن نماز را و مى
باشد همه آن ادا چنانچه نزد بعضى است و نزد بعضى همه آن قضا است و بعضى گويند هر قدر كه در وقت
واقع شد ادا است و هر قدر كه خارج از وقت است قضا است بَابُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ
الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ باب است در بيان حكم نماز نافله بعد از نماز فجر تا بلند شدن آفتاب
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ حديث كرد ما را حفص بن عمر گفت حديث كرد ما را هشام از قتادة بن دعامه از ابى العالية
و ياى و نام وى رفيع است از ابن عباس رضى الله عنهما كه صحابى است قَالَ شَهِدَ عِنْدِى رِجَالٌ
مَرْضِيُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِى عُمَرُ گفت ابن عباس رضى الله عنهما كه خبر دادند نزد من
مردان عادلان و راست گويان و شك نيست در دين ايشان و صدق ايشان و عدل ترين ايشان
آن مردان نزد من عمر بن الخطاب است رضى الله عنه و ارضاهم اسم تفضيل است بمعنى مفعول مثل اشهر
و در بعضى روايات و اجلهم الى است چنانچه در فتح البارى گفته و درين دليل است بر حسب ابن عباس
عمر رضى الله عنه را و معرفت منزلت و مرتبهٔ آن بر خلاف آنچه ظن كردند آن را شيعه اَنَّ النَّبِىَّ
صلى الله عليه وآله وسلم نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ كه بدرستى
رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم منع كردند از نماز نفل بعد از نماز فجر تا بلند شدن آفتاب
و تشرق بضم شناة فوقيه و كسر راء مهمله از اشراق و روايت كرده شده است بفتح اول و ضم ثالث
بر وزن تغرب و معنى اول اضاءت و ارتفاع است و معنى ثانى طلوع و بعضى گفته اند هر دو متحد اند
و بعضى گفته اند مراد ابتداى ارتفاع است و اين حديث حجت است مر ابو حنيفه را رحمه الله وَبَعْدَ الْعَصْرِ

حَتّٰی تَغْرُبَ ومنع کردند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از نماز نفل خواندن بعد از نماز عصر تا غروب شدن آفتاب وبوده است عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ میزد کسی را کہ میخواند دو رکعت را بعد از عصر در حضور صحابہ رضوان اللہ علیہم از غیر انکار از هیچ یکی از صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم وگفته است ابن بطال متواتر شده اند احادیث از رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم در نہی از نماز بعد از نماز صبح وبعد از نماز عصر گفته است عینی پس دلالت کرد این حدیث بر انکہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از عصر مخصوص بآنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم بوده است سوای امت زیرا کہ روایت کرده شده است کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم دو رکعت خواندند پیش از غروب آفتاب وترک نکرده اند آنرا گفته است کرمانی اوقاتی کہ نہی کرده شده است از نماز در آن بر دو نوع است یک نوع متعلق است بنماز ویک نوع متعلق بوقت پس حدیث اول ورابع دلالت میکنند بر نہی بعد دو نماز فجر وعصر وحدیث ثانی وثالث بر نہی از وقت طلوع وغروب گفته است قاضی بیضا اختلاف کرده در جواز نماز بعد از فجر وعصر ونزد طلوع وغروب پس رفته است داود بسوی جواز آن در آن اوقات وشاید کہ وی حمل کرده است نہی را بر تنزیہ نہ بر تحریم وگفته است امام شافعی جایز نیست نمازی کہ سبب نیست آنرا وامام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ حرام میگوید هر نماز را سوای عصر آن روز نزد یک اصفرار وحرام میگوید مندوره ونافله بعد هر دو نماز را وامام مالک حرام میگوید در آن اوقات نوافل رانہ فرایض را وموافقت کرده است او را امام احمد مگر اینست کہ وی جایز داشته است دو رکعت طواف وگفته است نووی اجماع کرده اند بر کراہت نمازی کہ نیست آنرا در این اوقات واتفاق است بر جواز فرائض موادہ در این اوقات واختلاف کرده اند در نوافلی کہ سبب دارند چنانچہ تحیۃ المسجد پس جایز داشته است آنرا امام شافعی بلا کراہت در آن حالتی کہ احتجاج کننده است بآنکہ ثابت شده است از رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ قضا کردند سنت ظهر را بعد عصر پس حاضره بطریق اولی جایز باشد وفریضہ کہ فوت شده باشد قضاء آن اولی است بجواز حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ حدیث کرد ما را مسدد وگفت حدیث کرد ما را یحیی بن سعید قطان از شعبہ بن الحجاج از قتادہ بن دعامہ تابعی

Marfat.com

سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ کفت شنیدم من ابا العالیه ریاحی از ابن عباس رضی الله
عنهما که صحابی است قَالَ حَدَّثَنِي نَاسٌ بِهٰذَا کفت حدیث کردند مرا مردم باین حدیث در ین
طریق تصریح است بسماع قتاده از ابی العالیه ومتابعه شعبه بهشام ودر ینحدیث تحدیث است
به شهد حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي
قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ حدیث کرد ما را مسدد مذکور کفت حدیث کرد ما را یحیی بن سعید قطان
از هشام بن عروه کفت خبر داد مرا پدر من عروه بن الزبیر کفت خبر داد مرا ابن عمر بن الخطاب رضی
الله عنهم که صحابی است قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ
طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا کفت عبد الله بن عمر فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
قصد نکنید بنماز خود طلوع آفتاب را ونه غروب آن را ودر بعضی نسخ لصلوتکم است بجای بصلوتکم
کفته است صاحب خیر جاری ظاهر لفظ حدیث دلالت میکند بر منع از تاخیر هر دو نماز تا خروج وقت
ومفهوم میشود کراهت هر دو نماز دران دو وقت ضمنا برای مشابهة با عبده اوثان کفته است عینی
بعضی کفته اند منع کرده اند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم از فعلی که کردند آنرا قومی ولودند که قصد
میکردند طلوع آفتاب وغروب آنرا پس سجده میکردند آن را از جهة عبادة کردن مر غیر خدا عزوجل
پس نهی کردند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم از برای کراهت تشبه بعبده اوثان وقَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا
الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وکفت عروه بن الزبیر حدیث کرد مرا عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما
که فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم وقتی که طلوع کرد و برامد کناره آفتاب پس تاخیر کنید نماز را
تا که بلند کرد و کفته است قسطلانی یعنی برآید طرف بالای از قرص آن ونا میده شده است بجانب
زیرا که اول خبری که ظاهر میشود از ان قرص میباشد مثل حاجب شتر وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ
فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيبَ تابعه عُبَيْدَةُ و وقتی که غایب کرد دکناره آفتاب
پس تاخیر کنید نماز را تا که تمام غایب کرد ومتابعت کرده یحیی بن سعید قطان را در روایت وی

از هشام عبدة بن سلیمان و تابعه قول امام بخاری است حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ
خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حدیث کرد ما را عبید
بر صیغه تصغیر ابن اسمعیل از ابی اسامه بضم همزه از عبید الله بضم عین مهمله و فتح باء موحده و سکون
یا مثناة تحتیه ابن عمر بن حفص عمری از خبیب بر صیغه تصغیر ابن عبد الرحمن انصاری خرزجی است
از حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما از ابی هریرة رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صلی الله علیه و اله وسلم نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلٰوتَيْنِ که بدرستی
رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم منع فرمودند از دو بیع از دو لباس و از دو نماز بیعتین تثنیه بیعة است
بفتح باء موحده و کسر آن و فرق در میان هر دو آنست که بفتح برای مرة است و بکسر برای هیات و حالت است
گفته است عینی در الخالی که نقل میکند از ابن اثیر که روایت کرده شده است بضم بر مصدر و وجه صواب اول است
مولف تفصیل اجمال سابق مینماید و میگوید نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ
الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ منع فرمودند آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم از نماز بعد از نماز فجر
تا که طلوع کند آفتاب و بعد از نماز عصر تا که غروب کند آفتاب وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ
الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ و منع فرمودند آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم از اشتمال صماء و آن
بر خود پیچیدن جامه است و فرو هشتن آن بغیر آن که بر دارد دو طرف آنرا و در تفسیر آن وجوه است و از احتباء در یک
جامه و احتبا نشستن شخص است هر دو ساق را استاده کرده و هر دو ساق بجامه با پشت بسته حضرت
صلی الله علیه و اله وسلم منع فرمودند از اینچنین نشستن در یک جامه در الخالی که هر دو ساق او جدا
باشند از شکم زیرا که این هیات مظنه کشف عورت است و صما بفتح صاد مهمله و میم مشدده پیش از الف ممدوده
و احتبا بجار مهمله و تار مثناة فوقیه و باء موحده یُفْضِيْ فَرْجَهُ اِلَى السَّمَآءِ در الخالی که ظاهر میسازد
فرج خود را بسوی آسمان و بعضی از افضاست بمعنی اظهار رود در بعضی نسخ بفرجه است بزیادتی باء وَعَنِ
الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ و منع کردند آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم از منابذه و آن انداختن مرد است
ثوب برای فروختن بسوی مردی پیش از آنکه قبول کند آنرا یا به بیند و از ملامسه و آن لمس کردن جامه

Marfat.com

بغیر نظر کردن بسوی آن گفته است عینی و را لخالتی که نقل میکند از اصحاب حنفیه که ملامسة و منابذة و القاء
حجر بوده اند بیعها در جاهلیة که دو مرد قصد میکردند بیع را پس وقتی که می انداخت مشتری بران بیع سنگریزه
یا می انداخت آنرا بایع بسوی مشتری یا لمس میکرد آنرا مشتری لازم میشد بیع و تحقیق منع کرده است
شارع ازان همه و خواهد آمد زیادتی کلام متعلق باین در باب بیوع و لباس انشاء الله تعالی باب
لَا يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ قُبَيْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ این باب بتنوین است قصد کرده نشود نماز پیش از
غروب آفتاب و در بعضی نسخ بصیغه معلوم است یعنی قصد نکند نماز را مصلی پیش از غروب آفتاب
و در بعضی نسخ لا یتحروا بصیغه جمع است حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف تنیسی گفت خبر داد ما را امام مالک از نافع
مولی ابن عمر از عبد الله بن عمر رضی الله عنه که صحابی است اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه والہ وسلم
قَالَ لَا يَتَحَرَّى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا که بدرستی رسول خدا
صلی الله علیه والہ وسلم فرمودند که قصد نکند یکی از شما پس بخواند نماز نزد طالع شدن آفتاب و نه نزد غروب
آن در فسطلانی گفته لا یتحری بثبوت حرف علتی که مقتضی است مر خبریت فعل را و سابق بود حرف
نفی را لکن بمعنی نهی است گفته است در شرح تقریب لا یتحری بالنبات القدر صحیحین و موطات
و وجه صواب حذف الف است تا باشد علامت جزم لیکن اثبات اتباع است پس آن مثل
قول حق تعالی است انه من یتقی و یصبر در قرائت کسی که خوانده است با اثبات یا و یتحری بمعنی
تصدیت و فیصل منصوبست بنا بر جواب نهی که لا یتحری است مثل مضارعی که مقرون بفاء
در قول فاتل ما تاتینا فتحدثنا پس مراد نهی است از تحری و نماز معا و جایز داشتن این حروف
جزم را بر عطف یعنی لا یتحرى فلا یصل و جایز است رفع بنا بر قطع یعنی لا یتحر فهو یصلی و در حدیث
نهی است از نماز نزد طلوع آفتاب و نزد غروب آن و آن متفق است فی الجمله و قصار کرده
شده است دران بر دو حالت طلوع و غروب و در غیر آن نهی باقی است بعد طلوع تا که بلند کرد
آفتاب و نهی متوجه میشود پیش از غروب از وقت زرد شدن آفتاب و تغیر آن و گفته

کرانی که جایز است که نهی متعلق شود بفعلی دیگر یعنی قصد نکند فعلی را که سبب شود آن فعل برای واقع
واقع گردانیدن نماز در وقت منهی که طلوع آفتاب یا غروب آنست حدثنا عبد العزیز بن
عبد الله قال حدثنا ابراهیم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب قال حدثنی
عطاء بن یزید الجندعی حدیث کرد مارا عبد العزیز بن عبد الله بن یحیی القرشی اویسی مدنی گفت
حدیث کرد مارا ابراهیم بن سعد بسکون عین مهمله از صالح که آن ابن کیسان مؤدب ولد عمر بن عبد
العزیز استاذ ابن شهاب زهری گفت حدیث کرد مرا عطاء بن یزید جندعی بضم جیم وسکون نون
وبفتح دال مهمله وکاهی مضموم هم روایت میشود ولعد آن عین مهمله منسوبست بسوی جندع
بن لیث بن ابی بکر ابن عبد مناف بن کنانه انه سمع ابا سعید الخدری یقول سمعت
رسول الله صلی الله علیه واله وسلم که بدرستی شان اینست که شنید آن ابن عطاء بن یزید
ابا سعید خدری را که میگفت شنیدم من رسول خدا را صلی الله علیه واله وسلم یقول لا
صلوة بعد الصبح حتی ترتفع الشمس که میفرمودند نیست هیچ نمازی بعد از نماز فجر
تا که بلند شود آفتاب ولا صلوة بعد العصر حتی تغیب الشمس ونیست هیچ نمازی
بعد از نماز عصر تا که غایب شود آفتاب وغروب کرد این نفی است بمعنی نهی مثل قول آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم لا نکاح الا بشهود پس اگر گوئی تو چگونه حدیث دلالت میکند بر ترجمه
میکویم لا صلوة که در حدیث واقع است معنی آن اینست که نیست صحت برای نماز پس لازم آمد
ازان که قصد نکنند آنرا مکلف زیرا که عاقل مشغول نمیکرد بچیزی که متضمن نباشد بر فایده
حدثنا محمد بن ابان قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن ابی التیاح
حدیث کرد مارا محمد بن ابان بفتح همزه وتخفیف باء موحده بلخی وبعضی گویند واسطی مرد در سنه
دوصد وهفتاد وچهار گفت حدیث کرد مارا غندر بضم غین معجمه وفتح دال مهمله وضم آن وآن
محمد بن جعفر است گفت حدیث کرد مارا شعبة بن الحجاج از ابی التیاح بفتح تاء مثناة فوقیه
وتشدید یاء مثناة تحتیه آخر آن حاء مهمله وآن یزید بن حمید ضبعی بصریست قال سمعت مطرفا

بن ابان یحدث عن معویة گفت ابی التیاح شنیدم من حمران بضم حاء مهمله وسکون میم ابن ابان بفتح همزه وتخفیف باء موحده که حدیث کرد از معویه بن ابی سفیان که صحابی است قال انکم لتصلون صلوة لقد صحبنا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فما رأیناه یصلیها گفت معویه که بدرستی شما هر اینه میخوانید نمازی را که قسم خدا است تحقیق صحبت داشتیم با رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم پس ندیدیم ما آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را که میخواند آن نماز را ولقد نهی عنهما یعنی الرکعتین بعد العصر وقسم خدا است تحقیق نهی کرده اند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم از ان دو رکعت نماز و در بعضی نسخ عنها است وضمیر آن راجع بسوی صلوة است مراد میدارد معویه از ان رکعتین رکعتین بعد العصر را گفته است صاحب خیر جاری از بخدیث را یل میکرداند تاویل را بانکه بوده اند آن دو رکعت از خواص آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم مگر انیکه تاویل کرده اینحدیث را بانیکه مراد معویه لم یصلیها فی المسجد بوده است ومؤید است این تاویل را حدیثی که روایت کرده است آن را ام المومنین عایشه صدیقه رضی الله عنها وخواهد آمد درین نزدیکی وآن اینست که کان النبی صلی الله علیه واله وسلم یصلیها ولم یصلیها فی المسجد مخافة ان یثقل علی امته صلی الله علیه وسلم یعنی بودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که میخواندند آن دو رکعت بعد از عصر را ونمیخواندند آن دو رکعت بعد از عصر را در مسجد از ترس گران کردانیدن بر امت خود یلک میگوئیم ما احتمال است که باشد قول آن ام المومنین یصلیها ولم یصلیها فی المسجد اشارة بسوی عذر کسی که منع است از صحابه آن دو رکعت را و در بعضی یصلیها بضمیر رکعتین است حدثنا محمد بن سلام قال اخبرنا عبدة عن عبید الله خبیب عن حفص بن عاصم عن ابی هریرة حدیث کرد ما را محمد بن سلام بتخفیف لام گفت خبر داد ما را عبده ودر بعضی نسخ حدثنا است بجای اخبرنا از عبید الله از خبیب بضم خاء معجمه وبدو باء موحده درمیان آن هر دو یاء تحتیه بصیغه مصغر از حفص بن عاصم از ابی هریرة رضی الله عنه که صحابی است قال نهی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم عن صلوتین بعد الفجر حتی تطلع الشمس گفت ابو هریره منع کرد ند رسول خدا صلی الله علیه واله

Marfat.com

وسلم از دو نماز یکی ازان بعد از نماز فجر تا که طالع شود آفتاب گفته است فسطلانی مراد بطلوع اینجا ارتفاع
آفتاب است برای احادیثی که دال اند بران وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ و دوم ازان دو نماز نماز
بعد از نماز عصر است تا که غروب شود آفتاب بَابُ مَنْ لَمْ یُکَرِّرِ الصَّلٰوةَ اِلَّا بَعْدَ
الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ بابست در بیان کسی که مکروه نمیدارد نماز را مگر بعد از نماز عصر و بعد از نماز فجر گفته است صاحب
خیر جاری که اینجا مضاف محذوف است که آن لفظ روایت است و مراد بیان روایت کسی است که مکروه
نداشته نماز را مگر درین دو وقت نه در وقت استوا و جمهور فقها بر کراهت نماز نزد وقت استوا
نیز بخلاف امام مالک و میل بخاری بسوی عدم کراهت است در وقت استوا گفته است عینی در الخالی
که نقل کننده است از توضیح که غرض بخاری ازین باب رد قول کسی است که منع کرده است نماز را نزد استوا
و این ظاهر است رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِیْدٍ وَاَبُوْ هُرَیْرَةَ روایت کرده است آن عدم
کراهت را عمر بن الخطاب و عبد الله بن عمر بن الخطاب و ابو سعید خدری و ابو هریره رضی الله عنهم
که همه صحابه اند حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ حدیث کرد ما را ابو النعمان و نام وی محمد بن الفضل است گفت حدیث کرد ما را حماد بن
زید از ایوب سجستانی از نافع معتق عبد الله ابن عمر قَالَ اُصَلِّیْ کَمَا رَاَیْتُ اَصْحَابِیْ یُصَلُّوْنَ گفت
گفت عبد الله بن عمر میخوانم من نماز چنانچه دیده ام من اصحاب خود را که میخواندند نماز را و مقرر داشته اند
از آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم گفته است کرمانی پس اگر گوئی تو چیست وجه دلالت درین گوئیم
ما یا تقریر رسول است صلی الله علیه وآله وسلم گفته است کرمانی پس اگر گوئی ارادة کرده است رویت را
در حالت حیوة آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم و یا اجماع صحابه اگر ارادة کرده است رویت را بعد وفات
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم وَلَا اَنْهٰی اَحَدًا یُصَلِّیْ بِلَیْلٍ وَنَهَارٍ مَا مَا شَاءَ منع نمیکنم
من هیچ یکی را که نماز میخواند در شب یا در روز هر چیزی را که بخواهد از نماز که خوانده گفته است فسطلانی انهی
بفتح همزه و ها است غَیْرَ اَنْ لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا سوای انکه قصد نکنید
نماز را وقت طلوع آفتاب و نه وقت غروب آن گفته است کرمانی یعنی نهی نمیکنم من شما را مگر این نهی در این

Marfat.com

دلیل است بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیرا کہ اجماع منصور نیست صحت آن مگر بعد وفات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واگر نہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا حجۃ قاطعہ است و این
حدیث دلیل امام مالک است زیرا کہ او گفتہ است باک نیست بنماز نزد استوای آفتاب و گفتہ است امام شافعی
نماز استوا مکروہ است مگر در جمعہ برای حدیثی کہ ثابت شدہ است از رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مکروہ
میدانستند نماز را نزد استوای آفتاب مگر روز جمعہ و روایت کردہ است ابن ابی شیبہ کہ بدرستی بوذر مروزی
کہ نماز میخواند در نیم روز پس گفتہ شد او را کہ بدرستی درہای دوزخ گشادہ میگردد در نیم روز پس گفت
نماز سزاوارترین چیزیست کہ پناہ بگیرم من بآن از دوزخ وقتی کہ گشادہ کردند درہای آن و منع
کردہ است نماز را در آن وقت امام شافعی و امام احمد و امام اعظم رحمہم اللہ برای حدیث عقبۃ بن
عامر نزد مسلم وحین یقوم قائم الظہیرۃ و لفظ روایت بیہقی حتی یستوی الشمس علی راس الرمح
فاذا زالت قصر و تحقیق استثنا کردہ است امام شافعی و کسی کہ موافقت کردہ است ما وی از آن
روز جمعہ را زیرا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواندند مردم را بسوی بگاہ آمدن در مسجد برای نماز جمعہ
روز جمعہ و رغبت دادند مردم را در نماز تا برآمدن امام و خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نمی برآمدند مگر بعد از زوال

بَابُ مَا يُصَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا

باب است در بیان چیزی کہ خواندہ میشود بعد از نماز عصر از قضا فوائت و مانند آن گفتہ
صاحب خیر جاری کلمہ ما بیان است برای کلمہ ما یصلی بر صیغہ مجہول است و مراد نحوہا مثل نماز جنازہ است
و بعضی روات نیز گفتہ اند و در بعضی نسخ و غیرہا بجای و نحوہا است گفتہ است ابن منیر کہ قول امام بخاری و نحوہا
برای داخل گردانیدن روات نافلہ است پس ظاہر ترجمہ برای اخراج نافلہ محضہ است کہ سبب نیست
آنہا را گفتہ است عینی میگویم من مسلم نمیدارم ما کہ باشد قول امام بخاری و نحوہا برای داخل گردانیدن
روات نافلہ بلکہ مراد از آن دخول مثل نماز جنازہ است اگر حاضر شود در آن وقت و سجدہ تلاوت
و نہی وارد در این باب عام است متناول است آن نوافل را کہ نیست سبب آنہا را ہست و قال کویب
عن ام سلمۃ صلی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد العصر رکعتین و گفت

Marfat.com

کرب مصغر از ام سلمة بفتح لام زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم خواندند رسول خدا صلی اللہ
علیہ والہ وسلم بعد از عصر نماز دو رکعت وقال شغلنی ناس من عبد القیس عن الرکعتین
بعد الظہر و فرمودند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشغول ساختند مرا مردمی کہ از
عبد القیس بودند از ان دو رکعت کہ بعد از ظہر است کفتہ است قسطلانی یعنی این دو رکعت
کہ بعد از عصر خوانده شد ہمان دو رکعتیست است کہ بعد از ظہر خوانده میشود و استدلال کرده است
باین حدیث امام شافعی بر عدم کراہت نافلہ کہ آن را سببی است وجواب داده اند مانعان
باینکہ آن از خصائص آنحضرت است صلی اللہ علیہ والہ وسلم حدثنا ابو نعیم قال حدثنا
عبد الواحد بن ایمن قال حدثنی ابی انہ سمع عائشة تحدیث کرد ما را ابو نعیم
بضم اول فتح ثانی کفت حدیث کرد ما را عبد الواحد بن ایمن بفتح ہمزہ و میم و در میان آن
ہر دو یاء مثناة تحتیہ ساکنہ است کفت حدیث مرا پدر من کہ ایمن بن است بعضی انکہ خبر
کفتہ کہ بوده است حبشی معتق ابن ابی عمرو مخزومی قرشی مکی کہ بدرستی مثل این است کہ شنیده از
آن ایمن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا را قالت والذی ذهب بہ ما ترکہا حتی
لقی اللہ حتی عز وجل کفت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قسم انکسی است کہ برده است
رسول خدا را صلی اللہ علیہ والہ وسلم تا کہ ملاقات با خدا عز وجل کفتہ است کرمانی قسم
خورده است ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بخدای عز وجل بر ینکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ
وسلم ترک نکرده اند دو رکعت بعد العصر را تا کہ انتقال کردند از دنیا و در بعضی نسخ ذهب بنفسہ است
بجای بہ وما لقی اللہ حتی ثقل عن الصلوة وکان یصلی کثیرا من صلوتہ قاعدا
و ملاقات نکردند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی را تا انکہ کران شدند و عاجز آمدند از کثرة
قیام در نماز و بودند آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ میخواندند بسیار ریرا از نماز خود در حالت نشستن
کفتہ است در خبر جاری بدانکہ تحقیق در قول ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و ما لقی اللہ حتی ثقل
عن الصلوة بضم قاف اشارتست بسوی نکتہ و مخفی نیست بر اہل معرفت از ینکہ بدرستی رسول

Marfat.com

خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کویا کہ راضی نشدند بفا رخود در دنیا بعد کران کردیدن بر انحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کثرۃ قیام در نماز برای ضعف و بودہ است نماز محبوب انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم زیرا کہ نماز معراج مومن است و بسوی ہمین اشارۃ میکند نیز قول آن ام المومنین براسرار نبوۃ
علی صاحبہا افضل الصلوۃ و اکمل التحیاۃ تَعْنِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ مراد میدارد ام المومنین عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا آن رکعتین را کہ بعد از عصر است وَکَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یُصَلِّیهِمَا
وَلَا یُصَلِّیهِمَا فِی الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ اَنْ یَّثْقُلَ عَلٰی اُمَّتِهٖ و بودند رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کہ میخواندند آن دو رکعت بعد العصر را و نمیخواندند آنرا در مسجد از جہۃ خوف کران کردانیدن امت
خود کفتہ است صاحب خیر جاری مخافۃ بفتح میم است یعنی خوفا من ان یثقل و کلمہ آن در ان یثقل مقدر است
و حذف حرف جر در آن و ان قیاس است و یثقل بتشدید قاف از تفعیل است بر صیغہ معلوم و ضمیر
در ان عاید است بسوی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و روایت کردہ شدہ است بفتح یا رمشاۃ تحتیہ
و ضم قاف از ثقل و نقل کردہ است ہر دو روایت را عینی و اکتفا کردہ است قسطلانی باخبر و حاصل آنکہ
نمیخواندند انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آن دو رکعت بعد العصر را در مسجد تا تابع نشوند انحضرت را
مردم در ان دو رکعت پس باشند کران بر اوشان زیرا کہ آن وقت معاملات اوشانست و لہذا
واقع شدہ است تاکید بتخصیص در نماز وسطی کہ آن ہمین نماز عصر است بر قول راجح و درین خواندن
دو رکعت بعد از عصر رفعت شان انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زیرا کہ خاص کردانیدہ شدند
بنمازی کہ نبودہ است مر غیر ایشان را آن نماز و کَانَ یُحِبُّ مَا یُخَفِّفُ عَنْهُمْ و بودند انحضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم دوست میداشتند تخفیف را از امت خود و یخفف بر صیغہ مضارع معلوم است
از تفعیل و جائز است بصیغہ مضارع مجہول نیز و روایت کردہ شدہ است بر صیغہ ماضی ہم ازین باب کفتہ است
عینی احتجاج کردہ است باین حدیث کسی کہ جائز داشتہ است نفل را بعد از عصر مادامی کہ قصد نکند نماز را
نزدیک غروب آفتاب و آوردہ است این حدیث را بخاری در قضاء فائتہ بعد از عصر و لہذا ترجمہ کفتہ است
بران عصر را مطلق و حنفیہ میکویند کہ این دو رکعت بعد از عصر از خصائص انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم بوده است و دلیل برین حدیثی است که روایت کرده است آنرا ابوداود از حدیث ذکوان
معتق ام المومنین عایشه صدیقه رضی الله عنها که بدرستی ام المومنین عائشه صدیقه رضی الله عنها حدیث
کرد ذکوان را که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بودند که میخواندند نماز بعد از عصر و نهی کردند
ازان و روزه وصال خود نگاه میداشتند و نهی میکردند ازان حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي حدیث کرد ما را مسدد بن مسرهد گفت حدیث
کرد ما را یحیی بن سعید القطان گفت حدیث کرد ما را هشام گفت خبر داد مرا پدر من که آن عروة
بن الزبیر است قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اِبْنَ اُخْتِي مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صلى الله عليه واله
وسلم السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ گفت عروة بن الزبیر که گفت ام المومنین
عائشه صدیقه رضی الله عنها ای پسر خواهر من ترک نکرده اند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم دو رکعت
بعد العصر را نزد من هرگز گفته است صاحب خیر جاری ابن اختی منصوبست بنداء الحذف
حرف آن و در بعضی نسخ بذکر حرف ندا است و بوده است ما در عروة ابن الزبیر اسماء بنت ابی
بکر خواهر ام المومنین عایشه صدیقه رضی الله عنها و مراد از سجدتین رکعتین است بطریق مجاز از
قبیل ذکر جزو اراده کل از حدیث و مانند آن دلالت میکنند بر عدم ترک آن رکعتین پس حمل کرده
میشوند بر بودن آن رکعتین از خصائص آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بنا بانچه تصریح کرده است
بآن عینی پس منافات نیست در فعل آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم و در میان نهی او شان
و زدن عمر کسی را که خوانده بود آن دو رکعت را لیکن مشکل میشود این حدیثی که روایت کرده شده است
از ابن عباس رضی الله عنهما که آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم خواندند دو رکعت بعد از عصر
زیرا که آمده بود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را مالی پس مشغول ساخت آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم را دو رکعت بعد از ظهر پس خواندند آن دو رکعت را بعد از عصر باز اعاده
نکردند پس ناچار است که حمل کرده شود نفی بر عدم علم اعاده مر راوی را و عدم اطلاع آن بر ان
و مثبت مقدم است بر نافی کذا فی القسطلانی حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ حدیث کرد موسی بن اسمعیل کفت حدیث کرد مارا عبد الواحد بن
زیاد کفت حدیث کرد مارا شیبانی ابو اسحاق سلیمان کفت حدیث کرد مارا عبد الرحمن بن الاسود
از پدر خود اسود بن یزید بن قیس نخعی کوفی مخضرمی از ام المومنین عایشه صدیقه رضی الله عنها قالت
رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم يَدَعُهُمَا سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ
قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ کفت ام المومنین عایشه صدیقه رضی الله عنها
دو نماز نبوده اند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که ترک کند آن دو نماز را نه در پنهان و نه در آشکارا
یک نماز از ان دو نماز دو رکعت پیش از نماز عصر است و دوم از ان دو نماز دو رکعت بعد از نماز
عصر است کفته است صاحب خبر جاری مراد بر کفتن صلوتان است چنانچه دلالت میکند بر ان مابعد
ان از تفسیر و قول وی سرا و علانیه کنایت است از استمرار و مواظبت بر ان پس منافی نیست خبر را
که روایت کرده است آن را ام المومنین عائشه صدیقه رضی الله عنها که آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
بودند که میخواندند آن دو رکعت را و نمیخواندند آن را در مسجد و با مراد قصر عدم اطلاع
هیچکس باشد سوای آن ام المومنین و بعلانیه اطلاع آن و غیر آن از انکسی که در خانه بود
است حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ
الْاَسْوَدَ وَمَسْرُوْقًا شَهِدَا عَلٰى عَائِشَةَ حدیث کرد مارا محمد بن عرعره بدو عین
مهمله مفتوحه پیش دو راء مهمله اولی ساکنه ثانیه مفتوحه کفت حدیث کرد مارا شعبة بن
الحجاج از ابی اسحاق عمرو بن عبد الله سبیعی کفت ابو اسحاق دیدم من اسود و مسروق را
وان احدع است دران حالتی که کواهی دادند بر عایشه صدیقه رضی الله عنها حَدَّثَنَا
قَالَتْ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فِيْ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ
اِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ کفت ام المؤمنین عایشه صدیقه رضی الله عنها نبود رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم که بیاید در روز نوبت من بعد از نماز عصر مکر که میخواندند

Marfat.com

دو رکعت را و در بعضی نسخ یوم بحذف با متکلم است پس احتراز شب میشود گفته است کرمانی الا صلی رکعتین
یعنی الاثنتان و استثنا مفرغ است ای ما کان یاتینی بوجه او بحالة الا بهذا الوجه او هذه الحالة باب
التکبیر بالصلوة فی یوم غیم بالست در بیان مبادرة و سرعة بنماز در روزی که دران
ابر است از جهة خوف فوات وقت آن و در بعضی نسخ فی یوم الغیم است بلام تعریف حدثنا
معاذ بن فضالة قال حدثنا هشام عن یحیی هو ابن ابی کثیر عن ابی قلابة ان
ابا المليح حدثه حدیث کرد مارا معاذ بضم میم بن فضاله بفتح فا و ضاد معجمه گفت حدیث کرد
مارا هشام دستوائی از یحیی که آن ابن ابی کثیر است بنار مثلثه طائی یمانی از ابی قلابه بکسر قاف و نام
او عبد الله بن زاید جرمی که بدرستی ابو المليح بلام تعریف و میم مفتوحه و در بعضی نسخ بدون لام تعریف است
و نام وی عامر بن اسامه هذلی است حدیث کرد او را قال کنا مع بریدة فی یوم ذی غیم فقال
بکروا بالصلوة گفت ابو المليح بودیم ما با بریده در روزی صاحب ابر پس گفت بریده بگاه کنید نماز را
یعنی اول وقت خوانید نماز عصر را فان النبی صلی الله علیه واله وسلم قال من ترک صلوة
العصر فقد حبط زیرا که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فرمودند کسی که ترک نماز عصر را
پس بتحقیق ناچیز و نابود شد عمل وی گفته است قسطلانی حبط بکسر باء موحده است یعنی باطل شد ثواب ران
یا مراد ترک با استحلال است و بر قول احمد تارک نماز کافر میشود پس حبط عمل وی بسبب کفر وی یا بر سبیل
تغلیظ است یعنی گویا که حبط شد عمل وی و نمازهای دیگر در تکبیر مثل عصر است بجامع خوف فوت بخروج
وقت بتقصیر در ترک تکبیر پس مطابقه درمیان حدیث و ترجمه باشارة مفهومه است از قول بریده که
که بکروا بالصلوة است باعلت نبکیر در نماز عصر نه بتصریح و بیان این حدیث مستوفی گذشته در باب
من ترک العصر و گفته است صاحب خیر جاری احتمال است که مراد بحبط عمل حبط کمال عمل باشد زیرا که
بدرستی نماز وسطی نماز عصر است بر قول اشهر ارجح و قوت اوسط افضل سرایت میکند بسوی فوات
غیر آن و الله اعلم و وجه مطابقه حدیث با ترجمه از جهة آنست که ابر مخل است در معرفة وقت پس
شاید که فوت شود وقت و حال انکه وی را خبر نباشد یا فوت شود وقت استحباب و داخل شود وقت

Marfat.com

کراہیت پس بدرستی آن بمنزلہ ترک صلوۃ است باب الاذان بعد ذہاب
الوقت بابست در بیان حکم اذان بعد از رفتن وقت و در بعضی نسخ بعد الوقت است یعنی در حکم
اذان گفتن برای قضاء فوائت حدثنا عمران بن میسرۃ قال حدثنا محمد بن فضیل
قال حدثنا حصین عن عبد اللہ ابن ابی قتادۃ عن ابیہ حدیث کرد ما را
عمران بن میسرہ بفتح میم و یاء مثناۃ تحتیہ ساکنہ گفت حدیث کرد ما را محمد بن فضیل بصیغہ تصغیر بفاء
معجمہ گفت حدیث کرد ما را حصین بحاء مہملہ مضمومہ و صاد مہملہ مفتوحہ و یاء مثناۃ تحتیہ ساکنہ آخر
آن نون از عبد اللہ بن ابی قتادہ از پدر وی کہ ابی قتادہ است قال سرنا مع النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم لیلۃ فقال بعض القوم گفت ابو قتادہ کہ صحابی است سیر کردیم ما با رسول خدا
صلی اللہ علیہ والہ وسلم یک شبی پس گفتند بعض قوم اختلاف کردہ شدہ است در انکہ آن در کدام سفر
بودہ است گفتہ اند بعضی بودہ است وقت رجوع از خیبر و بعضی غیر آن روایت کردہ است لو عرست
بنا یا رسول اللہ قال اخاف ان تناموا عن الصلوۃ اگر فرود آری ما را در آخر شب
یا رسول اللہ راحت یابیم اینمعنی بر تقدیر لیست کہ لو شرطیہ باشد و اگر لو برای تمنی باشد معنی چنین شود
کاشکی فرود آری ما را در آخر شب ای رسول خدا و بر تقدیر لو شرطیہ جزا آن محذوف است و آن لوجدنا الراحۃ
و مانند آنست فرمودند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میترسم از خواب کردن شما و باز ماندن از نماز
تا کہ برآید وقت آن پس بیدار سازد ما را قال بلال انا اوقظکم فاضطجعوا گفت بلال
کہ مؤذن آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم بود در انحالتی کہ اعتماد کنندہ بود بر عادۃ خود بر بیداری
در وقت معین کہ من بیدار خواہم کرد شما را پس دراز کشید و خواب کنید اینمعنی وقت است کہ صیغہ
امر باشد و اگر صیغہ ماضی خوانند معنی چنین دانند پس دراز کشیدند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم و صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم و در بعضی قال است بزیادتی فا و اسند بلال
ظہرہ الی راحلتہ فغلبتہ عیناہ و تکیہ داد بلال بشت خود را بسوی راحلہ
خود پس غالب آمدند بر بلال دو چشم وی و در بعضی نسخ فغلبت است بحذف ضمیر مفعول فدام

فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ پس خواب
کرد بلال پس بیدار شد پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم حالانکه برآمده بود کناره قرص آفتاب
فَقَالَ يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ پس فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم ای بلال کجا است
خبری که گفتی تو یعنی کجا است وفاء عهدی که کرده بودی یا کجا است خبری که اعتماد کردی تو بران
قَالَ مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ گفت بلال انداخته نشده است بر من خوابی
مثل آن خواب هرگز قَالَ إِنَّ اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ
حِينَ شَاءَ فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم بدرستی الله تعالی قبض کرده است ارواح
شما را وقتی که خواست و رد کرد آنها را بر شما وقتی که خواست گفته است صاحب خبر جاری
فرمودند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم این قول از جهة کامل گردانیدن ایشان را در تفویض
امور بسوی الله تعالی خصوصا در افعالی که نیست اختیار در آن آدمیان را و مراد از قبض کردن
ارواح باز داشتن از تصرف در ابدان است و ارواح جمع روح است و آن بتذکیر و تانیث
مستعمل است گفته است عینی آن جوهر لیست نورانی که در میکرد اندام و را اشیاء را در رویة مدرکت
جزئیات را و کلیات را حاصل است در بدن متصرفست در آن بی نیاز است از اغتذا
بریست از تحلل و نما و لهذا باقی می ماند بعد فنا بدن و مثل این جوهر نمی باشد از عالم عنصر بلکه
می باشد از عالم ملکوت پس از شان وی اینست که ضرر نکند او را خلط بدن و دلیل برین قول حق
تعالی است ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون یعنی مپندار آن
کسانی را که کشته شدند در راه خدا تعالی مردگان بلکه زندگانند نزد پروردگار خود روزی داده
میشوند و قول آنحضرت است صلی الله علیه واله وسلم که وقتی که نهاده میشود میت بر نعش استاده می
شود روح وی بران نعش و میگوید ای اهل من وای ولد من بسا گفت عینی اگر گوئی که تقسیر
میکنی تو روح را و حال آنکه فرموده است الله تعالی قل الروح من امر ربی یعنی بگو ای محمد روح از امر
پروردگار منست میگوئیم من معنی آن اینست که آن از ابداعیات است که کائن اند بقول کن از

Marfat.com

غیر ماده وغیر متولد از اصلی با وجود انکه سوال از قدم وحدوث روح بوده است ودران نیست جنسی
که منافی باشد تغییر آنرا انتهی واین خالی از اشکالی نیست زیرا نکه جواب آن بحدوث امری متکفل
نبود که تصریح کرده نشد بان واهل ملل همه قائلند بحدوث عالم چنانکه تصریح کرده بعضی ائمه علم کلام
حاصل آنکه وجه مطابقت بنا بر جنسی که ذکر کرده شده است که نیست که گفته میشد که آن روح
حادث است مسبوق بعدم حاصل است بتعلق اراده وتوجه خطاب بکن وجنسی که ذکر کرده است
انراعینی از بودن روح در بدن موافق است وجنسی راکه برانند جمهور علما ولیکن بررای امام ابو
زید دبوسی وامام غزالی وکسی تابع ایشان نست آن جوهریست مجرد مکانی نیست قدیم نیست زیرا که
قدیم غیر الله تعالی هیچ جنس نیست واین از ضروریات دین است اجماع مسلمانان گفته است کرمانی
وقتی که قبض کرد الله تعالی روح را میباید که مقبوض میست کرد دو شخصی که در خوابست میت نیست
وحال انکه مقبوض است روح اولیس معلوم شد که لازم نیست قبض روح را موت زیرا نکه قبض دو
قسم است یک قسم قبض بمعنی انقطاع تعلق روح است از ظاهر بدن فقط پس این حالت خوابست
ودوم قسم قبض روح بمعنی انقطاع آنست از ظاهر وباطن وآن حالت موتست پس موت ولوم نشر
انقباض روح ومفترق اند بلحاظ ظاهر وباطن یا بلال قم فاذن بالناس بالصلوة
وفرمودند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم ای بلال برخیز پس اذان بگو در مردم بنماز فاذن بصیغه
امر است از تاذین ودر بعضی نسخ فاذان الناس است بمد همزه امر از ایذان بمعنی اعلام وتبرک باز
بالناس فتوضانا فلما ان تضعضعت الشمس وابیاضت قام فصلی پس وضو کردند آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم پس هرگاه که بلند آفتاب روشن وسفیدشد برخواستند ونماز فجر خواندند
بردم وابیاضت مشتق از ابیضاض است نقل کردند اینکه ابیضاض را بسوی ابیضاض تا
زیاده شود بنا پس دلالت کند بر زیادتی معنی ولهذا این صیغه برای مبالغه است گفته است
عینی در بخدیث اذان برای فائته است وبرای همین ترجمه کرده است امام بخاری باب
کرده اند علما دین پس گفته اند اصحاب ما اذان واقامت گفته شود برای فائته واحتجاج

بحدیث عمران ابن حصین که روایت کرده است آنرا ابو داؤد و غیر آن و دران حدیث است ثم امر مؤذنا
فاذن فصلی رکعتین قبل الفجر ثم اقام ثم صلی الفجر یعنی بستر امر کردند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم مؤذن را
پس اذان گفت پس خواندند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم دو رکعت پیش از فجر را بستر اقامت
گفت مؤذن بستر نماز فجر خواندند و بهمین گفته است شافعی در قول قدیم خود و احمد و ابو ثور و ابن المنذر
و اگر فوت شوند نمازها بسیار اذان گوید برای اولی و اقامت و مخیر است در باقی اگر خواهد هر دو گوید
برای هر نماز از فوائت و اگر خواهد اقتصار کند بر اقامت برای حدیثی که روایت کرده است ترمذی
از ابن مسعود رضی الله عنه که بدرستی فوت شدند از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم چهار نماز روز
خندق تا که گذشت پاره از شب و گفتن هر چهار را اقامة بطریق تجوز است زیرا که نماز عشا
فوت نشده بود گفته است معنی آن اینست که عشا فوت شد از وقت معتاد که همیشه
در انوقت میخواندند و نیست مراد اینکه فوت شد از وقت جواز پس امر کردند آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم بلال را پس اذان گفت بستر اقامت گفت بستر خواندند نماز ظهر را بستر اقامت
گفت پس خواندند نماز عصر را بستر اقامت گفت پس خواندند مغرب را بستر اقامت گفت پس
خواندند عشا را پس اگر گوئی که اگر امر چنین است پس تخییر از کجا است میگویم من آمده است در روایات
قضا کردند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم آن نمازها را باذان و اقامت برای هر واحد از فوائت پس
برای همین اختیار داده شدیم دران گفته است کرمانی اگر گوئی تو که ثابت شده است که خواب میکنند
اخلاف
چشمان آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم که خواب نمیکند دل آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم پس چگونه
فوت نشد از آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم وقت نماز گفته است نووی جواب آن اینست که
جز این نیست که دل درک میکند حسیات متعلقه بآن چنانچه حدث و الم و مانند آن و درک نمیکند
طلوع فجر و غیر آن از ان جنسی که متعلق است بچشم یا بانکه عدم نوم قلب غالب احوال آنحضرت است
صلی الله علیه وآله وسلم گفته است تیمی بوده است در نادر که خواب میکردند آنحضرت صلی الله علیه وآله
مثل خواب دیگر مردمان **باب** **من صلی بالناس جماعة بعد ذهاب**

Marfat.com

الوقت بابست در بیان حکم نماز کسی که خوانده است آنرا بمردم بطریق جماعة بعد گذشتن وقت آن
گفته است عینی ونصب جماعة بنابر حالیه است از بالناس یعنی مجتمعین حدثنا معاذ بن فضالة
قال حدثنا هشام عن یحیی عن ابی سلمة عن جابر بن عبد الله حدیث کرد مارا معاذ بن فضاله
بفتح فا بصری است گفت حدیث کرد مارا هشام دستوائی از یحیی بن ابی کثیر از ابی سلمه بن عبد الرحمن از
جابر بن عبد الله انصاری انه عمر بن الخطاب جاء یوم الخندق بعد ما غربت الشمس که بدرستی
عمر بن خطاب رضی الله عنه آمد روز حفر خندق بعد غروب شدن آفتاب گفته است قسطلانی بوده است
واقعه حفر خندق در سال چهارم از هجرة ودر خبر جاریست که گفته است صاحب روضة الاحباب که
اکثر اهل سیر برانند که بوده است این واقعه در سال پنجم از هجرة ونامیده میشود بغزوه احزاب ولفظ خندق
بفتح خا معجمه ودال مهمله عجمی است تکلم کرده اند بآن عرب وگفته است صاحب قاموس خندق معرب
کنده است فجعل یسب کفار قریش پس شروع کردند حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه که دشنام
میدادند کفار قریش را زیرا که اوشان بودند سبب برای حفر خندق که آن سبب شد برای فوات نماز
وی قال یا رسول الله ما کدت اصلی العصر حتی کادت الشمس تغرب گفت عمر بن
خطاب رضی الله عنه ای رسول خدا قریب نبود من که بخوانم نماز عصر را تا قریب شد آفتاب غروب را
گفته است صاحب خبر جاری وکدت بکسر کاف است وکاهی ضم داده میشود آنرا ودرین حدیث دلیل است
برانکه کاد وقتی که داخل میشود بران حرف نفی مثل باقی افعال است زیرا که عدم مناسبت درمیان اجزاء
این قول که کدت اصلی العصر حتی قربت الشمس للغروب ظاهر است وتکلف در امثال این مستغنی عنه است
گفته است کرمانی اگر گوئی تو که ظاهر حدیث تقاضا میکند که نماز خوانده باشد پیش از غروب میگویم من که
مسلم نمیدارم این تقاضا را بلکه تقاضا میکند این که بوده است قرب عمر نماز را دران زیرا که حاصل این
قول عرفا نزدیک قرب غروب را ولازم نمی آید ازین وقوع نماز دران بلکه لازم می آید عدم وقوع نماز دران
زیرا که حاصل این قول عرفا ما صلیت حتی غربت الشمس است قال النبی صلی الله علیه واله وسلم
والله ما صلیتها فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم قسم خدا است که نخوانده ام آن نماز عصر را

گفته است عینی اگر گوئی تو تاخیر آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نماز عصر را بنسیان بوده است وممکن است
که استدلال کرده شود برای این بحدیثی که روایت کرده است احمد از حدیث ابی لُبَیْعَه که بدرستی رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم هرگاه فارغ شدند از نماز مغرب فرمودند آیا میدانید یکی از شما که من خوانده ام
نماز عصر را کردند صحابه رضی الله عنهم نخوانده ای رسول خدا پس امر کردند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
موذن را پس اقامت گفت برای نماز عصر پس خواندند نماز عصر را بستر اعاده کردند نماز
مغرب را وبعضی دیگر گفته که بوده است آن تاخیر بعمد لیکن آن کفار مشغول گردانیدند آن
حضرت صلی الله علیه وآله وسلم را از ان نماز پس قادر نشدند بران نماز واین اقرب است پس
اگر گوئی تو که ایا جائز است امروز تاخیر نماز بسبب اشتغال بقتال میگویم من امروز جایز نیست
تاخیر نماز از وقت جواز از برای قتال بعد دبلکه خوانده شود نماز خوف ودران وقت اشتغال
بقتال عدد عذر بود که هنوز خوف نازل نشده بود فَقُمْنَا اِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ
وَتَوَضَّأْنَا لَهَا پس ایستاده شدیم ورفتیم بسوی وادی پس وضو کردند آنحضرت صلی الله علیه
واله وسلم برای نماز ووضو کردیم ما برای آن نماز وبطحان بضم باء موحده وسکون طاء مهمله وامری است
در مدینه طیبه فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ پس خواندند آنحضرت صلی الله علیه
واله وسلم نماز عصر را در جماعت صحابه رضی الله عنهم بعد غروب آفتاب روایت کرده شده است
که بوده است در ظهر وعصر چنانچه در موطا است وتحقیق ترجیح است روایت صحیحین را بران
روایت وجمع کرده میشود باینکه احتمال است که آن واقع مکرر باشد ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ
پس خواندند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بعد از خواندن نماز عصر نماز مغرب را گفته است
عینی در بحدیث دلیل است بر وجوب ترتیب در میان نماز وقضیه وفائته وهمین است قول
نخعی وزهری وربیعه ویحیی الانصاری ولیث وبهمین قائل است ابوحنیفه واصحاب وی ومالک
واحمد واسحاق وهمین است قول عبد الله بن عمر رضی الله عنهما گفته است قسطلانی این حدیث
قائم نمیشود دلیل بر وجوب ترتیب فوائت مکروقتی که بگوئیم ما که مجرد افعال آنحضرت صلی الله

علیه وآله وسلم برای وجوب اندآری میرشد اوشانرا که استدلال کنند بعموم قول آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
صلوا کما رایتمونی اصلی باب من نسی صلوة فلیصل اذا ذکر این بابیست که ذکر کرده
خواهد شد درین باب که کسی که فراموش کرد نماز یرا تا که برآمد وقت آن نماز بس باید که بخواند آن نماز را
وقتی که یاد آرد آن را و در بعضی نسخ فلیصلها اذا ذکرها است بذکر ضمیر مفعول در هر دو کلمه ولا یعید الا تلک
الصلوة و قضا نکند مگر همان نماز را و در بعضی نسخ ولا یعید است و فرق میان هر دو نسخه اینست که اول نفی
و ثانی نهی کفته است صاحب خیر جاری هست درین اشاره بسوی عدم وجوب ترتیب در فائته
و وقتیه و کفته است امام مالک بدرستی کسی که یاد کرد نماز یرا که نخوانده بود آنرا بعد خواندن نمازی که بعد
آنست باید که بخواند آن فائته را اول بستر بخواند آن نماز را که خوانده بود از جهه رعایت ترتیب و قال

ابراهیم من ترک صلوة واحدة عشرین سنة لم یعد الا تلک الصلوة الواحدة
و کفته است ابراهیم نخعی کسی که ترک کرده یک نماز یک بست سال قضا نکند هیچ نماز یرا مگر همان یک نماز را
که نخوانده است کفته است صاحب خیر جاری که معنی قول ابراهیم اینست که نیست واجب قضای هیچ نماز
بروی مگر قضای همان نمازی که ترک کرده است خاصة یعنی هر وقت که یاد آورد آنرا بعد ماهی یا سالی اگرچه بست
سال باشد و ذکر این عدد خاص بر طریق تمثیل برای مبالغه بستر لفظ ترک دلالت میکند بر انکه ترک نماز بر آنرا
که بطریق عمد باشد یا بنسیان قضا کرده نمیشود مگر یک نماز که ترک کرده شده است فقط بس خبری که در
ترجمه است داخل است در ضمن آن و باین اعتبار حاصل شد مطابقه حدثنا ابو نعیم و موسی ابن اسمعیل
قالا حدثنا همام عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم حدیث
کردما را ابو نعیم بضم نون و فتح عین مهمله و نام وی فضل است بن دکین و موسی بن اسمعیل منقری سودکی
کفتند آن هر دو که حدیث کرد ما را همام و آن ابن یحیی است از قتاده بن دعامه از انس و در بعضی نسخ
انس بن مالک است از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم قال من نسی صلوة فلیصل اذا ذکرها فرمودند
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم کسی که فراموش کرد نماز ی را بس باید که بخواند وقتی که یاد آرد کفته است
یعنی اگر کوئی تو که این تقاضا میکند لزوم قضا را در حال تذکر با وجود انکه قضا از واجبات موسعه است اتفاقا

Marfat.com

میگوئیم من جواب داده شده است باینکه اگر یاد کرد آن را و باقی ماند آن تذکر یک مدتی و خواند آن
نماز را در اثنا آن مدت صادق آمد برین که خوانده است وقتی تذکر که گفته است فلیصل این ذکر
یعنی اگر یاد نیاورد آن نماز را لازم نیست بروی قضا یا جزا آن مقدر است دلیل میکند برای مذکور ای
اذا ذکر فیصلها و لازم نیست که مترتب شود جزا بر شرط فی الحال بلکه لازم است که مترتب شود جزا
بر شرط فی الجمله و در بعضی نسخ فیصلها است بذکر ضمیر مفعول لا کفارة لها الا ذلک نیست
کفارة برای آن نماز مگر خواندن همان نماز وقت یاد آمدن گفته است صاحب خیر جاری درین دلیل است
برانکه نیست وقت تذکر وقت ادای آن نمازی که فراموش کرده است آن را چنانچه ظن کرده اند بعضی
زیرا که کفارة نمی باشد مگر در گناه و خطاب ستر بعضی گفته اند که مبادرة در قضا واجبست وقتی که باشد
فوت بی عذر و مستحب است که باشد بعذر و درین تامل است زیرا که لفظ حدیث دلالت نمیکند بر
وجوب قضا در اول وقت تذکر بلکه بر قضا بعد آن پس دلالت نمیکند بر وجوب قضا در اوقات
منهیه چنانچه گفته اند بعضی علما اقم الصلوة لذکری بر بای دار نماز را وقت یاد من گفته است
صاحب خیر جاری لذکری بیک لام و بکسر را مهمله است و در بعضی نسخ چنانچه در قسطلانی است للذکر
بدو لام و فتح را مهمله بعد آن الف مقصوره بستر اختلاف کرده شده است در مراد آن بعضی
گفته اند که مراد لتذکیری لک ایاها است و بعضی گفته اند ذکر امی است و بعضی گفته لذکر صلوانی است
گفته است عینی که گفته است نور بشتی این آیه احتمال دارد وجوه بسیار یرا از تاویل لیکن واجب آنست
که رجوع کرده شود بسوی وجهی که موافق حدیث باشد پس معنی آن اینست که بر بای دار نماز را وقتی که یاد
آری آن نماز منسیه را زیرا که وقتی که یاد کرد نماز را یاد کرد الله تعالی را یا واقع شده است ضمیر الله
موقع ضمیر نماز برای شرف آن نماز و خصوصیت آن نماز و ذکر کردن این آیه برای استدلال است بر حکم
سابق و درین حدیث دلیل است برانکه شرایع من قبلنا شریعت است برما مادامی که وارد نشده
باشد یا معلوم نشود خصوصیت زیرا که امر در آیه وارد است مر موسی علیه السلام را قال کموسی
قال هماما سمعته یقول بعد اقم الصلوة لذکری گفت موسی ابن اسمعیل گفت

Marfat.com

همام شنیدم من قتاده را که میگفت بعد زمان روایت حدیث این آیه را که اقم الصلوة لذکری
از جهة استدلال بر ان و قال حبان حدثنا همام قال حدثنا قتادة قال حدثنا
انس عن النبی صلی الله علیه واله وسلم نحوه و گفت حبان بفتح حا مهمله و تشدید
با موحده حدیث کرد ما را همام گفت حدیث کرد ما را قتاده گفت حدیث کرد ما را انس از رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم مانند آن گفت عینی اشارت کرده است امام بخاری باین تعلیق
بسوی بیان سماع قتاده از انس زیرا که تصریح کرده است در ان تعلیق بحدیث زیرا که بوده است
قتاده از مدلسان و گفت عینی نیز که اختلاف کرده شده است در انکه این آیه از کلام قتاده است
یا از کلام نبی صلی الله علیه واله وسلم و در روایت مسلم از حبان است که گفت قتاده و اقم الصلوة
لذکری و در دیگر روایت است مراورا از طریق مثنی از قتاده فرمود در رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
وقتی که خواب کند یکی از شما یا غافل گردد از نماز پس باید که بخواند آن نماز را وقتی که یاد آرد آن را
پس تحقیق منفرد شد اسد تعالی اقم الصلوة لذکری و این ظاهر است در انکه هم از کلام رسول است صلی
الله علیه واله وسلم کذا فی اخبر جاری **باب** قضاء الصلوات الاولی فالاولی
باب است در بیان قضاء نماز ها اول آن نماز که از همه نمازها اول فوت شده است پس آن نماز که بعد آن
فوت شده و بعد قضاء آن اولی این اولی گشته و در بعضی نسخ الصلوة است با فزاد و گفته است صاحب
خیر جاری اولی بر صیغه تانیث صفت صلوة است یعنی قضا کرده شود فائته اولی پس فائته ثانیه
پس و پس اولی اولی حقیقیه است یعنی مسبوق بهیچ کدام نیست و اولی ثانیه اضافیه است
یعنی سابق بر باقی حدثنا مسددة قال حدثنا یحیی قال حدثنا هشام قال
حدثنا یحیی هو ابن ابی کثیر عن ابی سلمة عن جابر حدیث کرد ما را مسدد
بن مسرهد گفت حدیث کرد ما را یحیی قطان گفت حدیث کرد ما را هشام دستوای
گفت حدیث کرد ما را یحیی آن یحیی ابن ابی کثیر است از ابی سلمه که صحابی است از جابر که صحابی
گفته است خز این نیست که گفته لفظ هو را آورده است ما بین یحیی و این زیرا که نفظ

Marfat.com

ابن ابی کنیر نیست از کلام هشام بلکه از کلام بخاری است که ذکر کرده است آنرا از جهت تعریف
یحیی و این نهایت احتیاط است در رعایت الفاظ شیوخ قال جعل عمر یوم الخندق یسب
کفارهم گفت جابر که شروع کرد عمر بن الخطاب رضی الله عنه روز حفر خندق که دشنام میداد
کفار قریش را فقال ما کدت اصلی العصر حتی غربت پس گفت عمر بن الخطاب رضی الله
عنه قریب نبوده ام من که بخوانم نماز عصر را تا که غروب شد یعنی آفتاب و در بعضی نسخ حتی غربت
الشمس است بذکر فاعل مظهر قال فنزلنا بطحان فصلی ما غربت ثم صلی المغرب
گفت جابر پس نازل شدیم ما در وادی از مدینه طیبه که بطحان نام دارد پس خواندند رسول خدا صلی الله
علیه وآله وسلم نماز عصر را بعد از غروب آفتاب پس خواندند نماز مغرب را آنگاه و
ما یکره من السمر بعد العشاء باب است در بیان چیزی که مکروه است از قصه
کردن و سخن گفتن بعد از نماز عشا گفته است صاحب خیر جاری یکره بر صیغه مجهول است و سمر بتحریک در
اصل بمعنی شب است و سخن گفتن دران کذا فی القاموس و در اصل سمر رنگ ماه است و قصه شب را
سمر برای آن میگویند که بیشتر یان اکثر در شب از ماه و لون آن قصه میکردند و مراد بما یکره من السمر حدیث
امر مباح است در شب زیرا که مکروه همان است بعد از نماز عشا و سخن حرام در هر وقت حرام است ولیکن
می شاید که حرمت آن بعد از عشا سخت تر باشد زیرا که اوقات و اماکن را دخل است در شدت و ضعف
حکم چیزی که واقع میشود دران نمی بینی تو که بدرستی حضرت علی رضی الله عنه غضب کرد بر کسی که سوال کرده
بود از او در موسم حج در روز عرفه در مکان شریف عرفات پس گفت حضرت علی رضی الله عنه او را
آیا درین مکان سوال میکنی از غیر خدا السامی من السمر والجمیع السمار والسامی ههنا
فی موضع الجمیع آن سامر مشتق از سمر است و جمع آن سمار است و سامر در قرآن در مقام جمع است
گفته است صاحب خیر جاری تحقیق مولف یعنی امام بخاری گاهی ذکر میکند تفسیر بعضی الفاظ و بیان
میکند صیغهای را که درمیان آنها اشتقاق است از جهت زیادتی فایده خصوصا آن الفاظی که در قرآن آمده
نا باشد مثل تفسیر برای آن الفاظ گفته است حق تعالی در قرآن سامرا تهجرون پس اشاره کرده است امام

بخاری بسوی آنکه آن سامر که در قرآن واقع است مشتق از سمر است و مستعمل میشود کاهی مفرد و می باشد
برین تقدیر جمع آن سُمّار بضم سین مهمله و تشدید میم مثل طالب و طلاب و کاهی مستعمل میشود جمع چنانچه کفته است
امام بخاری والسامر ههنا فی موضع الجمیع زیرا که واقع شده است در آیة فکنتم علی اعقابکم تنکصون
مستکبرین به سامرا تهجرون و شاید که آن اشارة باشد بسوی خبری که که آن مراد است از انچه که ذکر
کرده است در آیة کریمه کفته است کرمانی که قول بخاری الجمیع بمعنی جمع است حدثنا مُسَدَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمِنْهَالِ حدیث کرد ما را مسدد بن مسرهد
کفت حدیث کرد ما را یحیی قطان کفت حدیث کرد ما را عوف اعرابی کفت حدیث کرد ما را ابو المنهال بکسر
میم و سکون نون و نام او سیار بن سلامة است قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِی اِلَی اَبِی بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ
کفت ابو المنهال روان شدم من با پدر خود بسوی ابی برزه بفتح باء موحده و راء مهمله ساکنه و زای معجمه مفتوحه
و نام او فضله است ابن عبد الله اسلمی که صحابی است فَقَالَ لَهُ اَبِی حَدِّثْنَا کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
الله علیه واله وسلم یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَةَ پس کفت مر ابی برزه را پدر من سخن کن مرا که چکونه بود
رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که میخواند نماز فرض را یعنی در کدام اوقات میخواند نه چنانچه از جواب میشود
قَالَ کَانَ یُصَلِّی الْهَجِیْرَ وَهِیَ الَّتِیْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰی حِیْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ کفت ابو برزه
بودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که میخواندند نماز نیم روز را و آن نماز ایست که می نامید شما آن نماز را
اولی وقتی که مایل میکردد آفتاب بجانب مغرب از جهة استوا یعنی نماز ظهر را در اول وقت می خواندند وَیُصَلِّی
الْعَصْرَ ثُمَّ یَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلَی اَهْلِهِ فِی اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ وَالشَّمْسُ حَیَّةٌ وَمیخواندند نماز آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم نماز عصر را بسیار باز میکردید دی رفت یکی از شما بسوی اهل خود که بودند آن اهل او
در نهایة مدینه طیبه و حال آنکه آفتاب زنده است یعنی روشن و سپید است و تغیر و تبدل بدان راه نیافته است
وَنَسِیْتُ مَا قَالَ فِی الْمَغْرِبِ و فراموش کردم من چیزی را که کفت ابو برزه در بیان وقت نماز
مغرب قَالَ وَکَانَ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ کفت ابو برزه بوده اند رسول خدا صلی الله علیه
وآله وسلم که دوست میداشتند تاخیر نماز عشا را قَالَ وَکَانَ یَکْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِیْثَ

Marfat.com

بَعْدَهَا گفت ابو برزه وبودند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم کہ مکروہ میدا
شتند خواب را پیش از نماز عشا وسخن را بعد از نماز عشا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ
اَحَدُنَا جَلِيْسَهُ وَيَقْرَأُ مِنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ وبودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم کہ فارغ
میشدند از نماز فجر وقتی کہ میشناخت یکی از ما همنشین خود را ومیخواندند در نماز از شصت آیۃ تا صد
آیۃ ووجہ مطابقۃ حدیث باترجمہ ذکر وکان یکره النوم قبلها والحدیث بعدها است گفتہ است صاحب خیر جاری
کہ شاید آن کراہت برای خوف فوت جماعت باشد ودرین حث است بر انتظار طاعت زیرا کہ کس در ان
وقت مورث است کس را در ما بعد آن بطریق اولی واما خبری کہ نقل کردہ شدہ است کہ بد رسیدی بعضی
صحابہ رضی الله عنهم مکروہ نمیدانستند از پس آن نسبت بسوی کسی است کہ غلبہ کردہ است بران
خواب وخواستہ است کہ دفع کند از خود ومشغول شود بفراغ خاطر بعبادۃ بعد آن با اعتماد
بر تنبیہ در وقت جماعت بَابُ السَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ
باب است در بیان سخن گفتن وبحث کردن در بیان فقہ ونیکی بعد از نماز عشا وخیر بفتح خا معجمہ وسکون
یا مثناۃ تحتانیہ است نہ با موحدہ گفتہ است صاحب خیر جاری خاص کردہ است فقہ را بذکر با
وجود داخل بودن آن در خیر از جہۃ تعظیم بذکر آن وتنبیہ بر بزرگی مرتبۂ آن گفتہ عینی روایت کردہ است
ترمذی از حدیث عمر بن الخطاب رضی الله عنه کہ بد رسیدی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بودند کہ
سخن میکردند با ابو بکر صدیق رضی الله عنه بعد از نماز عشا در کاری از کارہای مسلمانان وگفت ترمذی
کہ این حدیث حسن است انتہی واستفادہ کردہ شدہ شب ووقت عشا در حدیث عمر بن الخطاب
از لفظ سمر کہ سمر سخن در شب است میباشد اکثر سخن شب در وقت عشا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حدیث کرد
مارا ابن الصباح بفتح صاد مہملہ وتشدید باء موحدہ وحاء مہملہ در آخر وآن عبارت است گفت حدیث
کرد مارا ابو علی حنفی ونام وی عبید الله بن عبد المجید است بتصغیر عبد اول گفت حدیث کرد مارا قرۃ
بن خالد بضم قاف وتشدید راء مہملہ قَالَ اِنْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتّٰى قَرُبْنَا

مِنْ وقتِ قِیامِهِ گفت قرة بن الخالد انتظار کشیدیم ما حسن بصری را وحال انکه درنگ کرد برما
تاکه نزدیک شدیم از وقت برخواستن وی از مسجد برای خواب یا از خواب برای تهجد واول وقت
اقرب است از روی معنی بحسب عرف واین معنی بر نسخه قربنا بصیغه متکلم مع الغیر است وبر نسخه
که دران قربنا است بصیغه صفت مشبه وبالف علامة نصب پس معنی چنان باشد
که انتظار کشیدیم ما حسن بصری را وحال انکه درنگ کرد برما تاکه شد درنگ او وبطؤ او نزدیک
از وقت برخواستن او فجاء وقال دعانا جیراننا هولاء پس آمد حسن بصری وگفت
در عذر درنگ کردن که خواندند مارا همسایگان ما ان مشار الیهم وجیران بکسر جیم جمع جار است
ثم قال قال انس بن مالک نظرنا النبی صلی الله علیه وسلم ذات لیلة
حتی کان شطر اللیل یبلغه فجاء فصلی لنا ثم خطبنا گفت حسن بصری گفت انس بن مالک
انتظار کردیم ما رسول خدا صلی الله علیه وسلم را یک شبی تاکه شد نصف شب که برسید
ان وقت انتظار را یا برسید ان وقت انتظار ان نصف شب را ونظرنا بمعنی انتظرنا
چنانچه در روایت دیگر بهمین لفظ است واین قول حسن بصری برای بیان انست که
انتظار ایشان ضایع نیست نزدیک خدا تعالی بلکه گفته اند که انتظار عبادت را فضیلت
همان عبادت است ودران تعلیم وارشاد است یا ایما بسوی اینکه تاخیر وی متضمن
بر خیری وشطر اللیل مرفوع است بر اسمیه کان وکان تامه است وبلغه استئنافیه یا حالیه است
واحتمال هست که باشد ناقصه وبلغه خبر ان باشد ودر بعضی نسخ شطر منصوبست بنا بر انکه
ضمیر مستتر که عاد سوی وقتی است که مستفاد از سیاق است در کان اسم ان باشد وشطر
اللیل خبر کان بود یعنی حتی کان وقت الانتظار شطر اللیل فجاء فصلی لنا ثم خطبنا
فقال الا ان الناس صلوا ثم رقدوا وانکم لم تزالوا فی صلوة ما انتظرتم
الصلوة پس آمد رسول خدا صلی الله علیه وسلم پس نماز خواندند برای ما یعنی امامت
کردند ما را پس خطبه فرمودند پس فرمودند در خطبه آگاه باشید بدرستی که مردم تحقیق

نماز خواندند بستر خوابیدند و بدرستی شما همیشه در نماز بید مادامی که انتظار نماز میکشید و در
بعضی نسخ لن تزالوا بنون است بدل میم نسخه اول بیان است برای کسب خیر در ماضی
و ثانی بحث است بر فعل آن در مستقبل پس اگر کوئی نوکه منتظر نماز را جازت کلام
کردن و خوردن و مانند آن پس چیست معنی بودن او در نماز میکوم من از جمه حصول ثواب او را
از جمیع جهات قال الحسن وان القوم لا یزالون فی خیر ما انتظروا الخیر
کفته است حسن بصری رحمه الله و بدرستی مردم همیشه در نیکی و عبادة اند مادامی که انتظار می
عبادة و نیکی را تعمیم کرد حسن بصری رحمه الله باین قول خود ان حکم را در جمیع خیرات قال
قرة هو من حدیث انس عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم کفت قرة که راوی
این حدیث است که ان قول حسن بصری که ان القوم لا یزالون الی اخره باشد ماخوذ است از حدیث
انس که روایت کرده است از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم کفته است در خبر جاری
این قول قرة برای دفع شبه است اسناد قول است بسوی حسن بصری یعنی قرة که هو
من حدیث انس کفته است برای فایده قول خود که قال الحسن باشد کفته است که اگر قال
الحسن نمیکفت چنان معلوم میشد که این نیز مقوله انحضرت است صلی الله علیه وآله وسلم درین
حدث و حال انکه این مقوله انحضرت صلی الله علیه وآله وسلم درین حدیث نیست و
کفته است عینی که ان قول حسن بصری که ان القوم لا یزالون الی اخره است از حدث
انس است که از انحضرت صلی الله علیه وآله وسلم روایت کرده است نه از حدث
حسن که روایت نموده است در نجا زیرا که حسن بصری تصریح نکرده است برفع آن
و نه بوصل بخلاف کلام اول که ظاهر است که از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم حدثنا
ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزهری قال حدثنی سالم بن عبد الله بن
عمر و ابو بکر بن ابی حثمة حدث کرد مارا ابو الیمان و نام وی حکم است بن نافع کفت
خبر داد مارا شعیب و ان ابن ابی حمزه است حمصی از ابن شهاب زهری کفت حدث کرد
مرا سالم بن عبد الله بن عمر بن الخطاب و ابو بکر ابن ابی حثمه بفتح حای مهمله و سکون تا مثلثه

نبت وی بسوی جد وی است برای شهره آن و بدر وی سلیمان است اَنَّ عَبدَ اللهِ بنَ عُمَرَ قالَ صَلَّی النَّبِیُّ
لیه و آله وسلم صَلوٰةَ العِشَاءِ فِی اٰخِرِ حَیوتِهِ که بدرستی عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما
گفت که خواند رسول خدا صلی الله علیه وسلم نماز عشا را در اخر حیوه خود فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِیُّ
صلی الله علیه وسلم فَقَالَ اَرَاَیتَکُم لَیلَتَکُم هٰذِهِ پس هر گاه که سلام نماز دادند
و فارغ شدند ازان استاده شدند رسول خدا صلی الله علیه وسلم پس فرمودند انحضرت صلی الله
علیه وسلم ایا می بینید شما شب خود را که ان شب است گفته است صاحب خبر جاری در
ارایتکم استفهام تعجب است و کاف حرفی است نیست موضع ازا از اعراب گفته است
کرمانی که گفته است تیمی معنی ارایتکم اعلمونی است و جواب امر محذوف است و تقدیر چنانست
ارایتکم لیلتکم هذه فاحفظوها و احفظوا تاریخها فَاِنَّ رَاسَ مِائَةِ سَنَةٍ لَا یَبقَی مِمَّن هُوَ الیَومَ
عَلَی ظَهرِ الاَرضِ اَحَدٌ زیرا که بدرستی سر صد سال یعنی در وقت تمام شدن صد سال ازین
شب باقی نخواهد ماند از انکسی که امروز است بر پشت زمین هیچ یکی گفته است صاحب خبر جاری
هیچ یکی که می بینید شما او را بر روی زمین یا می شناسید او را یا از ین جماعه حاضره نه تمام انکسی که بر روی
زمین است تا لازم اید قیام قیامت و شما نباشود حضرت حضرت علیه السلام را فَوَهَلَ النَّاسُ فِی
مَقَالَةِ رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم اِلَی مَا یَتَحَدَّثُونَ مِن هٰذِهِ الحَدِیثِ پس غلط کردند
مردم در فهم معنی قول رسول خدا صلی الله علیه وسلم و رفتند بسوی چیزی که سخن میکنند ازین
سخنان که بیان مراد میکنند از انچه حضرت صلی الله علیه و آله وسلم فرموده اند گفته است
صاحب خیر جاری وهل بفتح واو و با است و نقل کرده شده است و بکسر ها نیز و در بعضی نسخها
النبی است بجای رسول الله و نیست در بعضی نسخ لفظ و مراد غلطی است در تاویل مقالت
رسول صلی الله علیه و آله وسلم زیرا که حمل کرده اند قول انحضرت صلی الله علیه و آله وسلم را بر خلاف
مراد انحضرت صلی الله علیه و آله وسلم و ظن کرده اند بعضی از وشان که قایم خواهد شد قیامت
نزد انقضاء صد سال پس معنی یتحدثون بهذه الاحادیث یتاولون بهذه التاویلات و انما
قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم لَا یَبقَی مِمَّن هُوَ الیَومَ عَلَی ظَهرِ الاَرضِ و جز این

Marfat.com

گردن یکی ازیشان ولفظ اناس بضم همزه و در بعضی نسخ ناس بدون همزه است وَاَنَّ النَّبِیَّ صلی
الله علیه واله وسلم قال مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْهَبْ بِثَالِثٍ وبدرستی رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم فرمودند کسی که باشد نزد وی طعام دو کس پس باید که ببرد سوم را از
اهل صفه و در بعضی الاثنین معروف است وَاِنْ اَرْبَعٌ فَخَامِسٌ اوسادسٌ واگر باشد نزد وی
طعام چهار کس پس باید که ببرد پنجم را یا ششم را گفته است صاحب خیر جاری لفظ اربع مرفوع است
یا مجرور است وتقدیر اینست اِنْ کَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعٍ پس رفع اربع بقایم گردانیدن مضاف الیه است
بجای مضاف وجر آن بقایم گردانیدن او را بجای خود آن وباقی گذاشتن بر اعراب آن و لفظ
فخامس نیز معربست بدو اعراب مذکور پس جر بحذف جار است ای فلیذهب بخامس و رفع
بتقدیر فالمذهوب به معه خامس ولفظ سادس نیز معربست بدو اعراب مذکور وکلمه او برای تخییر است
ای فلیذهب بخامس اوسادس مع الخامس یا این تقدیر است که ان کان معه طعام خمسة فلیذهب
بسادس پس آن عطف جمله بر جمله است کذا فی القسطلانی بستر بدرستی ظاهر اینست که گفته می شد
وان کان معه طعام ثلثة فلیذهب برابع لیکن ترک کرده شده است ذکر آن از جهة اکتفا کردن بخبری
که فهم کرده شده است از حکم آن از حکم دو طرف آن وَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ رضی الله عنه جَاءَ بِثَلٰثَةٍ
وبدرستی ابوبکر صدیق رضی الله عنه آورد سه کس را از اهل صفه در خانه گفته است صاحب خیر جاری
لفظ ان بکسر همزه است و در بعضی نسخها بفتح آن است وَانْطَلَقَ النَّبِیُّ صلی الله علیه واله
وسلم بِعَشَرَةٍ وروان گردانیدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم ده کس را از اهل صفه یعنی
بسوی خانه روان گردند و در بعضی فانطلق است بفا گفته است کرمانی اگر گوئی تو که چرا انجا انطلق
گفت وانجا جار میکوم زیرا که محی منشی مقربست کسی را که مصاحب اوست وانطلاق منشی مبعد
ازان قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِیْ وَاُمِّیْ وَلَا اَدْرِیْ هَلْ قَالَ وَاَمْرَاَتِیْ وَخَادِمٌ بَیْنَ بَیْتِنَا وَبَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ
گفت عبدالرحمن بن ابی بکر پس شان اینست که من و پدر من و مادر من ونمیدانم که ایا گفته است
و زوجه من ویک خادم مشترک درمیان خانه ما وخانه ابی بکر صدیق رضی الله عنه در خانه بودیم گفته است

صاحب خیر جاری ظاهر بحسب معنی انست که گفته شود ضمیر عاید است بسوی جزئی که مفهوم است از ذکر
الخضرت صلی الله علیه واله وسلم طعام الاثنین از وجود طاعمان مران طعام را زیرا که طعام دو کس نمیباشد
مگر برای آن دو کس پس معنی اینست پس طاعم در خانهٔ ما بوده است من و پدر و مادر من بستر مذکور
در بعضی نسخ اینست ههنا ثلثة انا و هو عبد الرحمن و ابویه و در بعضی نسخ هو مع الاب است
و در بعضی نسخ فلا ادری بفاست ولا ادری از کلام ابی عثمان است و خادم برفع عطف بر امرأتی
ما بر چیزی که در ما قبل انست و مراد از بین بیتنا و بین بیت ابی بکر یک خادم مشترک برای خدمت
دو خانه است و در بعضی نسخ بین بیتنا و بیت ابی بکر است بدون بین دوم و در بعضی نسخ بیتنا
و بین ابی بکر بدو نون است بدون ذکر بیت مضاف بسوی ضمیر متکلم و تحتین لفظ بین دوم
مضاف است بسوی ابو بکر و گفته است قسطلانی که نام امراة عبد الرحمن بن ابی بکر امیمه بن
عدی بن قیس است وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ تَعَشّٰی عند النبی صلی الله علیه واله وسلم وبدرست
ابو بکر صدیق رضی الله عنه طعام بیگاه خورد نزد رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم گفته است
صاحب خیر جاری تعشی یعنی خورد عشا را و غالبا بفتح عین هر سه طعام اخیر روز است نمر
لَبِثَتْ حَیْثُ صُلِّیَتِ الْعِشَآءُ بستر درنگ کرد ابو بکر صدیق رضی الله عنه در خانه خود وقتی
که خوانده شد نماز عشا در بعضی نسخ حتی است و در بعضی نسخ حین است بحاء حیث و صلیت
بضم صاد مهمله و کسر لام مبنی برای مفعول است و گفته است صاحب خیر جاری صُلِّیَتْ بر متکلم
معلوم است اگر کسی گوید که هرگاه درنگ کرد ابو بکر صدیق در خانه خود پس چرا مهمانان را در ان
وقت طعام نداد و منزل لازم می آید که ابو بکر صدیق رضی الله عنه در نماز عشا با انحضرت صلی
الله علیه واله وسلم حاضر نشده باشد میگوییم احتمال آنست که در انوقت طعام مهیا نشده باشد
یا ابو بکر صدیق رضی الله عنه در خانه خود در جای دیگر آمده درنگ کرده باشد و اعتماد بر پسر خود
کرده خبر مهمانان نگرفته باشد و جواب از عدم حضور ابو بکر رضی الله عنه با انحضرت صلی الله
علیه واله وسلم در نماز عشا انکه شاید کدام بشری مانع آمده باشد در انوقت از حضور پر نور و احتمال

Marfat.com

دارد که لبث ابوبکر صدیق رضی الله عنه در مسجد الخضرت صلی الله علیه واله وسلم باشد بستر رجوع
ابوبکر صدیق رضی الله عنه از مسجد بسوی الخضرت صلی الله علیه واله وسلم در خانه باشد و الخضرت صلی الله
علیه واله وسلم بعد از نماز عشا پیش از ادار رواتب داخل بیت شریف شده باشند و ابوبکر صدیق
بعد از ادار رواتب رجوع از مسجد جانب بیت الخضرت صلی الله علیه واله وسلم کرده شرف صحبت را
دریافته باشند باین طریق هر دو شبه نفی تکلف میشود لیکن هیچ کدام شارح بخاری جانب
این احتمال نرفته والله اعلم بالصواب ثُمَّ رَجَعَ حَتّٰی تَعَشّٰی النَّبِیُّ صلی الله علیه واله
وسلم بستر باز آمد ابوبکر صدیق رضی الله عنه بسوی الخضرت صلی الله علیه وسلم پس درنگ کرد
ابوبکر صدیق رضی الله عنه نزد الخضرت صلی الله علیه واله وسلم تا انکه طعام بیگاه خوردند رسول
خدا صلی الله علیه وسلم گفته است از انجا معلوم که تعشی نبی صلی الله علیه واله وسلم بعد از رجوع
ابوبکر بود و از ما تقدم مفهوم شد که پیش از رجوع ابوبکر رضی الله عنه روی نمود پس وجه جمع
اینست که بیان حال ابی بکر بود در عدم احتیاج وی بسوی طعامی که نزد اهل او بود و دوم شوق
و دوم شوق قصه بر ترتب واقع یا اول بیان تعشی ابی بکر بود و دوم تعشی رسول خدا
صلی الله علیه واله وسلم بیان نمود گفته است صاحب خیر جاری ظاهر انست که رسول خدا
صلی الله علیه وسلم تعشی نکردند با ابوبکر صدیق رضی الله عنه از جهة ایثار کردن طعام را بر مهمانان
یا برای غیر آن واگرنه لازم می اید تکرار تعشی الخضرت صلی الله علیه واله وسلم وان غیر ظاهر است
از احوال صلی الله علیه واله وسلم واگرچه باشد برای مراعات ضیف فَجَاءَ بَعْدَمَا مَضٰی
مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ پس امد ابوبکر صدیق رضی الله عنه بسوی خانه خود بعد گذشتن از
شب چیزی که خواسته بود الله تعالی قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ وَمَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ گفت
ابوبکر صدیق رضی الله عنه را او قَالَتْ ضَيْفُكَ گفت ابوبکر صدیق رضی الله عنه را زن وی
وچه چیز نگاهداشت ترا از مهمانان تو یا گفت آن زوجه ابوبکر رضی الله عنه ضیفک یعنی بصیغه
مفرد باراده جنس مهمانان و در بعضی نسخ ما حبسك بی واو است و نام زوجه اوام رومان

Marfat.com

بضم را مهمله و فتح آن وگفته اند سهیلی نام او دعد است وگفته اند غیر او که نام او زینب است و قول او
او ما لت ضیفک نشک را و بست قال اَوَمَا عَشَّیتِهِم قالت اَبَوا حتی تجئ فَقَدْ عُرِضُوا
فَاَبَوا گفت ابوبکر صدیق رضی الله عنه مر زوجه خود را ایا در نگ کردی و طعام نخوراندی او
گفت زوجه وی قبول نکردند خوردن طعام تا که بیائی تو بحقیق حاضر اورده شدند اوشان عرض
طعام پس طعام را قبول نکردند گفته است صاحب خبر جاری در او عشیتهم همزه استفهام داخل است
بر واو عاطفه و معطوف علیه مقدر است بعد همزه و تقدیر آن اینست که آلم تکن عشیتهم
و فعل بر صیغه مخاطبه است و در بعضی نسخ اَوَمَا عَشَّیتِهِم بیاء مشناه تحتیه بعد نا مشناه فوقیه است
که متولد شده است از اشباع کسر تا فوقیه و در ابو اضمیر برای اضیاف است و همچنان ضمیر در قول
وی قد عرضوا بر صیغه جمع از مجهول و بر نسخه که از معلوم است ضمیر برای مراة و خادم و ولد است
و این کلام از ان زوجه است بیان عذر است در تاخیر طعام خوراندن اوشان و این از باب قلب است
مثل عرضت الحوض علی الناقه و غرض عرض طعام است بر اضیاف قَالَ فَذَهَبْتُ اَنَا
فَاخْتَبَأْتُ گفت عبد الرحمن بن ابی بکر پس رفتم من از انجا پس مخفی شدم از جهه خوف
مخاصمه پدر روی باوی و دشنام دادن پدر او را فَقَالَ یَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ پس گفت
ابوبکر صدیق رضی الله عنه مر زوجه خود را ای ثقیل ای جاهل یا دنی یا لئیم پس دعا کرد ابوبکر
صدیق رضی الله عنه از جهه طعن کردن بر ولد خود تقصیر را در حق مهمانان پس هر گاه ظاهر
شد او را که تاخیر از اضیاف بوده است رجوع نمود از ان و در لفظ غنثر چهار لغت است یکی
بفتح ثا مثلثه همچنان مضبوط است بخط ابن ماکولا و بضم اولی و صحیح ثالثه و اشتقاق آن بر ین
هر دو لغت از غثاره است و ان جهل است و بعضی گفته اند از غثره است و ان نوشیدن
آبست از غیر تشنگی و ان از حمق است این چنین دیده ام بر حاشیه قدیم بخط بعضی اکابر
بر نسخه عتیقه قسطلانی است در ان حالتی که موافق است مر عینی را بضم معجمه و ضم مثلثه و فتح
آن و تعرض نکرده است بفتح معجمه اولی و فتح ثالثه بنا بر چیزی که نقل کردیم ما آن اول و تحقیق

Marfat.com

بوده است ان نسخه که بران حاشیه مذکوره بود مضبوط بضم مهمله وفتح آن با فتح آن ثالثه مثلثه دران
حالتی که موافق بوده است با دو شرح مذکور ونون درمیان آن هر دو زایده است و روایت کرده
شده است عنتر بفتح مثناة فوقیه وآن مکسی است کبود وتشبیه داده است ابوبکر صدیق رضی الله عنه
زوجه خود را بان مکس ازجهة تحقیر و روایت کرده شده است بضم مهمله اولی وثالثه مثناة فوقیه سر زده
کرده است این را خلف حمام از ابی معقل وَقَالَ کُلُوا لَاهَنِیًّا لَکُمْ وگفت ابوبکر صدیق رضی الله
عنه مخاطب ساخته اضیاف را بخورید کوارا نشود طعام شما را کوارا شدنی گفته است قسطلانی گفت
ابوبکر صدیق این سخن اضیاف را ازجهة تادیب اوشان زیرا که تحکم کردند بر صاحب طعام بحضور یا او شان
والتفات نکردند بولد وی باوجود اذن وی اوشان را دران طعام خوراندن لیکن وارد نمیشود بران که
بعید است از سیاق زیرا که چیزی که ذکر کرده شده است پیش ازان مفهوم نمیشود ازان مگر انکه غضب
کرده است ابوبکر صدیق رضی الله عنه بر پسر خود وهیجنان بوده است کلام با اهل خود ونیز نزول برکت
در طعام که بعد ازین مذکور میشود مناسب است اکرام ضیف را وتوسف برای اوشان وزیاده کلمه لا
در لاهنیا لکم خالی نیست از تکلف وبعضی گفته اند که این بد دعا نیست اوشان را بلکه خبر است ازوشان
یعنی کوارا نشده است شما را طعام در وقت آن وبعضی گفته اند که ابوبکر صدیق رضی الله عنه خطاب کرده باین
کلام با اهل خود بس بنابرین میباشد کلام بر وتیره واحده ومناسب مر اکرام ضیف را ومعنی هنیا در اصل
رفق وعدم مشقت است فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اَبَدًا پس گفت ابوبکر صدیق رضی الله عنه قسم
خدا است نخواهم خوردان طعام را هرگز وَایْمُ اللّٰهِ مَا کُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَکْثَرُ
مِنْهَا وقسم خدا است نبودیم ما که بگیریم هیچ لقمه مگر که زیاده میشد وبلند میگردید طعام ان لقمه زیاده ازان
لقمه واین کلام از عبد الرحمن بن ابی بکر است وَرَبَوَ بالا شد وبر بالیدن درمیان قومی وافزون شدن
وایم الله جمله قسمیه است بتقدیر خبر آن یعنی ایم الله قسمی وهمزه دران وصلی است واصل ان یمین الله است
وجمع یمین برایمن است ازجهة کثرة استعمال بحذف دادندان را بحذف نون ویمن عبارة از قدرة است
قَالَ شَبِعُوا وَصَارَتْ اَکْثَرَ مِمَّا کَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ گفت عبد الرحمن بن ابی بکر سیر شدند وگردید

طعمه یاجفنه یعنی اکثر ازان مقدار که اول بوده است واکثر مثلثه است ودر بعضی نسخ اکبر است بباء موحده
بجای ثاء مثلثه فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوبَكْرٍ فَاِذَا هِيَ كَمَا هِيَ اَوْ اَكْثَرُ پس دید ابوبکر صدیق رضی الله عنه بسوی
اطعمه یاجفنه پس ناگاه ان اطعمه موجود است بیش از خوردن مردم باز زیاده از اول گفته است صاحب
خبر جاری یعنی در بادی نظر مثل اول مینمود وبعد از تعمق نظر زیاده ازان ظهور نمود واین قول مثل قول
حق تعالی است فِيْ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً وبنا بر ین منافات نیست درمیان قول وی فَاِذَا
هِيَ كَمَا هِيَ وبین ما قبله من انه یزید من اسفلها اکثر منها فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ يَا اُخْتَ بَنِيْ
فَرَاسٍ مَا هٰذَا پس گفت ابوبکر صدیق رضی الله عنه مر زوجه خود را که مادر عبد الرحمن بود ای
خواهر بنی فراس چیست این زیادتی در اطعمه گفته است قسطلانی فراس بکسر فا وتخفیف راء مهمله
واخر ان سین مهمله گفته است صاحب خبر جاری بوده است زوجه ابوبکر صدیق رضی الله عنه ام رومان
از قبیله فراس بن غنم بن مالک بن کنانه خطاب کرد او را بابن کلمه از جهة تعظیم مرتبه او ورفعت
شان او از جهة منوش گردانیدن مر دل ویرا زیرا که دیده بود اثر غضب ابوبکر صدیق رضی الله عنه
گفته است عینی این استفهام است از حال اطعمه یا تعجب است ازان قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ
هِيَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثٍ مَرَّاتٍ گفت آن زوجه ابوبکر صدیق رضی الله عنه
نیست چیز دیگر قسم سردی دو چشم من وسرور انست که بدرستی ان اطعمه اکنون بسیارند ازان اطعمه
که پیش از اکل بودند بسه مرتبه یعنی اکنون سه برابرانند گفته است احتمال است که باشد لا نافیه ومنفی
محذوف باشد یعنی لا شیئ غیر ما اقول وآن ما اقول قول ویست قرة عینی یا لا زاید است برای
تاکید و واو برای قسم است وقرة العین بضم قاف وتشدید راء مهمله تعبیر کرده میشود بان از سرور
ورویت چیزی که دوست میدارد آن را انسان وگفته میشود محبوب را قرة عین زیرا که وقتی که چشم
می بیند ازا قرار میکرد بران ونمیکرد دَ وجانب دیگر نگران یا مشتق از قر است بالضم وآن برد است
یعنی بسرور دل چشم سرد است وگفته است صاحب خبر جاری که سردی موافق تر است بمزاج چشم خصوصا
در بلاد حاره انتهی واین قسم مشهور است درمیان عرب قسم میکنند بآن برسبیل عادت وارادة

Marfat.com

نمیکنند اهل علم ازان تعظیم مقسم به که ممنوع است شرعا بلکه گردانیده شده است این کلمه بمنزله اداة تاکید
و بعضی گفته اند که اراده کرده است زوجه ابوبکر صدیق بقره عینی حضرت رسول خدا صلی الله علیه وآله
وسلم راذیرا که با نحضرت صلی الله علیه واله وسلم قرار میکردند چشمان حنانچه اطمینان میکردند بوی دلها
خوشی وخوبی است مرکسی راکه باشد انحضرت صلی الله علیه واله وسلم قرار چشم وی فَاَکَلَ مِنْهَا
اَبُوْبَکْرٍ وَقَالَ اِنَّمَا کَانَ ذٰلِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ یَعْنِی بِمِیْنِهٖ پس خورد ازان اطعمه یا ازخفته ابوبکر
صدیق رضی الله عنه وگفت جز ان نیست که بوده است آن از شیطان مراد میدارد واشارة میکند
جانب یمین خود وان قول ویست وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُ اَبَدًا گفته است صاحب خبر جاری هرگاه دید ابوبکر
صدیق رضی الله عنه برکت را در ان اطعمه وکرامت را پس اختیار کرد حنث را وتناول کرد طعام را
برای حدیثی وارد است در مثل آن که فرمودند انحضرت صلی الله علیه واله وسلم کسی که قسم خورد بر چیزی پس
دید غیر آن را بهتر ازان یعنی حنث بهتر دید از بر پس بکند همان چیز که خیر است ازان وکفارة بدهد از یمین
خود گفته است قسطلانی یا مراد ابوبکر صدیق رضی الله عنه بوده که نخواهم خورد با شما یا در ین ساعت یا از د
غضب وان مبنی بر جواز تخصص است در یمین نیت زیرا که اعتبار بخصوص سبب اگر باشد بعموم لفظی که
وارد است در ان جایز باشد تخصیص نیت لیکن در ین توجیه بر تقدیر ثبوت این شبهه میشود اگر یمین
مخصوص بود پس ذلک من الشیطان چرا گفت ابوبکر صدیق رضی الله عنه وحال انکه یاد نشد در یمین خود
ولفظ ذلک بکسر قاف وفتح آن ضبط کرده است قسطلانی ثُمَّ اَکَلَ مِنْهَا لُقْمَةً پس خورد ابوبکر
صدیق رضی الله عنه ازان اطعمه یک لقمه گفته قسطلانی وصاحب خبر جاری یعنی بار دیگر خورد از جهة خوش
گردانیدن دلهای اهل خود ومهمانان وگرفتن زیادتی برکت وتاکید کردن حرف دفع وحشت ازوشان وگفته است
عینی وگرمانی که اکل دو بار نبود لیکن ذکر آن دو بار شده زیرا که اول مبهم بود ثانی بیان اول کرده که این
اکل زیاده بر یک لقمه نبود تا وارد نشود زیادتی اکل حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه اگرچه باشد برای اکرام ضیف
ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَی النَّبِیِّ صلی الله علیه واله وسلم فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ بستر برداشته برد آن اطعمه را
ابوبکر صدیق رضی الله عنه بسوی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم پس صبح کرد آن اطعمه نزد انحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از جہۃ شکر کردن مر اللہ تعالی و مر نبی او صلی اللہ علیہ والہ وسلم را بر چیزی کہ حاصل شدہ ست او را از نعمت حصول کرامت برکت در طعام کہ ثلیجہ و ثمرہ خدمت و اتباع الحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ست وحال انکہ این کرامت در حقیقت معجزہ از معجزات الخضر نست صلی اللہ علیہ والہ وسلم

وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ وبودہ ست در میان ما و در میان یک قومی عہدی کفتہ ست صاحب خیر جاری یعنی عہد مصالحہ و در بعضی نسخ کانت بتاء ست و تانیث باعتبار مراد ست از مصالحہ بنا بر جزی کہ شناختی تو فمضی الاجل فَفَرَّقْنَا اِثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا پس کذشت مدت عہد پس آمدند ان قوم در مدینہ طیبہ پس تفریق کردیم ما دوازدہ مرد را و ممتاز کردانیدیم اوشان را و کردانیدیم باہر واحد یک فرقہ فا ففرقنا فصیحہ ست معطوف علیہ آن مقدر ست ای فجاؤا ففرقنا و در بعضی نسخ فعرفنا ست بعین مہملہ و تشدید راء مہملہ یعنی کردانیدیم ما اوشان را عرفا یعنی رؤسا جمع عریف و در بعضی نسخ فقرنیا ست مشتق از قری بمعنی ضیافت یعنی مہمان کردانیدیم ما دوازدہ مرد را اثنی عشر منصوب بنا بر حالیت ست و در بعضی نسخ مکتوب بالف ست بر لغت کسی کہ کردانیدہ ست مثنی را بالف در احوال ثلثہ

مَعَ كُلِّ رَجُلٍ اُنَاسٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کم مع کل رجل باہر مردی از ان دوازدہ مرد مردمان بودند و خدا دانا تر ست بانکہ چند کس بودند با ہر یک مرد و مع کل رجل ظاہر این ست کہ جملہ اسمیہ ست واقع سدہ ست حال و احتمال دارد کہ مستانفہ باشد و جملہ واللہ اعلم معترضہ ست و در بعضی نسخ بدون واو ست

فَاكَلُوا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ پس خوردند از ان اطعمہ ہمہ یا این مذکور مثل انست کہ کفتہ ست عبد الرحمن بن ابی بکر این شک از ابی عثمان ست کہ راوی ست از عبد الرحمن یعنی انچہ من از الفاظ ذکر کردم عین انست کہ عبد الرحمن ابی بکر کفتہ ست یا مثل آنست و مطابقہ این حدیث باترجمہ ظاہر ست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كتاب الاذان کتابیست

در بیان باکنمار کفتن کفتہ ست صاحب خیر جاری از عادت امام بخاری ست کہ ذکر میکند بسملہ را در اوایل کتاب و در بعضی نسخ باب الاذان ست و ساقط ست بسملہ در روایۃ قابسی و غیر ان چنانچہ نقل کردہ ست آن را عینی و در بعضی نسخ باب بدء الاذان ست با بسملہ باب بدء الاذان والاقامۃ باب ست

Marfat.com

در بیان ابتدای بانگ نماز و اقامت و اذان در لغت اعلام مطلق است و در شرع اعلام مخصوص است بالفاظ
مخصوصه در اوقات مخصوصه و مراد ببدء ابتدا است بسبب اختلاف کرده شده است در وقت شروعیت
اذان پس بعضی گفته اند که نازل شده است مشروعیت اذان همراه نماز و اکثر بر انند که مشروعیت
اذان بر و یا عبد الله ابن زید است و غیر وی و آن در سال اول از هجرت بود و قوله تعالی وَإِذَا
نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ و قول
خدا تعالی و اذا ناديتم الی اخره و معنی ان اینست و وقتی که اذان میکوئید و میخوانید شما مردم را بسوی
نماز میکیرند آن نماز و یا منادا را استخر به و بازی آن کرفتن اوشان تخریه و بازی بسبب انست که بدرستی
اوشان کروهی اند بی دانشان و قوله مرفوع است بتقدیر هذا باب یذکر فیه قوله تعالی و یا مجرور است بتقدیر
باب بدء الاذان و قوله برتقدیر اول عطف بر مرفوع است و برتقدیر ثانی عطف بر مجرور است و بنا بر اول
باب منون است و بنا بر ثانی مضاف است و در ین ایه دلیل است که اذان مشروع برای نماز است و کفته است
قسطلانی لا یعقلون را مفعول محذوف است یعنی نمی فهمند معانی عبادة خدا تعالی و شرایع او را استدلال
کرفته است بایه کریمه بر انکه مشروعیت اذان ثابت است بنص نبز و اکرچه روایت کرده شده است
که بدرستی کیفیت مشروعیت ثابت بوده است بر و یائی که دیده بود ند ان را بعض صحابه و قوله
اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ و قول خدا تعالی اذا نودی للصلوة من یوم الجمعه فاسعوا
الی ذکر الله و ذروا البیع معنی اینست وقتی که خوانده شد و اذان کفته شد برای نماز از روز جمعه
پس سعی بکنید و بروید برای شنیدن ذکر خدا تعالی که عبارة از خطبه جمعه است و بکذارید بیع و شرا را
کفته است صاحب خیر جاری مراد ازان اذان که واجب میشود سعی نزد آن اذان دوم است زیرا که
همان اذان بوده است در عهد انحضرت صلی الله علیه و آله وسلم و بعضی فقها کفته اند که مراد بان
اذان اول است زیرا که عبرة برای عموم الفاظ است نه بخصوص مورد و سعی نزد اذان اول مفید است
جزیرا که مفید است ازا سعی نزد اذان دوم بخلاف عکس آن حدثنا عمران بن میسرة قال
حدثنا عبد الوارث قال حدثنا خالد عن ابی قلابة عن انس حدیث کرد ما را عبد الوارث

بن سعید نا عمران بن میسرة بفتح میم وسکون یا مثناة تحتیه پس از سین مهمله گفت حدیث کرد ما را
عبد الوارث بن سعید گفت حدیث کرد ما را خالد حذاء از ابی قلابه بکسر قاف از انس رضی الله عنه
که صحابی است و در بعضی نسخ انس بن مالک است قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا
الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى گفت انس ذکر کردند صحابه رضی الله عنهم آتش را و چوبی را که نصاری میزدند
ان را و ذکر کردند یهود را و نصاری را گفته است صاحب خبر جاری یعنی هر گاه که بسیار شدند مسلمانان و خواستند
که نماز همه بگجا بخوانند پس ذکر کردند که چیزی وضع باید کرد تا بآن همه را خبر شود که وقت نماز شده است
نا همه آمده پیش آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم جمع و آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم همه را امامت
کنند و این فضلت بی بدل است همه دریابند پس ذکر کردند که هر یک جایی بلند آتش افروخته شود
نا همه آن آتش را دیده بیایند پس یاد کردند که یهود هم همچنین میکردند پس اگر ما هم چنین کنیم مشابهت
بیهود میشود و بآن سبب این را ترک کردند باز ذکر کردند که ناقوس باید زد نا همه آن آواز شنیده آمده
حاضر شوند بعد ازان یاد آوردند که نصاری چنان میکردند پس اگر ما هم چنین کنیم مشابهت نصاری
خواهد شد پس این را نیز ترک آوردند این موافق ظاهر سیاق است لیکن در بن چیز نیست و آن این است
که بدرستی آتش بود است برای مجوس و بوق برای یهود و ناقوس برای نصاری بنابر چیزی که
آمده است در حدیث انس رضی الله عنه که بدرستی وقتی حاضر میشدند نماز در زمان آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم پیش از مشروعیت اذان سعی میکردی در راهها و بآن حالتی که ندا میکرد الصلوة الصلوة
پس دشوار شد این بر مردم پس گفتند اگر بکنیم ما ناقوس برای خبر کردن مردم از وقت نماز پس فرمودند
رسول صلی الله علیه وآله وسلم آن برای یهود است پس گفتند بیفروزیم آتش را پس فرمودند آنحضرت صلی
الله علیه وآله وسلم آن برای مجوس است پس بنابرین در حدیثی که ما در صدد بیان آنیم ایجاز است در بیان
گویا که گفته شده است ذکر کردند آتش را و ناقوس را مثلا پس ذکر کردند مثلا پس ذکر کردند یهود و نصاری را
مثلا و مذکور بر سبیل منع نمیکند وجود غیر وی را اگرچه باشد بتغیر فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ
لَا يُوتِرَ الْإِقَامَةَ پس امر کرده شد بلال که بگوید کلمات اذان دو دو بار و بگوید کلمات اقامت یک یک

Marfat.com

بار گفته است فسطلانی شفع بفتح اول وثالث وسکون شین معجمه باین معنی که بگوید الفاظ اذان را
دو دو بار مگر الله اکبر که آن چهار بار است ومگر کلمه توحید در آخر آن که ان یکبار است پس مراد شفعیه
اکثر کلمات آنست ومراد ازان بوتر الا اقامة اینست که یکیکبار بگوید الفاظ ان را مگر لفظ اقامة که آن
دو نوبة است پس درین نیز باعتبار اکثر کلمانست واستنباط کرده شده است از قول وی فاخر وجوب
اذان وجمهور برین اند که آن سنت است وجواب داده اند قایل بوجوب را باینکه امر جزاین نیست که واقع
شده است بصفت اذان در بودن آن شفع نه برای اصل اذان ولفظ یوتر بضم یاء مضارع وتخنیه وکسر تاء
مثناة فوقیه است گفته است عینی کلمات اذان مثنی مثنی وکلمات اقامت فرادی فرادی مذهب شافعی
واحمد است وآن حدیث مسند ابشانست ومذهب امام ابوحنیفه در اقامت نیز تشفیع است وتمسک
کرده است برای مذهب خود باحادیث صحیحه که دال اند بر تثنیه اقامت بنا بر چیزی که ما ذکر خواهیم کرد درین
نزدیکی وآن احادیث حجة است بر شافعی وروایت کرده شده است از علی رضی الله عنه که یکی از موذنان وتر
گردانید اقامت را پس گفت حضرت علی رضی الله عنه اورا دو دو بار بگو وروایت کرده است شعبی که
بدبر سنی گفت حضرت علی رضی الله عنه که اول کسی که افراد کرده است در اقامت معاویه بوده است
وگفته است مجاهد بوده است اقامت در زمان آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم مثنی مثنی تا که ناقص
گردند امر ایشان ظالمان برای حاجتی که اوشان را بوده است حَدَّثَنَا محمود بن غیلان قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ حدث کرد مارا محمود بن غیلان
بفتح غین معجمه عدوی مروزی گفت حدث کرد مارا عبد الرزاق بن همام گفت خبر داد مارا ابن جریج بضم
جیم اولی وفتح راء مهمله ونام او عبد الملک است گفت خبر داد مرا نافع معتق عبد الله عمر بن الخطاب رضی الله
عنه كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ لِلصَّلٰوةِ لَيْسَ يُنَادِي
بِهَا بوده است عبد الله بن عمر که میگفت بودند مسلمانان وقتی که آمدند در مدینه طیبه از مکه مبارکه جمع
میشدند ومعین میکردند وقت را برای نماز تا بیایند در مسجد نبوی وبا آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
اقتدا نموده نماز خوانند وبدا کرده نمیشد برای نماز در آن وقت ویتحینون مفعلون است از حین وان وقت است

یعنی تعمن میکردند اوقات نماز را تا دریابند آن را در وقتش گفته است صاحب خیر جاری ضمیر بها برای صلوات
وضمیر لیس برای شان است که اسم آنست وبعضی گفته اند که لیس حرف است مستعمل شده است بغیر اسم
وخبر بمنزله مایا لا وقول وی ینادی مبنی برای مفعول است فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
اِتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى پس باهم دیگر گفتند صحابه بکروزی دران ندا پس گفتند
بعضی ازانها بگیرید ناقوسی را مثل ناقوس نصاری در صراح گفته ناقوس چوب ترسا که بوقت نماز گفته است
صاحب خیر جاری اتخذ وا بصیغه امر است بدانکه این حدیث منافی است بظاهر خود حدیثی را که روایت
کرده شده است از عبد الله بن زید که ان صریح است در انکه امر فرمودند الحضرت صلی الله علیه واله وسلم
بگرفتن ناقوس واین حدیث ظاهر است در انکه بعضی صحابه امر کردند وجواب ظاهر آنست که امر الحضرت صلی الله
علیه واله وسلم بعد از مشاوره مذکوره بوده است حالا نچه مفهوم میشود از کلام بعضی شراح ومفهوم میشود
ازان که قرار یافت رای بعد ان مشاوره بر ناقوس بستر مقرر شد اذان بر وی بعد ان تقرر ناقوس بعد ازان
مقرر کرد اذان را وحی وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ گفتند بعضی صحابه دیگر بلکه بگیرید
بوق را مثل شاخی که بوده است که یهود دران نفخ میکردند برای اعلام گفته است کرمانی نسبت مناسبات
درمیان این ودرمیان ماتقدم ازانکه انش بود برای یهود برای جواز بودن دو امر اوشان را ولفظ بوق
بضم باء موحده الخزی که دران دمیده میشود فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ پس
گفت عمر بن الخطاب رضی الله عنه ایا امر نمیکنید ونمیفرستید بکردی را که بخواند مردم را برای نماز فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ پس فرمودند رسول خدا
صلی الله علیه واله وسلم ای بلال خیز پس بخوان مردم را برای نماز پس ظاهر آنست که ان اعلام نه
بر صفت اذان مشروعه است بلکه بوده است اخبار بحضور وقت نماز وگفته است کرمانی که لفظ
قم حجه است برای مشروعیه قیام برای اذان وبرانکه جائز نیست نشسته اذان گفتن گفته است عینی
اگر بگوئی تو که ترجمه در بدا اذان بوده است وحدیث دلالت میکند برانکه رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
امر کردند بلال را بندا برای نماز ومفهوم نمیشود ازان اذان معهود میگویم من دلالت میکند بران زیرا که

Marfat.com

اسمعیل اخراج کرده است این حدیث را و لفظ وی فاذن بالصلوة است و بجنس گفته است ابو بکر بن العربی
که مراد اذان مشروع است و اگر مسلم داریم که مراد ازان مشروع نیست مطابقه در ترجمه و حدیث موجود است
باعتبار انکه امر الحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بلال را برای نماز بوده است در اول امر در ین باب باب
الْأَذَانُ مَثْنَىٰ مَثْنَىٰ بابست که ذکر کرده میشود دران که کلمات اذان دو دو بار است صاحب خیر جاری
که در قسطلانی گفته که مثنی مثنی بعشر تنوین است بانکر بر برای تاکید و در بعضی نسخها بغیر نکر است گفته است
صاحب خیر جاری این باب باضافه است و در عینی گفته که این باقی است که ذکر کرده خواهد شد دران که
کلمات اذان دو دو بار است انتهی و این مشعر است بانکه باب منون است و ما بعد آن مبتدا و خبر است
در کرمانی گفته که چیست فایده در تکرار ان لفظ و حال انکه تکرار معنی مستفاد است از صیغه مثنی زیرا که آن
معدول است از اثنین میگویم من اول برای افاده تثنیه است برای هر لفظ اذان و ثانی برای هر فرد
اذان یعنی اول برای تثنیه اجزاو دوم برای تثنیه جزئیات یا دوم برای مجرد تاکید است حدثنا

سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ
حدث کرد ما را سلیمان بن حرب از وی گفت حدث کرد ما را حماد بن زید ابن درهم از سماک
بکسر سین و تخفیف میم ابن عطیه از ایوب سختیانی از ابی قلابه بکسر قاف و نام وی عبد الله بن زید
حرمی بصری است عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُوتِرَ الْاِقَامَةَ از انس بن
مالک رضی الله عنه گفت انس رضی الله عنه که صحابی است امر کرده شد بلال بانکه دو دو بار بگوید کلمات
اذان را و یک یک بار بگوید کلمات اقامت را مگر کلمه قد قامت الصلوة را که ان را دو بار بگوید و اقامت
نام این کلمه است و تمام این کلمات را اقامت میگویند بطریق تسمیه شی باسم جزء حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حدث کرد ما را خالد حذا ابن مهران از ابی قلابه محمد ابن سلام گفت خبر داد مرا عبد الوهاب
ثقفی گفت حدث کرد ما را خالد حذا ابن مهران از ابی قلابه و نام وی عبد الله بن زید است از انس
بن مالک رضی الله عنه که صحابی است قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ذَكَرُوا اَنْ يَعْلَمُوا وَقْتَ

الصلوٰۃ بشیٔ یعرفونہ گفت انس بن مالک ہرگاہ بسیار شدند مردم یعنی مسلمانان ذکر کردند کہ علامت
کنند کہ علامت کنند وقت نماز را بچیزی کہ می شناسند آن را و قال ثانی ماکید اول و کلمہ یعلموا بضم
اول و کسر ثالث ہست و بعضی بفتح اول و ثالث گفتہ اند فذکروا ان یعود وا نارا پس ذکر کردند
صحابہ کہ برفروزند آتش را مثل مجوس گفتہ میشود اَوَ دَرَیْتُ النارای اشعلتہا یعنی افروختم من آتش را
او یضربوا ناقوسا یا بزنند ناقوس را مثل نصاری فامر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر
الاقامۃ پس امر کردہ شد بلال کہ جفت سازد اذان را و طاق سازد اقامت را یعنی کلمات اذان را
دو دو بار گوید و کلمات اقامت را یک یک بار گوید باب اَلْاِقَامَۃُ وَاحِدَۃٌ اِلَّا قَوْلَہٗ قَدْ
قَامَتِ الصَّلٰوۃُ این باب بتنوین ہست اقامت یک بار ہست مگر قول ان اقامت گوید قد قامت
الصلوٰۃ کہ این دو بار ہست و مراد از وحدۃ اقامت اینست کہ کلمات اقامت یک یک بار گوید مگر
کلمہ قد قامت الصلوٰۃ کہ ان را دو بار گوید الاقامۃ مبتدا ست و واحدۃ خبر آنست عقد کردہ است
این باب را امام بخاری از برای بیان انکہ کلمات اقامت فرادی ہست مگر قد قامت الصلوٰۃ کہ آن
مثنی ہست باوجود انکہ ہمہ این از ما سبق مفہوم شدہ از جہت تکثیر اسناد و تنبیہ بر انکہ بودن الفاظ
اقامت مفردہ مقصود بالذات نیست بخلاف بودن الفاظ اذان مثنی مقصود بالذات ست و غرض وی
حجہ قایم کردانیدن ست بر حنفیہ کہ قایلند بودن الفاظ اقامت نیز مثنی و استدلال کردہ اند بحدیثی کہ
مشہور ہست کہ بدرستی بلال بودہ ہست کہ تثنیہ میکرد در اقامت تا وفات خود و بحدیث عبد اللہ
بن زید کہ بودہ اند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ امر میکردند بشفع کردن در اذان و اقامت
حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا اسمٰعیل بن ابراہیم قال حدثنا خالد الحذاء
عن ابی قلابۃ عن انس حدث کردما را علی بن عبد اللہ بن جعفر گفت حدث کردما را اسمٰعیل
بن ابراہیم گفت حدث کردما را خالد حذار از ابی قلابۃ از انس بن مالک کہ صحابی ہست رضی اللہ عنہ
قال امر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ گفت انس امر کردہ شد بلال بجفت
گردانیدن اذان و بطاق گردانیدن اقامت قال اسمٰعیل فذکرتہ لایوب فقال الا الاقامۃ

Marfat.com

گفت اسمعیل مذکور بس ذکر کردم من الحدیث خالد را برای ایوب سجستانی بس گفت مکر اقامت
یعنی مکر لفظ قد قامت الصلوة را و در بعضی نسخ فذکرت بغیر ذکر ضمیر مفعول است باب
فضل التاذین بابست در بیان فضلت اذان گفتن گفته است عینی تاذین مصدر اذن است
بتشدید و ان مخصوص است در استعمال باعلام وقت نماز در خیر جاری گفته این باب باضافه است

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ حدث کرد مارا عبد اللہ بن یوسف گفت خبر داد مارا امام مالک از ابی الزناد بکسر زا معجمہ و نون
خفیفہ و نام او عبد اللہ است ابن ذکوان از اعرج عبد الرحمن بن ہرمز از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
کہ صحابی است اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قَالَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ
الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاذِيْنَ کہ بدرستی رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم
فرمودند وقتی کہ اذان گفتہ شود برای نماز پشت میدہد شیطان دران حال کہ مر او را باد بس
میرود با واز تا نشنود اذان را و در بعضی نسخ النبی است بجای رسول اللہ و ادبار شیطان از اذان
از برای آنست کہ اذان مشتمل است بر اصول معارف الٰہیہ و دائی است بسوی چیزی کہ ان عماد
دین است زیرا کہ نماز عبادتی است جامع مر جمیع عبادات را و مشعر است بسوی چیزی کہ بآن حاصل است
سعادت دارین و ہر واحد ازان ہا سبب است برای نفرت شیطان و ضعف آن پس چگونہ باشد
وقتی کہ ہمہ جمع باشند۔ و ضراط بضم ضاد معجمہ آخر آن طاء مہملہ او از بادی کہ موجب حدث است و لفظ
ضراط مبتدا است و لہ خبر آنست و جملہ حالیہ است بر مذہب ابن مالک و آن مذہب راجح است کہ موافق
آن را ظاہر قران و احادیث و راضی بآنست طبع مستقیم بتاویل در ہر کلام بدون ضرورت داعیہ بسوی
ان بلکہ برای مجرد رعایت قاعدہ نحویہ کہ اختیار کردند آن را و در بعضی نسخ بواو است بسر ضراط شیطان
برای آنست نامشغول گردد بان نفس آن و حال انکہ ان در حالت ادبار است و شایستہ است بدو اب
بلکہ دور تر ازان زیرا کہ دواب گاہی صادر میگردد ازانہا باد نزدیک روست دشمن فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ
اَقْبَلَ پس وقتی کہ تمام گردد ازان باز روی می آرد و قضی بمعلوم و مجہول ہر دو روایت است حَتّٰى اِذَا

Marfat.com

ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ تا وقتی که اقامت گفته شود برای نماز ادبار میکند گفته است صاحب خر جاری مراد بثوب انجا
اقامت است وعامه نمیشناسند از ثوب مگر قول موذن اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وتثویب در لغت بمعنی
اعلام است بشی حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ تا که تمام میکرد دو اقامت اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ روی
می آرد تا که خطره بیندازد در میان آدمی ونفس وی ومراد از نفس دل وی است وبعضی گفته اند که این تمثیل است از نهایت
قرب آن ویخطر بفتح یا مثناة تحتیه وکسر طا مهمله بر صیغه معروف از مجرد یعنی حتی یوسوس ومنصوبست بحتی واین
بر تقدر ضم آن خانچه در بعضی نسخ است بمعنی دنو است وبعضی گفته اند بکسر است در هر شی وبضم ضعیف است
کذا فی العینی یَقُولُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا میگوید یاد کن فلان کار یاد کن فلان کار گفته است کرمانی اگر بگوئی تو
که چگونه متصور میشود خطور وی میان مرد ونفس وی وحال انکه آن هر دو عبارت از شی واحد اند میگویم من یا مراد
بنفس روح وقلب است خانچه قول خدای تعالی است اِنَّ اللّٰهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ویا این تمثیل است
برای غایت قرب آن پس اگر بگوئی که چگونه میگریزد شیطان از اذان ونمیگریزد از نماز وحال انکه در ان قراءة
قرانست میگویم من برای جزی که دیده است از اتفاق بر اعلان بشهادة توحید واقامت شعار شریفه واز نزول
رحمت عامه بر انسان لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُهُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى یاد میدهد جزی را که هرگز
نبوده است که یاد آرد آن را تا که میگوید مرد که نمیشناسد که چند رکعت خوانده است از نماز گفته است عینی مطابقه
حدث با ترجمه از حیثیت کریختن شیطان نیست از اذان چه اگر نمیبود فضل عظیم مراذ انرا که متاذی می شود از ان
شیطان نمیگریخت ازان پس از حصول این فضل برای تاذین حاصل میشود مر موذن را نیز زیرا که ان تا وین
قایم نمی شود مگر با موذن باب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ بابست در بیان حکم بلند کردن آواز باذان وَ
قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَذِّنْ اَذَانًا سَمْحًا وَاِلَّا فَاعْتَزِلْنَا وگفته است عمر بن عبد العزیز مر موذن خود را
که اذان بگو اذان گفتنی سهل نی تعنی واگرنه دور شو از ما ودر قسطلانی گفته که یک موذنی اذان میگفت پس
طرب کرد در اذان خود پس گفت او را عمر بن عبد العزیز اذان بگو بغیر نغمات وتطریب واگرنه بگذار منصب
تاذین را زیرا که دشوار آمد بر وی یعنی باذان پس اگر گوئی که در حدث نهی واقع شده است از تطرب پس
چیست وجه مطابقه در میان ترجمه وحدث جواب داده شده است باینکه مولف اراده کرده است که هر آواز

بلند محمود نیست مکر آواز بلند که مطرب نباشد ولفظ سمع بفتح سین مهمله وسکون میم است وکفته است صاحب خیر جاری
وجه مطابقه باترجمه باعتبار چیزیست که اشاره کردیم مابسوی آن ازینکه باب منعقد است برای بیان حکم رفع صوت باکیفیت
مخصوصه باینکه نباشد بطرب تا مترتب بران اجر حدثنا عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالك عن
عبد الرحمن بن عبد الله ابن عبد الرحمن بن ابی صعصعة الانصاری ثم المازنی عن ابیه
حدیث کرد مارا عبد الله بن یوسف تنیسی کفت خبر داد مارا مالک وآن ابن انس است ازعبد الرحمن بن عبد الله
ابن عبد الرحمن بن ابی صعصعه بمهلات مفتوحات مکرعین اولی که ساکنه است ونام وی عمرو است ابن زید
انصاری بستر مازنی بزای معجمه ونون ازپدر خود عبد الله أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ
إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ که بدرستی شان اینست که خبر داد آن عبد الله آن عبد الرحمن را
که بدرستی ابو سعید خدری کفت عبد الله بن عبد الرحمن راکه بدرستی می بینم من ترا که دوست میداری
کوسپندان را وصحرا را وخدری بضم خاء معجمه وسکون دال مهمله است کفته است صاحب خیر جاری کویا که بود است
عبد الله متنفر از مخالطه مردم وعمل کننده بجدتی که وارد است در عزلت از مردم وخروج بسوی جبال کوسپندان تا
حاصل شود قوت خصوصا نزد نزول فتنها وتحقق بوده است ان عمل سلف باچرانیدن کوسپندان فَإِذَا كُنْتَ
فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ پس وقتی که باشی تو در کوسپندان
خود یا در صحرا خود پس اذان بکوئی برای نماز پس بلند کن اواز خود را باذان ودر بعضی نسخها بالصلوة است
فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ پس بدرستی
شان اینست که نمیشنود تا جائی که میرسد آواز موذن جن وانس ونه هیچ چیزی مکر که شهادة خواهد داد برای
آن موذن روز قیامت ودر بعضی نسخ الا یشهد له است بصیغه مضارع معلوم وکفته است صاحب خیر جاری
مدی صوت الموذن ای غایته ومراد از شئ حیوان وملک است ازانکسی که از اهل سماع است پس متناول نیست
جمادرا واحتمال است که عام باشد واین عطف از قبیل عطف عام بر خاص است وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وکفته است ابو سعید خدری شنیده ام من ان قول را از رسول خدا
صلی الله علیه وآله وسلم که لا یسمع الی اخره باشد باب مَا يُحْقَنُ بِالْأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ بابست

در بیان چیزی که باز داشته می شود از رنجن بسبب اذان از خونها گفته است صاحب خیر جاری یعقن بجا مهمله پس از
قاف بر صیغه مجهول یعنی بایست در بیان حبس از خونها و منع از تعرض انها بسبب سماع اذان از اهل آن حدثنا

قتیبة قال حدثنا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس بن مالك حدیث کرد مارا قتیبه بصیغة
تصغر از انس بن مالک رضی الله عنه که صحابی است ان النبی صلی الله علیه واله وسلم کان اذا غزا بنا
قوما بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بود وقتی که جنگ میکردند بجا با قوم کفار لم یکن یغزینا
یغیر بنا حتی یصبح وینظر فان سمع اذانا کف عنهم نبودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که تیز کنند
ان قوم تا که فجر میکردند و انتظار میکردند یا نظر و تامل میکردند پس اگر میشنیدند اذانی را باز می ماندند و مانع می امدند
از غارت انها برای خوف انکه باشند در انها مسلمانی و این معنی بر نسخه ایست که در ان یغزینا است از اغزا و اگر نسخه
یغیر بنا باشد معنی چنان باشد که غارت نمیکردند بجا می انتظار شنیدن اذان از ان قوم پس اگر می شنیدند اذانی
باز می ماندند از خون ریختن انها پس محفوظ می ماند بسبب اذان گفتن خونهای اوشان و مالهای اوشان
و بهمین حاصل شد مطابقة حدیث با ترجمه گفته است صاحب خیر جاری یغیر از اغاره است بعین معجمه و راء مهمله
و در بعضی نسخ بغزینا است از اغزا و در بعضی نسخ یغزو است از غزو گفته است و در فتح الباری در ین کلمه پنج
نسخه است بفتح یاء مثناه تحتیه بلفظ معلوم از غزو عمر مجزوم و مجزوم باینکه بدل است از لفظ یکن و از اغارة مرفوع
و مجزوم و اغزا مرفوع و کف بتشدید فاء صیغه ماضی معلوم و ضمیر فاعل در افعال مذکوره راجع اند بسوی رسول خدا
صلی الله علیه وآله وسلم وان لم یسمع اذانا اغار علیهم واگر نمی شنیدند اذان غارت میزدند بر اوشان
گفته است قسطلانی اغار بهمزه است و گفته می شود غار ثلاثی نیز یعنی هجوم کرد بر اوشان یکبارگی بی علم اوشان
قال فخرجنا الی خیبر فانتهینا الیهم لیلا فلما اصبح ولم یسمع اذانا رکب ورکبت خلف ابی
طلحة گفت انس پس برامدیم ما جانب خیبر پس رسیدیم ما بسوی اهل آن خیبر در شب پس هرگاه که صبح کردند
رسول خدا صلی الله علیه وسلم و نشنیدند اذان را سوار شدند و سوار شدم من در پس ابی طلحه و نام او زید بن سهل است
گفته صاحب خیر جاری خیبر غیر منصرف است باعتبار قریه و ان بلغت بهود نام قلعه است گفته است کرمانی ابو طلحه
صحابی مشهور است و ان زوج ام انس است فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وسلم که هر آینه صوت ابی طلحه در لشکر

Marfat.com

بهتر است از کرده‌ای وروایت کرده شده است که بهتر است از صد مرد وان قدمی لتمس قدم النبی صلی الله
علیه واله وسلم وبدرستی یار من هر اینه مساس میکرد یار رسول خدا را صلی الله علیه واله وسلم وبان کلام
انس ابیان قرب خود میکند بانحضرت صلی الله علیه واله وسلم در راه رفتن یعنی متصل بانحضرت صلی الله علیه واله وسلم
در راه مرفتم کفته است قسطلانی قدمی بکسر میم است ولتمس بفتح میم است قال فخرجوا الینا بمکاتلهم ومساحیهم
کفت انس پس برآمدند اهل خیبر بسوی ما در ان حال که همراه داشتند زنبیلها و کلند ها کفته است صاحب خیر جاری
مکاتل بفتح میم جمع مکتل بکسر میم است وآن زنبیل است و در صراح کفته که مکتل زنبیلی که دوازده صاع بردارد
زیرا که اوشان غافل بودند از اغارة ومساحی جمع مسحاة است کلند وان مخرفه است که از اکلند میکوبند
فلما رأوا النبی صلی الله علیه واله وسلم قالوا محمد والله محمد والخمیس پس هرگاه که دیدند اهل خیبر
رسول خدا را صلی الله علیه واله وسلم کفتند آمد محمد قسم خدا است آمد محمد با لشکر کفته است صاحب خیر جاری لفظ محمد
مرفوع است بنا بر فاعلیت جاء مقدر ولفظ والخمیس منصوبست بنا بر انکه مفعول معه است وروایت کرده شده است
برفع نیز بنا بر عطف آن بر محمد ودر بعضی نسخ والخمس است بجای والخمیس بخاء معجمه بدل جیم با میم پس از با منقاد تحتیه
قال فلما رآهم رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال الله اکبر الله اکبر خربت خیبر
کفت انس رضی الله عنه پس هرگاه دید رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم لشکر کفتند دو بار و فرمودند که خراب
شد خیبر کفته است صاحب خیر جاری اکبر برفع وجزم هر دو روایت است وخربت بکسر را ماضی است وکلام
متضمن است بر دو جزوی که درمیان ان هر دو اسفاق است واین از محسنات است فرمودند الحضرت صلی الله
علیه واله وسلم این خبر را بوحی یا تفولا از دیدن ایشان بآلات تخریب انا اذا انزلنا بساحة قوم فساء صباح
المنذرین بدرستی ما وقتی که نازل می شویم در صحن سرای قومی پس بد بهت صباح ترسانیده شده کان
کفته است کرمانی ساحت فناست واصل ان فضائیست مابین خانها و در بعضی نسخ میان آنست که اذان
شعار است مردین اسلام را وان امریست واجب جایز نیست ترک آن واگر اهل یک شهری جمع شوند بر ترک
اذان وامتناع آورند مرستد بادشاه را قتل اوشان بر ان ترک اذان وکفته است بعضی جز این نیست که
محفوظ میشود خون باذان زیرا که در اذان کلمه شهادت است واقرار بنبی صلی الله علیه واله وسلم است

وصحیح نزد شافعیه وحنفیه ومالکیه انست که سنت است **باب** مایقولُ اذا سمع المنادی بابست در بیان چیزی که میگوید شنوندهٔ اذان واحتمال است که ما اسنفهامیه باشد وباب بتنوین باشد ومعنی چنین شود چه بگوید شخص وقتی که بشنود موذن راکه اذان میگوید گفته است صاحب خیر جاری منادی مفعول سمع است وفاعل آن ضمیر است که راجع است بسوی سامع که معلوم است از سیاق وراجع است بسوی ان ضمیر بقول

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حدث کرد مارا عبدالله بن یوسف تنیسی گفت خبر داد مارا امام مالک از ابن شهاب زهری از عطا ابن یزید لیثی بفتح لام بعد آن ما مشناة تحتیه ساکنه وبعد ان ما مثلثه از ابی سعید خدری رضی الله عنه که صحابی است اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه والہ وسلم قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه والہ وسلم فرمودند وقتی که بشنوید شما اذان را پس بگوئید مثل چیزی که میگوید موذن گفته است صاحب خیر جاری گفته است یعنی استدلال کرده اند اصحاب مایقول الحضرت صلی الله علیه وآله وسلم فقولوا بر انکه اجابت موذن واجب است برسامعان برای دلالت امر بر وجوب وهمین گفته است ابن وهب از مالکیه وظاهریه ایانی بینی که واجبست برسامعان قطع قرارة وترک کلام وسلام وردآن وهر عملی غیر ان اجابت پس ان همه علامات وجوبست وگفته است مالک وشافعی واحمد وجمهور فقهاکه امر درین باب برای استحبابست نه برای وجوب وهمین اختیار طحاویست وگفته است ثوری وقتی که باشد در نماز فرض یا نافله موافقه نکند سامع موذن را در قول وی پس وقتی که از نماز فارغ گردد بگوید مثل ان بستر ظاهر از لفظ ایحدیث انیست که بگوید سامع مثل چیزی که میگوید موذن در جمیع الفاظ اذان ولیکن مراد ازان انیست که موافقت بکند موذن را در اکثر کلمات ان وبگوید نزد سماع حیعلتین لاحول ولا قوة الا بالله خانچه در حدیث دیگر آمده است ووجه ان انست که این جوابست برای دعاء موذن واستجابت است مر طلب وی را مکر در الفاظ مخصوصه در ان فجر پس بحق سامع میگوید صدقت وبررت ومکر در لفظ قد قامت الصلوة پس بدرستی میگوید اقامها الله وادامها الله وموافقت بکند موذن را در باقی کلمات بدانکه مستفاد میشود از کلام عینی مذکور منع وضع ابهامین بر دو چشم رد سماع ان

محمدا رسول الله ومطابقه ایحدیث باترجمه ظاهرست حدثنا معاذ بن فضالة قال حدثنا هشام عن یحیی
عن محمد بن ابراهیم بن الحارث قال حدثنی عیسی بن طلحة انه سمع معاویة یوما حدث کردن مارا
معاذ بضم میم بن فضاله بفح فا رکفت حدث کرد مارا هشام دستوائی از یحیی ابن کثر از محمد بن ابراهیم بن الحارث
بنا رمثله کفت حدث کرد مرا عیسی بن طلحه بدرستی که شنید از عیسی بن طلحه معاویه بن ابی سفیان را
یک روزی فقال مثله الی قوله واشهد ان محمدا رسول الله پس کفت معاویه مثل قول موذن تا
قول وی واشهد ان محمدا رسول و در بعضی نسخ بمثله است و در بعضی نسخ مثله است بحذف جاره و این غایت
داخل است تحت مغیا حدثنا اسحاق قال حدثنا وهب بن جریر قال حدثنا هشام عن
یحیی نحوه حدث کرد مارا اسحاق بن راهویه کفت حدث کرد مارا هشام دستوائی از یحیی بن کثر مانند
آن حدیث سابق قال یحیی وحدثنی بعض اخواننا انه قال کفت یحیی بن کثر باسناد اسحاق بن
راهویه وحدث کرد مرا بعض برادران ما بدرستی شان امنست که کفت آن بعض اخوان ما کفته است حافظ
ابن حجر غالب است برظن من که آن بعض اخوان علقمه بن وقاص است از یحیی بن کثر دریافته است اورا
واکرنه پس یکی از دو پسر وی که عبد الله یا عمرو و بعضی کفته اند که او زاعی است لما قال حی علی الصلوة
قال لا حول ولا قوة الا بالله هرکاه کفت موذن حی علی الصلوة کفت معاویه لا حول ولا قوة الا
بالله پس نفی کرد از نفس خود قوة را و اقبال خیر و متوجه شد بسوی حول الله تعالی و قوة وی وقال هکذا
سمعنا نبیکم صلی الله علیه واله وسلم یقول وکفت معاویه همچنان شنیدم من نبی شما را
صلی الله علیه واله وسلم که میکفتند این در جواب حیعلتین باب استحباب الدعاء عند النداء باب است
در بیان دعا کردن نزد تمام شدن اذان حدثنا علی بن عیاش قال حدثنا شعیب بن ابی
حمزة عن محمد بن المنکدر وعن جابر بن عبد الله حدیث کرد مارا علی ابن عیاش بعین مهمله
ونشدید باء مشناة تحتیه وشین معجمه کفت حدث کرد مارا شعیب بن ابی حمزة بحاء مهمله وزای معجمه از
محمد بن منکدر از جابر بن عبد الله رضی الله عنه که صحابی است ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
قال من قال حین یسمع النداء که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فرمودند کسی که بکوید وقتی که

بشنود اذان را یعنی وقتی که موذن تمام کند و بشنود اخر اذان را کسی و خواند این دعا را اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ
التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ
معنی دعا اینست ای پروردگار این دعوت تامه که اذان سبت که داخل نمیشود در ان تغیر و تبدیل بلکه ان باقی است
تا روز قیامت و پروردگار نماز قایمه برای بقا ان روز قیامت بده محمد صلی الله علیه و اله وسلم را وسیله که ان
مرتبه شفاعت عامه سبت اگرچه مقدر سبت اعم رتبه از نزد حق برای انحضرت صلی الله علیه و اله وسلم و حاصل خواهد شد
انسان را البته لکن نفع طلب عامد میشود جانب طالب تا داخل باشد در ان کسان که تقدیر کرده شده
برای اوشان شفاعت پس خانچه انحضرت صلی الله علیه و اله وسلم واسطه اند در تبلیغ احکام و واسطه اند
در دخول دار السلام و بده انحضرت را صلی الله علیه و اله وسلم فضلت وان قبول شفاعت سبت یا غیر ان
و بعضی گفته اند که این عطف تفسیری وسیله سبت و بر انکه ان محمد صلی الله علیه و اله وسلم در مقام
محمود که وعده کرده تو از برای انحضرت صلی الله علیه و اله وسلم در قول خود عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
و مراد از مقام محمود مقامی سبت که حمد میکنند ان حضرت را مردم و اخرین در ان و بعضی گفته اند که ان نشاندن
انحضرنست صلی الله علیه و اله وسلم بر کرسی و بعضی میگویند بر عرش و احتمال سبت که مقام محمود عبارت از حمد
کنان حق تعالی باشد انحضرت صلی الله علیه و اله وسلم را نزدیک خلایق چانکه حمد الله میکوید الله تعالی
انحضرت را نزد ذات خود و این انسب سبت بمنصب انحضرت صلی الله علیه و اله وسلم و قرب وی نزد حق تعالی
و نامیدن حق تعالی انحضرت صلی الله علیه و اله وسلم را محمد و نصب مقاما بغیر ظرفیه سبت و جواز تقدیر فی در ان
باعتبار انیست که در ان ابهامی سبت بالغ بحسب معنی مراد مدانکه در انجا نکته سبت بر انکه شناخته نمیشود کنه
انحضرت صلی الله علیه و اله وسلم مگر بعارف گردانیدن الله تعالی او را پس مشابه شد ظروف مبهم را
حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي نازل شد برای وی شفاعت من حلت بتشدید لام از حل یحل بضم لام سبت
و بعضی گفته که معنی حلت وجبت سبت حاصل انکه این جواب من سبت و در بعضی روایات بعد ان انَّكَ
لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ سبت یعنی زیرا که تو خلف نمیکنی در وعده باب الاستهام فی الاذان با
در بیان قرعه انداختن در اذان گفته سبت صاحب خرجاری یعنی این باب سبت در بیان حکم ان گفته سبت

عینی قرعه از اصول شرع است در حال جماعتی که برابر است دعوای ایشان در نفی تا غالب شود دران دعوی کسیه
که بنام او قرعه برآید پس دران قرعه خوش کردن دلهای اوشان است انهی زیرا که حاصل میشود برای صاحب
قرعه رجحان از غیب یعنی اگر یک جماعتی باشند که هر کدام ازان خواهد که اذان گوید و همه در استحقاق برابر
باشند پس دران وقت قرعه می اندازند تا بنام هر که برآید همان اذان گوید وَ ذَکَرُوا اَنَّ قَوْمًا اخْتَلَفُوا
و ذکر کرده میشود که بدرستی یک قومی اختلاف کردند در اذان گفتن و هر کدام می خواست که اذان بگوید
یا در منصب اذان فَاَقْرَعَ بَیْنَهُمْ سَعْدٌ پس قرعه انداخت در میان اوشان سعد و آن ابن ابی
وقاص است که یکی از عشره مبشره است که یکی از عشره مبشره است در سال پانزدهم از هجرة بوده است
وقت رجوع او از فتح فارسیه و تحقق رخم رسید موذن او را پس خصومت کردند با یکدیگر بسوی سعد
سعد ابن ابی وقاص در منصب اذان و بوده است سعد بن وقاص امیر بر مردم از جانب عمر بن خطاب
رضی الله عنه پس برامد قرعه بنام یک مردی پس اذان گفت ان شخص حدثنا عبد الله بن یوسف
قَالَ اَخْبَرَنَا مالک عن موسی یعنی مولی ابی بکر عن ابی صالح عن ابی هریرة حدیث کرد ما را
عبد الله بن یوسف تینسی گفت خبر داد ما را امام مالک از موسی بضم سین مهمله و تشدید با مثناه تحتیه اخوان معتق
ابی بکر یعنی ابن عبد الرحمن بن الحارث بن هاشم قرشی از ابی صالح و نام او ذکوان زیات است از ابی هریره رضی الله
عنه که صحابی است ان الله صلی الله علیه و اله وسلم قال لو یعلم الناس ما فی النداء و الصف الاول
که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم فرمودند که اگر بدانند مردم ثوابی را و خیر و برکت را که اذان گفتن
و در نماز خواندن در صف اول است ثُمَّ لَمْ تَجِدُوا اِلَّا اَنْ یَسْتَهِمُوا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوا البته نیابند
هیچ وجهی را از وجوه ترجیح با نکه دافع شود تساوی مگر که قرعه کنند بران هر اینه قرعه کنند و در بعضی نسخ لا
یجدون است وَ لَوْ یَعْلَمُونَ مَا فِی التَّهْجِیرِ لَاسْتَبَقُوا اِلَیْهِ و اگر بدانند ثوابی را که در بگاه خواندن
نماز ظهر است هر اینه سبقت کنند بسوی آن گفته است کرمانی پس اگر گوئی تو که جمعت وجه موافقت
در میان این حدیث و در میان حدیثی که دران ابراد است میگویم که ابراد است اول تا خیر است تا برامدن
سایه دیوار بانه انکه از تهجیر بارد و قرب عصر برد وَ لَوْ یَعْلَمُونَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَ الصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا

وَلَوْ حَبْوًا او اگر بدانند نوابی را که در ادای نماز عشا و در ادای نماز فجر هست در جماعت هر اینه بیایند ان هر دو نماز را اگرچه
بزانو نوانند رسید و بپا نتوانند راه رفت **باب** الکلام فی الاذان بابست در حکم سخن گفتن
در اثنار اذان که آن جایزست برابرست که متکلم موذن باشد یا غیر وی حتا نچه مقتضار ظاهر ترجمه ست پس
مطابق ست آن را چیزی که ذکر کرده شده ست در ان از اقوال وَتَکَلَّمَ سلیمان بن صُرَدٍ فی اذانه
وسخن گفت سلیمان بن صرد بضم صاد مهمله وفتح راء مهمله در آخران دال مهمله در اذان وَقَالَ الْحَسَنُ
لَا بَاْسَ اَنْ یَضْحَکَ وَهُوَ یُؤَذِّنُ اَوْ یُقِیْمُ وگفته ست بصری نست باک در انکه بخندد اذان گوینده
واقامت کننده حدثنا مسدد قال حدثنا حماد عن ایوب وعبد الحمید صاحب
الزِّیَادِیِّ وَعَاصِمُ الْاَحْوَلِ حدث کرد ما را حماد بن زید از ایوب بجستانی وعبد الحمید بن دینار
صاحب زیادی وزیادی نام یکردی ست وعاصم بن سلیمان احول از عبد الله بن حارث بصری
ابن عم محمد بن سرین کر تابعی ست قال خطبنا ابن عباس فی یوم ذی زغ گفت عبد الله بن
عباس خطبه خواند ما را عبد الله بن عباس در روز ابر وکل ولای وزغ بفتح راء مهمله وسکون زاء معجمه
وآخران غین معجمه کل ولای وباضافه بوم سوی زغ وتنوین بر صفتیت یوم فلما بلغ المؤذن حی
علی الصلوة پس چون رسید موذن وقت گفتن حی علی الصلوة را فَاَمَرَهُ اَنْ یُنَادِیَ
الصلوة فِی الرِّحَالِ پس امر کرد ابن عباس آن موذن را که بداکند الصلوة فی الرحال را ومعنی این
قول اینست که خوانید نماز را در خانهای خود فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ پس دیدند قوم بعضی
ازان بسوی بعضی دیگر گویا که انکار میکنند ازو برای تغییر وضع ندا فَقَالَ فَعَلَ هٰذَا مَنْ هُوَ خَیْرٌ
مِنْهُ پس گفت عبد الله ابن عباس که کرده ست این کار را کسی که انکس بهتر ست ازان ابن
عباس مراد میدارد ابن بمن هو خیر منه انحضرت صلی الله علیه وآله وسلم را وَاِنَّهَا عَزْمَةٌ وبدرستی
ان نماز جمعه عزمت ست یعنی واجبه ست وکلمه انها بکسر همزه ست وضمیر ان عاید بسوی جمعه است
که مفهوم ست از خطبنا یعنی جمعه باوجود بودن آن واجب رخصت داده شده دران پس در غیر
آن بطریق اولی رخصت ست ولفظ ارخطبا یعنی جمعه باوجود بودن آن واجب وباوجود

رخصت داده شد دران پس درغیر آن بطریق اولی رخصت است ولفظ عزمه بسکون زا معجمه است بمعنی واجبه گفته است
عینی رخصت داده اند کلام کردن را در اثنا را ذان جماعتی که استدلال کننده اند بما بحدیث بعضی از وشان احمد
بن حنبل است وحکایت کرده است ابن منذر جواز مطلق را از عروه وعطاء وحسن وقتاده وکراهت را از نخعی
وابن سیرین واوزاعی ومنع را از ثوری وترک اولی را از احنف وصاحبین وبرهمن دلالت میکند کلام
شافعی ومالک ودر استحباب دلیل است بر فرضیت جمعه وبعض میگویند که جمعه فرض نیست ودلیل
ایشان اینست که فرض نماز ظهر است باجزی که قایم مقام نماز ظهر است وجماعت برخلاف آنست ودین
حدیث تخفیف امر جماعت است درباران ومانند آن از اعذار وان جماعت متاکده است وقتی که نباشد

باب اذان الاعمی اذا کان له من یخبره

این بابست دربیان جواز اذان نابینا وقتی که باشد
اورا کسی که خبر کند از دخول وقت نماز واگر نباشد اورا کسی که خبر کند مدخول وقت پس مکروه دانسته اند
آنرا حنفیه وچیزی که گفته است نووی از نکه اذان نابینا صحیح نیست نزد ابوحنیفه رحمه الله گفته است عینی
که قول نووی غلط است نگفته است آنرا ابوحنیفه وچنین نیست که ذکر کرده اند اصحاب ما در محیط وذخیره
که اذان نابینا مکروه است واذان عبر وی احب ووجه کراهت عدم قدرت وی بر مشاهده است دخول
وقت است واذان دراصل مبنی است بر مشاهده آن حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ حدیث کرد ما را عبد الله ابن مسلمه بفتح میم
ولام از امام مالک از ابن شهاب ونام وی محمد بن مسلم زهری است از سالم ابن عبد الله از پدر وی
عبد الله بن عمر بن خطاب رضی الله عنهم که صحابی است اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم
قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ که بدرستی
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فرمودند که بدرستی بلال اذان فجر میگوید در شب پس بخورید
وبنوشید تا که اذان بگوید ابن ام مکتوم قَالَ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُنَادِي حَتّٰى يُقَالَ لَهُ اَصْبَحْتَ
اَصْبَحْتَ گفت سالم وبوده است آن ابن ام مکتوم مردی نابینا اذان نمیگفت تا که گفته میشد اورا
صبح کردی صبح کردی وبعضی گفته اند که فاعل قال ابن شهاب است وبعضی گفته اند که سالم است

و توفیق ممکن است بانکه گفت ابن شهاب دران حالتی که نقل میکند از شیخ خود و شیخ خود و بنا بر ان نمیباشد
دران ادراج خانجه فهمیده میشود از کلام عینی و اختلاف کرده اند در جواز اذان برای نماز فجر پیش از وقت آن
پس گفته است صاحب روضه ارشافعیه که وقت اذان فجر از ابتدای نصف اخیر شب است بدانکه مفهوم
از حدیث جواز اکل و شرب است تا اذان ابن ام مکتوم وان بعد طلوع فجر می بود و منتهای شب تا طلوع فجر است
نه طلوع بعد آن و دفع میکند این اشکال را تاویلی که ذکر کرده است ان را عینی که مراد با صبحت قربت الی
الصبح زیرا که قرب شئ گاهی تعبیر کرده میشود از ان بان شئ خانجه در قول حق تعالی فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ
ای قاربن زیرا که وقتی که عدة تمام میشود حق رجوع نمی ماند مر زوج را پس که میگفتند ابن ام مکتوم را
که صبح کردی یعنی نزدیک رسیده است طلوع صبح پس وقتی که طلوع میکرد در اول جزء صبح اذان
میگفت در اول جزء وقت فجر و سحور واقع میشد در اخر جزء شب زیرا که غایت اکل و شرب اذان گفتن
ابن ام مکتوم است پس هر دو در موقع خود واقع شد هم اذان و هم سحور و نماند شبهه مگر در اذان گفتن بلال
در شب نزد حنفیه که ایشان جائز نمیگویند اذان فجر را مثل اذانهای دیگر پیش از وقت و جواب انست که اذان
بلال برای نماز فجر نبود بلکه برای خبردار کردانیدن نایم بود تا سحور خورد اگر قصد روزه دارد خانجه پیش ازین
خواهد امد باب الْأَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ باب ذکر اذان بعد فجر است و این باب باضافه است حدثنا
عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر حدث کرد ما را عبد الله
بن یوسف تنیسی گفت خبر داد ما را امام مالک از نافع مولی عبد الله عمر از عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله
عنهم که صحابی است قَالَ أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ
گفت عبد الله بن عمر خبر داد مرا ام المومنین حفصه رضی الله عنها که دختر عمر بن الخطاب است رضی الله عنه
که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بودند إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ
صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ وقتی که می نشست و انتظار میکشید موذن صبح را
برای اذان گفتن و ظاهر میشد صبح نماز میخواندند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم دو رکعت سبک پیش
از انکه اقامت گفته شود و برپا کرده شود نماز و مطابقة حدیث باز جمله بذکر انتظار موذن است صبح را برای اذان

Marfat.com

کفتن پس وقتی که طلوع میکرد صبح اذان میکفت موذن پس معلوم شد که اذان بعد طلوع بود **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا شیبان عن یحیی عن ابی سلمة عن عایشة رضی الله عنها حدث مارا ابو نعیم مصغر ونام او فضل بن دکین است کفت حدیث کرد مارا شیبان بن عبد الله تمیمی از یحیی بن ابی کثیر از ابی سلمة بفتحات که تابعی است از ام المومنین عایشه صدیقه رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله علیه واله وسلم یصلی رکعتین خفیفتین بعد النداء والاقامة من صلوة الصبح. کفت ام المومنین عایشه صدیقه رضی الله تعالی عنها که بودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که میخواندند دو رکعت سبک درمیان اذان و اقامت نماز فجر و مطابقة استحدیث با ترجمه بطریق اشارة است زیرا که نماز آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم درمیان اذان و اقامت دلالت میکند بر آنکه میخواندند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم ان نماز را بعد طلوع فجر و بدرستی اذان بود است بعد طلوع فجر **حدثنا** عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالک عن عبد الله بن دینار عن عبد الله بن عمر حدث کرد مارا عبد الله بن یوسف تنیسی کفت خبر داد مارا امام مالک از عبد الله بن دینار از عبد الله بن عمر بن خطاب رضی الله عنهم که صحابی است ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فرمودند که بدرستی بلال اذان میکوید در شب فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم پس بخورید و بنوشید تا که اذان بکوید ابن ام مکتوم پس اکر کوئی تو که نیست درمیان ترجمه و حدیث زیرا که اکر بود است اذان وی بعد طلوع فجر پس چکونه جایز باشد سحور خوردن تا اذان وی میکویم احتمال است که اذان در اول طلوع فجر باشد و بعد به باعتبار اول جزو باشد پس مطابقه هم حاصل شد و جایز باشد سحور خوردن تا اذان ابن ام مکتوم والله اعلم **باب الاذان قبل الفجر** باب است در بیان حکم اذان پیش از طلوع فجر ایا آن مشروع است یا نه و ایا اذانی که پیش از طلوع صبح واقع میشود کفایت میکند از اذان بعد الفجر یا نمیکند **حدثنا** احمد بن یونس قال حدثنا زهیر قال حدثنا سلیمان التیمی عن ابی عثمان النهدی عن عبد الله بن مسعود عن النبی صلی الله علیه واله وسلم حدیث کرد مارا احمد بن یونس نسبت وی بجد ویست برای شهرة وی ونام پدر وی عبد الله بن یونس بن عبد الله بن قیس است کفت حدیث کرد

مارا زهیر وآن ابن معویه جعفی است گفت حدیث کرد مارا سلیمان بن طرخان تیمی بصری از ابی عثمان ونام وی
عبد الرحمن نهدی است بفتح نون از عبد الله بن مسعود رضی الله عنه که صحابی است از رسول خدا صلی الله علیه وآله
وسلم قال لا یمنعن احدکم او احدا منکم اذان بلال من سحوره فرمودند رسول خدا صلی الله
علیه وآله وسلم هرگز منع نکند یکی از شمارا اذان بلال از طعام خوردن وی در وقت سحر وسحور بفتح سین
مهمله نام طعامیست که در وقت سحر میخورند وشک راویست که آنحضرت صلی الله علیه وسلم احدکم فرمودند
یا احدا منکم ومعنی هر دو عبارت یکی است فانه یؤذن او ینادی بلیل لیرجع قائمکم ولینتبه
نائمکم پس بدرستی شان اینست که اذان میگوید بلال در شب تا رجوع کند نماز گذار شما یعنی تهجد خواننده
بسوی خوابگاه خود نا لحظه آرام گیرد وخبردار سازد کسی را که در خوابست از شما وشک راویست که آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم بو ذن فرمودند یا ینادی ومعنی هر دو کلمه یکی است ولیرجع مضارع معلوم از لازم است ولینتبه
نیز لازم است وقائمکم ونائمکم مرفوع است بنا بر فاعلیت آن مر یرجع ولینتبه ویا قائمکم ونا ممکم بنا بر مفعولیت آن
مر رجع ولینتبه گو این هر دو نیز متعدیست ولفظ لینبه از تنبیه است ودر بعضی نسخ لینتبه است ولیس ان تقول
الفجر او الصبح وقال باصبعیه ونیست فجر یا صبح صادق نمک راویست مشار الیه این اشاره تو واشاره
کردند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم با نگشت مبارک خود ودر بعضی نسخ فلیس است بفا بجای واو ولفظ
الفجر مرفوع است بنا بر آنکه اسم لیس است وان تقول خبر انست ودر بعضی نسخ ان یقول است بصیغه غایب وضمیر
فاعل در ینصورت راجع جانب شخص است ودر بعضی نسخ باصابعه است بجای باصبعه ودر لفظ اصبع
ده لغت است هر سه حرکت همزه بهر سه حرکت صاد مهمله نه این شد بضرب سه در سه ودیم صبوع است
وقول باصبع بمعنی اشاره است وان تقول نیز اینجا بمعنی اشاره است زیرا که بیان آن با شده شده ودر بعضها
الی فوق وطاطا الی اسفل حتی یقول هکذا وبلند کردانید آن انگشت را بطرف بالا وبازیر
کردانید بطرف پایان تا که اشاره کنی اینچنین وحتی غایت لیس است یعنی نیست صبح صادق تا موجود
شدن مشار الیه این اشاره که ان صبح کاذب است یعنی عدم صبح صادق ممتد است تا موجود شدن
مشار الیه این اشاره که بیان آن زیر کرده ولفظ فوق مبنی بر ضم است بر نیت اضافه ومجرور است

Marfat.com

برعدم نیت آن و مجمل نیست حکم لفظ اسفل و بحضرت صلی الله علیه و آله وسلم که انگشت مبارک خود را
بالا و پایان بردند اشاره کردند و نمودند که مشار الیه بان صبح کاذب است و بعد ازان بدست مبارک خود
اشاره کردند و از زبان مبارک بگذا فرمودند و نمودند که صبح صادق مطابق ان اشارة میشود بخلاف
کیفیت آن اشارة الحضرت صلی الله علیه و آله وسلم را از هر بیان میکند بفعل نه بقول وَقَالَ
زُهَيْرٌ بِسَبَّابَتَيْهِ اِحْدٰيهُمَا فَوْقَ الْاُخْرٰى ثُمَّ مَدَّ هُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ واشاره کرد
زهیر بدو سبابه خود در ان حال که یکی از ان دو بالای دیگر است پس کشید آن هر دو را از جانب راست
خود و جانب چپ خود گفته است قسطلانی در تفسیر قول وی ثم مدّهما که جمع کرد زهیر دو انگشت
خود را پس تفریق انداخت در ان انگشتان تا بیان کند صفت صبح صادق بهنا و شامل میگردد
افق را در ان حال که میرود جانب یمن و یسار و در خبر جابری گفته که مراد بسبابتین سبابه و وسطی است
حدثنا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حدث کرد ما را اسحاق و آن یا ابن ابراهیم بن راهویه است
ویا ابن منصور کوسج است و یا ابن نصر سعدی است گفت خبر داد ما را ابو اسامه و نام حماد بن اسامه است
گفت ابو اسامه عبید الله بضم عین مهمله و فتح باء موحده ابن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب
رضی الله عنهم حدث کرد ما را ان عبید الله از قاسم بن محمد و ان محمد پسر ابی بکر صدیق است رضی الله
عنهم از ام المومنین عایشه صدیقه رضی الله عنها و از نافع معتق عبد الله بن عمر رضی الله عنهما
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم
قَالَ وحدثنی یوسف بن عیسی قَالَ حدثنا الفضل بن موسی قَالَ حدثنا عبید الله
ابن عمر عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه و آله وسلم
کلمه ها اشارة است بسوی اسنادی دیگر پیش از ذکر متن حدیث گفت امام بخاری و حدیث
کرد مرا یوسف بن عیسی المروزی گفت حدث کرد ما را وصل بن موسی گفت حدث کرد ما را
عبید الله بن عمر از قاسم بن محمد و آن ابن ابی بکر صدیق است رضی الله عنهم از عایشه صدیقه رضی الله عنها

از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ
که بدرستی نشان اینست که فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که بدرستی بلال اذان میگوید در شب
پس بخورید و بنوشید تا که اذان بگوید ابن ام مکتوم **باب** کم بین الاذان والاقامة
باب است در بیان انکه چند ساعت فصل است در میان اذان و اقامت یا چند نماز است یا مانند آن و در بعضی
نسخ است و من ینتظر اقامة الصلوة و حکم کرد که انتظار میکشد اقامت نماز را **حدثنا** اسحاق
الواسطی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ
حدث کرد مارا اسحاق بن شاهین واسطی گفت حدث کرد مارا خالد و ابن عبد الله طحان است از
جُرَيْرِيٍّ بضم جیم و دو راء مهمله بر صیغه تصغیر از ابن ابی بریدة بضم باء موحده و فتح راء مهمله از عبد الله
بن مغفل بضم میم و فتح غین معجمه و تشدید فاء مفتوحه مزنی که صحابی است رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ
الله صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَاءَ که بدرستی رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم فرمودند در میان هر دو اذان یعنی اذان و اقامت نماز است سه بار
فرمودند الحضرت صلی الله علیه وآله وسلم این کلمه را بعد ازان فرمودند مر کسی را که بخواهد یعنی حکم
مذکور بر سبیل استحباب است نه بر سبیل وجوب و اقامت را اذان گفتن بطریق تغلیب است یا اقامت
هم اذان است بجامع اعلام اول برای وقت دوم برای فعل **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ حدث
کرد مارا محمد بن بشار بفتح باء موحده و تشدید شین معجمه گفت حدث کرد مارا غندر بضم غین معجمه و دال مهمله
و فتح آن نز آمده گفت حدیث کرد مارا شعبه شنیدم من عمرو بن عامر انصاری را از انس بن مالک رضی الله
عنه که صحابی است قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی الله
علیه وآله وسلم يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صلی الله علیه
وآله وسلم گفت بود مؤذن وقتی که اذان میگفت می ایستادند مردم از اصحاب رسول خدا
صلی الله علیه وآله وسلم در ان حالتی که مبادرت میکردند و سرعت مینمودند در طلب کردن ستونها

برای ستر و ساخته نماز میخواندند تا که می برامدند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم از خانه خود بسوی ایشان
وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ
وحال انکه آن اصحاب همچنان بودند که میخواندند نماز دو رکعت پیش از نماز مغرب ونبود میان
اذان واقامت فاصله بسیار و در خبر جاری گفته که فاصله در میان آن هر دو نزد ابوحنیفه رحمه الله مقدار است
بخواندن سه آیة قصیره یا یک آیة طویله وهمان مراد است بچیزی که واقع شده است در روایات که تفریق
میکرد در میان آن هر دو بسکته بنا بر خبری که در عینی است وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَابُو دَاوُدَ
عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ وگفته است عثمان بن جبله بفتحات جیم وباء موحده ولام
وابو داود طیالسی از شعبه نبوده است فاصله در میان آن هر دو مگر اندکی **بَابُ مَنِ انْتَظَرَ**
الْإِقَامَةَ باب است در بیان کسی که انتظار کرده است اقامت نماز را بعد شنیدن اذان **حَدَّثَنَا** ابو
الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ حدیث کرد ما را
ابو الیمان ونام او حکم بن نافع است گفت خبر داد ما را شعیب بن حمزه از زهری محمد ابن مسلم بن شهاب گفت
خبر داد مرا عروة بن الزبیر رضی الله عنه که تابعی است اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
علیه واله وسلم اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ اُولَى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ کہ بدرستی ام المومنین
عایشه رضی الله عنها گفت بودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم وقتی که خاموش میشد موذن از
منادات اولی از نماز فجر می ایستادند وسکت بنا بر مشاهده فوقیه است ودر بعضی نسخ بباء موحده است وتحقیق
تردد کرده اند در اولویة که کدام از ین دو نسخه اولی است ونسبت صواب کرده اند بعضی اولی را ومعنی
سکت یعنی خاموش میشد بفراغ از اولی ومعنی سکت بباء موحده صب است یعنی ریخت وتمام کرد اذان
فجر را فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ پس میخواندند دو رکعت سبک را پیش از
فرض فجر بَعْدَ اَنْ يَسْتَبِينَ الْفَجْرُ پس از ظاهر شدن صبح صادق ودر بعضی نسخ یستبین است
مشتق از نور ودر بعضی نسخ یستیقن است ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ
الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ پس دراز میکشیدند بر پهلوی راست خود تا که می آمد او را موذن برای

Marfat.com

اقامت کفتن در کرمانی کفته حکمت در خواب کردن بر پهلوی راست اینست که مستغرق در خواب
نشود زیرا که قلب در یسار است پس در صورت قلب معلق میماند و قرار نمیکرد و در خواب کردن بر پهلوی
چپ راحت می یابد و قرار میکرد و مستغرق میکرد در خواب در قسطلانی کفته بر پهلوی راست خواب
کردن خواب صالحان است و بر پهلوی چپ خواب حکماست و بر پشت سوای انبیا را خواب متکبران است و انبیا
برای انتظار وحی خواب بر پشت میکنند و بر روی خواب کفار است و در عینی کفته در بحدیث استحباب تخفیف است
در دو رکعت فجر و بود و است قرارة النحضرت صلی الله علیه و اله وسلم در اولی فاتحه و قل یا ایها الکافرون
و در ثانیه فاتحه و قل هو الله احد و در خیر جاری کفته درین دو رکعت چهار چیز سنت است اول قرارة مذکوره
دوم اول وقت خواندن سیوم در خانه خواندن چهارم بعد از ان اضطجاع کردن مر کسی را که بخواهد لیکن
مشهور در کتب فقه ثلثه اولی است باب بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَآءَ این باب است در
بیان انکه در میان هر دو اذان یعنی میان هر اذان و اقامت نماز است مر کسی را که بخواهد در عینی کفته کفته
نشود که این باب مکرر است زیرا که مدلول باب سابق بعض آنست که درین باب است حدثنا عبد الله
بن یزید قال حدثنا کهمس بن الحسن عن عبد الله بن مغفل حدث کرد ما را عبد الله بن یزید
مشتق از زیادة و کنیت وی ابو عبد الرحمن مولی ابن عمر است کفت حدث کرد ما را کهمس بفتح کاف
و سکون ها و فتح میم و اسکان سین مهمله ابن حسن بفتح حا مهمله از عبد الله بن بریده بضم با موحده
و آخران تا مثناة از عبد الله بن مغفل بفتح غین معجمه و فتح فا مشدده قال قال النبی صلی الله
علیه و اله وسلم بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي
الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ کفت عبد الله بن مغفل که صحابی است رضی الله عنه فرمودند رسول خدا صلی الله
علیه و اله وسلم در میان هر دو اذان نماز است در میان هر دو اذان نماز است بستر فرمودند در مرتبه
سیوم کلمه لمن شاء را یعنی مر کسی را که بخواهد و مراد ازین عبارت آنست که بودن نماز در میان
دو اذان بطریق وجوب نیست بلکه بطریق استحباب است در قسطلانی کفته که اول دو بار مطلق فرمودند
و سیوم مرتبه مقید ساختند و مطلق محمول است بر مقید در عینی کفته اگر کوئی توجیه فرق در میان

Marfat.com

حدث باب سابق وحدث این باب میگوید این حدیث تفسیر میکند حدث باب سابق واحادیث تفسیر میکنند
بعض آن بعض را وسطابقه حدث باترجمه ظاهرست **بَابُ مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ**
واحد بابست دربیان کسی که گفته است که باید که اذان گوید در سفر یک موذن یعنی در جماعت مسافران
اذان گفتن یک کس کافی است احتاج منست که هر واحد اذان گوید برابرست اذان برای نماز فجر باشد
باغیر آن وکلمه لیوذن مجزوم است بصیغه امر غایب **حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ**
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ حدث کرد مارا معلی بضم میم وفتح عین مهمله
وشدة لام مفتوحه ابن اسد گفت حدث کرد مارا وهیب بصیغه تصغیر ابن خالد بصری از ایوب
سجستانی از ابی قلابه بکسر قاف ونام وی عبد الله بن زیدست از مالک بن الحویرث بضم حاء مهمله
وفتح واو واخر آن ثاء مثلثه ابن انهم لیثی که صحابی است رضی الله عنه **قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي گفت مالک بن الحویرث رضی الله عنه که آمدم من بنزد
رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم در یک جماعتی از قوم خود که ان بنو لیث بن بکر عبد مناف بن کنانه اند
در ایام تجهیز غزوه تبوک وکلمه نفر بفتح فا جماعه مردان ارنسه تا ده وواحد نیست از لفظ آن **فَأَقَمْنَا**
عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً پس اقامت کردیم ومانديم نزد انحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بیست
شب وروز **وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا** وبوده اند انحضرت صلی الله علیه وآله وسلم مهربان بمومنان همراه
با اوشان وکلمه رفیق بارا مهمله وفا ویا مشناه تحتیه وآخران قاف مشتق از رفق ودر بعضی برا مهمله وبدو
قاف ما بین آن یا مشناه تحتیه شین معجمه از رقه یعنی نرم دل بر حال مسلمان **فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا**
قَالَ ارْجِعُوا پس هرگاه دید ند رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اشتیاق ما را بسوی اهل ما فرمودند
باز گردید جانب اهل خود گفته است کلمه اهالینا بالف بعد ها جمع اهل است گفته است در قاموس
جمع اهل اهلون است واهال است واهلات است انتهی پس اهال جمع تکسیر است واهلون جمع تصحیح است
واهلات جمع بالف ویاست واین در نوادر است که حتمن جمع کرده شده است **فَكُونُوا فِيهِمْ**
وَعَلِّمُوهُمْ وَصَلُّوا پس باشید دران اهل خود وتعلیم کنید اوشان را احکام اسلام ونماز

خوانید یعنی در سفر و حضر حنانچه دیدید مرا که نماز میخوانم فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ
اَلْبَرَكُمْ پس وقتی که حاضر شود نماز یعنی باید وقت نماز پس باید که اذان گوید یکی از شما و امامت کند
شما را کلانتر شما از روی سن و سال زیرا که این جماعتی بوده اند که در امور دیگر که مقتضی قضیات باشند
برابر بودند و حاضر شدن پیش آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نیز همه را برابر میسر آمده بود پس نماند
مگر تفاوت در سن پس کسی که در سن و سال زیاده باشد امامت کند باقیان را و ظاهر از صیغه امر وجوب است
لیکن جمهور بر استحباب اند و مطابقه حدیث باترجمه باعتبار آنست که لفظ حدیث عام است متناول
حال سفر را و حضر را **باب** الاذان للمسافر اذا کانوا جماعة والاقامة این باب است در بیان
حکم اذان مر مسافر را وقتی که باشند جماعت و در بعضی نسخ للمسافرین است بجای للمسافر در خبر جاری
گفته وقتی که لام داخل میشود بر جمع باطل میسازد جمعیت پس افاده میکند جنسیت را یا استغراق را
بحسب مقتضای مقام پس راجع شد حال معنی نسختین بسوی امر واحد و حاصل شد برای قید فایده وَذٰلِكَ
بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ و همچنان است وقتی که باشند در عرفات در مکان وقوف در روز حج و در مزدلفه
و کلمه جمع بفتح جیم و سکون میم بمعنی مزدلفه است و نامیده شده است بجمع برای اجتماع مردم در آن شب
عید وَقَوْلُ الْمُؤَذِّنِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ و در بیان قول موذن که الصلوة فی الرحال است یعنی
نماز در منازل خود خوانید و کلمه قول مجرور است بنا بر عطف آن بر کلمه الاقامة که معطوف است بر الاذان
و کلمه الصلوة ضبط کرده شده است برفع بنا بر ابتدائیه و نصب بنا بر مفعولیت فعل محذوف ای ادوا
الصلوة فی الرحال و رحال جمع رحل است بجای مهملة ساکنه بمعنی منزل فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ وَالْمَطِيرَةِ
در شب سرد یا در شبی که باران باشد و کلمه مطیرة بفتح میم و کسر طا یعنی ذات مطر گفته است عینی
اسناد مجازی است و جز این نیست که گردانیده نشده است بمعنی الممطور فیها زیرا که فعیلة بمعنی مفعول
نمی باشد مگر وقتی که ذکر کرده نشود با ان موصوف آن و اینجا ذکر کرده شده است با آن موصوف آن
که آن لیلة است حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِي الْحَسَنِ
عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ حدیث کرد ما را مسلم بن ابراهیم گفت حدیث کرد ما را شعبه

بن الحجاج از مهاجر ابی الحسن از زید بن وهب از ابی ذر غفاری بذال معجمه و نام او جندب بن جنباره است که
وفات یافته در سال سی و دو از هجره در خلافت حضرت عثمان رضی الله عنه قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ
صلی الله علیه واله وسلم فِی سَفَرٍ گفت ابو ذر غفاری که صحابی است بودیم ما با رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم در یک سفری فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ یُؤَذِّنَ فَقَالَ اَبْرِدْ پس اراده کرد موذن که اذان
گوید پس فرمودند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم او را سرد بکن یعنی تاخیر کن تا وقت سرد کرد و
ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ اَبْرِدْ پس اراده کرد موذن که اذان گوید پس فرمودند آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم او را که سرد کن و در بعضی نسخها سه بار است این کلام حَتَّی سَاوَی الظِّلُّ
التُّلُولَ تا که برابر شد سایه تودها را یعنی مثل انها شد فقال النبی صلی الله علیه واله وسلم
اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وسلم بدرستی سختی گرمی از
جوش دوزخ است و در بعضی نسخ فقال له است بزیادة کلمه له در خبر جاری گفته فیح بفتح فا و سکون
یا و مثناة تحتیه و در آخر آن حا مهمله سطوع حر و فوران آنست انتهی و فرمودن آنحضرت صلی الله علیه
واله وسلم این قول را از جهة بیان علت امر بابراد است لیکن در علت بودن آن وقفی است که افهام
از دریافت آن عاجز اند و آنچه در بیان علیة مذکور شده شفا صدر نمی بخشد حسبانچه عینی گفته که شدت حرارت
جموع را می برد و دیگر انکه این وقت ظهور غضب الهی است پس نفع نمی بخشد دران وقت طلب مگر
از همان کسی که ماذون شود و نماز طلب است پس نخواستند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم که طلب
امت ایشان عبث گردد و بدرجه اجابت رسد در خبر جاری گفته که مطابقه حدیث باب از انجهة است
که آنحضرت صلی الله علیه وسلم هر گاه امر کردند بابراد منع کردند پیش ازان و این امر بابراد او باذان بود بعد از
سرد شدن وقت پس معلوم شد که اذان گفت در سفر بعد از ابراد و در ین حدیث دلیل است بر انکه
بعد از یک مثل سایه وقت ظهر باقی است زیرا که ظاهر است که این نماز نماز ظهر بود و حضرت صلی الله علیه وسلم
امر کردند که اذان بگوید بعد از حصول سایه مثل اشیاء پس معلوم شد که وقت ظهر بعد از مثل باقی است
حسبانچه مذهب ابی حنیفه است لیکن گفته شده است که وقتی که حساب کرده شود فی زوال دران مثل و مثلی که معتبر است

Marfat.com

سوای فی زوال است پس دلالت نشد حدث را هر بقار وقت بعد از مثل بستر دلالت حدث بر اقامت
در سفر ارخهٔ آنست که اذان و اقامت مقترن میباشند با وجود انکه کفایت میکند در مطابقه دلالت بر جزء
ترجمه حدثنا محمد ابن یوسف قال حدثنا سفیان عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن
مالک بن الحویرث حدث کردما را محمد بن یوسف فریابی گفت حدث کردما را سفیان ثوری از خالد
حذاء بجار مهمله و ذال معجمه مشدده از ابی قلابة بکسر قاف و نام وی عبد الله بن زید ست از مالک بن الحویرث
بضم حار صیغه تصغیر قال اتی رجلان النبی صلی الله علیه واله وسلم یریدان السفر
گفت مالک بن حویرث که صحابی ست رضی الله عنه که امدند دو مرد پیش رسول خدا صلی الله علیه واله
وسلم در ان حالتی که اراده میکردند سفر را در خبر جاری گفته که یکی ازان دو مرد مالک بن حویرث بود و دوم
رفیق او که نام او را ذکر نکرده ست فقال النبی صلی الله علیه واله وسلم اذا انتما خرجتما فاذنا
ثم اقیما ثم لیؤمکما اکبرکما پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم وقتی که شما برائید
برای سفر پس اذان گوئید پس اقامت گوئید پس باید که امامت کند شما را کلانتر شما در خبر جاری آورده
که کلمه آذنا بفتح همزه و کسر ذال معجمه مشدده یعنی اذان گوئید یکی از شما و یا معنی انست که اذان می باید موجود شود
در میان شما و فوت نشود از شما و نیست مراد انکه اذان گوئید شما هر دو و جایز نباشد ست شافعی اذان جماعت
بطریق تعاقب وقتی که مسجد کلان نباشد و اگر مسجد کلان باشد پس باک نیست بانکه اذان گوید در وقت
واحد در هر جهتی ازان موذنی تا بشنود کسی که متصل بانجمنه ست کذا فی القسطلانی و کلمه ثم لیؤمکما گفته ست
قسطلانی بسکون لام امر ست بعد نم و کسر ان و فتح میم برای خفه ست و ضم ان برای اتباع و مناسبه ست
بستر حکم بامامت اکبر یا برای آنست که ان هر دو برابر بودند در علم و یا برای انست که اکبر کما بمعنی اکبر کما
علماست و مطابقه ابتدا بترجمه ظاهر ست اگر کسی گوید که در ترجمه ذکر حکم جماعت ست و در حدیث
ذکر تثنیه ست گویم تثنیه را حکم جماعت ست حدثنا محمد بن المثنی قال اخبرنا عبد الوهاب قال
اخبرنا ایوب عن ابی قلابة حدث کردما را محمد بن مثنی گفت خبر داد ما را عبد الوهاب گفت
خبر داد ما را ایوب سجستانی از ابی قلابة بکسر قاف و نام او عبد الله بن زید ست حدثنا مالک گفت

Marfat.com

الی قلابہ حدث کردمارا مالک کہ آن ابن حویرث است قَالَ اَتَیْنَا النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم
وَنَحْنُ شَبَبَۃٌ مُتَقَارِبُوْنَ گفت آمدیم ما پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وحال آنکہ ما جوانان
بودیم قریب یکدیگر در سن فَاَقَمْنَا عِنْدَہٗ عِشْرِیْنَ یَوْمًا وَلَیْلَۃً پس ماندیم ما پیش آنحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیست روز وشب وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
رَحِیْمًا فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَہَیْنَا اَھْلَنَا اَوْ قَدِ اشْتَقْنَا وبود او رسول خدا صلی اللہ علیہ
والہ وسلم مہربان برمومنان نرم دل اوشان پس ہرگاہ ظن کردند رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کہ ما تحقیق خواہش میکنیم اہل خود را یا تحقیق مشتاقیم ما اہل خود را واین شک راویست در بعضی نسخ
رفیقا بفاست از رفق در بعضی بہر دو قاف است از رقۃ سَاَلَنَا عَنْ مَنْ تَرَکْنَا بَعْدَنَا فَاَخْبَرْنَاہُ
پرسیدند رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم ما را از کسی کہ گذاشتہ بودیم پس خود در خانہا پس خبر
دادیم ما آنحضرت را صلی اللہ علیہ والہ وسلم ازان فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰی اَھْلِیْکُمْ فَاَقِیْمُوْا فِیْھِمْ
وَعَلِّمُوْھُمْ وَمُرُوْھُمْ پس فرمودند رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم باز گردید وبروید
بسوی اہل خود پس ماشید در اوشان وتعلیم کنید اوشانرا احکام اسلام وامر کنید اوشانرا
بعبادۃ پروردگار تعالی وبخبری کہ امر کردہ ام من شمارا ذکر اشیاء اَحْفَظُھَا اَوْلَا اَحْفَظُھَا وذکر
کردند رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم چیزہا را کہ یاد دارم آن چیزہا را یا یاد ندارم انہارا وکلمہ او
انجا یا برای شک راویست یا برای تعمیم است یا یاد باشند یا نباشند ہمہ مامور بہا اند وَصَلُّوْا کَمَا
رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ
ونماز خوانید شما چنانکہ دیدید شما مرا کہ میخوانم من نماز را پس وقتی کہ حاضر شود نماز یعنی وقت نماز
برسد پس باید کہ اذان گوید برای شما یکی از شما وباید کہ امامت کند شمارا بزرگترین شما حدثنا مُسَدَّدٌ
قَالَ حدثنا یحیی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بن عمر حدیث کرد مارا مسدد وآن ابن مسرہد است گفت
حدث کرد مارا یحیی قطان از عبید اللہ بن عمر بضم عین در ہر دو قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ قَالَ اَذَّنَ ابْنُ
عُمَرَ فِیْ لَیْلَۃٍ بَارِدَۃٍ بِضَجْنَانَ گفت عبید اللہ حدیث کرد مرا نافع معتق عبید اللہ حدیث کرد ابن عمر

Marfat.com

لفظ نافع اذان داد عبدالله بن عمر در شب سرد در ضجنان بضاد معجمه مفتوحه وجیم ساکن وبدو نون ودر
میان آن دو الف بروزن ضعلان غیر منصرف نام کوهی است بزیک منزل مکه معظمه یا موضعی است
ثُمَّ قال صَلّوا فِي رِحَالِكُمْ بستر گفت عبدالله بن عمر بعد اذان این کلمه را ومعنی آن اینست
که نماز خوانید در خانهای خود وَاَخْبَرَنَا اَنَّ رسول الله صَلَّى اللهُ عليه واله وسلم كان يامر
مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى اِثْرِهِ اَلَا صَلّوا فِي الرِّحَالِ وخبر داد ما را که بدرستی رسول خدا صلی
الله علیه واله وسلم بودند که بودند امر میکردند مؤذنی را که اذان گوید بستر بگوید در پس آن این کلمه را ومعنی
آن اینست که اگاه باشید نماز خوانند در جایهای خود فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ
در شب سرد یا صاحب باران در سفر وفی اللیلة الباردة ظرف یامر است وظاهر از تنکیر لفظ موذنا
اینست که نبوده است در انوقت موذنی معین ولفظ انزه بکسر همزه وسکون نا مثلثه وبفتح همزه چیزی که
باقی ماند از علامات شئ وکلمه الا بتخفیف است وکلمه او در او المطیر برای تنویع است ودر بعضی روایات
ذات مطر آمده است ومذکور نیست دران روایت کلمه فی السفر ونیز روایت کرده شده است که مذاکره
منادی رسول خدا صلی الله علیه وسلم در مدینه یعنی در حضر نه در سفر در شب باران پس باران در شب در
حضر هم عذر است برای عدم حضور در مسجد کذا فی القسطلانی حدثنا اسحاق قال اخبرنا جعفر بن
عَوْنٍ قال حدثنا ابو العُمَيْس عَنْ عَوْنِ بْنِ ابی جحیفه عَنْ اَبِيهِ حدیث کرد ما را اسحاق و
در یک روایتی اسحاق بن منصور است گفت خبر داد ما را جعفر بن عون بفتح عین مهمله واسکان
واو گفت حدیث کرد ما را ابو العمیس بضم عین مهمله وفتح میم آخران سین بصیغه تصغیر از عون بن
ابی جحیفه بتقدیم جیم مضمومه بر حاء مهمله مفتوحه از پدر خود ابی جحیفه ونام او وهب بن عبدالله است قَالَ
رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم بِالْاَبْطَحِ گفت ابو جحیفه رضی الله عنه که صحابی است
که دیدم من رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم را در ابطح وآن مکانی است مشهور بیرون مکه مبارکه
فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ پس آمد پیش آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بلال موذن پس خبر
کرد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را بنماز ولفظ اذنه بمد همزه است ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَنَزَةِ

حَتَّى ذَكَرَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِأَبْطَحَ وَاقَامَ الصَّلٰوةَ
بستر را آورد و بلال عنزه را تا که خلا نبد و استاده کرد پیش رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم در ابطح
و اقامت گفت بلال برای نماز و لفظ عنزه بفتح نون در از ترازع مصاحبت و مطابقت این حدیث با ترجمه
ظاهر از برا که دران هم اذانست و هم اقامت باب هَلْ يَتْبَعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا.
این بابست متنون یعنی بابست که ذکر کرده میشود دران که ایا تابع سازد موذن دهان خود را بجانب و بجانب
یعنی جانب راست و جانب چپ و یتبع بضم یا بر مشاة تحتیه و سکون تا بر مشاة فوقیه و کسر با بر موحده
از افعال و در بعضی روایات یتتبع بفتح یا بر مشاة تحتیه و دو تا بر مشاة فوقیه مفتوحه و دوم از ان مشدد
و بفتح با بر موحده از تفعل و رفع موذن بنا بر انکه فاعل است و نصب فاه بنا بر مفعولیت در خبر جاری
گفته لفظ هٰهُنَا هٰهُنَا اشارة بسوی یمین و یسار است پستر مقصود از این باب بیان آنست که استقبال
قبله غیر لازم است در حالت اذان و حکم اذان مثل حکم نماز نیست در استقبال و همچنین در طهارت
و مخفی نیست و مناسبت آثار مذکوره مر این قول او را که وهل یلتفت فی الاذان است یعنی ایا روی
خود بگرداند موذن در اذان بجانب غیر قبله بحیثیتی که بگردد گردن وی بعد انکه استقبال قبله کرده
باشد و باقی باشد سینه آن در استقبال قبله بر حال خود پس بنا بر ین میباشد این قول مثل تفسیر
مر قول سابق را و مقصود اینست که التفات جایز است در اذان بلا کراهت بلکه سنت است در حیعلتین
وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِي الْاَذَانِ وایا التفات کند موذن در اذان و يُذْكَرُ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهُ جَعَلَ
اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ و ذکر کرده میشود از بلال موذن حضرت صلی الله علیه وآله وسلم که بدرستی
نشان اینست که گردانید ان بلال دو انگشت خود را در دو گوش خود در خبر جاری گفته یذکر بر صیغه مضارع
مجهول است از جهه انشاره کردن بسوی ضعف آن و اراده کرده شده است باصبع جزء آن را یعنی انمله و همچنان
اراده کرده شده است بگردانیدن انها در دو گوش گردانیدن انها در دو سوراخ گوش و این گردانیدن
برای بلند ساختن آواز است وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ و بوده است ابن عمر که
نمیکرد انید هر دو انگشت خود را در دو گوش خود و این مقابل است ما قبل را بستر امام بخاری هر کاه دید

فارغ شد از بیان اختلاف در گردانیدن دو انگشت در دو گوش در میان بلال و ابن عمر شروع کرد در بیان
اختلافی که در میان ابراهیم و عطاست در شرطیت وضو برای اذان وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ لَا بَاْسَ اَنْ
یُؤَذِّنَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ وگفته ست ابراهیم نخعی باک نیست در نکه اذان گوید موذن بغیر وضو وَقَالَ عَطَاءٌ
اَلْوُضُوْءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ وگفته ست عطا و ان ابن رباح ست که وضو برای اذان حق ثابت ست در شرع و طریقه
مسلوک ست در دین وَقَالَتْ عَائِشَةُ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یَذْکُرُ اللّٰہَ عَلٰی
کُلِّ اَحْیَانِہٖ وگفت عایشه صدیقه رضی الله عنها بودند رسول خدا صلی الله علیه والہ وسلم که ذکر میکردند
خدا تعالی را در جمیع اوقات خود برابر ست که باوضو باشند یا نباشند و ذکر کرده ست مولف قول
عائشه را برای بیان عدم لزوم وضو زیرا که اذان از اذکار ست و می آوردند آنحضرت صلی الله علیه
والہ وسلم ذکر را در جمیع اوقات خود در وقت وضو و غیر وضو گفته ست قسطلانی اذان ذکر ست
پس شرط نیست برای آن وضو نه استقبال قبله چنانچه شرط نیست در تمامی اذکار پس لاحق نشد
اذان نماز برای اختلاف هر دو در شرائط از همین جهة معلوم شد مناسبت ذکر این آثار در
عقب این ترجمه و ادنی مناسبت کافی ست حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ
عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْہِ حدث کرد ما را محمد بن یوسف گفت حدث کرد ما را سفیان
ثوری از عون بن ابی جحیفه از پدر خود ابی جحیفه اَنَّہٗ رَاَی بِلَالًا یُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاہُ
ھٰھُنَا وَھٰھُنَا بِلَالًا اذان که بدرستی ابی جحیفه دید بلال را در انحالتی که اذان میگفت پس گفت
ابو جحیفه پس شروع کردم من تتبع میکردم دهان بلال را جانب راست و جانب چپ در اذان یعنی
هرگاه بلال در اذان خود التفات کرد من هم تبعیت کردم او را هم بقول و هم بفعل و در بعضی نسخ
فَجَعَلَ یَتَتَبَّعُ فَاہُ ست و این ظاهر ست یعنی دید ابو جحیفه بلال را که التفات میکرد در اذان **بَابُ**
قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ باب ست در بیان حکم قول رجل فوت کرد ما را نماز یعنی ایا این قول مکروه ست
یا نیست در خبر آمده گفته که اذان اعلام ست پس وقتی که اذان برای نماز گفته شد پس بحق در یافت

Marfat.com

اورا نماز لهذا مکروه داشته است ابن سیرین کفتن این کلمه زیرا که نماز درین وقت فوت نکرده است
اورا بلکه آن شخص فوت کرده ان نماز را ونیافته است ان را باوجود انکه وقتی که کوید نیافته ام نماز را میباشد
اقرار بقصر خود ونست اقرار بتقصیر دران قول که فاتتنا الصلوة است ومعلوم شد بچیزی که ذکر کردیم
ما وجه مناسبت این باب باکتاب الاذان خانچه در بعضی نسخ است زیرا که اذان بمنزله امدن
نماز است که مانع است قول فاتتنا الصلوة را وَكَرِهَ ابْنُ سِيرِينَ ان يقول فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ
وَلْيَقُلْ لَمْ نُصَلِّ وَمکروه داشته است کفتن فاتتنا الصلوة را وباید که بکوید شخصی که نماز
نخوانده است که نیافته ام من نماز را وقَوْلُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم اصح وقول
حضرت رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم صحیحتر است لیکن مراد بافعل تفضیل اصل فعل است نه
معنی تفضیل زیرا که قول ابن سیرین غیر صحیح است برای معارضه آن مردی را واین کلام از
بخاری رد است بر ابن سیرین زیرا که شارع جایز داشته است لطافوات را واین سیرین مکروه داشته
ا ز ا حدثنا ابو نعیم قال حدثنا شیبان عن یحیی عن عبد الله بن ابی قتادة عن
ابیه حدث کردما را ابو نعیم بضم نون وفتح عین مهمله ونام وی فضل بن دکین کفت که
حدث کردما را شیبان بفتح شین معجمه وسکون یا مشناة تحتیه اخر ان نون از یحیی ابن کثیر از عبد الله
بن ابی قتاده از پدر خود ابی قتاده قال بینما نحن نصلی مع النبی صلی الله علیه وآله وسلم
اذ سمع جلبة الرجال کفت ابو قتاده رضی الله عنه که صحابی است دران هنکام که مایان نماز
میخواندیم با رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم ناکاه شنیدند بحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
آواز حرکات مردم را وجلبه بفتح جیم وبا موحده آوازها که حاصل میشوند از حرکات ودر بعضی نسخ
رجال بنکره است بجای الرجال فلما صلی قال ما شأنکم قالوا استعجلنا الی الصلوة پس
هرکاه که بحضرت صلی الله علیه وآله وسلم از نماز فارغ شدند وفرمودند چیست حال عرض کردند صحابه
که شتابانی کردیم برای نماز ودویده امدیم بسوی آن قال فلا تفعلوا اذا اتیتم الصلوة فعلیکم

السَّكِينَةَ وفرمودند الحضرت صلی الله علیه وآله وسلم پس نکنید شتابی وقتی که بیائید بسوی نماز پس لازم
گیرید شما سکینه و وقار را و از لا تفعلوا لا تستعجلوا است و ذکر لا تفعلوا برای مبالغه در نهی است
و علیکم اسم فعل است بمعنی الزم و سکینه بفتح سین مهمله و کسر کاف و سلم الثانی و هینة وان منصوب است
بنابر مفعولیت علیکم اگر بار جاره نباشد خانچه در بعضی نسخ السکینه واقع شده و زیادتی با برای تقویت
عمل اسم فعل است و جار است که رفع آن بنابر انکه مبتدا باشد و علیکم خبر مقدم بران فَمَا أَدْرَكْتُمْ
فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا پس جزی را از نماز که دریافتید با امام بخوانید و جزی که فوت کردید شما را
پس تمام کنید آن را انتها یعنی برای دریافتن جماعت مسارعت نکنید و دوید نیائید بلکه بوقار
وارام بیائید هر قدر که ماقی باشد با امام بخوانید و انچه امام سابق خوانده از ابعد ازان تمام کنید برابر است
درین حکم جمعه و غیر آن زیرا که آتی بسوی نماز گویا در نماز است پس باید مناسبت با داب نماز باشد
گفته است صاحب خضر جاری که همان است موضع است زیرا که مراد ما فاتکم من الصلوة است و این
نص دال است بر جواز قول فاتتنا الصلوة برخلاف جزی که ظاهر است از قول ابن سیرین کراهت
این قول استدلال کرده است اما شافعی بقول الحضرت صلی الله علیه وآله وسلم ما فاتکم فاتموا بر انکه
مسبوق انچه با امام خواند است اول نماز است زیرا که اتمام اطلاق است می یابد بر ماقی از جزی و امام ابو حنیفه
میگوید انچه با امام خواند است اخر نماز است و استدلال کرده است بروایت فاقضوا انتهی و نیز ماموم
با امام میباشد و امام در اخر وقت اخر نماز میخواند الا در نوقت اخر نماز می باید که موافق باشد و امام در اول وقت
اخر نماز میخواند پس میباید ماموم را هم اخر نماز باشد و اگر نماز ماموم را اول نماز گویم مخالفت میشود در نماز
امام و ماموم و جواب از استدلال شافعی آنست که نماز ماموم مرتبط است بنماز امام پس حمل کردیم
قول الحضرت صلی الله علیه وآله وسلم را کر فاتموا است بر انکه کسی که قضا کرد مافات را پس تحقیق
تمام کرد زیرا که نماز پیش از قضا مافات ناقص بود پس قضا اتمام است مر جزی را که ناقص مانده است

باب لا يسعى الى الصلوة وليأتها بالسكينة والوقار

این باب است که در کرده

میشود در ان این مسئله که دویده نیاید مرد بسوی نماز و بیاید بآرام و گران باری و معنی هر دو نزدیک
بیکدیگر اند لیکن اولی بلاحظ امور باطنه ست و اخری بلاحظ امور ظاهره و لفظ وقار بفتح واو ست
در قسطلانی گفته اگر گوئی تو که امر بسکینه و وقار معارض ست بقول خدا تعالی در جمعه فاسعوا الی
ذکر الله پس جواب داده شده ست باینکه نفت مراد از آیه اسراع بلکه مراد رفتن ست و تعبیر
باین لفظ برای تاکید ست وسعی را دو معنی ست یکی اسراع و منهی در حدیث بهمین معنی ست
و دوم ذهاب محض و مامور در آیه باین معنی ست باید دانست که ایجنان ست ترجمه باب در
اکثر نسخ و در بعضی نسخ ما ادرکتم فصلوا و ما فاتکم فاتموا ست قاله ابو قتادة عن النبی
صلی الله علیه و اله وسلم گفته ست انمذکور را ابو قتاده راوی حدیث باب سابق حدثنا
آدم قال حدثنا ابن ابی ذئب قال حدثنا الزهری عن سعید بن المسیب عن
ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه و اله وسلم حدیث کرد مارا آدم بن ایاس گفت
حدیث کرد مارا ابن ابی ذئب و آن محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب ست گفت حدیث کرد مارا زهری
و آن محمد بن مسلم بن شهاب ست از سعید بن مسیب از ابی هریره از رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم
ح و عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه و اله
وسلم این حا علامت گردانیدن حدیث ست از یک اسناد بسوی اسناد دیگر در اسناد اول حدثنا
الزهری بوده ست و در اسناد دوم عن الزهری ست معنی اینست و از زهری از ابی سلمه از ابی هریره
از رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم و تفاوت درمیان دو اسناد اینست که در اول زهری از ابی سعید
خدری روایت کرده و در دوم از ابی سلمه قال اذا سمعتم الاقامة فامشوا الی الصلوة
فرمودند رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم وقتی که بشنوید اقامت را پس روان شوید بسوی نماز
و علیکم السکینة و الوقار و لا تسرعوا و لازم گیرید سکینه و وقار را و شتابی نکنید
و دویده نیائید فما ادرکتم فصلوا و ما فاتکم فاتموا پس چیزی را که دریابید پس بخوانید

با امام وجزی که فوت کرد شمارا پس تمام کنید ان راتنها یعنی هرگاه شمارا اختیار اولی کردید که آن مشی بارام است
پس هر قدر که باقی بست با امام خوانید و هر قدر که امام سابق خواند از شما خود تنها تمام کنید واعراب
لفظ و قار هم بر وجود اعراب سکینه است که سابق مذکور شد باب متی یقوم الناس اذا
رَاَوُا الْاِمَامَ عِنْدَ الْاِقَامَةِ این بابست که ذکر کرده میشود دران که کدام وقت برخیزد مردم وقتی که ببینند
امام را نزد اقامه یعنی درین باب بیان وقت استاده شدن منظر آن است برای جماعت نزد اقامت
وقتی که ببینند امام را و گویا که اذا راوا الامام جواب استفهام است حدثنا مسلم بن ابراهیم قال
حدثنا هشام قال کتب الی یحیی عن عبد الله بن ابی قتاده عن ابیه حدث کرد ما را مسلم
بن ابراهیم گفت حدث کرد ما را هشام دستوائی گفت نوشت بسوی من یحیی بن ابی کثیر از عبد الله
بن ابی قتاده از پدر خود که ابو قتاده صحابی است وکتابت نیز طریقی است از طرق تحمل حدیث ومعدود است
از سند قال قال رسول الله صلی الله علیه والہ وسلم اِذَا اُقِیمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا
حَتّٰی تَرَوْنِی گفت ابو قتاده فرمودند رسول خدا صلی الله علیه والہ وسلم وقتی که گفته شود اقامت
برای نماز پس استاده نشوید تا که به بینید مرا استاده شده گفته است صاحب خیر جاری نهی درین
مبنی بر امری عظیم الشان است که می شناسند آن را عارفان خدا وآن اینست که بدرستی اوشان بسا
اوقات مشغول می بودند باذکار معمور می بودند در مراقبه پس مامور شدند که ترک نکنند آن را پیش از
وقت ترک تا نباشند منتقل از اذکار مکرر بسوی نماز که آن معراج مومن است پس حاصل شود اوشانرا
حظ از جمعیت مخصوصه بنمازی که ان جامع است مر عبادات را وتا خلل نکنند استادن اوشان در جمعیت
رسول خدا صلی الله علیه والہ وسلم گفته است عینی مطابقه حدث باترجمه ازین جهت است که معنی حدث اینست
که جماعت استاده نشوند نزد اقامت مگر وقتی که به بینند امام را که استاده شده است وتحقیق بیان کرده است
همان معنی حدث معنی ترجمه را که دران استفهام است از وقت قیام مردم برای نماز گفته است صاحب خیر جاری
گفته است در نقایه و وقایه استاده شوند امام وقوم نزد قول موذن حی علی الصلوة وشروع کنند در نماز قد قامت
الصلوة باب لَا یَسْعٰی اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَا یَقُوْمُ اِلَیْهَا مُسْتَعْجِلًا وَلْیَقُمْ اِلَیْهَا بِالسَّکِیْنَةِ وَالْوَقَارِ

ان باب متون است یعنی بابیست که ذکر کرده میشود دران که دویده نیاید بسوی نماز و استاده نشود بسوی آن
نماز شتابان و باید که استاده شود بسوی آن نماز بسکینه و وقار و در بعضی نسخ باب لایقوم الی الصلوة
مستعجلا است و فرق در قیام با استعجال و ذهاب باسراع ظاهر است و مغایرة ترجمه این باب با ترجمه باب سابق
باعتبار جزء است بر یک نسخه ان حدثنا ابو نعیم قال حدثنا شیبان عن یحیی عن عبد الله بن
ابی قتادة عن ابیه حدث کرد ما را ابو نعیم و نام وی فضل بن دکین است گفت حدث کرد ما را
شیبان از یحیی بن کثیر از عبد الله بن ابی قتاده از پدر خود که ابی قتاده است قال قال رسول الله صلی
الله علیه واله وسلم گفت ابو قتاده رضی الله عنه که صحابی است فرمودند رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم اذا اقیمت الصلوة فلا تقوموا حتی تروني وفی که اقامت گفته شود پس استاده
نشوید تا که ببینید مرا که استاده شده ام و مطابقه حدث با ترجمه از جهه آنست که نهی قیام نزد اقامت مستفاد است
بسوی عدم استعجال در قیام برای نماز و این مشیر است بسوی انکه هر گاه قیام مستعجلا منهی است پس
سعی الی الصلوة بطریق اولی منهی باشد که آن زیاده است از قیام با استعجال وعلیکم بالسکینة
ولازم است بر شما ارام و عدم استعجال تابعه علی بن المبارک متابعت کرده ان شیبان را از یحیی
بن ابی کثیر برین زیادتی علی بن مبارک زیرا که در حدث سابق وعلیکم بالسکینة نبود باب
هل تخرج من المسجد لعلة باینست که ذکر کرده میشود دران که ایا خارج شود از مسجد برای مانعی
گفته است صاحب خیر جاری یعنی ایا شخصی که حاضر است در مسجد بر آید از مسجد بعد اقامت نماز برای
علتی که آن حدیث است حدثنا عبد العزیز بن عبد الله قال حدثنا ابراهیم بن سعد
عن صالح بن کیسان عن ابن شهاب عن ابی سلمة عن ابی هریرة حدث کرد ما را
عبد العزیز بن عبد الله بن یحیی القرشی الاوسی گفت حدث کرد ما را ابراهیم بن سعد بسکون عین
مهمله ابن ابراهیم الزهری المدنی از صالح بن کیسان بفتح کاف مدنی از ابن شهاب و نام او محمد است
تابعی است از ابی سلمة بفتح لام ابن عبد الرحمن التابعی از ابی هریرة رضی الله عنه که صحابی است
ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم خرج وقد اقیمت الصلوة که بدرستی رسول خدا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ والہ وسلم برآمدند از حجرہ شریفہ بسوی مسجد وحال انکہ بحقق اقامت نماز گفتہ میشود باذن الخضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم وَعُدِّلَتِ الصفوف و درست کردہ شد صفہا گفتہ است کرمانی اگر گوئی تو
کہ اقامت در حضور امام می باشد پس چگونہ اقامت گفتہ شد من از خروج الخضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم
و نزد او گذشتہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمودند کہ استادہ نشوید تا مرا ببینید کہ استادہ شدہ ام
پس چگونہ صحابہ استادہ شدند و صفہا آراستند پیش از برامدن الخضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میگویم
من کہ قد نزدیک میسازد ماضی را بسوی حال پس معنی اینست کہ برامدند الخضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم
در حالی کہ اقامت میشد و صفہا آراستہ کردہ میشد یا اذن کردہ باشند الخضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم
باقامت گفتن و آراستہ کردن صفہا پس لازم نیاید ہیچکدام ازان دو امر کہ یکی اقامت پیش از
برامدن الخضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم و دوم استادہ شدن صحابہ پیش از استادہ شدن الخضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم حَتّٰی اِذَا قَامَ فِی مُصَلَّاہُ اِنْتَظَرْنَا اَنْ یُکَبِّرَ ما وقتی کہ استادہ
شدند در جای نماز خود و حال انکہ انتظار کردیم ما تکبیر گفتن الخضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم را و در بعضی
نسخ بجای مُصلاہ الصلوٰۃ است یعنی استادہ شدند برای نماز و انتظار ما جملہ حالیہ است اِنْصَرَفَ
قَالَ عَلٰی مَکَانِکُمْ برگشتند الخضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم بسوی حجرہ خود فرمودند ایشان حضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ثابت مانید و توقف کنید بر مکان خود و لازم گیرید موضع خود را و جملہ قال
مستانفہ است فَمَکَثْنَا عَلٰی ھَیْئَتِنَا پس ماندم و درنگ کردیم بر صورۃ خود کہ بودیم بران و کلمہ ہیئۃ
بفتح ہا و سکون یا مثناۃ تحتیہ و فتح ہمزہ آخر آن تا مثناۃ فوقیہ و در بعضی نسخ ہینۃ است بکسر ہا و فتح نون
بعد یا مثناہ تحتیہ ساکنہ از غیر ہمزہ آخر آن تا مثناۃ فوقیہ گفتہ است صاحب فتح الباری الہینۃ الرفق
حَتّٰی خَرَجَ اِلَیْنَا یَنْطِفُ رَاْسُہٗ مَاءً وَقَدِ اغْتَسَلَ تا کہ برامد الخضرت صلی اللہ علیہ والہ
وسلم بسوی ما در انحالتی کہ تقاطر میکرد و میچکید آب از سر مبارک الخضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم
وحال انکہ تحقیق غسل کردہ بودند الخضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم و ینطف بکسر طا مہملہ و ضم ان بمعنی
یقطر است و قد اغتسل جملہ حالیہ است و زیادہ کردہ است دار قطنی از وجہ دیگر فقال انی کنت جنبا فنسیت

Marfat.com

یعنی فرمودند الحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بدرستی بوده ام من جنب پس فراموش کردم من آنرا
واستفاده کرده شده است ازین حدیث جواز نسیان بر انبیا علیهم الصلوة والسلام در اوعبادة برای
تشریع وجواز فصل درمیان اقامت ونماز بعذر وجواز انتظار مقتدیان مر امام خود را وقتی که باشد در وقت نماز
وسعت وطهارت ابدن مستعمل وجواز تاخیر غسل از وقت جنابت ومطابقه حدیث باترجمه ظاهر است
باب اذا قال الامام مکانکم حتی آرجع انتظروه یا بست له ذکر کرده میشود در ان این
مسئله که وقتی که گوید امام مر قوم خود را لازم گیرید مکان خود تا بیایم من انتظار میکشند او را تا بیاید و در
بعضی نسخ یرجع است بصیغه غائب و در بعضی نرجع است بصیغه متکلم مع الغیر و نسخه که صیغه غائب است
امام خود را غائب کرده میگوید یعنی تا بیاید امام وفعل مضارع منصوبست بان مقدره بعد حتی وانتظروه
جواب اذا است گفته است صاحب خبر جاری بوده است باب متقدم منعقد برای بیان صحت خروج امام
بعد از اقامت برای علت حدث واین باب برای صحت قول امام است مکانکم وهر دو مقصد مختلف اند
وبمحسن هر دو طریق هم مختلف اند قوة میکبرد یکی با دیگری وبمحسن پیوست واسحاق بخاری حدثنا اسحاق
قال اخبرنا محمد بن یوسف قال حدثنا الاوزاعی عن الزهری عن ابی سلمة
ابن عبد الرحمن عن ابی هریرة حدث کرد مارا اسحاق وآن ابن منصور است گفت خبر داد
محمد بن یوسف فریابی گفت حدث کرد مارا اوزاعی وان عبد الرحمن بن عمرو است بفتح عین مهمله
از زهری محمد بن مسلم بن شهاب از ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف از ابی هریرة رضی الله عنه که صحابی است
قال اقیمت الصلوة فسوی الناس صفوفهم گفت ابو هریرة گفته شد اقامت نماز پس
برابر کردند وار استند مردم صفهای خود را گفته است کرمانی اگر گوئی تو که این ظاهر است در انکه
اقامت وتسویه صفوف پیش از برآمدن الحضرت بود صلی الله علیه وآله وسلم که معتبر دران هر دو
اذن امام است برابر است که حاضر باشد یا نباشد وشاید که بقراین دانسته باشند خروج الحضرت صلی
الله علیه وآله وسلم را واذن داده باشند اوشان را برای اقامت وتسویه صفوف فخرج رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم فتقدم وهو جنب پس برامدند رسول خدا صلی الله علیه وآله

Marfat.com

وسلم از حجره شریفه خود پس امام شدند وحال انکه انحضرت صلی الله علیه واله وسلم جنب بودند ثم قَالَ عَلَى مَكَانِكُمْ پس انحضرت صلی الله علیه واله وسلم فرمودند باشید شما بر جای خود و در بعضی نسخ فقال است بجای ثم قال وعلم جنابت انحضرت صلی الله علیه واله وسلم صحابه را بعد از اخبار انحضرت صلی الله علیه واله وسلم بود بآن فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً فَصَلَّى بِهِمْ پس باز رفتند انحضرت صلی الله علیه واله وسلم بسوی حجره خود پس غسل کردند بسترا برامدند وحال انکه سر مبارک انحضرت صلی الله علیه واله وسلم میچکید پس نماز خواند انحضرت صلی الله علیه واله وسلم باصحابه یعنی صحابرا امامت کردند ومطابقه باترجمه ظاهر است

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه واله وسلم مَا صَلَّيْنَا

باب در بیان گفتن یکمردی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم راکه نخوانده ایم ما نمازرا و در بعضی نسخ للنبی صلی الله علیه واله وسلم است حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حدیث کردمارا ابو نعیم ونام او فضل بن دکین است گفت حدیث کردمارا شیبان بن عبد الرحمن نحوی از یحیی بن ابی کثیر گفت یحیی شنیدم من ابا سلمة بن عبد الرحمن را در ان حالتی که میگفت خبر داده است مارا جابر بن عبد الله انصاری رضی الله عنه که صحابی است ان النبی صلی الله علیه واله وسلم جاء عمر بن الخطاب يَوْمَ الْخَنْدَقِ که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم آمد او را عمر بن الخطاب رضی الله عنه روز جنگ خندق فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ پس گفت عمر بن الخطاب ای رسول خدا قسم خدا است قریب نبودم من که نماز خوانم تا که قریب شد افتاب غروب را وظاهر اینست ان نماز نماز عصر بوده است وَذَلِكَ بَعْدَمَا أَفْطَرَ الصَّائِمُ و ان آمدن حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه وگفتن ان قول پس از وقت افطار روزه دار بوده است فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عليه واله وسلم وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم قسم خدا است که نخوانده ام من ان نمازرا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه واله وسلم إِلَى بُطْحَانَ وَأَنَا مَعَهُ پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه

Marfat.com

والہ وسلم در بطحان وحال انکہ من با آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم بودم وبطحان بضم بار موحدہ وسکون طار مہملہ نزد بمحمد ثنان وادی ایست در مدینہ وحکایت کردہ اند اہل لغت فتح اول وکسر ثانی گفتہ ایست این را ابو علی در بارع فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ پس وضو کردہ اند آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس خواندند نماز عصر را بعد غروب شدن آفتاب پس خواندند بعد آن نماز عصر نماز مغرب را گفتہ ست صاحب خیر جاری مشکل مطابقہ این حدیث باترجمہ زیرا کہ ماصلیتہا کلام رسول خدا ایست صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کلام عمر رضی اللہ عنہ وتاویل کردہ ایست کرمانی ماکدت را پس حمل کردہ ایست آن را بر معنی ماصلیت بطریق کنایت بسبب عرف وتحسین کردہ ایست این تاویل را عینی باب الْإِمَامُ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ این باب است کہ ذکر کردہ میشود دران اینکہ امام عارض میشود او را حاجۃ بعد از اقامت گفتن صاحب خیر جاری گفتہ تعرض بفتح تا ومثناۃ فوقیہ وکسر را مہملہ ای تظہر لہ الحاجۃ ومعنی اینست کہ جایز ایست امام را مشغول شدن بحاجہ خود بعد از اقامت پیش از ادای نماز ولفظ امام در بعضی نسخ مضبوط است بجر ودر بعضی نسخ برفع واین اظہر ست حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ حدث کرد ما را ابو معمر بفتح ہر دو میم ودر میان ان عین مہملہ ساکنہ ونام او عبد اللہ بن عمرو بفتح عین مہملہ ست گفت حدث کرد ما را عبد الوارث بن سعید بکسر عین مہملہ گفت حدث کرد ما را عبد العزیز بن صہیب بضم صاد مہملہ وفتح ہا وسکون بار مثناۃ تحتیہ اخر آن بار موحدہ از انس رضی اللہ عنہ کہ صحابی ایست قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ صلے اللہ علیہ والہ وسلم يُنَاجِي رَجُلًا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ گفت انس رضی اللہ عنہ اقامت گفتہ شد برای نماز عشا وحال انکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم نرم نرم سخن میگفتند با یکمردی کہ نامش معلوم نیست در یک طرف فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ پس نہ ایستاد آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم بسوی نماز تا انکہ خواب کردند اکثر مردم مطابقہ الحدیث باترجمہ ظاہر ایست زیرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم راز گفتند با آن رجل در حالی کہ اقامت گفتہ شد وراز گفتن عروض حاجۃ ایست برای آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم لہذا مقید کردہ ایست در ترجمہ بامام

Marfat.com

ونیز تقیید بامام برای آنست که برای حاجت لمام تمام قوم منتظر میمانند بخلاف شخصی دیگر که بان کس دیگر منتظر نمی ماند باب الکلام اذا اقیمت الصلوٰة بابست در بیان جواز سخن گفتن وقتی که اقامت نماز گفته شود ومضاف محذوف که آن جوازست واین رد هست برکسی که مکروه داشته هست ان را مطلقا

حدثنا عیاش بن الولید قال حدثنا عبد الاعلی قال حدثنا حمید قال سألت ثابتا البنانی حدث کرد مارا عیاش بفتح عین مهمله وتشدید یا منتاة تحتیه اخر آن شین معجمه ابن ولید بفتح واو وکسر لام گفت حدیث کرد مارا عبد الاعلی گفت حدیث کرد مارا حمید بصیغه تصغیر طویل گفت پرسیدم من ثابت بنانی را بضم بار موحده وتخفیف نون وبعد الف نون دوم مکسوره هست عن الرجل یتکلم بعد ما تقام الصلوٰة از حکم مردی که سخن میکوید بعد گفته شدن اقامت نماز فحدثنی عن انس بن مالک قال اقیمت الصلوٰة فعرض للنبی صلی الله علیه واله وسلم رجل فحبسه بعد ما اقیمت الصلوٰة پس حدث کرد مرا ثابت بنانی از انس بن مالک که صحابی است گفت انس رضی الله عنه که اقامت نماز گفته شد پس عارض شد وظاهر گشت مر رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم را یکمردی پس بند کرد ومشغول داشت آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را بسخن کردن باو بعد گفته شدن اقامت از نماز کردن گفته هست کرمانی این رد هست برکسی که گفته هست وقتی که گفت موذن قد قامت الصلوٰة واجب شد بر امام تکبیر احرام ودر بیحدث دلیل هست برینکه اتصال اقامت بنماز سنت از سنن وجز این نست که از مستحبات ست ومکروه داشته اند یک قومی کلام را بعد اقامت واین حدیث حجه هست بر اوشان باب وجوب صلوٰة الجماعة بابست در بیان وجوب نماز جماعت یعنی وجوب جماعت در نماز صاحب خیر جاری گفته که اختیار کرده هست امام بخاری وجوب جماعت را ودلالت میکند بران انری که روایت کرده هست ان را از حسن بصری زیرا که اطاعت امر واجب هست وترک واجب برای امری دلالت میکند برانکه اهتمام آن امر اقوی هست پس مستفاد شد از ان وجوب جماعت وبودن آن اقوی از اطاعت امر از فرض عین هست پس جزی که اقوی هست ازان اولی هست بانکه فرض عین باشد وقال الحسن ان منعته امه عن العشاء فی الجماعة شفقة لم یطعها

وگفته است حسن بصری رضی الله عنه که تابعی است اگر منع کند شخصی را مادر وی از نماز خفتن خواندن در جماعت
از جهة شفقت اطاعت مکند او را درین نهی و باز نماند از حضور جماعت گفته است یعنی جز این نیست که معین
کرده است نماز خفتن را باوجود آنکه حکم در همه نمازها برابر است برای بودن ان افضل نمازها بر منافقان پس
اگر کوئی بگوید نیز همچنان است پس مگوئیم که ذکر یکی فی نفسه از میسازد از ذکر دیگری انهی و احتمال دارد
وجه تعین وجود مشقت باشد دران نماز بسبب تاریکی شب که در غیر آن نیست پس هرگاه درین
نماز باوجود عذر اطاعت مادر رو بهت نباشد در نمازهای دیگر بطریق اولی درست نباشد و اگر ذکر
نماز دیگر میکرد حکم نماز خفتن معلوم نمیشد گفته است قسطلانی برای مشروعیت جماعت حکمتهاست از قیام ضم
الفت در میان مصلیان برای همین مشروع شده اند مسجدها در محلها تا حاصل شود تعاهد در میان
همسایگان و از تعلم جاهل از عالم احکام نماز و از حصول برکت کامل بی نقص زیرا که مردم متفاوتند
در عبادة پس کامل میشود نماز بهمه حدثنا عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالك عن ابی
الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة حدث کرد ما را عبد الله بن یوسف تنیسی گفت خبر داد ما را
امام مالک از ابی الزناد از اعرج و از عبد الرحمن بن هرمز است از ابی هریرة رضی الله عنه که
رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال والذی نفسی بیده لقد هممت ان
علیه وآله وسلم فرمودند نفسی بیده لقد هممت ان الله یخطب بفتحتین است قسم الکسی است
که ذات من بدست تقدیر و تدبیر و بیست هر اینه تحقیق قصد کرده ام که امر کنم من
بهیزم تا هیزم کرد اورده شوند یعنی امر کنم مردم را جمع کنند هیزم را بصیغه متکلم معلوم است از مضارع
لیحطب بلام و ضم یا مشناة تحتیه از ثلاثی مجرد بصیغه مجهول و در بعضی نسخ فیحطب است
بفا بجای لام و در بعضی نسخ فیحتطب است بفا و تشدید طا مهمله و در نسخه دیگر لیحتطب است
از احتطاب و معنی همه جمع کردن هیزم است ثم امر بالصلوة فتؤذن لها ثم امر بلالا فیؤذن ثم امر
مردم را که نماز بخوانند یعنی فیؤذن لها ثم امر بلالا فیؤذن الثانیة پس اذان گفته شود
برای آن نماز بستر امر کنم یکمردی را پس امامت کند آن مرد قوم را ثم اخالف الی رجال

فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بسوزانم بر مخالفت کنم عر نماز گذاران را دران حالتی که قصد کنند ام و روند ام
بسوی مردانی که نماز آمده اند بسوی نماز بس بسوزانم برانها خانهای اوشان را وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ
الْعِشَاءَ قسم آنکسی هست که ذات من بدست تقدیر و تدبیر و بست اگر بداند کسی ازان مردم که برای نماز
در مسجد می آیند و بجماعت نماز نمیگذارند که بدرستی شان اینست که اگر بیاید برای نماز خشا خواهد یافت
استخوان فربه را یا دو سم شاة خوب هر اینه حاضر شود نماز عشا را در خیر جاری گفته بداکه چگونه تاکید است
در امر بجماعت زیرا که رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم قصد کردند بسوی ترک امامت برای سوختن
خانهای تارکان جماعت زیرا که مفسده وقتی که دفع شود بضروی اندک اختیار کرده میشود ازان
اندک ضرر را چنانکه طبیب حاذق وقتی که می برند دست را مثلا که فساد انگشت سرایت میکند در دست
و فاسد میسازد تمام دست را اگر قطع کرده نشود آن انگشت نشود فاسد البته قطع میکند آن
انگشت را گفته است قسطلانی باین حدیث استدلال کرده است امام احمد و کسی که گفته است که
جماعت فرض عین است زیرا که اگر نمیبود فرض عین تهدید نمیکردند آنحضرت صلی الله علیه
وآله وسلم تارک آن را بسوختن زیرا که اگر می بود فرض کفایت هر اینه کفایت میکرد و بسوی
همین رفته است عطا و اوزاعی و جماعتی از محدثان و شافعیه چنانکه ابن خزیمه و ابن حبان و ابن
منذر و غیرایشان و گفته است امام ابوحنیفه و امام مالک که جماعت سنت موکده است و همین است
وجه حسن نزد جمهور شافعیه برای قول آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در احادیثی که روایت
کرده اند ازایشان صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ درجة یعنی نمازی که
بجماعت خوانده شده بهشت زیاده در ثواب از نمازی که تنها خوانده شده بیست و نه درجه و برای
مواظبت آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم برین جماعت بعد هجرة و جواب داده اند از حدیث باب
باینکه قصد کردند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم سوختن را و نسوختند اگر فرض میبود ترک نمیکردند
سوختن را و باینکه ورود این حدیث در حق منافقان است که تارک نماز بوده اند نه محض برای ترک جماعت

وعرق بفتح عین مهمله وسکون راء مهمله استخوانی که بروی اندک گوشت باشد ومرباتین بکسر میم وکاهی مفتوح هم کرده میشود تثنیه مرماة است وان سم شاة است وحسنتین بمعنی جیدتان است باب فَضْلِ الصَّلٰوةِ بِالْجَمَاعَةِ این باب است در بیان فضلت نماز بجماعت گفته است شیخ عینی گفته نشود که درمیان این ترجمه وترجمه باب سابق منافاته است زیرا که این در بیان فضلت است وان در بیان وجوب ازبرای انکه میگوئیم ماکه بودن شئ متصف بوجوب منافی نیست اتصاف ان را بفضلت وَكَانَ الْاَسْوَدُ اِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ ذَهَبَ اِلٰى مَسْجِدٍ اٰخَرَ وبود عادت اسود بن یزید نخعی که یکی از کبار تابعین است وقتی که فوت میشد از و نماز بجماعت در یک مسجدی مرفت بسوی مسجدی دیگر برای دریافتن فضلت جماعت زیراکه یک نماز گذارده میشود در مسجد ها در ازمنه مختلفه در یک وقت نماز زیراکه وقت نماز امتدادی دارد در بعضی مساجد اول وقت گذارده میشود ودر بعضی دیگر آخر وقت ومطابقة این اثر باترجمه ازین حیثیة است که اگر نمیبود ثبوت فضلت جماعت نزد اسود هرآینه ترک نمیکرد فضلت اول وقت را وتوجه نمیکرد بسوی مسجد دیگر وازین حیثیة که فضلت جماعتی که وارد است در احادیث باب مقصود ازان جماعت در مسجد است نه جماعت در خانه زیراکه اگر نمیبود مختص بمسجد هرآینه جماعت میکرد اسود در خانه خود ونمیرفت در مسجد دیگر برای جماعت وَجَاءَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اِلٰى مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيْهِ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ وَصَلّٰى جَمَاعَةً وامد انس بن مالک که صحابی است رضی الله عنه بسوی یک مسجدی که تحقیق خوانده شده بود آن نماز دران مسجد پس اذان گفت واقامت گفت ونماز خواند بجماعت وگفته است بیهقی که آمدانس در بعث کس از جوانان خود یعنی جماعت موجود بود لهذا در مسجد دیگر رفت وصلی بضم صاد مهمله وتشدید لام مکسوره بصیغه ماضی مجهول است ومطابقة این اثر نیز مثل اثر سابق ظاهر است واختلاف کرده اند علما در جماعت بعد جماعت در مسجد واحد گفته است یک طایفه که جایز است وهمان است قول عطا وحسن واحمد واسحاق واشهب ازجهة عمل کردن بظاهر قول آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم صلوة الجماعة تفضل الخ یعنی نمازی که بجماعت خوانده میشود زیاده است در ثواب پس گرچه در مسجدی یک جماعت

شده باز جماعت میکنند برای اجرا فضیلت جماعت زیرا که از ظاهر این قول اطلاق مفهوم شده وطایفه
دیگر گفته اند که جماعت کرده نشود در مسجدی که پیشتر جماعت شده باشد و این روایت کرده شده است
از سالم و قاسم و ابی قلابه و مالک و لیث و ابن مبارک و ثوری و اوزاعی و اسحق و شافعی و جز این هست
که مکروه داشته اند تکرار جماعت را از جهة خوف افتراق یعنی جدا جدا هر قوم متفرق جماعت
خواهند کرد و همه اقوام بمجانماز نخواهند خواند گفته است مالک و شافعی اگر باشند مسجد بر راه مردم جاز است
در ان تکرار جماعت بیکراهت و اگر مسجد محله باشد مکروه است حدثنا عبد الله بن یوسف
اخبرنا مالک عن نافع عن عبد الله بن عمر حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف تینسی گفت
خبر داد ما را امام مالک از نافع مولی عمر از عبد الله بن عمر رضی الله عنهما که صحابی است ان رسول الله
صلی الله علیه واله وسلم قال صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرین درجة
که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فرمودند که نمازی که بجماعت گذارده شود زیاده است
بر نمازی که تنها خوانده میشود به بیست و هفت درجه و این تقدیر ازان مقادیر است که مخصوص بعلم
نبوة شناخته نمیشود بعقل و تفضل بفتح تا و مثناة فوقیه و سکون فا و ضم ضاد معجمه و فذ بفتح فا
و تشدید ذال معجمه بمعنی منفرد است و مطابقه این حدیث باترجمه ظاهر است عبد الله
ابن یوسف حدثنا اللیث حدثني یزید بن الهاد عن عبد الله بن خباب عن ابی
سعید الخدری حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف تینسی گفت حدیث کرد ما را لیث سعد امام مصریان
گفت حدث کرد ما را یزید بن الهاد وان یزید بن عبد الله بن اسامة بن الهاد است و نسبت وی بسوی
جدوی برای شهرت جدوی است از عبد الله بن خباب بفتح خا معجمه و تشدید با موحده و بعد الف با موحده
دوم است انصاری مدنی تابعی است و نیست آن ابن ارت که صحابی است زیرا که نیست روایت او را
در صحیحین از ابی سعید خدری رضی الله عنه که صحابی است انه سمع النبی صلی الله علیه واله
وسلم یقول که بدرستی شان اینست که شنید ان ابو سعید خدری رسول خدا را صلی الله علیه واله وسلم

که میفرمودند صَلٰوةُ الجَمَاعَةِ تَفضُلُ صَلٰوةَ الفَذِّ بِخَمسٍ وَعِشرِینَ دَرَجَةً نماز بجماعة زیاده است از روی ثواب بر نماز منفرد بیست و پنج درجه گفته است صاحب خیر جاری ایخدمت وحدیث این عدد مختلف اند بایکدیگر در بیان عدد درجات وعلما اختلاف کرده اند در ترجیح یکی ازان دو بر دیگری واکثر راویان بانی سعید اند در ترجیح داده اند بعضی علما حدیثی راکه دران کثرت عدد است وبعضی دیگر آن راکه دران قلت عدد است برای اتفاق بران بستر تفاوت کاهی میباشد بحسب تفاوت مراتب اخلاص ونیز میباشد کلام مختلف بحسب اختلاف احوال مخاطبین با وجود انکه بدرستی عدد قلیل نفی نمیکند عدد کثیر را با این اختلاف بحسب قرب وبعد مسجد است یا خمس وعشرین در نماز تریست وسبع وعشرین در نماز بهری حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا عبد الواحد حدثنا الاعمش سَمِعتُ اَبَا صَالِحٍ یَقُولُ سَمِعتُ اَبَا هُرَیرَةَ حدیث کرد مارا موسی بن اسمعیل تبورکی گفت حدیث کرد مارا عبد الواحد گفت حدیث کرد مارا الاعمش بن مهران گفت شنیدم من اباصالح ذکوان راکه تابعی است دران حالتی که میگفت شنیدم من ابا هریره که صحابی است دران حالتی که میگفت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِی الجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلٰوتِهٖ فِی بَیتِهٖ وَسُوقِهٖ خَمسَةً وَعِشرِینَ ضِعفًا که فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز مرد در جماعت زیاده کرده میشود بر نماز آن مرد در خانه او ودر بازار او بست وینج مثل وتضعیف زیاده کردنست راصل شیء مثل ان را یا امثال ان راودر بعضی نسخ فی جماعة نکره واقع شده وتضعف بضم تا مثناة فوقیه وفتح ضاد معجمه وتشدید عین مهمله مفتوحه ودر بعضی نسخ خمسا وعشرین بی تا است وضعف بکسر ضاد معجمه بمعنی مثل است وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی المَسجِدِ لَا یُخرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ وآن تضعف مذکور بسبب انست که بدرستی شان اینست وقتی که وضو کرد یکمردی پس نیک کرد وضو را بر سنن وآداب بستر برآمدن از خانه خود دران حالتی که رونده است بسوی مسجد نه برآورده است او را از خانه او مگر نماز یعنی محض برای نماز خواندن در مسجد با جماعت برآمده است این است محل ترجمه که ازین

معلوم میشود فَضْلُ جَمَاعَتٍ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ
کام نمیزند هیچ گام زدنی مگر که بلند کرده میشود برای اشخص بسبب آن گام زدن درجه عظیمه و دور
کرده میشود از اشخص بسبب آن گام زدن گناهی وَلَمْ يَخْطُ بفتح یا مشناه تحته وضم طار مهمله وخطو
بفتح خار معجمه وسکون طار مهمله است فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي
مُصَلَّاهُ بس وقتی که نماز خواند همیشه ملیا یله درود میگویند بروی باین صیغه تا وقتی که در ان جا است
که نماز خوانده است در ان وهمچنان است اگر برگردد و استد در موضع دیگر از مسجد بانیت انتظار نماز دیگر
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ یعنی اینست ای بار خدایا درود بفرست بران مصلی ای
بار خدایا رحمت کن آن مصلی را وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ وهمیشه یکی از شما
در نمازست تا وقتی که انتظار می برد نماز را گفته صاحب خیر جاری که این حکم شامل است همه نماز گذار را
برابرست که خواند در باشد تنها یا جماعت لیکن کسی که انتظار میکند نماز تنها خواندن را ثواب همان نماز
می یابد و کسی که انتظار می برد نماز جماعت را ثواب نماز جماعت میابد و باید دانست که امور دیگر
که در حدیث مذکور شدند خارج اند از امر جماعت لیکن شناخته میشود فضل آن نیز برای ترتیب آن
امور بران جماعت باب فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ بابست در بیان فضلت نماز
که گذارده شود در جماعت و در بعضی نسخ فی الجماعت هست تعریف گفته هست عینی خر این هست
که ذکر کرده شد و هست این ترجمه مقید و ترجمه ما قبل این مطلق الخ ازجمه اشاره کردن بسوی زیادتی
خصوصیت فجر بفضلت حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حدیث کرد مارا ابو الیمان ونام او حکم بن نافع است
گفت خبر داد مارا شعیب بن ابی حمزه از زهری وان محمد بن مسلم بن شهاب است گفت خبر داد مارا سعید
بن مسیب بن حزن القرشی مخزومی تابعی و ابو سلمه بن عبد الرحمن بن عوف زهری مدنی ونام او
عبد الله یا اسمعیل است اَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم
يَقُولُ تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيعِ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا که بدرستی ابو هریره

رضی اللہ عنہ کہ صحابی است گفت شنیدم من رسول خدا را صلی اللہ علیہ والہ وسلم در ان حالتی کہ میفرمایند
کہ زیاد میشود نمازی کہ در جماعت گذارده میشود بر نماز یکی از شما کہ تنہا میگذارد بہ بیست و پنج جزو و در بعضی
نسخ بہ پنجہ بتاست پس در نسخہ کہ بحذف تاست بتاویل جزو است بدرجہ و در نسخہ کہ بتاست بی تاویل
واضافہ صلوۃ بسوی الجمع بمعنی فی است یَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلٰوةِ
الْفَجْرِ و یکجای شوند فرشتہا شب و فرشتہا روز در نماز فجر زیرا کہ آن وقت بالا بردن اوشان است
عمل شب را و وقت آمدن طایفہ دیگر است برای عمل روز و گفتہ اند سبب جمع جہت حاری می بین است موضع
ترجمہ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا پس میگفت
ابو ہریرہ و بخوانید این آیہ از قران اگر میخواہید شاہدی را از قرآن بر بن بیان و معنی آیہ این است کہ بدرستی
نماز فجر ہست حاضر آورده شده یعنی ملائکہ شب و روز بر ان حاضر و شاہدند قال شعیب حَدَّثَنِي نَافِعٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً گفت شعیب بن ابی حمزہ و حدیث
کرد مرا نافع از عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ گفت عبد اللہ بن عمر زیادہ ہست نماز جماعت بر نماز تنہا
بہ بست و ہفت درجہ تحقیق گذشتہ است وجہ توفیق در میان حدیثان حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حدیث کرد مارا عمر بن حفص کوفی گفت حدیث کرد مارا پدر من
حفص بن غیاث بن طلق نخعی گفت حدیث کرد مارا الاعمش سلیمان بن مہران قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا
قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ گفت شنیدم من سالم را کہ آن ابن الجعد است گفت شنیدم من ام
درداء و نام او ہجیمہ است و ان صغری تابعیہ است نہ کبری صحابیہ کہ او خجرہ است و او مرده بود پیش از زوج
خود و زنده ماند صغری مدتی و از کذا فی العینی کہ مبگفت دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ
کہ در امد بر من ابو الدرداء در انحالتی کہ غضبناک بود و مغضب بفتح ضاد معجمہ است فَقُلْتُ مَا أَغْضَبَكَ
فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا
پس گفتم من کہ چہ چیز در غضب آورده ہست ترا پس گفت قسم بخدا ہست نمی شناسم من از امر شریعت
محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیچ چیز کہ باقی مانده باشد بحال خود و متغیر نشده باشد در امت محمد صلی اللہ

Marfat.com

علیه والہ وسلم مگر اینکه نماز میخوانند بجماعت والکنون دران هم میخوابند سستی کنند وترک نمایند و در
بعضی نسخ من محمد است و در بعضی دیگر من امت محمد ست گفته است کرمانی شارح تراجم حدیث ابی الدرداء
وابی الدرسوا موسی غیر مطابق است، در ظاهر بترجمه زیرا که مختص نیست بفجر وجواب انست که بدرستی نماز جماعت
جز این نیست که بسیار است ثواب آن برای مشقتی که حاصل است ازان ومشی بسوی جماعت در فجر اشد است
از غیران برای تاریکی ومصادفه چیزی که دیده نمیشود وپس میباشد اجر بسیار وگفته است عینی مطابقه احدیث
بترجمه ازین حیثیه است که اعمال انکسانکه نماز میخوانند بجماعت تحقق واقع شده است تغیری دران سوای
نماز بجماعت واقع نشده است دران چیزی ازان تغیر پس دلالت کرد بر انکه فضیلت نماز بجماعت
عظیم است پس اگر کوئی که نیست چیزی ازین مخصوص بفجر میگویم من وقتی که مطابق شد جزء بترجمه کفایت

میکند حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله عن ابی
بردة عن ابی موسی حدث کرد مارا محمد بن العلاء بخفیف لام بن کرب همدانی کوفی گفت حدث
کرد مارا ابو اسامة از برید بضم باء موحده وفتح راء مهمله بن عبد الله از ابی بردة ونام او عامر است یا حارث
از ابی موسی ونام او عبد الله بن قیس اشعریست رضی الله عنه که صحابی است قال قال النبی صلی الله
علیه واله وسلم اعظم الناس اجرا من الذی یصلی ثم ینام وانکسی که انتظار میبرد نماز را با امام
بزرگتر است ازروی ثواب از انکسی که میخواند نماز را با امام لی انتظار بستر خواب میکند ووجه مطابقه حدیث
بترجمه همان است که در حدیث سابق گذشته گفته است کرمانی اگر بگوئی چیست فایده ذکر ثم بنام میگویم
من که اشاره است بسوی استراحت که مقابل است برای مشقتی که موجب است زیادتی ثواب را در ضمن
انتظار باب فضل التهجیر الی الظهر بابست در بیان فضیلت بکار آمدن برای نماز ظهر
وتهجیر تبکیر ومبادرتست بسوی هر شی ودر بعضی نسخ الی الصلوة است وان اعم واشمل است. حدثنا
قتیبة عن مالک عن سمی مولی ابی بکر عن ابی صالح السمان عن ابی هریرة حدیث
کرد مارا قتیبة بن سعد ثقفی از امام مالک از سمی بضم سین مهمله وفتح میم معتق ابی بکر بن عبد الرحمن بن
الحارث بن هشام قرشی مخزومی مدنی از ابی صالح ذکوان السمان بفتح سین مهمله وتشدید میم که میکشید

Marfat.com

ومی آورد روغن و زیت را سوی کوفه تابعی ست از ابی هریره رضی الله عنه که صحابی ست اَنَّ رَسُولَ اللهِ
صلی الله علیه واله وسلم قال بینما رَجُلٌ یَمشِی بِطَرِیقٍ وَجَدَ غُصنَ شَوکٍ عَلَی الطَّرِیقِ
فَاَخَّرَهٗ فَشَکَرَ اللهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فرمودند یک وقتی یک مردی
در راه میرفت یافت شاخ خاری را پس بر سر راه دور انداخت آن مرد آن شاخ را از راه مردم پس راضی
شد الله تعالی از آن مرد پسندید و قبول کرد از آن مرد آن کار را و ثنا گفت بروی پس بوشید بخشید
گناهان او را گفته است صاحب خیر جاری ما در معمار اند دمت و بین ظرف ست مضاف سوی جمله
که فعل آن محذوف ست و رجل: اعل آنست و یمشی مذکور مفسر آن فعل محذوف ست و جار تعلق
ظرف بمثل آن زیرا که کفات مسند از رائحه فعل بینما و بینا بمیم و بی میم هر دو ظرف زمانند بمعنی مفاجاة
ومضاف میشوند بسوی جمله و محتاج میشوند بسوی جزائی که تمام شود بان معنی آن و گفته قَالَ الشُّهَدَاءُ
خَمسٌ لِلمَطعُونُ وَالمَبطُونُ وَالغَرِیقُ وَصَاحِبُ الهَدمِ وَالشَّهِیدُ فِی سَبِیلِ اللهِ تَعَالَی
بستر فرمودند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم شهیدان پنج قسم اند یکی از آن آنست که بسبب
طاعون یعنی وبا مرده باشد زیرا که آن صابر ست زیر قضاء الله تعالی و دوم آنکسی ست که بسبب امراض شکم
مثل اسهال و غیر آن مرده باشد زیرا که بجهة صفا ردی از کدورات بدن پاک گردید از نجاسات مثل شهید
که پاک میگردد و شمشیر زیرا که شمشیر محو کننده گناهانست مانند بر آرنده خون نجس ست و سیوم آنکسی ست
که در آب غرق شده مرده باشد زیرا که آب سحنا که مطهر ست از نجاسات ظاهره باطنه که گناهانست
و چهارم آنکسی ست که زیر دیوار آمده مرده ست یعنی دیوار بران افتاده و وی مرد و پنجم آنکسی ست که
مقتول شده ست در راه الله تعالی یعنی برای اعلای کلمة الله گفته ست قسطلانی مشکل دانسته اند تعبیر
بشهید فی سبیل الله با قول وی که الشهداء خمس زیرا که لازم می آید حمل شئی بر نفس گویا که گفته ست الشهید
هو الشهید و جواب داده شده ست بانکه آن از باب انا ابو النجم و شعری شعری ست یعنی معنی الشهید
فی سبیل الله القتیل ست گفته ست صاحب خیر جاری مناسبت ذکر شهدا بعد ذکر مردی که دور کرده ست
از راه شاخ خار را آنست که در شمار شهداء فی سبیل الله ست و شهید فی سبیل الله کسی ست که قصد داد

دور ساختن ایذاء کفر را از دایره اسلام وابل آن وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ
الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ وفرمودند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
اگر بدانند مردم ثوابی را که در اذان نماز است و در اول از صفوف مصلیان پس نیابند اذان گفتن را
وصف اول را مگر آنکه قرعه اندازند بران یعنی همه در استحقاق برابر باشند پس بدون قرعه نیابند
آن را هر آینه قرعه اندازند بران وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ واگر بدانند ثوابی
که در بیگاه آمدنست برای نماز ظهر وغیره هر اینه پیش دستی کنند بجانب آن یعنی هر آدام خواهد
بیگاه تر روم وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا حَبْوًا واگر بدانند ثوابی را که در
گذاردن نماز عشا است بجماعت در مسجد و نماز صبح هر اینه بیایند برای خواندن ان هر دو در مسجد اگرچه
بزانو بیایند و بیا نتوانند آمدن مثل اطفال باب احتساب الآثار این بابست در بیان
شمار گامهای مصلی که برای نماز در مسجد رفته و در اصل اثر نشان باست که بر زمین ظاهر میشود
و مراد بآن اینجا گامهاست حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ گفت حدیث کرد مارا محمد بن
عبد الله بن حوشب بفتح حاء مهمله وشین معجمه درمیان آن هر دو واو ساکنه اخر ان باء موحده
طایفی ست گفت حدیث کرد مارا عبد الوهاب بن عبد المجید ثقفی گفت حدث کرد مارا حمید
طویل از انس بن مالک رضی الله عنه که صحابی ست قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم
يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ گفت انس رضی الله عنه فرمودند رسول خدا صلی الله
علیه وآله وسلم ای بنی سلمه ایا شمار نمیکنید شما قدمهای خود را از در رفتن خود بسوی مسجد می
زیرا که مقابل هر قدم که بسوی مسجد می نهید درجه ایست و جز این نیست که خاص کردند او شانرا
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم باین خطاب زیرا که ایشان اراده کرده بودند انتقال خانهای خود
در قرب مسجد و کلمه الا بتخفیف لام ست گفته ست یعنی تحتسبون بنون جمع ست را صل
خود در اکثر نسخ بخاری و شرح کرده ست انرا کرمانی بحذف نون پس گفت اگر گوئی چیست وجه سقوط

Marfat.com

نون کونیم من جایز داشته اند نحویان اسقاط نون بدون ناصب وجازم وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ اخبرنا
يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قال حدثني حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ وكفت ابن ابی مریم سعید بن الحکم
بن محمد ابی مریم جمحی بصری است خبر داد ما را یحیی بن ایوب کفت خبر
کرد ما را حمید بن ابو کفت حدث
کرد ما را انس رضی الله عنه و در بعضی نسخ بجای قال ابن ابی مریم زاد ابن ابی مریم است و در بعضی نسخ
حدثنا است اَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
الله عَلَيْهِ وآله وسلم که بدرستی بنی سلمه خواستند که انتقال کنند از خانهای خود و فرود آیند
در مکانی که نزدیک باشد از مکان رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم زیرا که خانهای ایشان از مسجد
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم دور بودند وقول وی یَنْزِلُوا منصوبست بعطف بر یتحولوا قَالَ فَكَرِهَ
رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم أَنْ تُعْرُوا الْمَدِينَةَ کفت انس رضی الله عنه پس مکروه
داشتند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم خالی کذاشتن مدینه طیبه را و یعرو بالضم یا و منهاز خشیه
وسکون عین مهمله وضم راء مهملهست در خبر جاری کفته خواستند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
که آباد باشند اطراف مدینه طیبه ساکنان خود و اقرب اینست که مشتق از عری باشد وان فضاییست
که پوشیده نشود ذکر ای جزی کذا فی القاموس فَقَالَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ پس فرمودند رسول
خدا صلی الله علیه وسلم ایا شمار نمیکنید شما قدمهای خود را از آمدن شما ای نماز بسوی مسجد
که مقابل هر قدم درجه ایست قَالَ مُجَاهِدٌ خُطَاهُمْ آثَارُ الْمَشْيِ فِي الْأَرْضِ یا رَسُولَ اللهِ
کفته است مجاهد قدمهای ایشان اثرهای رفتن ایشانست در زمین پیاهای خود کفته است عینی
اشاره کرده است بخاری بان تعلیق بسوی انکه قصه بنی سلمه بوده است سبب نزول ان آیة ونکتب
مَا قَدَّمُوا آثَارَهُمْ یعنی مینویسیم ما جزی را که پیش فرستادند ادمیان و پاهای ایشان که در زمین
نهند برای رفتن بمساجد وغیر آن و در حدیث دلیل است بر انکه کثرة ثواب برای کثرة خطا هاست
در رفتن بسوی مسجد باب فَضْلُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ این باب است در بیان فضیلت
و زیادتی ثواب نماز عشا آخرة که خوانده شود در جماعت حدثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ابي قال حدثنا الاعمش قال حدثني ابو صالح عن ابي هريرة حدیث کرد مارا عمر بضم عین مهمله بن حفص گفت حدث کرد مارا پدر من حفص بن غیاث بن طلق بن معوية نخعی گفت حدث کرد مارا اعمش سلیمان بن مهران گفت حدث کرد مرا ابو صالح ذکوان سمان از ابی هریرة رضی الله عنه که صحابی است قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه واله وسلم لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ گفت ابو هریره رضی الله عنه فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نیست هیچ نمازی گران تر از نماز فجر و نماز عشا اخره زیرا که اولی در وقت لذت خواب است و دوم در وقت سکون و استراحت و در بعضی نسخ من صلوة الفجر است وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا واگر بدانند ثوابی را که در ان هر دو نماز است هر اینه بیایند برای خواندن ان هر دو نماز بجماعت در مسجد و اگرچه بزانو بیایند و بیا آمدن نتوانند وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ وقسم خدا است هر اینه بتحقیق من قصد کردم اینکه امر بکنم من موذن را پس اقامت بگوید پس امر کنم من مردی را که امامت کند مردم را وکلمه اٰمر بهمزه وضم میم و نون امر منصوبست بان مثل فیقیم و یوم الناس بضم میم و نصب الناس است و جمله در موضع نصب است بنا بر صفت رجلا که منصوبست بامر ثُمَّ اٰخُذَ شُعَلًا مِنَ النَّارِ فَاُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَا يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ پس بگیرم شعلهای آتش را پس بسوزم من بر کسی که نمی برآید بسوی نماز هنوز یعنی بعد از شنیدن اذان و در بعضی نسخ بعد است بجای بعد و جمله لم یخرج در موضع نصب است بنا بر حالیه و در بعضی نسخ بعذر است و این نیز حال است یعنی کسی که نمی برآید بسوی نماز در ان حالتی که قادر است برامدن در مسجد یا در ان حالتی که عذر میلوید و کلمه اٰخذ منصوب است از جمله عطف آن بر امر اول که ان منصوبست و نشده بدر بان و شعلا بضم شین معجمه و فتح عین مهمله جمع شعله است و احرق بفتح حا مهمله گفته است عینی در حدیث دلیل است بر انکه رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم اطلاق کردند بر مومنانی که حاضر نمیشوند جماعت را و میخوانند در خانهای خود از غیر عذر و علت که مانع است از امدن در مسجد برای نماز اسم منافقین را

باب اثنان فما فوقهما جماعة این بابست دربیان انکه دو و زیاده بران نماز جماعت
گفته میشود صاحب خبر جاری که مقصود امام بخاری بیان حکم شرعی است برای جماعت نه بیان حکم
لغوی حدثنا مسدد قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا خالد عن ابی قلابة
عن مالک بن الحویرث عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم حدث کرد ما را مسدد بن
مسرهد اسدی بصری گفت حدث کرد ما را یزید بن زریع اول مشتق از زیاده و دوم تصغیر زرع
علمی گفت حدث کرد ما را خالد حذاء از ابی قلابة بکسر قاف و نام او عبد الله بن زید است از مالک
بن حویرث بضم حاء مهمله تصغیر لیثی رضی الله عنه صحابی است از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
انه قال اذا حضرت الصلوة فاذنا واقیما ثم لیؤمکما اکبرکما که بدرستی شان اینست
که فرمودند الحضرت صلی الله علیه وآله وسلم انه قال وقتی که حاضر شود نماز پس اذان گویند و اقامت
گویند پس امامت کند شما را کلانتر شما از روی علم و یا از روی سن و این نزد برابر هر دو است در تمامی
فضائل فرمودند الحضرت صلی الله علیه وآله وسلم و امر کردند ان دو مردان را که آمدند پیش الحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم دران حالتی که مخواستند سفر را و در حدیث دلیل است بر انکه جماعت
متحقق میشود بامام و یک مقتدی گفته است صاحب خبر جاری وجه مطابقه این حدیث با ترجمه اینست
که فهمیده میشود از حدیث که حکم نماز دو شخص مثل حکم نماز جماعت است زیرا که امامت متصور نیست
در نماز منفرد پس گویا که رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم فرمودند بسترشان شما سان کسی است
که نماز خوانده است بجماعت از روی امام بودن یا مقتدی بودن و نیست ترجمه منعقد مگر برای یمن
بستر غافل مشو از ینکه ترجمه گاهی میباشد شارح مر حدیث را پس گفته میشود که مقصود از ترجمه
اینست که حکم نماز دو شخص مثل حکم نماز جماعت است و یمن است مراد از حدیث باب

من جلس فی المسجد ینتظر الصلوة وفضل المساجد باب است دربیان فضیلت
کسی که نشسته است در مسجد دران حالتی که انتظار میکشد نماز را بجماعت و در زیادتی ثواب
نماز در مساجد حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج

Marfat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حدیث کردما را عبد اللہ بن مسلمۃ بن قعنب القعنبی الحارثی البصری المدنی
الاصل از امام مالک بن انس از ابی الزناد بزای معجمہ مکسورہ و نون و نام وی عبد اللہ بن
ذکوان فرشی مدنی ست اراعرج و نام او عبد الرحمن بن ہرمز ست از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
کہ صحابی ست اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قَالَ الْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّی
عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِی مُصَلَّاہُ مَالَمْ یُحْدِثْ کہ بدرستی رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم
فرمودند کہ ملائکہ درود میخوانند ہر یکی از شما یعنی مغفرت میطلبند برای وی تا وقتی کہ نشستہ است
در جای نماز خود تا انوقتی کہ در انجا بی وضو نشدہ ست و در خیر جاری گفتہ بحدث از احداث ست
و ظاہر این عبارت متناول ست منتظر نماز و کسی را کہ نماز خواندہ بعد ازان بذکر مشغول نشستہ است
اری اخر الحدیث مناسب ست بحال منتظر برای نماز و ہمچنان ظاہر لفظ متناول ست برای ہر
جای نماز وی و اگرچہ در غیر مسجد باشد لیکن مراد بمصلی مسجد ست بدلیل روایت اخری مادام فی المسجد
و این روایت مفید ست اختصاص منتظر نماز را وقت بودن وی در مسجد در ہر موضع کہ باشد
ازان در ان حالتی کہ میگویند ملائکہ برای ان کہ در مسجد منتظر نماز نشستہ ست اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہُ
اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ ای بروردگار بخش گناہان او را ای بروردگار رحمت کن او را لَا یَزَالُ
اَحَدُکُمْ فِی صَلٰوۃٍ مَادَامَتِ الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہُ ہمیشہ یکی از شما در نماز ست تا وقتی کہ نماز
حبس کردہ ست او را از کارہای دیگر یعنی انتظار نماز بند کردہ ست او را بجای دیگر رفتن نمیدہد لَا یَمْنَعُہُ
اَنْ یَنْقَلِبَ اِلٰی اَھْلِہٖ اِلَّا الصَّلٰوۃُ منع نمیکند او را از باز گشتن بسوی اہل او و ہیچ چیزی مگر نماز
یعنی ہمین برای نماز منتظر ست نہ برای کار و شغل دیگر گفتہ ست صاحب خیر جاری کہ جملہ لا یمنعہ
مبنیہ ست مر قول او را مادامت الصلوۃ تحبسہ یا موکدہ ست لہذا ترک کردہ ست عاطفہ را
و درین جملہ ایماست بسوی انکہ نماز در مسجد ست حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ
عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِی خُبَیْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حدیث کرد ما را محمد بن بشار بفتح باء موحدہ و تشدید

Marfat.com

شان معجمه و آن لقب محمد است گفت حدیث کرد مارا یحیی بن سعید قطان از عبید الله مصغر گفت
حدث کرد مرا خبیب بن عبد الرحمن بضم خار معجمه و دو بار موحده اول ازان دو مفتوحه میان
آن دو بایار مثناه تحتیه انصاری مدنی است از حفص بن عاصم و ان ابن عمر بن خطابست رضی الله
عنهم قال سبعة یظلهم الله فی ظله یوم لا ظل الا ظله و مودند رسول خدا صلی الله علیه
و آله وسلم هفت کس اند که سایه خواهد کرد اوشان را الله تعالی در سایه خود در روزی که نیست
سایه در ان روز مگر سایه الله تعالی و اضافه سایه جانب خدا تعالی از متشابهاتست بعضی
آن را تاویل کرده اند و گفته اند که در سایه عرش حق تعالی باشد و تاویل برحمت نیز دیگر است
و حوالة بخدا تعالی کردن در بیان مراد ازین احوط است و گفته است کرمانی اضافه سایه بسوی خدا تعالی
برای تشریف است و هر سایه برای خداست و ملک ویست و منزه است حق تعالی از سایه حسی
زیرا که آن از خواص اجسام است و تاویل دیگر انکه مضاف محذوف است تقدیر انکه سایه عرش
خدا تعالی جائیکه گفته اند وقتی که قایم خواهند شد مردم پیش خدا تعالی و نزدیک خواهد شد
بمردم آفتاب و سخت خواهد شد بر ایشان گرمی آن و عرق خواهد کرد تا انرا و سایه نخواهد بود
مگر برای عرش پس این هفت کس را الله تعالی در زیر سایه عرش خود داخل خواهد ساخت
الامام العادل و شاب نشا فی عبادة ربه و رجل قلبه معلق فی المساجد اول
ازان هفت کس بادشاه عادل است و عدالت محقق نمیشود مگر بعلم کامل و حکمت بالغه
یا عفت و شجاعت باید دانست که مقدم کرده شد امام بر دیگران زیرا که کمال وی اتم است
زیرا که مهذب کرده است بملکات شریفه و امر کرده است از اضداد آن غیر خود را بان و نهی کرده است
از اضداد آن لهذا گفته شده است که عادل آنکسی است که تابع اوامر الهی را و وضع میکند اشیا را
در مواضع آن از غیر زیادتی و کمی و ان البته امر بمعروف خواهد کرد و نهی از منکر خواهد نمود و ازین
معلوم میشود که کسی که تحقیر عالم را و تعظیم میکند جاهل را و هر کسی را که سزاوار تحقیر است تعظیم کند
و هر کسی را که سزاوار تعظیم است تحقیر نماید پس نیست ان کس عادل و از شامت تحقیر علم و علما ایمن

Marfat.com

کہ ذلیل میکردند مردم رو جاہلان واحمقان وابل مکر گفتہ ہست اللہ تعالی در حق قوم ظالمان بئس
للظالمین بدلا یعنی بدہست بدل عمل ظالمان دوم ازان ہفت کس جوانی ہست کہ ابتدائش در
عبادۃ پرورد کار شدہ واز اول پیدائش تا جوانی در عبادۃ حق بودہ گفتہ ہست صاحب خبر جاری یعنی
حاصل شدہ ہست او را توفیق عبادۃ در ابتدا رسن امتیاز یافتہ در ابتدا رسن بلوغ و وقتی کہ معتاد شد
او را عبادۃ در ان سن وحاصل شد او را بلکہ در ان ترقی میکرد کار او و بدرجہ کمال میرسید وسیوم
ازان ہفت کس مردیست کہ دل وی متعلق ہست در مسجدہا و آن برای شدۃ حرص وی ہست
بنماز در مساجد و نگرانی دل وی بجز جماعت در مسجدہا پس کردید گویا کہ در ان مسجدہا ہست و باین
اعتبار حاصل شدہ ہست مطابقہ حدیث با ترجمہ کذا فی القسطلانی وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ
اِجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وجہارم ازان ہفت کس دو مردانند کہ یکدیگر دوست شدند برای
خدا برای غرض دنیا نکجا شدند بران دوستی وجدا شدند ومحبت دو کس برای خدا باین معنی ہست
کہ یکی در عبادہ الہی ومعرفت وی کامل شدہ شخصی کہ او را باین مرتبہ یافتہ محض برای ہمین کہ در
کمال عبادہ حق رسیدہ محبت بوی ورزیدہ چنانچہ اگر با نشخص یکجا میشود بران محبت یکجا میشود
واگر ازان جدا میشود نیز محبت او ہمراہ دارد نہ انکہ در غیبت محبت او زوال می پذیرد واز جانب
آن کامل نیز ہمچنان ہست یعنی آن کامل باین طالب خدا ومحبت مولی کہ محبت پیدا کردہ محض برای
بودن این ہست طالب حق نہ برای اغراض مفرق وبعضی از اجتماع وافراق حیوۃ وموت مراد داشتہ
وبعضی از اجتماع وجود محبت واز افراق عدم آن مراد داشتہ اگرچہ این وبہ با نجا با چندان مناسبت
ندارد وافراق برای خدا آنست کہ کسی کہ در امتثال اوامر الہی واجتناب از نواہی تہاون وتکاسل
دارد یک شخصی کہ باین کس سابق بوجہی محبت داشت ہر گاہ کہ باین تہاون او اطلاع یافت بسبب
قطع محبت شتافت وَرَجُلٌ طَلَبَتْہُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وپنجم
ازان ہفت کس مردیست کہ طلب کردہ ہست او را زنی صاحب مرتبہ عالیہ در نسب وصاحب
حسن صورۃ وجوانی بجانب خود برای فعل حرام پس گفت انی بدرستی من میترسم از غضب اللہ تعا

واز عذاب او یعنی انشخص را محض خوف الهی مانع آمده واز واقع شدن دران امر شنیع پس خلاف
نفس کرده ومخالفت هوا نفسی آورده وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ اِخْفَاءً حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا
تُنْفِقُ یَمِیْنُهُ وهشتم ازان هفت کس مردیست که صدقه کرده است بنهان تا که ندانسته است دست
چپ وی برچیزی را که داده است دست راست وی وکلمه اخفا بمصدر وماضی هر دو رواست
بر تقدیر ماضی جمله حال خواهد بود ومقدر قد ولا تعلم یا مرفوع است برطریق مرض فلان حتی لا یرجعون
ویا منصوبست برطریق سرت حتی تغرب الشمس واین جمله کنایت است از کمال ستر صدقه یا مراد
اینست کسی که بدست چپ ولیست نمیداند چیزی را که داده است کسی را که بدست راست ولیست
یا باین معنی است که اگر فرض کرده شود فطانت دست چپ نفهمد دست راست را واین حسن ستر
در صدقه نفل است ودر صدقه واجبه اعلان افضل است وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ
عَیْنَاهُ وهفتم ازان هفت کس مردیست که ذکر کرده است خدای تعالی را در خلوت پس جاری
شده اند دو چشم وی جاری شده از خوف وخشیت الهی واسناد فیض بسوی عینان برای مبالغه است
صاحب خبر جاری گفته که ذکر کرده خدای تعالی را در انحالتی که خالی است دل او از نظر کردن بسوی غیر خدا
واگر گوئی تو که در اجمال هفت گفته ودر تفصیل هشت کس مذکور شده باعتبار آن دو کس که دوستی
کردند در راه خدای تعالی میگویم هر کا محبت امر نسبی است ناچار است ان را از منتسبین ذکر کرد
دو مرد را واگر نه مراد مردیست که دوستی کرده است باغیر خود برای خدا وذکر درین هفت کس
از جهة بودن مرد است اصل در احکام شرعی واگر نه زن نیز همین حکم دارد وگفته است کرمانی که
تخصیص بذکر این هفت کس احتمال است که برای آن باشد که طاعت یا در میان بنده وخدا است
ویا در میان بنده وخلق است واول یا بزبان است ویا بدل است ویا بجمیع بدن است ودوم اگر عام است
پس آن عدل است واگر خاص است یا از جهة نفس است ان محبة فی الله ویا از جهة بدن است ویا از
جهة مال است وعینی گفته که تخصیص بعددی در شی نفی نمیکند حکم از ماعدای آن عدد حدثنا قتیبة
قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ حدث کرد ما را قتیبه بن سعید بن جمیل بن طریف

Marfat.com

ثقفی گفت حدث کرد مارا قتیبة اسمعیل بن جعفر وآن ابن کثیر انصاری مدنی است از حمید طویل که
تابعی است رضی الله عنه قال سُئِلَ اَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم
خاتماً گفت حمید رضی الله عنه که صحابی است ایاکه گرفتند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم انگشتری
وخاتم بفتح تاء مشناة فوقیه وکسر آن هر دو روایت است فقال نعم اَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ
اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَ مَا صَلّٰى پس گفت انس آری گرفتند آن
حضرت صلی الله علیه واله وسلم خاتم را تاخیر کردند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم یک شبی
نماز عشا را تا نصف شب پس متوجه گردانیدند جانب ما روی مبارک خود را بعد از نماز خواندن
و در بعضی نسخ قال بغیر فاء است فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مُنْذُ
اَنْتَظَرْتُمُوهَا پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز خواندند مردم وخوابیدند وهمیشه
شما در نماز تا آن وقت که انتظار کردید آن نماز را برای خواندن آن در جماعت قَالَ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ
اِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهٖ گفت انس پس گویا که بدرستی من نظر میکنم وی منم الحال بسوی بریق
ولمعان انگشتری آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم وکلمه وبیص بفتح واو وکسر باء موحده وآخر
آن صاد مهمله بمعنی بریق ولمعانست باب فَضْلِ مَنْ يَخْرُجُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ
رَاحَ بابست در بیان فضیلت وزیادتی ثواب کسی که می برآید از خانه در آن حالتی که قصد کرده است
رفتن را جانب مسجد وبیان ثواب وفضیلت کسی که وقت شب رفته است جانب آن ودر بعضی
نسخ من خرج است بجای من یخرج ودر بعضی نسخ باب من غدا الی المسجد ومن راح است واین نسخه
انسب بلفظ حدیث است وموافق است آخر آن ترجمه را حدثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ حدث کرد مارا علی ابن عبد الله بن جعفر المدنی البصری گفت حدث کرد مارا
یزید بن هارون بن زاذان واسطی گفت خبر داد مارا محمد بن مطرف بضم میم وفتح طاء مهمله وکسر راء

مشدوه واخوان فالیشی است مدنی ودر روایتی این الطرف است بالف ولام از زید بن اسلم مدنی معتق
عمر بن الخطابت از عطا بن یسار بفتح یا مشناة تحتیه وسین مهمله معتق ام المومنین میمونه بنت الحارث
تابعی است از ابی هریرة رضی الله عنه که صحابی است عن النبی صلی الله علیه واله وسلم
قال من غدا الی المسجد وراح اعد الله له نزله من الجنة کلما غدا او راح ومودند رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم کسی که بگاه رفت جانب مسجد وشب مهیا میکند الله تعالی برای او
طعای را و یا مکانی را از بهشت هرگاه که روز میرود و یا شب میرود و در بعضی نسخ نزله است بجای
نزلا یعنی ضیافت او را مهیا میسازد و در بعضی نسخ واوست بجای او صاحب خیر جاری گفته که
اول اظهر والیق است بفضل الهی زیرا که دران بیان کثرة نزل است برای وی در بهشت بعدد
ماغدا و بعدد ما راح و برای تهیا نزل یکی کفایت میکند غدو یا رواح ونزل بضمتین چیزی که مهیا
کرده میشود برای مهمان از طعام وفسطلانی گفته که نزل بضم نون ورای معجمه مکانی که دران نازل
میشود مهمان وزای نزل را تخفیف میکنند بساکن ساختن آن مثل عنق وعنق باب
اذا اقیمت الصلوة فلا صلوة الا المکتوبة این باب است در ذکر این مسئله که وقتی که
اقامت نماز گفته شد پس نیست هیچ نمازی مگر نماز فرض صاحب خیر جاری گفته که گفته است شیخ
ابن حجر در فتح الباری این ترجمه لفظ حدیثی است که تخریج کرده است آن را مسلم واصحاب سنن
وابن خزیمه وابن حبان از روایت عمرو بن دینار از عطا بن یسار از ابی هریره واختلاف کرده شده است
بر عمرو بن دینار ورفع وی ووقف وی لیکن حکم ان صحیح است پس ذکر کرده است ان را بخاری
بطریق ترجمه وتخریج کرده است در باب حدیثی را که بی نیاز کننده است از ان وسبب عدم تخریج ان
حدیث همین است واگرچه حکم صحیح است وترجمه اعم است از حدیث باب زیرا که آن شامل است همه نمازها
وحدیث باب مختص بصبح است حدثنا عبد العزیز بن عبد الله قال حدثنا ابراهیم
بن سعد عن ابیه عن حفص بن عاصم عن عبد الله بن مالک ابن بحینة حدث

حدیث کرد ما را عبد العزیز بن عبد الله بن یحیی قرشی مدنی گفت حدث کرد ما را ابراهیم بن سعد بسکون
عین مهمله که زهری مدنی هست از پدر وی که سعد بن ابراهیم بن عبد الرحمن هست از حفص بن عاصم
که ان ابن عمر بن الخطاب هست رضی الله عنه از عبد الله بن مالک وآن ابن قشب هست بکسر قاف
وسکون شین معجمه بعد ان بار موحده ابن بحینه بضم بار موحده و فتح حار مهمله وسکون بار مثناة
تحتیه و فتح نون اخر آن تار نامدش وآن بنت حارث بن عبد المطلب بن عبد مناف هست واین
اول نوشته میشود بالف از جهة فصل ان از موصوف خود
ومعرب میشود بإعراب موصوف خود واین کلمه صفت بعد صفت هست مر عبد الله قال
مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ گفت عبد الله بن مالک رضی الله عنه که صحابی است
که دیده شد رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بیک مردی ح وحدثني عبد الرحمن
قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
قال شنیدم من حفص بن عاصم حرف حار مز تحویل هست از استادی بسوی دیگر وحدث
کرد مرا عبد الرحمن بن بشر بکسر بار موحده وسکون شین معجمه گفت حدث کرد ما را بهز بن اسد
بفتح بار موحده وسکون ها آخر آن زای معجمه گفت حدث کرد ما را شعبة بن الحجاج گفت حدث
کرد مرا سعد بن ابراهیم بسکون عین مهمله بن عوف و در بعضی نسخ اخبرني هست بجای حدثني گفت
شنیدم من حفص بن عاصم را وآن بن عاصم را وان ابن عمر بن الخطاب هست قَالَ سَمِعْتُ
رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ گفت شنیدم من مردی را از ازد بفتح همزه
وسکون زای معجمه و در بعضی نسخ من الاسد هست بسین مهمله بدل زای معجمه گفته میشود اورا
مالک بن بحینه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم رَأَى رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ وَقَدْ
أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم دیدند بکمردی را
از ازد وحال انکه اقامت نماز فجر گفته شده بود که میخواند دو رکعت نماز نفل را ومراد ازین ازد
شنوه هست وگفته میشود آن را اسد نیز و مراد مذکور عبد الله بن مالک بن القشب بود راوی حدث

وبحینه مادر وی صحابیه بود ونام وی عبدة بنت حارث بن عبد المطلب بن عبد مناف بست فلما
انصرف رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لاث به الناس پس برگاه که فارغ
شدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم از نماز فجر احاطه کردند بحضرت صلی الله علیه واله وسلم
مردم وکلمه لاث بثار مثلثه است بمعنی احاط فقال له رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
اتصبح اربعا الصبح اربعا پس فرمودند مر او را رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم آیا میخوانی
نماز صبح را چهار رکعت آیا میخوانی نماز صبح را چهار رکعت وکلمه الصبح همزه استفهام انکاری که
برای توبیخ است ممدود هم خوانده میشود وکاهی مقصور هم میخوانند والصبح منصوبست بتقدیر
اتصلی الصبح واربعا نیز منصوبست بنابر حالیت یعنی اتصلی الصبح حال کونه اربعا ویا الصبح
مرفوع است بتقدیر الصبح تصلی اربعا که الصبح مبتدا است وجمله که مقدر است بعد آن خبر آن باشد ومر
منصوب مجدد است وتعرا و بان انکار نهی ویست از فعل وی زیرا که میکرد دو نماز و شروع در نمازی که امام در آنست
اولی است از مشغول شدن بنافله زیرا که مشغول شدن بنافله فوت کننده است فضیلت احرام را با امام
واختلاف کرده شده است در سنت فجر نزد اقامت برای نماز فجر پس بکروه داشته اند آن را شافعی
واحمد وغیر آن وگفته اند خفیه باک نیست در خواندن ان بیرون مسجد وفنی که بدهن داشته باشد
بدریافتن رکعت اخیره با امام تا جامع شود میان فضیلت سنت وفضیلت جماعت تابعه
غندر ومعاذ عن شعبة عن مالك متابعت کرده است بهز ابن اسد را غندر ومعاذ در روایت
وی از شعبه از مالک وغندر بضم غین معجمه وسکون نون وفتح دال مهمله است وقال ابن اسحاق
عن سعد عن حفص عن عبد الله بن حنينة وگفته است ابن اسحاق ونام وی محمد است
وآن صاحب مغازی است از سعد بسکون عین مهمله بن ابراهیم از حفص وآن ابن عاصم است از عبد الله
بن حنينة وقال حماد اخبرنا سعد عن حفص عن مالك وگفته است حماد گفته است فسطلانی
وان ابن سلمه است نه ابن زید که خبر داده است ما را سعد از حفص از مالک در خبر جاری گفته هر گاه
واقع شد اختلاف در اسناد بسوی مالک یا بسوی عبد الله وبخان در نسب بسوی حنينة ذکر کرده

Marfat.com

وتابع را هریک هریک را پس موافقت کرد ابن اسحاق ابراهیم بن سعد را و موافقت کرد حماد شعبه را
در روایت وی از مالک بن بحینه و همان اول صوابست حانجه در فتح الباری و قسطلانی است

باب حَدِّ الْمَرِيضِ أَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ بابست در بیان حد مریض که تا ان حد مریض کرا
ان حد وی را حضور جماعت مستحب است و بعد ازان مستحب نست و بعضی از حدة گفته اند یعنی تنزکرون
مریض بر حضور جماعت و کلمه حد بکار مهمله است و بعضی گفته اند بجیم است بمعنی اجتهاد در خبر جاری
گفته که ظن میکنم که باول هم مقصود ثانی است زیرا که مقصود ازان انست که ناچار است مریض را که کوشش
بکند در حضور جماعت بقدر استطاعت حدثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ حدث کرد ما را پدر من حفص ابن غیاث بن طلق بفتح
مهمله وسکون لام گفت حدث کرد ما را اعمش ونام او سلیمان بن مهران است از ابراهیم نخعی از
اسود وآن ابن زید بن قیس نخعی است قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلَوَاتِ
وَالتَّعْظِيمَ لَهَا گفت اسود که تابعی است بودیم ما نزد ام المومنان عایشه صدیقه رضی الله عنها
پس ذکر کردیم ما همینکی را بر نماز و تعظیم مر ان نماز را و کلمه تعظیم منصوب است بنا بر عطف ان
بر مواظبة قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ
گفت ام المومنان عایشه صدیقه رضی الله عنها هرگاه مریض شدند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم مرض خود
انمرضی که انتقال کردند انحضرت صلی الله علیه وآله وسلم از دنیا در ان مرض فَحَضَرَتِ الصَّلَوَاتُ فَأَذَّنَ
فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ پس حاضر شد نماز یعنی وقت نماز رسید پس اذان
گفته شد پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم امر کنید ابا بکر صدیق رضی الله عنه را پس باید که
نماز بخواند بمردم یعنی امامت کند مردم را و در بعضی نسخ واذن است بواو و در بعضی فاوذن بفا
و بعد همزه مضمومه واو و تخفیف ذال معجمه و فا فلیصل عاطفه است یعنی فقولوا له قولی فلیصل و در جز
جار گفته که کلمه اوذن بصیغه ماضی مجهول است از باب تفعیل وخطاب مر و اظاهر آنست که مرجماعه

حاضران را باشد از رجال و نسا بطریق تغلیب و احتمال است که باشد مراد ازواج طاهرات را بلکه تنها مر
عایشه رضی الله عنها را خانکه اشارة میکند بسوی این جواب زیرا که جواب از همان عایشه است رضی الله
عنها و خطاب جمع مذکر مر اهل رجل را ازان رجل و از غیر ان جایز است فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ
أَسِيفٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ پس گفته شد مر انحضرت صلی الله علیه
واله وسلم را که بدرستی ابابکر مردی حزن و نرم دل و بسیار گریه است وقتی که استاده خواهد شد در مقام
تو طاقت نخواهد آورد امامت کردن مردم را در قسطلانی گفته که گوینده این سخن عایشه صدیقه رضی الله عنها
بوده و اسیف بروزن فعیل بمعنی حزن است از اسف بمعنی حزن وَأَعَادَتْهُ فَأَعَادُوا لَهُ فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ
و باز فرمودند انحضرت صلی الله علیه واله وسلم همان سخن را پس باز در جواب همان سخن مذکور عرض
کردند حاضران پس باز فرمودند انحضرت صلی الله علیه واله وسلم همان سخن را سیوم مرتبه فَقَالَ
إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ پس فرمودند انحضرت صلی الله علیه واله وسلم بعد از سیوم نوبت
بدرستی هستید شما زنانی که مصاحبان یوسف نبی علیه السلام بودند و اسناد از صواحب یوسف
کفتن بنابر تشبیه بلیغ است که اداة تشبیه را در ان حذف میکنند و مراد میباشد یعنی شما مثل صواحب یوسف
هستید خانکه او شان خلاف ما فی الضمیر خود را ظاهر می ساختند خانکه در تفسیر سوره یوسف مبین است
همچنان شما هم خلاف ما فی الضمیر را ظاهر می سازید و امر همچنان بوده است زیرا که ام المومنین عایشه
صدیقه رضی الله عنها اراده کرده بود صرف امامت را از پدر خود بسوی غیر وی تا مردم تشوم نکنند بوی
بعد وفات نبی صلی الله علیه وآله وسلم و این فعل ام المومنین عایشه رضی الله عنها مثل فعل زلیخا بود
که اظهار کرد اکرام نسا را بضیافت و اراده کرد در باطن انکه بنمایند قدر جمال یوسف علیه السلام
پس ملامت نکنند ان زلیخا را در عشق یوسف علیه السلام بلکه معذور دارند آن را در ان عشق کذا قال
القسطلانی مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ امر کنید ابابکر صدیق را پس نماز بخواند بمردم یعنی
امامت کند مردم را و در بعضی نسخ بجای فلیصل فیصلی است و بجای بالناس الناس است در قسطلانی گفته

گفت پس آمد بلال مؤذن پیش ابوبکر صدیق رضی الله عنه پس گفت بلال مر ابوبکر صدیق رضی الله عنه را
که بدستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم امر میکنند مراکه امامت کنی مردم را پس گفت ابوبکر صدیق رضی الله عنه
و عمر رضی الله عنه را وحال انکه بوده است، ابوبکر مردی نرم دل ای عمر امامت کن مردم را پس گفت عمر
رضی الله عنه مر ابوبکر صدیق رضی الله عنه تو سزاوارتری از من بامامت فَخَرَجَ أَبُوبَكْرٍ يُصَلِّي پس برآمد
ابوبکر صدیق رضی الله عنه از خانه خود دران حالتی که اراده میکند امامت مردم را و در بعضی نسخ فصلی
یعنی پس شروع کرد در امامت نماز فَوَجَدَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم مِنْ نَفْسِهِ
خِفَّةً پس یافتند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم از ذات خود سبکی و کمی مرض را در وقت
خواندن ابی بکر صدیق ان نماز را در قسطلانی گفته که در روایت موسی بن ابی عایشه جنین واقع
شده که فَصَلَّى أَبُوبَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاله وَسَلَّمَ وَجَدَ
مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً یعنی پس نماز خواند و امامت کرد ابوبکر صدیق رضی الله عنه مردم را در ان
روزها پس رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم یافتند از ذات خود سبکی را فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
بَيْنَ رَجُلَيْنِ پس برآمدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم دران حالتی که راه میروند در
میان دو مرد تکیه کننده بران هر دو و مایل میشدند از ضعف بسوی انها و آن دو مرد علی و عباس
بودند رضی الله عنهما و یا اسامة بن زید و فضل بن عباس رضی الله عنهم بودند و کلمه یهادی بصیغه
واحد مذکر غایب مجهول فعل مضارع از باب مفاعله است گفته میشود یهادی بین اثنین وقتی که
مشی میکند شخصی درمیان دو کس تکیه کننده بر انها و مایل شونده بسوی انها از ضعف کذا
فِي الْكِرْمَانِي كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ مِنَ الْوَجَعِ میگوید عایشه صدیقه رضی الله عنها
که ان واقعه چنان حاضر است مرا که گویا من الحال می بینم بسوی دو پای مبارک انحضرت صلی الله علیه
واله وسلم در ان حالتی که خط میکشند بر زمین از درد و مرض و ضعف یعنی از ضعف های خود را
نمی توانستند برداشت و کشیده می آمدند و بسبب کشیدن پا خط بر زمین ظاهر میشد و در بعضی نسخ
الارض هم مذکور است بعد تخطان و من الوجع متعلق است بیهادی و وجع بفتحتین است در قسطلانی

کفته پس وقتی که احساس کردند مردم تشریف آوردن آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را برای نماز
تسبیح کفتند برای خبر کردن مر ابوبکر صدیق را فاراد ابو بکر ان یتاخر فاومی الیه النبی صلی الله
علیه واله وسلم ان مکانک پس خواست ابوبکر صدیق رضی الله عنه تا مکان امام را گذاشته
پس رود در صف داخل شود پس اشاره کردند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بسوی
ابوبکر صدیق رضی الله عنه بانکه لازم گیر مکان خود را و قائم باش در انجا همزه ان بفتح همزه و تخفیف
نون است و نصب مکانک بتقدیر الزم است ای الزم مکانک و اشاره کردن آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم مر ابوبکر صدیق رضی الله عنه را یا از جهة ضعف بود که از تکلم قادر نبودند و یا از
جهة آنکه مخاطبه کسی که مخاطبه در نماز باشد بایما اولی است از نطق ثم اتی به حتی جلس
الی جنبه بستر آورده شدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم تا که نشستند جانب پهلوی
ابوبکر صدیق رضی الله عنه قسطلانی کفته جانب پهلوی چپ ابوبکر صدیق رضی الله عنه چنانچه خواهد
آمد از روایت اعمش و در روایت موسی بن ابی عائشه قیل للاعمش فکان النبی صلی الله
علیه واله وسلم یصلی کفته شد مر اعمش را و رسیده از ان پس بودند رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم که نماز میخواندند یعنی امامت میکردند وابوبکر یصلی بصلاته و ابوبکر نماز میخواند
بنماز آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم یعنی آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم امام بودند و ابوبکر
صدیق رضی الله عنه اقتدا کرده بود بآنحضرت صلی الله علیه واله وسلم والناس یصلون بصلوة
ابی بکر و مردم نماز میخواندند بنماز ابی بکر صدیق رضی الله عنه فقال برأسه نعم پس اشاره
کرد اعمش بسر خود که آری همچنان بود رواه ابو داود عن شعبة عن الاعمش بعضه
روایت کرده است الحدیث مذکور را ابو داود از شعبه از اعمش بعض آن را و نصب بعض بنا بر
بدلیت است از ضمیر رواه وزاد ابو معویة جلس عن یسار ابی بکر فکان ابوبکر
یصلی قائما و زیاده کرده است ابو معویه و نام وی محمد بن حازم است این را که نشسته اند رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم جانب پهلوی چپ ابی بکر صدیق رضی الله عنه [illegible]

Marfat.com

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ نماز میخواند در اثنائی کہ ایستادہ بود در کرمانی گفتہ اگر کوئی تو کہ چگونہ جایز است
اقتدا بمقتدی میکنوم من مرا داز اقتدا مردم بامی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اقتدا اوشان است باواز
وی زیرا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ می شنوانند اوشارا تکبر انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم
وسلم وخبر میدہد اوشان را از افعال رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم پس مردم بودند کہ
تبعیت میکردند ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ را در ان و در بحدیث جواز انست کہ اقتدا کردہ شود
بامامی پس ان امام اقتدا بکند بامام دیگر وجواز پیدا شدن پیشوا در اثنار نماز وجواز خلیفہ ساختن
در نماز وفضیلت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وترجیح وی بر جمیع صحابہ رضوان اللہ تعالی
علیہم اجمعین وتنبیہ بر انکہ ہمان احق بود بخلافت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم از غیر خود
وجواز تبعیت کردن باواز مصلی وصحت سمع وجواز اقتدا مصلی بکسی کہ تحرمہ کردہ است بنماز
بعد ان مصلی زیرا کہ ابو بکر صدیق احرام کرد اول بستر اقتدا کرد بانحضرت صلی اللہ علیہ والہ
وسلم وحال انکہ انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم احرام کردند بعد ان ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ وصحت نماز قادر بر قیام پس نشستہ خلاف مر مالکیہ را و این حدیث حجت است بر اوشان
وگفت احمد وقتی کہ امام نشستہ خواند پس شما ہم نماز نشستہ خوانید وانحدیث حجت است بر ان
زیرا کہ این واقعہ در اخر عہد انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم حدثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حدیث کرد مارا ابراہیم بن موسی
ابن یزید بن زاذان تمیمی رازی گفت حدیث کرد مارا ہشام بن یوسف صنعانی و در بعضی نسخ
اخبرنا است و در بعضی نسخ اخبرنی است از معمر بفتح میمین وسکون عین مہملہ در میان ان دو میم
ابن راشد بصری از زہری محمد بن شہاب قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ گفت
زہری خبر داد مرا عُبَيْدُ اللّٰهِ بضم عین مہملہ بصیغہ تصغیر ابن عبد اللہ بفتح عین مہملہ ابن عتبہ
بن مسعود کہ یکی از فقہای سبعہ است قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم واشتد وجعہ گفت عبید اللہ کہ تابعی است گفت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

هرگاه که گران شدند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم وسخت شد مرض آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم وثقل بفتح ثا مثلثه وضم قاف است وثقل عبارتست از سختی مرض وزیادتی ضعف استئذن أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ اذن خواستند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم از ازواج خود که بیمارداری کرده شود او را وخدمت نیکو کرده شود برای او در خانه من پس اذن دادند ازواج مطهرات آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم را ویمرض بصیغه واحد مذکر غایب مجهول فعل مضارع از باب تفعل وتمریض حسن قیام است در خدمت مریض واذن بفتح همزه وکسر ذال معجم ونون مشدده مفتوحه رصیغه جمع مونث غایبات است فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ پس برامدند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم درمیان دو مرد تکیه کننده بران دو مرد در آن حالتی که خط میکشیدند دوپای مبارک آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بر زمین یعنی از شدت ضعف قدم نمیتوانستند برداشت وپاک بده می آمدند وتخط بصیغه واحده مونث معلوم فعل مضارع است وفاعل ان رجلاه است وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَرَجُلٍ آخَرَ وبودند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم درمیان عم خود عباس رضی الله عنه ویک مردی دیگر ودر بعضی نسخ عباس بدون لام است ودر بعضی نسخ وبین رجل است قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ گفت عبید الله پس ذکر کردم ان را برای ابن عباس چیزی را که گفته بود عائشه صدیقه رضی الله عنها وما قالت بدل است از ذلک فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ پس گفت ابن عباس رضی الله عنهما مرا دایا میدانی کدام است آن مردی که ذکر نکرد نام او را عایشه صدیقه رضی الله عنها قلت لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ طَالِبٍ رضی الله عنه گفتم من نمیدانم گفت ان علی بن ابی طالب بود رضی الله عنه گفته است صاحب خیر جاری ووجه عدم ذکر عائشه صدیقه رضی الله عنها نام آن مرد را آن بود که در تمام مسافت یک کس نبود بلکه بطریق نوبه گاهی علی گاهی فضل بن عباس گاهی اسامه بن زید بود لهذا ام المومنین مبهم گذاشت وتتبع رجل اخر کرد ویک طرف در تمام مسافت عباس رضی الله عنه

بود لهذا ذکر کرد نام او را ام المومنین عائشه صدیقه رضی الله عنها و وجود دیگر نام رضیه باب الرخصة
فی المطر والعلة ان تصلی فی رحله یعنی باب است در بیان رخصت در باران و بیماری انکه نماز
بخواند مصلی در خانه خود و گفته است قسطلانی وقت باریدن باران در شب باشد یا در روز و نزد
علت مانعه مران را از حضور مسجد مثل مرض و خوف از ظالم و باد سخت در شب نه در روز و کل و لای
سخت و ذکر علت از عطف عام بر خاص است زیرا که ان عام است از باران در خر جاری گفته و کلمه
ان در ان تصلی مصدریه است و تصلی بصیغه مضارع مجهول و لام بر ان مقدر است متعلق است
برخصة و حاصل معنی اینست که این باب منعقد است برای بیان رخصت نماز کردن در منزل و خانه
انتهی و نماز در خانه اعم است از انکه بجماعت باشد یا تنها لیکن نماز در خانه مظنه انفراد است و مقصود
اصلی در جماعت واقع کردن آنست در مسجد کذا فی فتح الباری گفته است صاحب خیر جاری
رحل مسکن مرد است و چیزی که مصاحب است با آن از اثاث البیت حدثنا عبد الله بن
یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف تینسی گفت خبر داد
ما را امام مالک از نافع معتق ابن عمر ان ابن عمر اذن بالصلوة فی لیلة ذات برد و ریح
که بدرستی عبد الله بن عمر اذان گفت برای نماز در شب صاحب سردی و باران و برد بسکون را
مهمله سردی است ثم قال الا صلوا فی الرحال پس گفت عبد الله بن عمر اگاه باشید نماز
خوانید در منزلهای خود و رحال بکسر را مهمله جمع رحل است بفتح را مهمله ثم قال ان رسول الله
صلی الله علیه و اله وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلة ذات برد و مطر یقول
الا صلوا فی الرحال پس گفت عبد الله بن عمر رضی الله عنهما که بودند رسول خدا صلی الله علیه
و اله وسلم وقتی که میشد شب صاحب خر جاری سردی و باران مفرمودند الحضرت صلی الله علیه
و اله وسلم اگاه باشید نماز خوانید در خانهای خود حدثنا اسمعیل قال حدثنی مالک عن
محمود بن الربیع الانصاری حدیث کرد ما را اسمعیل بن ابی اویس گفت حدث کرد مرا امام مالک
از ابن شهاب و نام او محمد بن مسلم زهری است از محمود بن الربیع بفتح را مهمله انصاری ان عتبان

بن مالك كان يؤم قومه وهو اعمى كه بدرستى عتبان بكسر عين مهمله وسكون تاء مثناة فوقيه
وبه ماء موحده ابن مالك ابن عمرو بن عجلان انصارى خزرجى سالمى است بوده است كه امامت ميكرد
قوم خود را وحال انكه آن نابينا بود وانه قال لرسول الله صلى الله عليه واله وسلم يا رسول
الله انها تكون الظلمة والسيل وبدرستى قصه اينست كه گفت آن عتبان مر رسول الله خدا
صلى الله عليه واله وسلم را اى رسول خدا بدرستى حكايت اينست كه موجود ميشود تاريكى
وسيل آب وكان تامه است وانا رجل ضرير البصر ومن مردى ام ضعيف البصر
وضرير البصر وقتى ميگويند كه در بينائى وى نقصان باشد ووقتى كه نابينا ميكردد مطلق ضرير
ميگويند بى تقييد ببصر فصل يا رسول الله في بيتي مكانا اتخذه مصلى پس نماز بخوان
اى رسول خدا در خانه من در يكجائى تا بگيرم آن مكان را جاى نماز خود وكلمه اتخذ يا مجزوم است براى
واقع شدن آن در جواب امر كه فصل است ويا مرفوع است وجمله اتخذه در محل نصب است
از جهة بودن آن صفت براى مكان يا مستانفه است كه محل نيست آن را فجاءه رسول الله
صلى الله عليه واله وسلم فقال اين تحب ان اصلى پس آمد نزد او رسول خدا صلى الله
عليه واله وسلم پس فرمودند در كجا ميخواهى تو كه نماز بخوانم من در فجاره يا التفات است اگر
از كلام عتبان است واگر از كلام محمود بن ربيع است التفات نيست فاشار الى مكان من البيت
پس اشاره كرد بسوى يك جائى از خانه خود فصلى فيه رسول الله صلى الله عليه واله وسلم
پس نماز خواندند در ان مكان رسول خدا صلى الله عليه واله وسلم ومطابقه حديث باترجمه از جهة
آنست كه عتبان ذكر كرد پيش آنحضرت صلى الله عليه واله وسلم مانع از حضور مسجد وآنحضرت صلى
الله عليه واله وسلم مقرر داشتند وفرمودند كه در خانه نماز فرض خواندن جايز نيست پس معلوم شد
رخصت آنحضرت صلى الله عليه واله وسلم مر او را از براى نماز فرض در خانه خواندن باب
هل يصلى الامام بمن حضر وهل تخطب يوم الجمعة في المطر اين باب است بتنوين يعنى
اين بابيست كه در ان ترجمه هل يصلى الى آخره است ومعنى ترجمه اينست كه آيا بخواند امام بكسى كه

حاضر شده باشد و یا خطبه بخواند روز جمعه در باران در خیر جاری گفته که آیا بخواند امام نماز جمعه بکسی که حاضر شده باشد و انتظار نکند دیگران را بلکه رخصت دهد اوشان را بآنچه مفهوم میشود ازین معنی از حدیث

حدثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ حدث کرد ما را عبد الله ابن عبد الوهاب بصری و در بعضی نسخ حجبی است بفتح حا مهمله و جیم و کسر با موحده نسبت برای حجابه کعبه شریفه است گفت حدث کرد ما را حماد بن زید و ان ابن درهم ازدی جهضمی بصری است گفت حدث کرد ما را عبد الحمید بن دینار ثقه صاحب زیادی قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ گفت عبد الحمید شنیدم من عبد الله بن الحارث بنا مثلثه بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب مدنی او را روایت هست و پدر او را وجد او را صحبه هست قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ گفت عبد الله ابن الحارث رضی الله عنهما که تابعی هست خطبه خواند ما را عبد الله بن عباس رضی الله عنهما که صحابی است در روزی صاحب کل و لای و ردغ بفتح را مهمله و سکون و آخر ان غین معجمه و در بعضی نسخ بزا معجمه است بدل دال مهمله و معنی هر دو نسخه کل و لای هست فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَوٰةِ قَالَ قُلِ الصَّلَوٰةُ فِي الرِّحَالِ پس امر کرد موذن را چون بگاه رسید موذن وقت گفتن حی علی الصلوة را گفت ابن عباس بگو نماز را رخصت هست خواندن ان در خانها و در بعضی نسخ قال نیست و الصلوة یا مرفوع است بنا بر انکه مبتدا است و خبر آن رخصه مقدر است و فی الرحال متعلق است بان و یا منصوب بقدر الزموا صلوا فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا پس دیدند بعضی حاضران بسوی بعضی گویا که ایشان انکار کردند بر این امر عبد الله بن عباس موذن را بگفتن الصلوة فی الرحال و در بعضی نسخ کانه ست و ضمیر در ان ضمیر شان ست و لفظ کان و لعل و عسی واقع میشوند در کلام کرام و وارد میکنند ظن را در مقام یقین و از برای اجتناب اوشان از دروغ و ازجهة تنبیه بر انکه ظن ایشان بچیزی بمنزله یقین ست از غیر ایشان که احتمال ندارد خلاف آن را فَقَالَ كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هَذَا پس گفت عبد الله بن عباس گویا که شما انکار کردید این امر را

Marfat.com

إِنَّ هٰذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يعني رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بدرستي كه اين
كاري كه من كرده ام كرده است ان را كسي كه انكس بهتر است ازمن مراد ميدارد عبد الله بن عباس
بخير رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم را جمله ان هذا مستانفه است براى رد انكار إِنَّهَا عَزْمَةٌ
وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ بدرستي ان جمعه عزيمت و واجب است وبدرستي من مكروه ميدارم
كه درحرج بيندازم شمارا درخير جارى كفته يعني من ميدانم وجوب جمعه را ولكن رخصت ميدهم
من اوشانرا براى صلاح اوشان زيراكه اكر بيايند درحرج واقع شوند واكر نيايند بعد از ندا
شنيدن ان را در زمره كارى افتند ونيز اكر بيايند و در راه نجاسات است پس لاجار نجاسات
متلوث شوند وبان تلوث نماز خوانيد كه كار كرده اند واين جمله نيز مستانفه است براى دفع توهم عقلاء
وجوب جمعه است بعبد الله بن عباس ح وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ واخرجكم بصيغه واحد متكلم معلوم
فعل مضارع است از باب افعال و در بعضى نسخ از باب تفعيل ماخوذ از خرج بجار مهمله و در بعضى
نسخ از خروج بجار معجمه از باب افعال است ومآل همه نسخها واحد است وكفته است جوهرى الحرج
الاثم واخرجه اى ائمه والحرج التضعيف وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خود حارتحويل است واز حماد از عاصم احوال از عبد الله بن الحارث مذكور از عبد الله
بن عباس رضى الله عنهما مانند حدث مذكور روايت كرده شده است واين جمله معطوف است بر
حدثنا حماد غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَرِهْتُ أَنْ أُوثِمَكُمْ فَتَجِيئُونَ تَدُوسُونَ الطِّينَ إِلَى رُكَبِكُمْ
سواى انكه بدرستي شان اينست كه كفت عبد الله ابن عباس رضى الله عنهما مكروه داشتم در كناه
انداختن شمارا بس بدانيد شما دران حالتى كه با مال ميكنيد كل را تا زانوهاى خود ها و اوثمكم بضم همزه اولى
وصحيح همزه ثانيه وتشديد ثاء مثلثه بصيغه واحد متكلم معلوم فعل مضارع از باب تفعيل ماخوذ از
اثم يا بضم همزه وسكون واو از باب افعال از اثم است و فتجيئون بر صيغه مخاطبان بذكر نون است
و در بعضى نسخ بحذف نون است بر تقدير اول جمله مستانفه و بر تقدير ثانى عطف است بر مدخول
أَنْ وتدوسون از دوس است بمعنى وطاست وركب جمع ركبه است بمعنى زانو

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ حدث کرد مارا مسلم ابن ابراهیم ازدی بصری گفت
حدیث مارا هشام دستوانی از یحیی بن ابی کثیر از ابی سلمة بن عبد الرحمن ابن عوف قَالَ سَأَلْتُ
اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ السَّقْفُ گفت ابو سلمه
بن عبد الرحمن پرسیدم من ابا سعید خدری را که صحابی هست پس گفت ابو سعید خدری آمد بک
ابری پس بارید باران تا که روان شد آب از بشت بام مسجد نبوی گفت قسطلانی که سوال
از شب قدر بود خانجه بیان کرده هست در اعتکاف وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ بوده هست
بام مسجد از شاخ خرما که دور کرده شده بود ازان برگ آن در صراح گفته جرید شاخ و لبوست
و برگ درختان که بریده باشند ازان فَاُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ پس اقامت نماز فجر گفته شد
فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ پس دیدم
من رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم را در ان حالتی که سجده میکردند در اب و گل حَتَّى
رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ تا که دیدم من اثر گل را در پیشانی انحضرت صلی الله علیه واله
وسلم گفته هست کرمانی اگر گوئی تو چگونه هست دلالت حدیث بر ترجمه میگویم من دلالت حدیث
بر جزء اول از ترجمه هست از جهة انکه عادة اینست که در روز باران بحلف میکنند بعضی مردم جماعت را
پس لاجار بوده هست نماز امام با کسی که انجا حاضر هست فقط و اگر ثابت شود که بوده هست این واقعه
در نماز جمعه پس دلالت آن بر جزء اخر ظاهر هست وظاهر هست عدم لزوم دلالت هر حدیث که در
باب وارد هست بر تمامی ترجمه بلکه اگر دلالت کند حدیث بر بعض ترجمه بحیثیتی که معلوم شود
تمامی ترجمه از مجموع احادیثی که در باب هست هر اینه کفایت میکند حدثنا آدم قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيرِينَ حدث کرد مارا آدم بن ابی ایاس گفت حدث کرد مارا شعبة
بن الحجاج گفت حدث کرد مارا انس بن سیرین و ان برادر محمد بن سیرین هست و تابعی هست
قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ گفت انس بن سیرین شنیدم من انس بن مالک را که میگفت
قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِنِّي لَا اَسْتَطِيعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا کرد گفت

Marfat.com

یکمردی از انصار من نمیتوانم نماز خواندن تو وحال انکه بود ه است آن شخص مردی فربه بعضی گفته اند که
از مردمالک ابن عتبان بود ه است یا بعضی از اعمام انس وگفته میشود عتبان را عم انس مجاز ابرای
بودن آن هر دو از خزرج لیکن هر واحد از ان از یک بطنی است واشارة کرده است بضخامه بسوی
علت تخلف از جماعت فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم طَعَامًا پس ساخت
آن عتبان برای رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم طعامی را فَدَعَاهُ اِلَى مَنْزِلِهِ فَبَسَطَ لَهُ
حَصِيرًا پس خواند او مر د انحضرت صلی الله علیه واله وسلم را بسوی خانه خود پس گسترانید برای
انحضرت صلی الله علیه واله وسلم بوریائی را وَنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيرِ واب افشاند بر یک کناره
بوریا از جهة تطهیر یا از جهة نرم ساختن آن فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ پس نماز خواندند انحضرت صلی الله
علیه واله وسلم بران بوریا دو رکعت فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْجَارُودِ پس گفت یکمردی از آل جارود
مر انس بن مالک را وجارود بجیم وضم را، مهمله و دال مهمله بعد از واو نام مردیست گفته است قسطلانی
احتمال است که آن مرد قایل عبد الحمید بن منذر بن جارود بود اگر کان النبی صلی الله علیه واله وسلم
یُصَلِّي الضُّحَى ایا بوده اند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که میخواندند نماز چاشت را قَالَ مَا رَأَيْتُهُ
صَلَّاهَا اِلَّا يَوْمَئِذٍ گفت انس رضی الله عنه ندیده ام من انحضرت صلی الله علیه واله وسلم را که
خوانده باشند نماز چاشت را مگر در ان روز گفته است عینی مطابقة لاحد جزئی باترجمه از جهة است له
بوده اند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که نماز خواندند باحاضران نزد غیبة امر د وفربه پس مطابق شد
بقول وی بل یصلی الامام بمن حضر که در ترجمه است باب اِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَاُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ
این باب بتنوین است یعنی این باب است که ذکر کرده میشود در ان حکم انکه اقامت گفته شود وقت
حضور طعام پیش شخصی یعنی وقتی که حاضر شود طعام واقامت نماز گفته شود یا شروع کرده شود بطعام
یا نماز گفته است صاحب خیر جاری وقتی که مجتمع شوند دواعی طبیعت ودواعی طاعت شخصی را پس
چه بکند وچیست حکم وی واشارة کرده است بخاری بسوی انکه مقدم کرده میشود حکم طبیعت تا فارغ شود
ازان پس خالص کرده برای وی طاعت ومتوجه شود بسوی معبود خود بتمامه فارغ دل از غیر آبانی بینی

Marfat.com

اگر طعام خواهد خورد و فارغ خواهد شد باطن انکس ازان بسوی طاعت بهتر خواهد بود مراورا از انکه نماز خواند در حالتی
تعلق بطعام وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِالْعَشَآءِ و بوده است ابن عمر رضی الله عنهما که اول طعام شب میخورد
بعد ازان نماز میخواند و قتی که اقامت میشد در وقت حضور طعام و عشا بفتح عین مهمله و مد طعام شب
بخلاف غدا که آن طعام روز است و این اثر جواب اذا است که در ترجمه واقع شده وَقَالَ ابو الدرداء
مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ اِقْبَالُهُ عَلَى حَاجَتِهِ و گفته است ابو الدرداء از دانش مرد است متوجه شدن وی سر حاجت
خود را اعم از طعام و غیر آن یعنی نزد اجتماع حاجت و اقامت حَتَّى يُقْبِلَ عَلَى صَلٰوتِهِ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ
تا روی آرد بر نماز خود و حال انکه دل وی فارغ است از تعلق بحاجت خود و این اثر نیز مثل اثر سابق جواب
اذا است و ابتدا بطعام وفی است که دل او متعلق بان باشد و در وقت وسعت باشد والا نه ابتدا
نماز کرده میشود حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي حدیث کرد
ما را مسدد و آن ابن مسرهد است گفت حدیث کرد ما را یحیی بن سعید قطان از هشام و ان ابن عروه است
گفت حدیث کرد ما را پدر من که عروه است بن الزبیر تابعی است قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی
الله علیه و اله وسلم گفت عروه شنیدم من ام المومنین عایشه صدیقه رضی الله عنها از رسول
خدا صلی الله علیه و اله وسلم قَالَ وُضِعَ الْعَشَآءُ وَاُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَآءِ فرمود رسول
خدا صلی الله علیه و اله وسلم وقتی که نهاده شود طعام شبانگاه و اقامت نماز گفته شود پس ابتدا کنید
بطعام شب قسطلانی که این امر برای استحباب است و نزد وفی است که در وقت نماز وسعت باشد و توجه
دل بسوی طعام باشد و استنباط کرده شده است ازین کراهت نماز در ین وقت زیرا که در ان اشتغال
دل است از خشوعی که مقصود است از نماز پس وقتی که باشد طعام ازان چیزی که خورده شود یکبارگی مثل
سویق و شیر و اگر تنگ باشد وقت بحیثیی که اگر بخوردن مشغول میشود می برآید وقت نماز ابتدا کند
بنماز و تاخیر نکند دران از جهة محافظت بر وقت و مراد بنماز اینجا نماز مغرب است برای قول الحضرت صلی الله
علیه و اله وسلم در حدیث دوم فابدءوا به قبل ان تصلوا صلوة المغرب یعنی شروع بکنید بطعام شب
پیش از خواندن نماز مغرب لیکن ذکر مغرب تقاضا نمیکند حصر را دران نماز مغرب پس عمل کردن آن

برعموم اولی است از جهة نظر کردن بسوی علت و آن نشوش است که مقضی است بسوی ترک خشوع از جهة لاحق گردانیدن
کرسنه را بر وزه دار و طعام روز را بطعام شب و مطابقة الحدیث بالترجمة ظاهر است لکن ترجمة عام بر خاص شامل است
نماز مغرب و غیر آن را حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب عن
انس بن مالک حدیث کرد ما را یحیی بن بکیر بضم باء موحده و فتح کاف گفت حدیث کرد ما را لیث بن سعد
امام مصریان از عقیل بضم عین مهمله و فتح قاف ابن خالد از ابن شهاب زهری از انس بن مالک رضی الله
عنه که صحابی است ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال اذا قدم العشاء فابدؤا به
قبل ان تصلوا صلوة المغرب که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فرمودند وقتی که پیش
آورده شود طعام برای شما پس شروع کنید بآن طعام شب پیش از خواندن نماز مغرب ولا تعجلوا
عن عشائکم و تعجل نکنید برای نماز خواندن از طعام شب خود و لا تعجلوا بفتح تاء مشاة فوقیه و جیم از تلای مجرد
و در بعضی نسخ بکسر جیم است از افعال و مطابقة این حدیث نیز با ترجمه ظاهر است. حدثنا عبید بن
اسمعیل عن ابی اسامة عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر حدیث کرد ما را عبید بضم عین مهمله
و فتح باء موحده بن اسمعیل از ابی اسامة و نام او حماد بن اسامه است از عبید الله بضم عین مهمله بن عمر بن حفص
بن عاصم بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهم از نافع مولی عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله
صلی الله علیه واله وسلم اذا وضع عشاء احدکم واقیمت الصلوة فابدؤا بالعشاء
گفت عبد الله بن عمر رضی الله عنهما که صحابی است فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وسلم وقتی که نهاده
شود طعام شب پیش یکی از شما و اقامت نماز گفته شود پس ابتدا کنید بطعام شب ولا یعجل حتی
یفرغ منه و تعجل نکند یکی از شما برای نماز تا فارغ شود از ان طعام و کان ابن عمر یوضع له الطعام
و تقام الصلوة فلا یاتیها حتی یفرغ منه و بوده است عبد الله بن عمر رضی الله عنهما که نهاده
میشد پیش او طعام و اقامت نماز گفته میشد پس می آمد ان نماز را تا که فارغ میشد از خوردن طعام و انه
یسمع قراءة الامام و بدرستی ان است که می شنید آن عبد الله بن عمر قرأة امام را یعنی با وجود انکه
در ان نزدیکی مردم نماز میخواندند و جماعت میشد عبد الله بن عمر طعام را که گذاشته برای نماز می آمد

از جهه انکه حضور در نماز اهم هست از جماعت و ایجاط طعام مذکور شد که عام هست از عشا و صلوة مطلق مذکور شد
که عام هست از نماز مغرب و انه یسمع جمله حالیه هست برای زیادتی ناکید مر ما قبل خود را و برای بیان فر مسجد
پس بعید از مسجد اولی هست بان وَقَالَ زُهَيْرٌ وَوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وگفت زهیر بضم زای معجمه و فتح ها ابن معویه جعفی هست و وهب بفتح
واو و سکون ها ابن عثمان از موسی بن عقبه بضم عین مهمله و سکون قاف از نافع معتق عبد الله
بن عمر از عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه و اله وسلم إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ
عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ که فرمودند رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم وقتی که باشد یکی از شما نشسته
بر طعام پس باید که شتابی نکند برای نماز حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ تا که برارد حاجت خود را
از ان طعام وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ و اگرچه اقامت گفته شده باشد برای نماز قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ
رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَدِينِيٌّ گفته هست ابو عبد الله
یعنی امام بخاری روایت کرده هست آن حدیث مذکور را ابراهیم بن المنذر یعنی شیخ امام بخاری از
وهب ابن عثمان مذکور و وهب مدینی هست بدال مکسوره بعد آن یا رمشاة تحتیه و در روایتی
باسقاط یا هست و بدال مفتوحه و هر دو لفظ نسبة هست بسوی مدینه طیبه لیکن قیاس فتح دال است
در خبر جاری گفته که نسبة بسوی مدینه طیبه مدنی هست بی یا بعد دال و نسبت بسوی مدینه اصفهان
و مدینه منصور مدینی بیا هست بعد دال و این حدث از تعلیقات بخاریست. بَابُ إِذَا
دُعِيَ الْإِمَامُ إِلَى الصَّلَاةِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ مَا يَأْكُلُ این باب هست مبنون یعنی این باب در بیان حکم ابن مسئله است
که وقتی که طلبیده شود امام بسوی نماز و حال انکه بدست وی چیزیست که میخورد و وجه جمع در میان
این باب سابق با این است که این باب مختص بامام هست و سابق بما موم یا اینست که این حال ما قبل
الشروع و ما کل هست و ان حال بعد الشروع در ان عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ حدث
کرد ما را عبد العزیز بن عبد الله بن یحیی اویسی مدنی گفت حدث کرد ما را ابراهیم بن سعد بن ابراهیم بن

Marfat.com

عبدالرحمن بن عوف زهری از صالح و آن ابن کیسان است از ابن شهاب و آن محمد بن مسلم زهری است
گفت حدث کرد مرا جعفر بن عمرو بفتح عین مهمله ابن امیه بضم همزه و فتح میم مخففه و شدهٔ یا و شناه تحتیه
اَنَّ اَبَاهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم یَاْکُلُ ذِرَاعًا یَحْتَزُّ مِنْهَا که پدر
پدر وی امیه که صحابی است گفت که دیدم من رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم در آن حالتی که میخوردند
از حضرت صلی الله علیه وآله وسلم شانه بزرا در آن حالتی که می بریدند از آن شانه سر بکارد و یحتز بکار
مهمله و زا و معجمه بمعنی یقطع بالسکین است فَدُعِیَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّکِّیْنَ پس طلبیده
شدند و خوانده شدند از حضرت صلی الله علیه وآله وسلم بسوی نماز و داعی بلال بود پس برخواستند
از حضرت صلی الله علیه وآله وسلم پس انداختند کارد را از دست خود و دعی بضم عین مهمله است
فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ پس نماز خواندند از حضرت صلی الله علیه وآله وسلم و وضو نکردند که است
صاحب خبر جاری احتمال است که باشد این از خواص نبی صلی الله علیه وآله وسلم زیرا که نماز زد
از حضرت صلی الله علیه وآله وسلم بود و است محبوبتر از آنچه که در دنیا است و بوده است فرد
عین از حضرت صلی الله علیه وآله وسلم در نماز و دل شریف از حضرت صلی الله علیه وآله وسلم
فارغ است از آنچه که غیر خدا است و بود است خطابات با و امر مذکوره در سابق مخصوص با است پس
خانچه رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم مخصوص شده اند بوصال صیام همچنان مخصوص شده باشند
بترک کردن اکل نزد اقامت و متوجه بنماز که آن معراج است و مطابقت این حدث با ترجمه ظاهر است

بَابُ مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَهْلِهٖ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَخَرَجَ

این باب متنون است یعنی
این باب است که ترجمه آن من کان الی اخره است یعنی کسی که باشد در حاجت اهل خود پس اقامت گفته شد
برای نماز پس برآمد از خانه بسوی آن نماز و ترک کرد آن حاجت را و این بخلاف حضور طعام است زیرا که
زیادتی شغل است در آن دل را و اگر هر حاجت لاحق کرده شود بطعام باقی نمی ماند برای نماز و فنی در اکثر
احوال حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَکَمُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ
حدیث کرد ما را آدم بن ایاس گفت حدیث کرد ما را شعبة بن الحجاج گفت حدث کرد ما را حکم بفتح

Marfat.com

حار مهملہ و کاف ابن عتیبہ تصغیر عتبہ از ابراہیم نخعی از اسود بن یزید نخعی قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا
كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ کفت اسود رضی اللہ علیہ والہ وسلم
عنہ کہ تابعی ہست پرسیدم من ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا را کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ والہ وسلم میکردند ان را در خانہ شریف خود قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ کفت ام
المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بودہ ہست شان انکہ می بودند رسول خدا صلے اللہ علیہ
والہ وسلم در خدمت اہل خود و کلمہ مہنہ بفتح میم و کسر میم و سکون در ہر دو بمعنی خدمت ہست
تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ مراد میدارد ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا از کلمہ مہنہ اہلہ
خدمت اہل الخضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم را و قایل این قول ادم بن ایاس ہست و کلمہ خدمت
خدمت منصوب ہست بنا بر مفعولیت یعنی و میتواند کہ مجرور باشد بنا بر حکایت کفتہ ہست صاحب
خیر جاری بودہ اند رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم آمیدہ و خستند جامہای خود را و ہوند میکردند
نعل خود را و دلو خود را فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ پس وقتی کہ حاضر میشد
نماز می برآمدند الخضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم بسوی نماز از خانہ و ترک میکردند حاجت اہل خود را
مطابقہ الحدیث بالترجمہ ظاہر ہست بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ
يُعَلِّمَهُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ باب ست در بیان کسی کہ
نماز خواندہ ہست و امامت کردہ ہست مردم را و حال انکہ انکس ارادہ نمیکند ہیچ چیزی را بآن نماز
خواندن مگر تعلیم آموختن مردم نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم را و طریقہ الخضرت صلی اللہ علیہ و
الہ وسلم و یعلمہم بصیغہ مضارع معلوم ہست از باب تفعیل و کلمہ سنۃ منصوبست بنا بر
عطف ان بر صلوۃ النبی حدثنا موسی بن اسمعیل قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ
عن ابی قلابہ حدث کرد ما را موسی بن اسمعیل تبوذکی کفت حدث کرد ما را وہیب بضم واو
تصغیر وہب بن خالد کفت حدث کرد ما را ایوب بن ابی تمیمہ سجستانی از ابی قلابہ بکسر قاف
و نام او عبد اللہ بن زید جرمی ہست قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا کفت

ابو قلابة برامد ما را مالک بن حویرث بضم حا مهمله وفتح واو وسکون یا منناه تحتیه اخر آن ثا مثلثه در مسجد ما
این مسجد یعنی مسجد بصره فقال انی لاصلی بکم وما اُرید الصلوٰة پس گفت مالک بن
حویرث بدرستی من هر اینه نماز میخوانم برای شما وحال انکه نمیخواهم من ومقصود من نیست ذات نماز
وادای نماز فرض زیرا که نیست وقت نماز وادای نماز فرض بلکه برای انکه خواندن ام من نماز فرض را
پیش ازین اُصلی کیف رأیت النبی صلی الله علیه واله وسلم یُصلی میخوانم من نماز تا بدانید
شما کیفیتی را که دیده ام من رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم را که میخواند نماز کیفیت گفته است
صاحب خبر جاری مجرا اصلی مستانفه است برای بیان چیزی که خواسته است آن را مالک بن حویرث
یعنی اراده کرده ام که خوانم نماز را برای تعلیم تا بدانید شما کیفیت نماز رسول خدا صلی الله علیه وآله
وسلم را فقلت لابی قلابة کیف کان یُصلی گفت ابوب بختیانی پس گفتم من مر ابی قلابه را
که چگونه بوده است که میخواند مالک بن حویرث نماز را قال مثل شیخنا هذا گفت ابو قلابة
میخواند مالک بن حویرث نماز را مثل نماز خواندن شیخ ما این شیخ وآن عمرو بن سلمه است بکسر لام
جنانکه پیش ازین خواهد آمد انشاء الله تعالی وکان الشیخ یجلس اذا رفع راسه من
السجود قبل ان ینهض فی الرکعة الاولی وبوده است شیخ وی که عمرو بن سلمه است
که می نشست وقتی که برمیداشت سر خود را از سجده دوم پیش از انکه برخیزد در رکعت اول
واین جلسه را جلسه استراحت میگویند گفته است عینی وآن سنت است نزد شافعیه خلاف
مر مالک واحمد وابحنیفه را وحمل کرده اند ایشان جلوس آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را در ان
بر انکه سبب آن ضعف بود که طاری شده بود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را در وقت
کبر سن ومسند این احادیث دیگر اند چنانکه گفته است نعمان بن ابی العباس در یافتم من بسیاری
از اصحاب رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم را که نمی نشستند بعد از سجده دوم از رکعت اول
جلسه استراحت گفته است ترمذی وبرین است عمل اهل علم وگفت ابو الزناد همانست سنت
وگفته است ابو عبد الملک چگونه مخفی ماند است این چیزی که اخذ کرده است ان را فقهای اهل مدینه

Marfat.com

وحال اکه رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم امامت کردند اوشانرا دسال وامامت کردند اوشان را
ابو بکر وعمر وعثمان وصحابه دیگر وتابعین پس از کجا مخفی ماند بر اوشان این طریق گفته است کرمانی اگر
گوئی تو که مناسب من الرکعة بود دهست نه فی الرکعة مفهوم آن متعلق بسجود هست یعنی ان سجده که در
رکعت اولی هست ودر حدیث دلیل هست بر انکه جایز هست مر درا که تعلیم کند غیر خود را نماز و وضو
بطریق عمل ومعاینه خانکه کرده هست جبرئیل علیه السلام بارسول خدا صلی الله علیه واله وسلم

باب اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ این باب هست در بیان انکه اهل علم وفضل سزاوار
تراند بامامت از غیر خود وحدثنا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حدثنا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابو بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى حدث کرد مارا اسحاق بن نصر بصاد مهمله
ساکنه نسبت بسوی جد ولیست برای شهرت وی ونام پدر وی ابراهیم هست گفت حدیث کرد مارا
حُسین وآن ابن علی بن ولید جعفی کوفی هست از زائدة بن قدامه از عبد الملک ابن عمیر بضم عین
مهمله وفتح میم بن سوید کوفی گفت حدث کرد مرا ابو بُرده وآن عامر بن ابی موسی هست از ابی موسی
عبد الله اشعری قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صلی الله عَلَيْهِ واله وسلم فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ گفت ابو موسی
رضی الله عنه که صحابی هست که مریض شدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم پس سخت شد
مرض الحضرت صلی الله علیه وسلم فقال مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ پس فرمودند آن
حضرت صلی الله علیه واله وسلم حاضران را که امر کنید ابا بکر صدیق رضی الله عنه را پس باید که
بخواند نماز بمردم یعنی امامت کند مردم را در نماز قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ
لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ گفت عایشه صدیقه رضی الله عنها که بنت ابی بکر صدیق رضی الله
عنه هست در جواب الحضرت صلی الله علیه وآله وسلم که بدرستی ان ابو بکر صدیق مرد بست نرم دل
بسیار گریه وقتی که استاده خواهد شد در جای استادن شما طاقت نخواهد آورد وامامت کردن مردم را
برای کثرة حزن وغلبه گریه وکلمه رقیق بدو قاف بمعنی ضعیف وهیّن ولین هست قَالَ مُرُوا اَبَا بَكْرٍ
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم حاضران را که امر کنید ابا بکر صدیق را

Marfat.com

پس باید که نماز خواند بمردم یعنی امامت کند اوشان را و در بعضی نسخ مُرِی است بصیغهٔ مؤنث خطاب
مر عایشه صدیقه رضی الله عنها را و فلیصل بسکون لام و جزم بسقوط حرف علت به نیابت جازمه فقالت
مُرِی اَبَابَکْرٍ فلیصل بالنّاس پس باز در جواب الحضرت صلی الله علیه و اله وسلم عایشه صدیقه
همان سخن سابق عرض نمود پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم عایشه صدیقه را امر
کن ابابکر صدیق را پس باید که امامت کند مردم را در نماز فَاِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ یُوسُفَ زیرا که شما
زنان مصاحبان یوسف نبی علیه السلام هستید و صیغهٔ جمع باعتبار جنس عایشه است یعنی همستید
شما زنان مثل زنانی که مصاحبان یوسف علیه السلام بودند حالانکه اوشان در دل مضمر داشتند عشق
یوسف را و ظاهر میساختند عیب زلیخا را در عشق یوسف علیه السلام و او نیاه در دل داشت این امر
حجت بر عذر در عشق یوسف علیه السلام و ظاهر کرده بود ضیافت زنان مصر همچنان شما در دل دارید که تطیر
نکنند مردم با ابوبکر صدیق بعد از رحلت رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم و ظاهر می سازید عدم
طاقت ابی بکر صدیق مر امامت را فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ پس آمد پیش ابی بکر صدیق رضی الله عنه
فرستاده الحضرت صلی الله علیه و اله وسلم برای رسانیدن امر الحضرت صلی الله علیه و اله وسلم مراد را
وان فرستاده بلال موذن بود فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فِی حَیٰوةِ النَّبِیِّ صلی الله علیه و اله وسلم
پس نماز خواند ابوبکر صدیق رضی الله عنه بمردم یعنی امامت کرد مردم را در زمان حیوة رسول خدا صلی
الله علیه و اله وسلم گفته است قسطلانی و عینی امامت کرد ابوبکر صدیق رضی الله عنه بعد از ان تمام زمان
حیوة رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم و امامت صغری دلالت دارد بر امامت کبری و در نحدیث
دلیل است بر افضلیت ابی بکر صدیق رضی الله عنه و بر انکه احق بامامت اعلم است. و اختلاف کرده اند
علما در کسی که اولی بامامت است پس گفته اند یک طایفه که افقه اولی است و بهمان قایل است ابوحنیفه
رضی الله عنه و امام مالک و جمهور علما و گفته است ابو یوسف و احمد و اسحاق که اقرأ اولی است بآن
و همان است قول ابن سیرین و بعضی شافعیه و شک نیست در اجتماع این دو وصف در حق ابی بکر صدیق
رضی الله عنه و در اول اسلام اقرأ بقرآن افقه می بود باحکام زیرا که احکام را از قرآن میگرفتند و از وجوه

قراءة آن وظاهر است مطابقة حديث با ترجمه زيرا كه ابوبكر صديق رضى الله افضل صحابه بود رضى الله عنهم
گفته است صاحب خير جارى در بخديث دليل است بر انكه بوده است ابوبكر صديق رضى الله عنه اعلم صحابه
زيرا كه اعلم اولى بامامت است نزد جمهور حسانجه اخراج كرده است آن را امام بخارى در فضايل از ابى سعيد
كه بدرستى گفت ابوسعيد بوده است ابوبكر صديق اعلم ما و همچنان دليل است بر انكه ترجيح ابى بكر صديق
واختيار كردن وى را در امر دينى كه آن اعظم اركان دين است واجمع ان دلالت ميكند بر ترجيح وى
در امامت كبرى و فضل وى از روى علم و عمل و لهذا گفته است حضرت على رضى الله عنه و
غير وى مر ابى بكر صديق رضى الله عنه را كه مقدم كرده است ترا رسول خدا صلى الله عليه و اله وسلم
در امر دين ما ايا پس مقدم نكنيم ما ترا در امر دنيا خود و سنت اين از قبيل قياس حسانجه مشهور است
بلكه از ان باب دلالت فعل است بر فعل و نيز هر گاه كه نصب كردند الحضرت صلى الله عليه و اله
وسلم ابابكر صديق رضى الله عنه را براى امامت نماز سيد هيچ يكى را بعد الحضرت صلى الله عليه
و اله وسلم كه عزل كند او را از ان مرتبه پس بود او را كه امامت كند مردم را در نماز بعد وفات
الحضرت صلى الله عليه و اله وسلم پس لازم آيد ازين كه باشد امام و خليفه بعد وفات
الحضرت صلى الله عليه و اله وسلم زيرا كه اگر غير وى امام شود يا لازم آيد كه عزل كند او را
و نصب كننده او رسول خدا صلى الله عليه و اله وسلم بود و نبوده است قدرة غير الحضرت
صلى الله عليه و اله وسلم را بر عزل وى حسانجه ظاهر ميشود در از قصه ميزابى كه نصب كرده بودند
الحضرت صلى الله عليه و اله وسلم آن را بدست مبارك خود و اراده كرده بود حضرت
عمر رضى الله عنه كه دور بكند آن را از مكان آن پيش از انكه مطلع شود بر ان و بعد از اطلاع
بر انكه ابن را الحضرت صلى الله عليه و اله وسلم بدست مبارك خود نصب كرده اند مقرر داشت
در همانجا انرا و يا لازم مى آيد كه افتد اكند خليفه بوى و ان خلاف سنت است حسانجه گفته است كرمانى
كه سنت آنست كه والى اما باشد پس آنست حكمت در گردانيدن الحضرت صلى الله عليه و اله
وسلم ابابكر صديق را امام در نماز با تنبيه بر انكه حاضر ماندن او نزد رسول خدا صلى الله عليه و اله وسلم

Marfat.com

و نه برآمدن یا اسامه محبوب بوده هست نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم و غیر داخل هست در وعید بکر
وارد بود و در حق متخلف از جیش اسامه و درین دلالت هست بر رد کردی که طعن کردند در حضرت ابی بکر
صدیق بقیام بودن او نزد آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم و به عدم خروج وی با اسامه و بوعید
مذکور که وارد هست در متخلف زیرا که مراد ازان ان متخلف هست که بی عذر و لی مانع تخلف کرده باشد
و همه این منتفی هست در حق ابی بکر صدیق رضی الله عنه زیرا که خود اسامه رجوع کرده بود بسوی مدینه
پس چگونه غیر وی رجوع نکند پس درین حدیث حجه هست مر ابی بکر صدیق را در اختیار کردن وی
امامت کبری را و برای از جهة موافقت وی با ابوبکر صدیق و برای اهل سنت در انکه همان ابوبکر
صدیق افضل هست بعد رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم حدثنا عبد الله بن یوسف قال
اخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة ام المؤمنين حدث کرد ما را
عبد الله بن یوسف تنیسی گفت خبر داد ما را امام مالک از هشام بن عروة از پدر خود عروه از عائشه
رضی الله عنها که ام المومنین هست و در بعضی نسخ لفظ عائشه نیست و در بعضی نسخ ام المومنین
ساقط هست أنها قالت إن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال في مرضه
مروا أبا بكر يصل بالناس که بدرستی قصه انست که گفته هست ان عائشه صدیقه
رضی الله عنها که بدرستی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فرمودند در مرض خود
که فوت شدند در ان حاضران را که امر کنید ابابکر صدیق را تا نماز بخواند با مردم یعنی امامت
کند او شان را و در بعضی نسخ فلیصل هست بجا یصل و جزم یصل بنا بر آنست که جواب امر
واقع شده و در بعضی نسخ فلیصلی بکسر لام اولی و اثبات یا بر مشاه تحتیه مفتوحه هست بعد لام
ثانیه و در بعضی نسخ مری هست امر مر عائشه صدیقه را بجار مروا و در بعضی نسخ بجای بالناس
للناس هست قالت عائشة قلت إن أبا بكر إذا قام في مقامك لم يسمع الناس من
البكاء گفت ام المومنین عائشه صدیقه رضی الله عنها گفتم من آنحضرت صلی الله علیه و آله
وسلم که بدرستی ابابکر صدیق رضی الله عنه وقتی که خواهد ایستاد و در جای ایستادن شما خواهد

Marfat.com

شنوانید مردم را قرارت وتکبیرات از بسیاری کریه فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ پس امر کن عمر را پس
باید که امامت کند مردم را و در بعضی نسخ فلیصلی بنصب است فَقَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لِحَفْصَةَ
قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ
لِلنَّاسِ پس گفت عایشه صدیقه رضی الله عنها گفتم من حفصه را بگو تو ای حفصه الحضرت صلی
الله علیه وآله وسلم را که مدرستی ابابکر صدیق رضی الله عنه وقتی که استاده خواهد شد در جای
استاذن شما نخواهد شنوانید مردم را قرارت وتکبیرات از شدت گریه پس امر کن عمر رضی الله
عنه را که امامت کند مردم را و در بعضی نسخ لِلنَّاسِ بجای بالناس است وحفصه بنت عمر بن الخطاب
رضی الله عنهما از امهات المومنین است فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله
علیه وآله وسلم مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ پس گردان کار
حفصه یعنی گفت همان قول مر رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم را پس فرمود مر رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم باز بمان از این قول وبگو این را بدرستی شما هر اینه شمایید زنانی که
مصاحبان یوسف بودند یعنی مثل مصاحبان او وکلمه مَهْ مبنی بر سکون اسم فعل است بمعنی
اکفف ومراد ازین زجر است گفته است قسطلانی گفته است شیخ عزالدین بن عبد السلام
وجه تشبیه بان زنان وجود مکر است در هر دو قصه وان مخالفت ظاهر است باچیزی که در باطن است
بنابر بیان آن گذشته گفته است عینی یعنی شما جنس ان زنانید که منسوش گردانیدند یوسف
علیه السلام را ومکدر گردانیدند اورا و واقع کردند اورا ملالت فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ
مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا پس گفت ام المومنین حفصه رضی الله عنها مر ام المومنین
عایشه صدیقه رضی الله عنها را که نبوده ام من که برسم بسبب تو خیری را وشاید که حفصه یاد اورده است
ان واقعه را که پنهان گفتند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم اورا سخنی وان حفصه رضی الله
عنها آن عایشه رضی الله عنها را بان سخن خبر داد و در ان واقعه ایت واذ اسر النبی الی بعض ازواجه
حدیثا نازل شد حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

انس حدث کردما را ابو الیمان و آن حکم بن نافع الحمص است گفت خبر داد ما را شعیب و آن ابن ابی حمزه است
از ابن شهاب زهری گفت خبر داد مرا انس بن مالک رضی الله عنه که صحابی است وکان تبع النبی
صلی الله علیه واله وسلم وخدمه وصحبه و بوده است آن انس رضی الله عنه
که تبعیت کرده بود رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم را در عقاید و افعال و اقوال و اخلاق و حدیث
کرده است الحضرت صلی الله علیه واله وسلم را ده سال وصحبت داشته است و الحضرت صلی
الله علیه واله وسلم وکلمه تبع بوزن علم است وخدم بوزن بشر وصحب بوزن علم است و ذکر
کردن انجمله برای بیان فضل وصدق انس رضی الله عنه است و برای انکه حدیث وی محل اعتماد است
برخلاف ظن کنندگان بان انس ظن بد وطعن کنندگان در صحابه رضوان الله علیهم اجمعین ان
ابابکر کان یصلی بهم فی وجع النبی صلی الله علیه واله وسلم الذی توفی فیه
که بدرستی ابابکر صدیق رضی الله عنه بوده است که امامت میکرد مردم را در نماز در بیماری رسول خدا
صلی الله علیه واله وسلم ان بیماری که وفات یافتند الحضرت صلی الله علیه واله وسلم در ان
حتی اذا کان یوم الاثنین وهم صفوف فی الصلوة فکشف النبی صلی الله علیه
واله وسلم ستر الحجرة ینظر الینا وهم قایم کان وجهه ورقة مصحف
تا وقتی که شد روز دوشنبه وحال انکه ان صحابه صفها اند در نماز پس دور کردند الحضرت صلی
الله علیه واله وسلم پرده را از دروازه حجره خود در حالتی که نظر میکردند بجانب مایان وحال انکه
الحضرت صلی الله علیه واله وسلم استاده بودند گویا که روی مبارک الحضرت صلی الله علیه
واله وسلم مثل ورق مصحف شده بود در نمازگی بسبب مرض و در بسیاری جمال و نورانیت
وظهور اسرار خفیه از رویت آن وبعضی گفته اند که ان نماز نماز ظهر بود ثم تبسم یضحک
فهممنا ان نفتتن من الفرح برویة النبی صلی الله علیه واله وسلم پس تبسم کردند
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم در آن حالتی که میخندیدند پس قصد کردیم ما که در فتنه افتیم به بریدن
از نماز وبسبب خوشی رویت الحضرت صلی الله علیه واله وسلم بعد از مدتی بسیار یعنی خواستیم

Marfat.com

که نماز را گذاشته بنزد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم رسیده مشرف بدیدار گردیم اگرچه لقاء آن
حضرت صلی الله علیه وآله وسلم عبادتی است اعظم عبادات لیکن نماز را ترک کردن گران
حضرت صلی الله علیه وآله وسلم از معراج المومنین فرمودند فتنه باشد وتبسم کردن آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم از جهة دیدن اجتماع صحابه بود بر نماز که اهم عبادات است فَنَكَصَ أَبُوبَكْرٍ عَلَى عَقِبِهِ
لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم خَارِجٌ إِلَى الصَّلٰوةِ پس رجوع
کرد ابوبکر صدیق رضی الله عنه برد و پاشنه خود یعنی رجع قهقری کرد تا برسد صف را وطن
کرد ابوبکر صدیق رضی الله عنه که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم برانیده اند بسوی نماز
ولیصل از وصول است نه از وصل فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم أَنْ أَتِمُّوا
صَلٰوتَكُمْ پس اشارة کردند بسوی ما رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بانکه تمام کنید نماز خود را
وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ واو یزان کردند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
ان پرده را پس وفات یافتند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم دران روز حدثنا أَبُو مَعْمَرٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ حدیث کرد ما را ابو معمر بفتح هر دو
میم ونام او عبد الله بن عمر المقعد بصری است گفت حدث کرد ما را عبد الوارث بن سعید حدیث
کرد ما را عبد العزیز بن صهیب از انس رضی الله عنه قَالَ لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله
وسلم ثَلٰثًا گفت انس رضی الله عنه که صحابی است که نه برامدند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
از خانه خود سه روز وابتدا ان از ان وقت بود که امامت کرده بودند رسول خدا صلی الله علیه وسلم
مردم را نشسته فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ أَبُوبَكْرٍ يَتَقَدَّمُ پس اقامت گفته شد برای
نماز پس رفت ابوبکر صدیق رضی الله عنه دران حالتی که پیش میرود وامامت میکند
ودر بعضی نسخ فتقدم است بفا رعاطفه بر ذهب فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله
وسلم بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ پس گرفتند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم پرده
حجره خود را پس برداشت آن را وقول اینجا بمعنی اخذ است یا معنی آنست که گفتند وامر کردند رسول خدا

صلی اللہ علیہ والہ وسلم بر داشتن بردہ کسی را پس بر داشت آنکس بردہ را فلما وضح وجہ
النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ما نظرنا منظرا کان اعجب الینا من وجہ النبی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم حین لنا پس ہر گاہ کہ ظاہر شد روی مبارک آنحضرت صلی اللہ
علیہ والہ وسلم ندیدیم ما ہیچ چیزرا کہ دیدہ میشود کہ باشد خوبتر نزد ما از روی رسول خدا صلے
اللہ علیہ والہ وسلم وقتی کہ ظاہر شد برای ما و در بعضی نسخ ما را ینا ست فاومی النبی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیدہ الی ابی بکر ان یتقدم وارخی النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم الحجاب پس اشارہ کردند رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم بسوی ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ بانکہ پیش شود و امامت کند مردم را و اویزان کردند رسول خدا صلے
اللہ علیہ والہ وسلم پردہ حجرہ خود را فلم نقدر علیہ حتی مات پس قادر کردہ نشدند
رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم بر خروج از حجرہ خود تا کہ تشریف بردند از دنیا این معنی
بر روایت بر صیغہ واحد مذکر غایب مجہول فعل مضارع است و اگر بصیغہ متکلم مع الغیر
معلوم فعل مضارع خوانند معنی چنین دانند پس معنی پس لا قادر نشدیم ما بر دیدن
آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم واتفاق کردند چند شراح بر آنکہ در حدیث دلیل است بر آنکہ بودہ است
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ در نماز و معزول نشدہ است از آن حالتہ زعم کردہ اند بعضی
و بر آنکہ اشارہ بدست قایم مقام امر است از مثل این موضع حدثنا یحیی بن سلیمان قال
حدثنی ابن وہب قال حدثنی یونس عن ابن شہاب عن حمزۃ بن عبد اللہ
انہ اخبرہ عن ابیہ حدیث کرد مرا یحیی بن سلیمان حنفی کوفی نزل مصر وفات یافتہ در آن
در سال دو صد و سی و ہفت یا ہشت گفت حدیث کرد مرا ابن وہب و نام او عبد اللہ مصری زہری است
گفت حدیث کرد مرا یونس بن یزید ایلی از ابن شہاب زہری از حمزہ بزای معجمہ مضمومہ برادر سالم
بن عبد اللہ بن عمر کہ بدرستی شان آنست کہ خبر داد ہست حمزہ آن ابن شہاب را از پدر خود
عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم قال لما اشتد برسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

Marfat.com

وَجَعَهُ فَقِيلَ لَهُ فِي الصَّلٰوةِ گفت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ صحابی است ہر گاہ کہ سخت شد
برسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیماری اوشان ان بیماری کہ وفات نمودند دران گفتہ شد
اوشان را درشان نماز یعنی گفتہ شد کہ وقت نماز شدہ ہست واذان گفتہ است موذن ومردم حاضر اند
فَقَالَ مُرُوا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ پس فرمودند آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم مر حاضرا نرا
کہ امر کنید ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ امامت کند مردم را ودر بعضی نسخ فلیصل است بکسر لام اولی
ویا مفتوحہ بعد لام ثانیہ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ اِذَا قَرَاَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ
گفت صدیقہ ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہا بدرستی ابابکر مردی است نرم دل وقتی کہ قرات
خواہد کرد غالب خواہد آمد بروگریہ قَالَ مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ فرمودند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضرا نرا
امر کنید ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ را پس باید کہ نماز بخواند یعنی امامت کند مردم را ودر بعضی نسخ
فیصلی بغیر لام است بعد فا باثبات یا مشاۃ تحتیہ در آخر ودر بعضی نسخ فلیصلی است باثبات لام
بعد فا وبیا مفتوحہ بعد از لام ثانیہ فَعَاوَدَتْهُ فَقَالَ مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ پس اعادہ کردہ ام المومنین
عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہمان قول سابق را در جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پس
فرمودند رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم امر کنید ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ را پس بخواند نماز را
وامامت کند مردم را در فلیصل ہمان نسخہا سابق است فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ پس
بدرستی شما زنان مصاحبان یوسف نبی علیہ السلام ہستید یعنی شما مثل اوشانید در اظہار
خلاف ما فی الضمیر ودر بعضی نسخ انکن بغیر فا ہست تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ
وَاِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ متابعت کردند یونس بن یزید را زبیدی بضم زا
معجمہ وفتح باء موحدہ ونام وی محمد بن ولید ہست وبرادرزادہ زہری ونام وی عبداللہ بن مسلم است
واسحاق بن یحیی کلبی در روایت وی از زہری ونام وی محمد بن مسلم بن شہاب است وَقَالَ عُقَيْلٌ
وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ وگفتہ است عقیل بضم
عین مہملہ وفتح قاف ابن خالد ایلی ومعمر بفتح ہر دو میم مابین ان عین مہملہ ساکنہ ابن راشد

Marfat.com

از زهری از حمزه بن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهم و فرق در میان دو متابعت این است
که ثانیه کاملست از جهتیه رفع بسوی رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم و اولی ناقصه است زیرا که موقوف
بر زهری و مطابقه این حدیثها باب باترجمه ظاهرست باب مَنْ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْإِمَامِ لِعِلَّةٍ
این باب باضافه است یعنی این باب حکم کسی است که استاده شده است در پهلوی امام برای علتی که لاحق
کرده است آن را حدثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ حدیث کرد مارا زکریا بن یحیی البلخی گفت حدث کرد مارا ابن نمیر بر صیغه تصغیر
و نام عبد الله است گفت خبر داد مارا هشام بن عروه از پدر خود عروه بن الزبیر از ام المومنین عائشه صدیقه
رضی الله عنها قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه و آله وسلم أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ
فِي مَرَضِهِ گفت ام المومنین عایشه صدیقه رضی الله عنها امر کردند رسول خدا صلی الله علیه و آله
وسلم ابابکر صدیق رضی الله عنها را بانکه امامت کند مردم را در مرض خود آن مرضی که انتقال کردند
از روی زمین دران مرض فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ پس بود ابوبکر صدیق رضی الله عنه که امامت میکرد
مردم را قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه و آله وسلم مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً
گفت عروه بن الزبیر باسناد مذکور پس یافتند رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم از ذات خود
سبکی را یعنی کمی مرض را در خود یافتند فَخَرَجَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ پس بر آمدند آن
حضرت صلی الله علیه و آله وسلم پس ناگاه یافتند ابوبکر صدیق رضی الله عنه را در آن حالتی که امامت
میکرد مردم را فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ پس هر گاه که دید ابوبکر صدیق رضی الله عنه آنحضرت صلی
الله علیه و آله وسلم را که بر آمدند در پس رفت بجانب صف فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ كَمَا أَنْتَ پس اشاره
کردند رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بسوی ابی بکر صدیق رضی الله عنه شو خانجا که بودی تو
یعنی در جائی که سابق استاده بودی همانجا استاده شو فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه
و آله وسلم حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ پس نشستند رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم برابر ابوبکر
صدیق رضی الله عنه در پهلوی او بحیثیتی که متقدم نمیشد باشنه یکی بر باشنه دیگری فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ

Marfat.com

یُصَلِّی بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پس بوده است ابوبکر صدیق رضی الله عنه
که نماز میخواند بنماز رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یعنی اقتدا کرده بود برسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ ومردم نماز میخواندند بنماز ابی بکر صدیق رضی الله
عنه ومشکل دانسته اند مطابقه این حدیث باترجمه زیرا که در ترجمه من قام الی جنب الامام است ودر حدیث
جلوس بجنب امام است جواب داده شده است که انتهار قیام بجلوس است پس منافات نیست میان جلوس
وقیام بلکه جلوس مستلزم قیام است باقام بهلوی امام ابوبکر صدیق است نه انحضرت صلی الله علیه واله
وسلم زیرا که امام در وقت انحضرت صلی الله علیه واله وسلم بود نه ابوبکر صدیق رضی الله عنه ومستفاد
شد از حدیث صحت اقتدار قایم است بقاعد باب مَنْ دَخَلَ لِیَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاءَ
الْاِمَامُ الْاَوَّلُ فَتَاَخَّرَ الْاِمَامُ الْاَوَّلُ وَلَمْ یَتَاَخَّرْ جَازَتْ صَلٰوتُہٗ فِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہَا این باب منعون است یعنی این باب است که ترجمه ان من دخل الخ است ومعنی ترجمه انست که کسی
که داخل شود در محراب مثلا تا امامت کند مردم را بطریق نیابت از امام مقرری پس آید امام مقرری
پس اقتدا کرد وپس رفت ان امامی که در محراب اول در آمده بود یا اقتدا نکرد وپس رفت آن
امام که اول در آمده بود در محراب جایز است نماز آن امام در صورة تاخر وعدم تاخر مرویست این
جواز صلوة در هر دو صورة از عایشه صدیقه رضی الله عنها از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
پس جواز نماز در صورة تاخر دران حدیث است که روایت کرده است آن را عروة از عایشه صدیقه
رضی الله عنها در باب سابق ولفظ آن اینست فَلَمَّا رَاٰہُ اِسْتَاْخَرَ وجواز نماز در صورة عدم تاخر دران
حدیث است که روایت کرده است آن را عبید الله از عایشه صدیقه رضی الله عنها در باب حد المریض
ولفظ آن اینست فَاَرَادَ اَنْ یَتَاَخَّرَ فَاَوْمٰی اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ
مکانک ومعرفه وقتی که اعادة کرده میشود عمل اول مکروهست وجود قرینه بر غیر است نانبه چنانچه
در ما نحن فیه است زیرا که تاخر بعد تقدم است وتقدم حاصل نشده است وتقدم مگر غیر امام اول را
پس تاخر قرینه است بر انکه این اول غیر آن اول است وقرینه دیگر لفظ الآخر است بجای الاول ای

فقال الامام الآخر حدثنا عبد الله بن یوسف اخبرنا مالك عن ابی حازم بن دینار عن
سهل بن سعد الساعدی حدث کردما را عبد الله بن یوسف تینسی گفت خبر داد ما را امام مالک
از ابی حازم بحاء مهمله و زای معجمه بن دینار و نام وی سلمه است از سهل بن سعد بسکون ها در اول و سکون
عین مهمله در ثانی ساعدی انصاری رضی الله عنه که صحابی است ان رسول الله صلی الله علیه واله
وسلم ذهب الی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینهم که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم رفتند در میان بسوی اولاد عمرو بن عوف بضم عین در هر دو بعد از نماز ظهر یا اصلاح
کنند در میان انها زیرا که اوشان محاربه میکردند با یکدیگر و بسنگ میزدند یکدیگر را و بوده است
اوشان در قبا که موضعی است در فنا مدینه طیبه فحانت الصلوة فجاء المؤذن الی ابی بکر
پس فرا رسید نماز شد یعنی وقت نماز عصر در آمد و حضرت صلی الله علیه واله وسلم تشریف هنوز
نیاورده بودند پس آمد موذن یعنی بلال بسوی ابی بکر صدیق رضی الله عنه یا مر الحضرت صلی الله
علیه واله وسلم زیرا که فرموده بودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بلال را که اگر حاضر شود وقت نماز
و من در نجا تا انوقت پس امر کن ابا بکر را تا بخواند نماز و امامت کند مردم را خانجه نزد طبرانی است
فقال اتصلی للناس پس گفت بلال موذن مر ابی بکر را رضی الله عنه ایا نماز میخوانی و امامت
میکنی مردم را در اول وقت نماز یا انتظار میکنی آمدن الحضرت صلی الله علیه واله وسلم را تا آخر وقت
نماز فاقیمها لعمر پس اقامت بگویم من گفت ابو بکر صدیق رضی الله عنه آری اقامت
نماز بگو میخوانم نماز را پس مبادرة بسوی نماز اولی شد نزد ابی بکر صدیق رضی الله عنه از انتظار برای
الحضرت صلی الله علیه واله وسلم زیرا که آن فضلت محققه است ترک کرده نمیشود برای فضلت
متوقعه روایت کرده شده است اقیم بنصب بنا بر انکه جواب استفهام است در فرخ نماز استیناف است
و تقدیر مبتدا ای فانا اقیم فصلی ابو بکر پس داخل شد در نماز ابو بکر صدیق رضی الله عنه بجاء
رسول الله صلی الله علیه واله وسلم والناس فی الصلوة پس آمدند رسول خدا
صلی الله علیه واله وسلم و حال انکه مردم در نماز بودند فتخلص حتی وقف فی الصف پس خلاص

یافتند آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم از شق و خرق صفہا تا کہ رسیدند و توقف فرمودند در صف
اول و این جایز نیست مر امام را خصوصا امام انبیاء ما را و مکروہ است غیر از آن فَصَفَّقَ النَّاسُ
وَكَانَ اَبُوبَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهٖ پس دست بر دست زدند مردم برای خبر کردن مر ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ را از آمدن آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم و حال آنکہ بودہ است ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کہ روی نمی گردانید جانب راست و چپ در نماز خود فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ
التَّصْفِيقَ پس ہر گاہ کہ بسیار زدند مردم دست بر دست را اِلْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم روی گردانید ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پس دید رسول خدا را صلی اللہ علیہ والہ وسلم
فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ پس اشارہ
کردند بسوی آن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم بانکہ برقرار
باش در جای خود کہ ہستی در آنجا فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صلی اللہ عَلَيْهِ والہ وسلم مِنْ ذٰلِكَ پس بر داشت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
مر دو دست خود را پس سپاس و ستایش کرد خدا را بر چیزی کہ امر کردہ بود بان چیز رسول
خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم او را ازان و جاہت در دین گفتہ است قسطلانی کہ این حمد
بزبان بود و گفتہ است صاحب خیر جاری کہ ذکر کردہ است ابن جوزی کہ شکر کرد ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ باشارہ دو دست چنانچہ در روایتی است یا حمد کرد باشارہ دو دست چنانچہ در روایت
دیگر است ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ پس عقب شد ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ و رجع قہقری نمود تا کہ داخل در صف شدہ برابر شد در صف و ایستادہ شد در آن وَتَقَدَّمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پیش شدند رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم و امامت
کردند مردم را و خواندند نماز را فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ
پس ہر گاہ فارغ شدند رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم از نماز و متوجہ شدند بسوی مردم

Marfat.com

فرمودند ای ابکر چه چیز منع کرد ترا از ثابت ماندن در جای خود وقتی که امر کردم من ترا بان فقال ابوبکر
ما کان لابن ابی قحافة ان یصلی بین یدی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم پس عرض
کرد ابو بکر صدیق رضی الله عنه که نبوده است مرا وار مر پسر ابی قحافه را که بخواند نماز را پیش رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم یعنی امام شود رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم را و قحافه بضم قاف و تخفیف حاء مهمله و
بعد ان الف و بعد آن فا و نام او عثمان بن عامر است اسلام آورده بود در فتح مکه و فوت شد در چهاردهم
از ربیع در خلافت عمر رضی الله عنه و تعبیر بابن طریق کردن از جهت تحقیر و استصغار مرتبه خود بود و از جهت
اشعار بانکه امر هر کار بوده است برای اعزاز وی بطریق لطف و کرم تجاوز نکرد مقدار وحد خود را از جهت
نظر کردن بسوی ذات خود زیرا که مقتضی ادب انست و امر فوق ادب در امتثال است نه در مثل این
امر فقال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم مالی رأیتکم اکثرتم التصفیق پس فرمودند
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم مردم جماعت را چه حال است مرا که دیدم من شما را که بسیار بستک
زدید و کلمه مالی تعریض است و عرض مالکم بوده است من نابه شیء فی صلوته فلیسبح
کسی که حادث شود او را چیزی در نماز وی پس باید که تسبیح گوید فانه اذا سبح التفت الیه
زیرا که بدرستی وقتی که تسبیح گفت انعکس التفات کرده میشود جانب وی و انما التصفیق
للنساء و جز این نیست که دستک زدن برای خبر کردن سزاوار است مر زنان را و این طریق نماز که
امام اول متاخر شود و قت حاضر شدن امام راتب و امام راتب متقدم شود و نماز فاسد نگردد خاصه
حضور پر نور الحضرت صلی الله علیه وسلم بود و اگرنه نزد حنفیه نماز بابن طریق جایز نیست و مطابقة
حدیث باترجمه در قول وی ثم استاخر ابوبکر است بر مذهب غیر حنفیه در غیر حضور الحضرت صلی الله
علیه واله وسلم و بر مذهب الحنفیه نیز در ابی بکر رضی الله عنه زیرا که جایز بوده است ابوبکر صدیق را عدم
تاخر برای اشاره رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بمکث وی در مکان خود و تاخر برای ادب
الحضرت صلی الله علیه واله وسلم و استنباط کرده میشود از حدیث جواز سوال رئیس از سبب

Marfat.com

مخالفت امر خود مامور را بیش از زجر ران وجواز التفات برای حاجت باب اِذَا اسْتَوَوا
فِي الْقِرَاءَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ اکبرهم ان باب بتنوین است یعنی این باب است که ترجمه آن اذا استووا
الی آخره است یعنی وقتی که برابر باشند حاضران همه در قران خواندن پس باید که امامت کند اوشان را
کلانتر اوشان از روی سن وسال حدثنا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حدثنا حماد بن زید
عَنْ اَيُّوبَ عَنْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ حدث کرد ما را سلیمان بن حرب بفتح حار مهمله و
سکون راء مهمله آخران با موحده گفت حدث کرد ما را حماد بن زید وآن ابن درهم است از ایوب سجستانی
از ابی قلابه ونام او عبد الله ابن زید جرمی است از مالک بن حویرث بضم حار مهمله آخران ثا مثلثه بصیغه تصغیر
قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه واله وسلم وَنَحْنُ شَبَبَةٌ گفت مالک بن حویرث
رضی الله عنه که صحابی است آمدیم ما نزد پیغمبر رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم در چند کس از قوم خود
وحال انکه ما جوانان بودیم نزدیک بیکدیگر در سن وشببه بفتح شین معجمه ودو بار موحده جمع شاب است
فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً پس درنگ کردیم ما نزد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم نزدیک
بست شب وروز وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه واله وسلم رَحِيمًا وبودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
بسیار مهربان فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلَى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوهُمْ پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم اگر بازگردید شما بسوی شهر خود پس تعلیم کنید اوشان را امر وهم فَلْيُصَلُّوا صَلٰوةَ كَذَا
فِي حِينِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا امر کنید اوشان را پس باید که نماز بخوانند نماز فلان را در وقت
فلان وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ ووقتی که
حاضر شود نماز پس باید که اذان گوید برای شما یکی از شما وامامت کند شما را کلانتر شما از روی سن
نزدیک وقت برابری شما در شروط امامت واگر در شروط امامت برابر نباشند پس افقه واقرا مقدم اند
غیر بران واول مقدم است بر ثانی زیرا که احتیاج میشود در نماز بسوی افقه برای کثرة وقایع بخلاف اقرا
زیرا اگر چیزی که احتیاج برده میشود بسوی او از قراءة مضبوط است کفه است صاحب خیر جاری که منزله مردم
ظاهر است که جزاء لو است وان لو بمعنی ان شرطیه است برای استقبال وبرای انبات نه برای امتناع

وگفته است قسطلانی حمله مروا استنباط وگویا که قسطلانی کلمه لو برتمنی یا انکه جواب لو محذوفست وجزاین
نست که بود ذات آن قول آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم ازجهة انکه دیدند انحضرت صلی الله علیه واله
وسلم ازان مردم استباق رجوع بسوی اوطان خود ومشعر بان بست قول مالک بن حویرث که کان رسول الله
صلی الله علیه واله وسلم رحیما بأب اذا زار الامام قوما فلیصل این بابست تبوین
یعنی بابست که ترجمه آن اذا زار الامام الی آخر بست یعنی وقتیکه زیارت کند امام اعظم یا جاری مجرای
ان قومی رابس امامت کرد اوشارا باذن ان قوم حدثنا معاذ بن اسد قال حدثنا
عبد الله قال اخبرنا معمر عن الزهری قال اخبرنی الربیع حدث کرد مارا معاذ بضم
میم وعین مهمله بن اسد مروزی نزیل بصره گفت حدث کرد مارا عبد الله بن مبارک گفت خبر داد
مارا معمر وآن ابن راشد بست از زهری محمد بن مسلم بن مبارک بن شهاب گفت خبر داد مرا محمود
بن ربیع بفتح راء مهمله انصاری قال سمعت عتبان ابن مالک الانصاری گفت محمود
بن ربیع رضی الله عنه که تابعی بست شنیدم من عتبان بن مالک انصاری را قال استأذن
النبی صلی الله علیه واله وسلم فاذنت له گفت عتبان رضی الله عنه رصلی الله
اذن خواستند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم یعنی برای درامدن درخانه من پس
اذن دادم انحضرت صلی الله علیه وسلم را برای درآمدن درخانه فقال این تحب ان
اصلی من بیتک پس درای مدند رسول خدا صلی الله علیهم واله وسلم وفرمودند کجا دوست
میداری تو که نماز بخوانم من درانجا ازخانه تو فاشرت له الی المکان الذی احب پس اشارة
کردم من انحضرت صلی الله علیه واله وسلم را بسوی مکانی که دوست داشتم من نماز خواندن
درانجا فقال فقام وصففنا خلفه ثم سلم وسلمنا پس استادند رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم وصف بستیم ما دربس انحضرت صلی الله علیه واله وسلم پس سلام دادند ان
حضرت صلی الله علیه واله وسلم از نماز وسلام دادیم ما گفته بست قسطلانی که استنباط
کرده میشود ازین حدیث که مالک زار اولی بامامت بست وامام اعظم یا نائب وی اولی بست در

Marfat.com

مصلی ولایت خود از مالک پس اگر بگوئی تو که امام اعظم سلطانست بر مالک پس احتیاج نبود در است
بسوی استیذان جواب داده شده است که در استیذان رعایت جانبین است و در بعضی
نسخ فسلمنا است گفته است عینی مطابقه در قول این بحث ان اصلی من مبتک است باب
اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ این باب بتنوین است یعنی این بابست که ترجمه آن اینست که انما
جعل الامام الی آخره است یعنی جز این نیست که گردانیده شده است امام تا اقتدا کرده شود باو
در افعال نماز گفته است عینی که این ترجمه قطعه ایست از حدیث مالک از احادیث باب بنابر انکه
خواهد آمد انشاء الله تعالی وجعل بصیغه واحد مذکر غایب مجهول فعل ماضی وَصَلَّی النَّبِیُّ
صلی الله علیه واله وسلم فِی مَرَضِهِ الَّذِی تُوُفِّیَ فِیهِ بِالنَّاسِ وهو جالس
ونماز خواند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم در مرض خود آنمرضی که فوت شدند در آن
مرض بمردم یعنی امامت کردند مردم را وحال آنکه آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم نشسته
بودند گفته است عینی پس اگر گوئی تو که این تعلیق را داخل نیست در ترجمه پس جیست فایده
ذکر آن میگویم من که امام بخاری اشارة میکند بآن تعلیق بسوی آنکه ترجمه که آن قطعه از حدیث است
عام است تقاضا میکند متابعت مقتدی مر امام را مطلقا وتحقیق لاحق آن را دلیل خصوص
وآن حدیث ام المومنین عائشه صدیقه رضی الله عنها که رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
نماز خواندند در مرض خود آن مرضی که وفات یافتند در آن مرض وحال آنکه آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم نشسته بودند ومردم در پس آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
ایستاده بودند وامر نکردند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم آنمردم را به نشستن پس دلالت
کرد بر دخول تخصیص در عموم قول وی انما جعل الامام لیؤتم به وقال ابن مسعود اذا رفع
قبل الامام یعود فیمکث بقدر ما رفع وگفت ابن مسعود رضی الله عنه که صحابیست وقتی که
بردارد مقتدی سر خود را پیش از امام از رکوع یا سجود باز گردد بسوی رکنی که بوده است در آن پس
درنگ کند در آن مقدار که برداشته بود تا متابعت کند امام را مطابقه

این تعلیق با ترجمه ظاهر است وَقَالَ الْحَسَنُ فِيمَنْ يَرْكَعُ مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى السُّجُودِ وكفته است حسن بصری رضی الله عنه که تابعی است در حق کسی که خوانده است با امام دو رکعت و قدرة نیافته است بسجود برای ازدحام و مانند آن يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ سَجْدَتَيْنِ سجده کند برای رکعت دوم دو سجده ثُمَّ يَقْضِي الرَّكْعَةَ الْأُولَى بِسُجُودِهَا باز قضا کند رکعت اولی را بسجود آن رکعت وَفِيمَنْ نَسِيَ سَجْدَةً حَتَّى قَامَ بِسجده و در کسی که فراموش کرده است یک سجده را تا که استاد در رکعت دوم باید که از قیام باز آید و سجده کند و بگذارد و مؤید قیام را کالعدم گفته است یعنی اگر گوئی توجیست وجه مطابقه مروی از حسن با ترجمه میگویم من مطابقه مروی با ترجمه از این جهة است که در ان مروی متابعت امام است بعد وجود مخالفت و در این مسئله اصحاب ما و شافعیه میگویند که در صورة ازدحام بر پشت مردم سجده کند و امام مالک منع میکند سجده را بر پشت مردم حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ حدث کرد ما را احمد بن یونس و نسبت وی بسوی جد ویست برای شهرة وی بجد خود و نام پدر وی عبد الله تمیمی یربوعی کوفی است گفت حدث کرد ما را زائدة بن قدامه بکری کوفی و در بعضی نسخ اخبرنا است از موسی بن ابی عایشه همدانی کوفی از عبید الله بن عبد الله بن عتبة بضم عین مهمله و اسکان تا مشناة فوقیه مسعود که یکی از فقهاء سبعه است قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم گفت عبد الله بن عتبه که تابعی است درآمدم من بر ام المؤمنین عائشه صدیقه رضی الله عنها پس گفتم من ازا ایا حدیث نمیکنی تو مرا من از مرض رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم قَالَتْ بَلَى ثَقُلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم گفت ام المؤمنین عایشه صدیقه رضی الله عنها آری حدث میکنم ترا لیکن از انست که گران شدند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم یعنی مریض شدند فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ پس فرمودند

Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم آیا نماز خواندند مردم نماز را پس گفتیم ما نخوانده اند مردم نماز را
ای رسول خدا هم ینتظرونک حال انکہ اوشان انتظار میکنند شما را صاحب نیر جاری تفسه
کہ این جمله مستانفه است برای بیان کویا گفته شد پس وقتی کہ نماز نخواندند پس چیست حال اوشان
آیا اوشان متفرق شده یا جمع نشسته اند وگفته است یعنی جمله اسمیه واقع شده است حال یا واو
ان دار است وتحقیق واقع شده است در قران نحو قلنا اهبطوا بعضکم لبعض عدو وقال ضعوا
لی ماء فی المخضب فرمودند رسول خدا صلی اللہ علیه والہ وسلم بنهید برای من آب را در تغاره یعنی
بدهید آب مرا در تغاره ومخضب بکسر میم وسکون خا معجمه وبا موحده تغاره است قالت فعلنا
فاغتسل گفت ام المومنین عایشه صدیقه رضی اللہ عنها پس کردیم ما چیزی را کہ امر کرده شدیم ما
بان یعنی آب در تغاره آوردیم پیش الحضرت صلی اللہ علیه والہ وسلم پس غسل کردند الحضرت
صلی اللہ علیه والہ وسلم کما فذهب لینوء فاغمی علیه پس قصد کردند رسول خدا صلی اللہ علیه والہ
وسلم تا برخیزند مشقت پس بیهوشی آورده شدند بر الحضرت صلی اللہ علیه والہ وسلم گفته است یعنی ینوء
بمثل یقوم است لفظا ومعنی یعنی بضم نون ودر قران همزه در صراح گفته نوء بکرانی برخواستن
وافتادن وهو من الاضداد گفته است قسطلانی کہ استنباط کرده میشود از حدیث کہ جایز است
اغماء بر انبیاء زیرا کہ این مرضی است از امراض بخلاف جنون زیرا کہ ان نقصان است ودر بعضی نسخ
ثم ذهب است ثم افاق فقال اصلی الناس پس بهوش آمدند رسول خدا صلی اللہ علیه
والہ وسلم پس فرمودند ایا نماز خواندند مردم قلنا لا هم ینتظرونک گفتیم ما در جواب نخواندند
مردم نماز را اوشان انتظار میکنند شما را قال ضعوا لی ماء فی المخضب فرمودند الحضرت صلی اللہ
علیه والہ وسلم بنهید برای من آب را در تغاره قالت ففعلنا فاغتسل گفت ام المومنین عایشه
صدیقه رضی اللہ عنها پس کردند الحضرت صلی اللہ علیه والہ وسلم پس غسل کردند ثم ذهب
لینوء فاغمی علیه پس قصد کردند کہ برخیزند پس بیهوش شدند ثم افاق فقال اصلی الناس
پس بهوش آمدند الحضرت صلی اللہ علیه والہ وسلم پس فرمودند ایا نماز مردم قلنا لا هم

Marfat.com

ينتظرونك يا رسول الله گفتم ما نخوانده اند مردم نماز را او شان انتظار میکنند تا برای رسول خدا
والناس عكوف في المسجد ينتظرون النبي صلى الله عليه واله وسلم وحال انکه مردم
مجتمع نشسته اند انتظار میکنند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم را لصلوة العشآء الآخرة برای
نماز خفتن آخرة احتراز است از نماز مغرب زیرا که نماز مغرب را هم خفتن میگفتند فامر النبي
صلى الله عليه واله وسلم إلى أبي بكر پس فرستاد رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
کسی را بسوی ابی بکر صدیق رضی الله عنه بان يصلي بالناس باین معنی که نماز خواند مردم و امامت
کند مردم را فاتاه الرسول فقال إن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يأمرك
ان تصلي بالناس پس آمد پیش ابی بکر صدیق رضی الله عنه آن فرستاده و آنحضرت صلی
الله علیه واله وسلم پس گفت آن رسول که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم امر میکنند
ترا بانکه نماز بخوانی بمردم و امامت کنی تو مردم را فقال ابو بكر وكان رجلا رقيقا يا عمر
صل بالناس پس گفت ابو بکر صدیق رضی الله عنه وحال انکه بود او مرد نرم دل مر عمر رضی الله
عنه را ای عمر نماز بخوان بمردم و امامت کن مردم را الفت ابو بکر صدیق رضی الله عنه عمر بن الخطاب
برای تواضع یا برای انکه دانسته بود که این امر برای اجابت [illegible] فقال له عمر انت احق بذلك
پس گفت او را عمر رضی الله عنه تو سزاوارتری از من بان امامت برای فضیلت و برای امر
رسول صلی الله علیه واله وسلم ترا فصلى ابو بكر تلك الأيام پس نماز خواند ابو بکر صدیق رضی الله
عنه دران روزها که مریض بود و دند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم دران یعنی امامت کرد ابو بکر صدیق
رضی الله عنه دران روزها بمردم ثم ان النبي صلى الله عليه واله وسلم وجد من نفسه خفة
بستر بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم یافت از ذات خود سبکی را یعنی قدرت مرض را
فخرج بين رجلين احدهما العباس لصلوة الظهر پس برآمد رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم درمیان دو مرد تکیه کننده بران دو یکی ازان دو حضرت عباس عم آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم بود برای نماز ظهر و ابو بكر يصلي بالناس وحال انکه ابو بکر صدیق رضی الله عنه

Marfat.com

نماز میخواند بمردم وامامت میکرد مردم را فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ پس هر گاه دید آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم را ابو بکر صدیق رضی الله عنه قصد کرد تا پس رود و در صف داخل شود
فَأَوْمَى إِلَيْهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم بِأَنْ لَا يَتَأَخَّرَ پس اشارة کردند بسوی ابی بکر رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم باینکه پس نرود و بجای خود مقرر ماند قَالَ أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ
فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بنشانید مرا در پهلوی ابو بکر صدیق رضی الله عنه
فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ پس نشاندند آن هر دو مرد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
در پهلوی ابی بکر صدیق رضی الله عنه قَالَ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ يَأْتَمُّ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى
الله علیه وآله وسلم گفت عبید الله پس شروع کرد ابو بکر صدیق رضی الله عنه که نماز میخواند
وحال انکه اقتدا میکرد بنماز رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ
و مردم اقتدا میکردند بنماز ابی بکر صدیق رضی الله عنه و در بعضی نسخ علیه یأتمون نیست وَالنَّبِيُّ
صلی الله علیه وآله وسلم قَاعِدٌ وحال انکه رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم نشسته اند
قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ گفت عبید الله پس درآمدم من بر عبد الله
ابن عباس رضی الله عنهما فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ
رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم پس گفتم من مر ان عبد الله بن عباس را آیا بیان نکنم
بتو چیزی را که حدیث کرده است مرا ام المومنین عایشه صدیقه رضی الله عنها از مرض رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا گفت عبد الله بن عباس رضی
الله عنهما بیار پس عرض کردم من بر ان عبد الله بن عباس رضی الله عنهما حدیث آن عایشه صدیقه
رضی الله عنها را حدیث فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ پس انکار نکرد از ان عبد الله بن
عباس رضی الله عنهما از ان حدیث هیچ چیز را سوای انکه بدرستی شان اینست که گفت أَسَمَّتْ لَكَ
الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ آیا نامید عایشه صدیقه رضی الله عنها بتو آن مردی را که بود
با عباس رضی الله عنه قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ گفتم من که بیان نکرده است عایشه صدیقه رضی الله عنها

Marfat.com

نام آن مرد را گفت عبد الله بن عباس رضی الله عنهما آن مرد دیگر علی بود رضی الله عنه گفته است کرمانی
مفهوم شد از حدیث استحباب غسل برای اغما و مطابقه الحدیث بالترجمه در کلمه وهو بالم بصلوة النبی ﷺ
حدثنا عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن ابیه عن
عایشة ام المؤمنین رضی الله عنها حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف تنیسی گفت خبر داد ما را
امام مالک از هشام بن عروة از پدر خود عروة بن زبیر از عایشه صدیقه رضی الله عنها که ام المومنین است
انها قالت صلی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فی بیته وهو شاکی که بدرستی
قصه اینست که گفت آن عایشه صدیقه رضی الله عنها نماز خواندند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
در خانه خود وحال انکه آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم مریض بودند وشاکی بتخفیف خفاف است
بطریق قاضی فصلی جالسا وصلی وراءه قوم قیاما پس نماز خواندند رسول خدا صلی
الله علیه وآله وسلم وران حالتی که نشسته بودند وشروع کردند مردم نماز را در پس آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم وران حالتی ایستاده بودند فاشار الیهم ان اجلسوا پس اشاره
کردند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بسوی آن قوم بانکه بنشینید فلما انصرف قال
انما جعل الامام لیؤتم به پس هرگاه که فارغ شدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
از نماز متوجه شدند جانب قوم فرمودند جز این نیست که گردانیده شده است امام و وضع کرده
شده است برای انکه اقتدا کرده شود بوی و تبعیت کرده شود یعنی مقتدی می باید که تابع امام
باشد وهر فعل را از افعال نماز بعد از شروع نماید مگر تکبیر تحریمه وسلام که دران متبوعیت قائلند وبیارد
مقتدی افعال مثل افعال امام فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا پس وقتی که رکوع
کند امام شما هم رکوع کنید و وقتی که بردارد امام سر خود را از رکوع پس بردارید شما سر خود را از رکوع
واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد و وقتی که گفت امام سمع الله لمن حمده
پس بگویند شما ربنا لك الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا و وقتی که نماز خواند امام نشسته
پس بخوانید شما نماز نشسته پس اگر کوئی چیست وجه جمع درمیان حدیث سابق که دران جواز اقتدا بامام

بقا مد بود و میان این حدیث که مفهوم شد ازین عدم جواز اقتدار قیام بقاعد کوم وجه جمع آنست که این حدیث
منسوخ است بالحدیث سابق زیرا که آن در مرض موت بود حدثنا عبد الله بن یوسف قال
اخبرنا مالک عن ابن شهاب عن انس حدیث کرد ما را عبد الله بن یوسف تنیسی گفت خبر داد
ما را امام مالک از ابن شهاب رضی الله عنه که صحابی است ان رسول الله صلی الله علیه
والله وسلم رکب فرسا که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه والله وسلم سوار شدند بر یک اسپی که صریح
عنه فجحش شقه الایمن پس افتادند رسول خدا صلی الله علیه والله وسلم ازان اسپ پس جراحت
شد و مجروح گردید بهلوی راست الخ ذکره صلی الله علیه والله وسلم گفته است صاحب خبر صاحبی
وصرع بضم صاد مهمله وکسر راء مهمله بصیغه مجهول بمعنی سقط است وجحش بضم جیم وکسر حاء مهمله
بمعنی خدش است فصلی صلوة من الصلوات وهو قاعد پس خواندند رسول خدا
صلی الله علیه والله وسلم نمازی را از نمازها وحال انکه نشسته بودند فصلینا وراءه قعودا
پس خواندیم ما در پس الخضرت صلی الله علیه والله وسلم نماز را نشسته فلما انصرف قال
انما جعل الامام لیؤتم به پس هرگاه که فارغ شدند رسول خدا صلی الله علیه والله وسلم
از نماز ومتوجه شدند جانب قوم فرمودند جز این نیست که گردانیده شده است امام از برای انکه اقتدا
کرده شود بوی فاذا صلی قائما فصلوا قیاما پس وقتی که بخواند امام نماز ایستاده پس بخوانید
شما ایستاده واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا ووقتی که رکوع کند امام پس شما رکوع
کنید ووقتی که بردارد امام سر خود را از رکوع پس بردارید شما سر خود را از رکوع واذا قال
سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لک الحمد ووقتی که گوید امام سمع الله لمن حمده
پس بگویید شما ربنا ولک الحمد ودر بعضی نسخ ربنا لک الحمد بی واو است وآن واو عاطفه است و معطوف
علیه مقدر است که آن لک التحیه است واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون ووقتی
که بخواند امام نماز نشسته پس بخوانید شما همه نشسته واجمعون تاکید است برای ضمیر فصلوا وروایت
کرده شده است اجمعون بنا بر حالیه یا تاکید مر جلوسا را قال ابو عبد الله قال الحمیدی

Marfat.com

قَوْلُهُ اِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا هُوَ فِي مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ گفته است حمیدی گفته است
ابو عبد الله حمیدی بضم حا مهمله وان عبد الله بن الزبیر است که قول الحضرت صلی الله علیه واله
وسلم که وقتی که بخواند امام نماز نشسته پس بخوانید شما نماز نشسته بوده است آن قول در مرض
قدیم الحضرت صلی الله علیه واله وسلم و ابو عبد الله کنیت امام بخاری است که امام بخاری یاد
کنیت از خود تعبیر کرده است ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم
وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ بسترِ نماز خواندند رسول خدا صلی الله علیه
وسلم بعد آن مرض نشسته و حال انکه مردم در پس الحضرت صلی الله علیه واله وسلم نماز میخواندند ایستاده
امر نکردند الحضرت صلی الله علیه واله وسلم مردم را به نشستن وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ
مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم و جز این نیست که اخذ کرده میشود باخر پس آخر
از فعل رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یعنی اخر ناسخ میباشد مقدم را و خود امام بخاری جواب
از عدم جمع در میان احادیث بَابُ مَتٰى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ بابست در بیان وقت
سجده کردن کسی که در پس امام است معنی ترجمه اینست کدام وقت سجده کند کسی که در پس امام است
وَقَالَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم فَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا و گفت انس که
صحابی است از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم پس وقتی که سجده کرد امام پس سجده کنید
شما یعنی بعد از نهادن امام سر در سجده شما سر در سجده نهید گفته است قسطلانی این تعلیق بعض آن
حدیثی است که مذکور شده است در باب سابق لیکن در بعضی طرق آن نه در کل حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ حدیث کرد مارا مسدد بن مسرهد گفت
حدیث کرد مارا یحیی بن سعید قطان از سفیان ثوری گفت حدیث کرد مرا ابو اسحاق و ان عمرو بن عبد الله
بفتح عین مهمله در هر دو سبیعی بفتح سین مهمله گفت حدیث کرد مرا عبد الله بن یزید بفتح یاء مثناة
تحتیه و کسر زای معجمه خطمی بفتح خاء معجمه و سکون طاء مهمله گفت حدیث کرد مرا براء بن عازب رضی الله

آن عبد الله بن یزید خطمی دروغ گو نیست در سخن خود که حدثنی البرا است وضمیر هو عاید نیست بسوی برا؛
زیرا که صحابه عدول اند محتاج نستند بسوی تعدیل و هو غیر کذوب قول یحیی بن معین است و آن
مبنی است بر قول وی ان عبد الله بن یزید غیر صحابی یا ضمیر هو عاید بسوی برا باشد ومثل این قول
موجب نیست تهمت را در راوی جز این مدت که موجب است حقیقت صدق را برای وی قال
کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده گفته انس رضی الله که صحابی
بوده اند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم وقتی که میگفتند سمع الله لمن حمده لم یحن احد
منا ظهره مایل نمیکرد و یکی نمیکرد دانید هیچ یکی از ما پشت خود و لم یحن بفتح یا و شاه نخسته و کسر نون
وضم ان حدث گفته میشود حنیت العود و حنوته اذا عطفته حتی یقع النبی صلی الله علیه
واله وسلم ساجدا نا که واقع میشدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم دران حالتی که
ساجد بودند ثم نقع سجودا بعده پستر می افتادیم ما سجده کنندگان بعد رفتن آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم در نماز مطابقت این حدیث باترجمه ظاهر است حدثنا ابو نعیم قال حدثنا سفیان
عن ابی اسحاق نحوه حدیث کرد ما را ابو نعیم و آن فضل بن دکین است گفت حدیث کرد
ما را سفیان ثوری از ابی اسحاق سبیعی مانند آن حدیث مذکور و در بعضی نسخ از حدثنا تا نحوه
نیست باب اثم من رفع راسه قبل الامام باب است در بیان گناه کسی که بردارد
سر خود را پیش از برداشتن امام سر خود را از سجده حدثنا حجاج بن منهال قال حدثنا
شعبة عن محمد بن زیاد حدیث کرد ما را حجاج بن منهال گفت حدیث کرد ما را شعبه بن حجاج
از محمد بن زیاد قال سمعت ابا هریرة عن النبی صلی الله علیه واله وسلم گفت محمد بن
زیاد شنیدم من ابا هریره را از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم قال اما یخشی او الا یخشی
احدکم اذا رفع راسه قبل الامام ان یجعل الله راسه راس حمار که فرمودند رسول خدا
صلی الله علیه واله وسلم ایا نمیترسد یکی از شما وقتی که بردارد سر خود را از سجده پیش از امام
خود از آنکه بگرداند خدا تعالی سر او را مثل سر خر و راوی را شک هست که الا یخشی فرمودند یا ایخشی

Marfat.com

أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَةَ حِمَارٍ يا بکر و اند انه تعالی صورة او را مثل صورة خر و کلمه او در نجابت
برای سک راویست و کردن سر او سر حمار حقیقة است و بعضی گفته اند حمار است از بلادة و حمق کسیکه
صاحب خبر جاری وعید مذکور بخشیده دلالت نمیکند بر وقوع آن بلکه بر استحقاق برای وقوع آن دلالت
میکند پس وارد نمیشود اینکه اگر اراده کرده شده است تحول بسوی سر حمار حقیقة پس لازم می آید مسخ در امت
مرحومه و اگر اراده کرده شده است بلادة و حمق پس آن حاصل است انکسی را که کرده است این کار زیرا که نفهمید
که امام برای اقتدا کردنست پس وقتی که حاصل شده باشد وعید بخشیده آن چه معنی دارد با وجود آنکه حمار را
که باشد معفو از بن امت خسف و مسخ عام نه خاص باب إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى بابست
در بیان جواز امامت بنده و از اد کرده شده و در بعضی نسخ موالی بصیغه جمع است و مولی بخشد معنی
مناسب انجا بعبد معنی عتیق است وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ و بود است
عایشه صدیقه رضی الله عنها که امامت میکرد او را بنده وی ذکوان نام در ان حالتی که میخواند قرآن را
از روی مصحف دیده گفته است عینی قراءة از مصحف در نماز مفسد است آن را نزد امام اعظم زیرا که آن
عمل کثیر است و نزد ابی یوسف و محمد رحمهما الله تعالی جایز است زیرا که نظر در مصحف عبادة است لیکن
مکروه است زیرا که در ان تشبیه باهل کتاب است در ین حالت و بهمین قایل است شافعی و احمد و امامت
بنده نزد امام ابی حنیفه مکروه است برای مشغول بودن وی بخدمت مولای خود و نیافتن اطلاع بر احکام نماز
وَوَلَدِ الزِّنَى وَالْأَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ و در بیان امامت ولد زنا و اعرابی و شخص نابینا
نشناسین و کودکی که بالغ نشده است و بغی بفتح باء موحده و کسر غین معجمه و تشدید یاء منقوطه بمعنی زانیه
و جمع کرده شده است ولد او را بسوی او از برای تغلیظ نسب او از پدر شرعا و صحت امامت وی برای
آنست که بر وی گناه والدین وی نیست لیکن مکروه است امامت او نزد ابی حنیفه رحمه الله زیرا که اکثر
کرده میشود بوی و جایز داشته است امام ابو حنیفه امامت اعرابی را با کراهت برای غلبه جهل بروی
والغلام بجر عطف است بر ما قبل خود و ظاهر وی مطلق است متناول است مراهق و غیر او را لیکن خارج است
ازان کسی که بنسبت صاحب سن تمیز بدلیل دیگر پس معلوم میشود که امام بخاری جایز میدارد امامت

غلام ممیز را و همین است مذهب شافعی و مذهب احنف عدم جواز است در امامت نماز فرض و بهمن قایل است
احمد و اسحاق و در امامت نفل از احنف دو روایت است لِقَولِ النَّبِیِّ صلی الله علیه واله وسلم
یَؤُمُّهُمْ اَقْرَاُهُمْ لِکِتَابِ الله برای قول رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم امامت بکند مردم را
قاری ترین اوشان هر کتاب خدا تعالی را یعنی امامت کند کسی که قران درست و صحیح تر میخواند و این
تعلیل است برای جواز امامت جمیع اصناف مذکوره زیرا که این قول آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
شامل است همه اصناف مذکوره را زیرا که ملاک امر امامت را قرات است پس هر که اقرا باشد امامت
کند اگرچه کمی از این اصناف باشد وَلَا یُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَیْرِ عِلَّةٍ و منع کرده نمیشود بنده
از حضور در جماعت بغیر ضرورة سیدوی زیرا که حق الله مقدم است بر حق العبد و وارد شده است
وعید شدید بر ترک حضور جماعت و این قول از کلام امام بخاری است معطوف است بر ترجمة
از تتمه حدیث معلق حد ابْرَاهِیمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ
عُبَیْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حدیث کرد مارا ابراهیم بن منذر گفت حدیث
کرد انس بن عیاض بکسر عین مهمله از عبید الله عمری بضم عین مهمله در هر دو از نافع معتق
عبد الله بن عمر از عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهم قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ
الْاَوَّلُونَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعٌ بِقُبَاءٍ گفت عبد الله بن عمر رضی الله عنه که صحابی است هر گاه
آمدند مهاجران که سابق از آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بآنجا کرده بود مدینه طیبه در عصبه
بضم عین مهمله و سکون صاد مهمله و بفتح اول نزد روایت است و آن منصوبست بنابر
ظرفیة و کلمه موضع مرفوع است بنابر انکه خبر مبتدا محذوف است و منصوبست بنابر بدلیت
از العصبة و کلمه قبا ممدود و مقصور هر دو روایت است قَبْلَ مَقْدَمِ النَّبِیِّ صلی الله علیه
واله وسلم کَانَ یَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَی اَبِی حُذَیْفَةَ پیش از آمدن رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم در مدینه بود که امامت میکرد مهاجرا را سالم معتق ابی حذیفة و نام او هشام
بن ستبه بن ربیعه است قسطلانی یعنی پیش از انکه آزاد کرده شود وَکَانَ اَکْثَرُهُمْ

Marfat.com

قدوانگا وبوده است ان سالم اکثر اوشان از روی قران یعنی از دیگر مهاجران که دران موضع نزول
قران زیاده یاد دادند و دران زمان کسی که زیاده قران یاد میدانست او سزاوار زمی
بود بامامت کفته است کرمانی بوده است سالم از اهل فارس واز فضلای موالی واز خیار صحابه و
معدود است در مهاجرین زیرا که هجرة کرد بود بسوی مدینه پیش از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
وشمار کرده میشود از انصار زیرا که معتقه وی امراة انصاریه بود واز قرا زیرا که الحضرت صلی الله
علیه واله وسلم فرمودند که بگیرید قران را از چهار کس سالم مولی ابی حذیفه الی آخره ومطابقه
حدیث باترجمه از جهة امامت سالم مولی ابی حذیفه است حدثنا محمد ابن بشار قال حدثنا
شعبة قال حدثنا ابو التیاح حدیث کرد مارا محمد بن بشار بفتح باء موحده کفت حدیث کرد
مارا یحیی بن سعید قطان کفت حدث کرد مارا شعبة کفت حدث کرد مارا ابو التیاح بفتح میم وشدة
فوقیه ونشدید یاء مثناة تحتیه وآخر آن حاء مهمله عن انس بن مالک عن النبی صلی الله علیه
واله وسلم از انس بن مالک از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم قال اسمعوا واطیعوا
وان استعمل حبشی کان راسه زبیبة فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بشنوید
وقبول کنید واطاعت کنید امر معروف را واکرچه عامل کرده شده باشد یک بنده حبشی حقیر کویا که
سری درخوردی وسیاهی مثل دانه انکور خشک است یعنی امر معروف اکرچه مردی حبشی حقیر
باشد قبول باید کرد امر او را کفته است عینی در حدیث دلیل است بر صحت امامت بنده زیرا که
وقتی که امر کرد شد باطاعت وی پس بحقیق امر کرده شد نماز در پس وی وهمین است مطابقه
حدیث باترجمه وکفته است ابن جوزی این امر در امر اوعمال است نه در ایمه وخلفا زیرا که خلافت در قریش
دخل نیست دران غیر اوشان راکفته است کرمانی اکر کوئی تو چکونه نباشد بنده والی وحال انکه شرط
ولایت حریة است میکویم من بابنکه والی کردانند او را بعض ائمه ومذهب فقها اینست که اطاعت
کرده شود متغلب مادام که قایم میکند جمعه وجماعت وعید وجهاد را باب اذا کفروا بترحم
الامام واثم من خلفه این باب متنون است یعنی این بابیست که ترجمه آن اذا لم یتم است یعنی

وقتی که تمام کند امام نماز را ولدکان ان درست بجا نیارد و تمام کند کسی که در پس امام است تقصیر امام ضرر نکند
مقتدیان را نزد شافعیه و احمد و مالکیه و نزد امام ابوحنیفه نماز امام متضمن است نماز مقتدیان را از روی صحت
و فساد و در بعضی نسخ اتم بغیر واو است بر نسخه واو جزا را اذا محذوفست که لایضره است و بر نسخه
که واو نیست همین اتم جزا است حدثنا الفضل ابن سهل قال حدثنا الحسن بن موسی
الاشیب قال حدثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دینار عن زید بن اسلم عن
عطاء بن یسار عن ابی هریرة حدث کرد مارا فضل بن سهل بغدادی معروف باعرج
متوفی ببغداد روز دوشنبه بست و هفتم ماه صفر سنه دوصد و پنجاه و پنج پیش از امام بخاری بیکسال گفت
حدث کرد مارا حسن بفتح حا مهمله بن موسی اشیب بفتح همزه و سکون شین معجمه و فتح یا
مثناة تحتیه و با موحده کوفی که ساکن شد در بغداد و اصل او از خراسان است قاضی حمص و موصل
و طرسوس بود گفت حدث کرد مارا عبد الرحمن بن عبد الله ابن دینار معتق عبد الله بن عمر از
زید بن اسلم معتق عمر بن الخطاب از عطا ابن یسار بفتح یا مسماة تحتیه و کسف سین مهمله معتق
ام المومنین میمونه رضی الله تعالی عنها از ابی هریره رضی الله عنه که صحابیست ان رسول الله
صلی الله علیه و اله وسلم قال یصلون لکم فان اصابوا فلکم که بدرستی
رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم فرمودند که نماز میخوانند امامان برای شما پس اگر بصواب
رسیدند در ارکان و شرایط و سنن این برای شماست ثواب نماز شما و ان اخطوا فلکم و
علیهم و اگر خطا کردند امامان پس برای شماست اجر و بر اوشان است وزر و ذکر نکردند رسول
خدا صلی الله علیه و اله وسلم اجر امامان در اول زیرا که مقصود بیان چیزیست که نفع کند مقتدیان را
و چیزی که سزاوار است که کرده شود و اما چیزی که نافع باشد امام را نزد امامت پس غنی است از بیان
و وجه مطابقه حدیث با ترجمه رای ایمه ثلاثه بر وجهی که تقریر کرده شد ظاهر است گفته است عینی
مطابقه این حدیث ترجمه از این حیثیه که امام وقتی که تمام نکند ارکان نماز را و تمام کند مقتدی چیزی پس نیست
بر ان مقتدی چیزی از اعاده آن و غیرها باب امامة المفتون و المبتدع این باب در بیان

حکم امامت کسی است که در فتنه انداخته شده است و در بیان حکم امامت کسی که مرتکب امری است که آن مخالف کتاب و سنت و اجماع است و آن را از خود بحکم نفس نو پیدا کرده و مبتدع صاحب بدعت است و آن امر نو پیدا کرده شده است گفته است عینی یعنی مفتون شده باشد بر فتن مال و عقل پس مفتون مضاف است بسوی فاعل و بعضی تفسیر کرده کرمانی و بعضی گفته اند که مفتون کسی است که داخل شده است در فتنه بسبب خروج کردن بر امام میگویم من که این تفسیر مناسب است فاعل را نه مفتون را مگوئیم من بلکه مناسب چنین را که خواهد آمد از عینی از امامت علی رضی الله عنه در وقت محصور بودن عثمان رضی الله عنه که علی رضی الله عنه بکدام وجه امام فتنه باشد آنست که گفته شد که امام مفتون کسی است که واقع است امامت او در وقت فتنه و قَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهُ وگفته است حسن بصری رضی الله عنه وقتی که پرسیده شد از نماز پس مبتدع نماز بخوان در پس امام مبتدع و بر ان امام است گناه و عذاب بدعت وی

وَقَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ وگفت امام بخاری خبر داد ما را محمد بن یوسف بقربانی حدیث کرد ما را اوزاعی و نام او عبد الرحمن بن عمرو است گفت حدیث کرد ما را زهری که آن ابن شهاب است از حمید بضم حا مهمله و فتح میم بن عبد الرحمن بن عوف از عبید الله مصغر بن عدی بفتح عین مهمله و کسر دال مهمله و تشدید یا مثناة تحتیه بن خیار بکسر خا معجمه و فتح یا مثناة تحتیه و برا مهمله رضی الله عنه که تابعی است اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ که بدرستی شان اینست که داخل شد آن عبید الله بر عثمان بن عفان رضی الله عنه و حال انکه ان عثمان رضی الله عنه محبوس بود در دار و جمله و هو محصور حالیه است فَقَالَ اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ پس گفت عثمان رضی الله عنه را بدرستی تو امام تمامه مردم هستی وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى وَيُصَلِّي لَنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ وَنازل شده است بتو چیزی که می بینی از حبس و خروج اهل بغی بر تو و در بعضی نسخ مازی است بصیغه متکلم مع الغیر و امامت میکند ما را امام فتنه و شمار میکنیم ما آن را حرج و ضیق و میترسیم ما که فتنه باضافه است و مراد از ان رئیس است و آن عبد الرحمن بن عدیس بکری بود یکی از سرداران مصریان که محاصره کرده

Marfat.com

بودند عثمان رضی الله عنه را و همان بود که آورد در عثمان رضی الله عنه اهل مصر را کفته است ابن را ابن مصباح
وکفته است ابن جوزی، که آن کنانة بن بشر بوده است یکی از سران لشکران اوشان نیز کذا فی العینی و در فتح الباری
کفته همان مراد است انجا کذا فی القسطلانی کفته است عینی بوده اند آن مصریان هر کاه که هجوم کردند بر مدینه
بود در وقت عثمان رضی الله عنه که بیرون می آمد و امامت میکرد یکماه پیش را بدو یک روزی پس بسنگ
زدند او را تا که افتاد بر منبر و نتوانست نماز خواند در آن روز پس امامت کرد مرده را ابو امامه بن سهل
بن حنیف پس منع کردند ابو امامه را از امامت پس امامت کرد اوشان را عبد الرحمن بن عدیس یکبار
و ابن بشر یکبار دیکر پس باقی ماندند هر دو بر همین طریق ده روز پس اکر کوئی تو که امامت کرد او شان را
ابو امامه بن سهل بن حنیف و علی بن ابی طالب و ابو ایوب انصاری و طلحه بن عبد الله پس چکونه
کفته شود در حق ایشان امام فتنه میکویم من نکفته مراد از امام فتنه هیچ یکی از ایشان دلالت نمیکند
برین تفسیر داودی امام فتنه را بقول وی ای فی وقت فتنه و ذکر کرده شده است ثبوت امامت
ابی امامه و امامت علی رضی الله عنه در نماز عید و اختلاف کرده شده است در امامت در غیر نماز عید
فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَحْسَنُ مَا یَعْمَلُ النَّاسُ پس کفت عثمان رضی الله عنه نماز نیک تر بن چیزیست
که عمل میکنند مردم فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ پس وقتی که عمل نیک کنند مردم پس
عمل نیک کنید شما نیز با اوشان پس ضرر نمیکند ترا بودن آن امام مفتون بخروج بر امام عامه فَاِذَا اَسَاؤُا
فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ پس وقتی که بدی کنند و عمل بد و در وقوع آرند پس کناره کیر از بدی اوشان
از قول و فعل و اعتقاد وَقَالَ الزُّبَیْدِیُّ قَالَ الزُّهْرِیُّ و کفته است زبیدی بضم را معجمه و فتح باء
موحده منسوب بسوی زبید و ان نام قبیله است و نام وی محمد بن ولید است لَا نَرَی اَنْ یُصَلِّیَ خَلْفَ
الْمُخَنَّثِ جایز نمیدانیم ما نماز خواندن پس شخصی که خود را بزنان مشابه میکرداند در افعال و اقوال و مخنث
بر دو قسم است یکی خلقی است که در اعضاء وی تکسر و نرمی است مثل زنان پس او را کناهی نیست و قسم
انکه دانسته باختیار خود چنان میسازد و همین است مراد انجا و لا نری بصیغه متکلم مع الغیر است و ان
یصلی بضم یا بر مشاه تحتیه بصیغه مضارع مجهول و لفظ مخنث بفتح نون مشهور است و کسر آن افصح است

إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا مگر ضرورتی که چاره نیست ازان ضرورة حنانچه باشد آن خنثی صاحب
شوکت یا باشد ولی کرده شده از جانب صاحب شوکت پس معطل کرده نمیشود بماحب را بسبب
آن ومطابقه ابحدیث بارجمه بقول وی ویصلی لنا امام فتنه است کذا فی العینی حدثنا محمد بن ابان
حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ حدیث کرد ما را محمد بن ابان بفتح همزه پس از
با موحده ودر بعضی نسخ حدثنی بافراد است حدث کرد ما را غندر بضم غین معجمه پس از نون وبعد
نون دال مهمله مضمومه با مفتوحه ونام او محمد بن جعفر ان امراة شعبة بن حجاج است از ابی التیاح بفتح
تا مشاة فوقیه پس از یا مشاة تحتیه مشهوره اخر ان حا مهمله سمع انس بن مالک که شنید انس
بن مالک را که صحابی است که میگفت قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عليه واله وسلم لِأَبِي ذَرٍّ
که فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم مر ابی ذر را اسْمَعْ وَأَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَأَنَّ رَأْسَهُ
زَبِيبَةٌ که بشنو وقبول کن امر امیر را واطاعت بکن او را در امر معروف واگرچه باشد ان امیر بنده
حبشی محقر در خلق بحسب صورة که سر وی مثلا چنان باشد که گویا دانه انگور خشک است در خوردی وسیاهی
وکفتگی است صاحب خرجاری که قول وی کان راسه زبیبة صفت است مر حبشی را مشعر است ببدی خلق
وی وخلق وی زیرا که بودن صاحب ان صورت از حبشیان که دورترین افراد انسان اند از
مکارم اخلاق مگر کسی که خواسته است الله تعالی عصمت او را بفضل خود والبته کسی که بد اخلاق
وبد اعمال است البته مبتدع است پس ظاهر شد وجه مطابقه درمیان حدیث وترجمه بَابٌ
يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ بِحَذَائِهِ سَوَاءً إِذَا كَانَا اثْنَيْنِ ابن باب بتنوین است یعنی این
باب است که ترجمه آن یقوم الی آخره است یعنی استاده شود مقتدی درجانب راست امام مقابل
برابر بان وقتی که باشند دو کس یک مقتدی ودوم امام وضمیر یقوم راجع بسوی مامور است
بقرینه ذکر امام ودر بعضی نسخ باب من یقوم است باضافه ولفظ حذاء بکسر حا مهمله پیش از ذال
معجمه ممدود است بمعنی ازاء ومولزی مقابل است وسواء منصوب است بمعنی متساویا بنا بر حالیه ای متساویا
للامامة فی التقدم والتاخر وقید اذا کانا اثنین مفید است این را که حکم تقدم وفتی است که زیاده باشند مقتدی

Marfat.com

برواحد حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن الحکم قال سمعت سعید بن
جبیر عن ابن عباس حدث کردمارا سلیمان ابن حرب قاضی مکه گفت حدث کردمارا شعبة
بن حجاج از حکم بن نافع گفت شنیدم من سعید بن جبیر را از ابن عباس رضی الله عنهما که صحابی است
قال بت فی بیت خالتی میمونة فصلی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
العشاء گفت عبد الله بن عباس رضی الله عنهما شب کردم در خانه خود که ام المومنین میمونه
رضی الله عنها است پس خواندند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز عشارا در مسجد ثم
جاء فصلی اربع رکعات پس آمدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم از مسجد در خانه
ام المومنین میمونه رضی الله عنها پس خواندند چهار رکعت نماز نفل واحتمال است که دو
رکعت سنت عشا باشد ودو رکعت نفل باشد بعد از داخل شدن در خانه او ثم نام
ثم قام فجئت فقمت عن یسارہ پس خواب کردند آنحضرت صلی الله علیه
واله وسلم برخواستند از خواب ووضو کردند برای حدثی که معلوم آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم شده باشد بغیر نوم که آن ناقض نبود در حق آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
پس شروع کردند در نماز پس آمدم من از مکان خود نزدیک آنحضرت صلی الله علیه واله
وسلم پس استادم در جانب چپ آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم فجعلنی عن یمینه
پس گردانیدند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را در جانب راست خود وحال آنکه خود
در نماز بودند ولفظ عن اینجا بمعنی جانب ظرف است ای جانب یساره وجانب یمینه
فصلی خمس رکعات ثم صلی رکعتین پس خواندند رسول خدا صلی الله علیه واله
وسلم پنج رکعت نماز یعنی وتر پس خواندند دو رکعت نماز یعنی سنت فجر ثم نام
حتی سمعت غطیطه او قال خطیطه ثم خرج الی الصلوة پس خواب کردند
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بعد از سنت فجر تا که شنیدم من آوازی را که انسان را
در وقت خواب می باشد پس بیدار شدند از خواب وبرامدند برای نماز فجر بسوی مسجد بغیر آنکه

Marfat.com

وضو کنند زیرا که الحضرت صلی الله علیه وآله وسلم را در خواب ناقص نبود ولفظ مخلط بفتین معجمه
و دو طاء مهمله بروزن فعیل و بخاء معجمه هر دو بمعنی اواز و قوت خوابست ومطابقه تمام سه با ترجمه
در فجعلنی عن یمینه است باب اذا قام الرجل عن یسار الامام فحوله الامام
الی یمینه لم تفسد صلوتهما این باب بنون است یعنی این باب است که ترجمه آن اذا
قام الی آخره است ومعنی آن اینست که وقتی که استاد یکمردی در جانب چپ امام بسر برد
او را امام از جانب چپ خود بسوی جانب یمین خود فاسد نمیکرداند نماز هر دو امام ومقتدی
وجمله لم تفسد جواب اذا است ومقصود این باب مغایر است با مقصود باب سابق زیرا که
مقصود این عدم فساد نماز امام ومقتدی است ومقصود آن بیان حکم قیام مقتدی واحد است
ودر بعضی نسخ بجای الی علی است ودر بعضی نسخ عن است وعدم فساد نماز هر دو مذهب
جمهور است حدثنا احمد قال حدثنا ابن وهب قال حدثنا عمرو عن
عبد ربه بن سعید عن مخرمة بن سلیمان عن کریب مولی ابن عباس
حدث کردما را احمد ابن صالح گفت حدث کردما را ابن وهب ونام او عبد الله است
گفت حدیث کردما را عمرو بفتح عین مهمله بن الحارث مصری از عبد ربه بن سعید بکسر عین مهمله
برادر یحیی ابن سعید حارث انصاری از مخرمه بفتح میم وسکون خاء معجمه ابن سلیمان از کریب
بضم کاف وفتح راء مهمله که معتق عبد الله ابن عباس است رضی الله عنهما که صحابی است قال
نمت عند میمونة والنبی صلی الله علیه وآله وسلم عندها تلک اللیلة گفت
عبد الله بن عباس رضی الله عنهما که خواب کردم من نزد ام المومنین میمونه خاله خود وحال انکه رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم نزد آن میمونه رضی الله عنها بود در آن شب گفت است صاحب
خیر جاری لفظ نمت بلکه نون است ودر بعضی نسخ بکسر با موحده ونشدید تا مفتوحه است
وتلک اللیلة منصوب بنزع خافض است فتوضأ ثم قام یصلی فقمت عن یساره فاخذنی
فجعلنی عن یمینه پس وضو کرد پس برخاست نماز کند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم پس بسر ایستادند

Marfat.com

دران حالتی که نماز میخواندند پس استادم من در جانب چپ آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
پس گرفتند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم مرا پس گردانیدند مرا استاده در جانب راست
خود و این وضو آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بعد از بیدار شدن از خواب بود فَصَلّیٰ
ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً پس خواندند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم سیزده رکعت و لفظ
عشره بکسر شین معجمه است بدانکه در حدیث سابق هفت رکعت مذکور شده و درین حدیث
سیزده رکعت پس معلوم شد ذکر وتر و سنت فجر بود و در حدیث نماز تهجد نیز همراه کرده
ذکر کرده است احتمال است که شش رکعت نماز تهجد و پنج رکعت وتر باشد و دو رکعت سنت
فجر بود که همه سیزده رکعت میشود و وتر آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم گاهی بپنج رکعت و گاهی
بسه و گاهی بیک رکعت می بود ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ پس خواب کردند آن
حضرت صلی الله علیه واله وسلم بعد از نماز تا که دمیدند و بودند آنحضرت صلی الله علیه و آله
وسلم که وقتی که خواب میکردند میدمیدند یعنی در وقت خواب آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
چنان نفس می برآمد که گویا میدمیدند ثُمَّ اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ پس آمد پیش
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بلال موذن برای خبر کردن از حضور جماعت پس خبر کرد
پس بیدار شدند و برخاستند پس برآمدند از خانه و رفتند و درآمدند در مسجد و نماز خواندند
و حال آنکه وضو نکردند بعد از خواب زیرا که خواب آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بحتم فقط
بود نه بدل لهذا ناقض وضو نبود قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهٖ بُكَيْرًا فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذٰلِكَ
گفت عمرو بن حارث مذکور پس حدیث کردم من بابن حدیث بکیر را یعنی نقل کردم من همین
حدیث را پیش بکیر بصیغه مثل کریب است و آن بکیر ابن عبد الله اشج است پس گفت ابن بکیر
حدیث کرده است مرا کریب باین حدیث و ذکر این برای تائید ماقبل است و مطابقه حدیث باترجمه
ظاهر است باب اِذَا لَمْ يَنْوِ الْاِمَامُ اَنْ يَؤُمَّ ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَاَمَّهُمْ این باب متنوین است
زیرا که باب است که ترجمه آن اینست که وقتی که نیت نکرده است امام که امامت کند پس آمد یک قومی

پس امامت کرد او شانرا و امام گفتن او را یا باعتبار امامت کبری است چنانچه در حق آنحضرت صلی الله علیه
و آله وسلم و یا باعتبار ما کان چنانچه در حق امام راتب و یا باعتبار ما یؤل چنانچه در حق غیر آن هر دو
گفته است عینی مذکور نشده است جواب اذ او مراد مؤلف اینجا انست که صحیح است امامت و نماز
بی نیت امامت و مذهب امام اعظم ابو حنیفه درین مسئله عدم اشتراط نیت امامت است در حق رجال
زیرا که لازم نمی آید با قتدار رجل حکمی و در حق نسا شرط است نزد یک امام اعظم برای احتمال فساد نماز
امام وقت محاذات مرأة امام را و گفته است زفر و شافعی و مالک در حق نسا نیز شرط نیت مثل رجال
و مروی از احمد شرطیه نیت امامت است در نماز فرض در رجال و نسا نه در نافله **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ گفت حدیث کرد ما را مسدد بن مسرهد گفت حدیث کرد ما را اسمعیل
ابن ابراهیم بن جعشم اسدی بصری معروف ابن علیه از ایوب بختیانی از عبد الله بن سعید بن
جبیر از پدر وی سعید بن جبیر اسدی معتق بنی اسد کوفی مقتول بدست حجاج در سنه نود و پنج
از عبد الله بن عباس رضی الله عنهما قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ گفت عبد الله بن
عباس رضی الله عنهما که صحابیست خواب کردم و شب گذراندم من نزد خاله خود ام المومنین
میمونه رضی الله عنها فَقَامَ النَّبِيُّ صلی الله علیه و آله وسلم يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ پس استاد
رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم در انحالتی که نماز میخواندند از شب یعنی تهجد میخواندند فَقُمْتُ
أُصَلِّي مَعَهُ پس برخاستم من از مکان خود یا از خواب در ان حالتی که اراده کننده بودم که نماز
خوانم با آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ پس استادم من در جانب چپ
آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم گفته است کرمانی اگر گوئی تو که قوت ثانی معطوف است بر قوت اول
پس می باشد از باب عطف شئ بر نفس خود و این جایز نیست میگویم من قیام اول بمعنی نهوض است
و ثانی بمعنی وقوف یا اول بمعنی اردت القیام است و جمله اصلی حال مقدر است فَأَخَذَ
بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ پس گرفت رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم سر مرا پس استاده

کرد مرا در جانب راست خود گفته است صاحب خیر جاری ظاهر آنست که مقصود مولف بقول خود اذا
لم ینو الامام عدم نیت امامت در ابتدا نماز است پس منافی منت چنر باکه در حدیث است از
استادہ کردن رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم عبد الله بن عباس را در جانب راست خود
برای دلالت آن بر نیت امامت و مطابقه الحدیث بالترجمه از این جهت است که در حدیث اقتدا
عبد الله بن عباس است بانبی صلی الله علیه واله وسلم در اثنا نماز و این ظاهر است در نکه نیت
امامت نداشتند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم در ابتدا نماز بسا اقتدا کرد عبد الله بن
عباس رضی الله عنهما بآنحضرت صلی الله علیه واله وسلم و مقرر داشتند آنحضرت صلی الله علیه
واله وسلم ازا باب اِذَا طَوَّلَ الْاِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ فَصَلَّى ابن باب است
در ذکر انکه وقتی که دراز کند امام نماز را و باشد برای یکمردی حاجتی و کاری پس برابد از اقتدا و نماز
پس نماز خواند تنها و جواب اذا محذوف است وان صحت صلوته است یعنی صحیح است نماز وی
حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حدث کرد ما را مسلم بن
ابراهیم گفت حدث کرد ما را شعبه بن حجاج از عمرو بفتح عین مهمله بن دینار از جابر بن عبد الله
انصاری رضی الله عنه که صحابی است اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صلی الله
علیه واله وسلم که بدرستی معاذ بن جبل رضی الله عنه بود که نماز میخواند با رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم گفته است صاحب خیر جاری یعنی نماز عشا و چنری که واقع شده است در بعضی
روایات فصلی المغرب بدل العشا پس محمول است بر تعدد واقعه ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ
بس بعد از نماز خواندن با رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم میرفت بسوی قوم خود پس امامت
میکرد آن قوم خود را حَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَمْرٍو وحرف حا رمز تحویل است و حدث کرد ما را محمد بن بشار به با موحده و شین معجمه گفت حدث
کرد ما را غندر و آن محمد بن جعفر است گفت حدث کرد ما را شعبه بن حجاج از عمرو بن دینار و در بعضی
نسخ قال است ما قبل حا رتحویل با همعنی که گفت مولف در انخالتی که محول است حدیث را از اسنادی

بسوی اسنادی قال سمعت جابر بن عبد الله قال کان معاذ بن جبل یصلی مع النبی
صلی الله علیه واله وسلم گفت عمرو بن دینار رضی الله عنه که تابعی است شنیدم جابر بن عبد الله
که گفت بوده است معاذ بن جبل رضی الله عنه که صحابی است که نماز عشا را میخواند با رسول خدا صلے
الله علیه واله وسلم ثم یرجع فیؤم قومه پس برمیگشت جانب قوم خود پس امامت
میکرد قوم خود را در همان نماز از این حدیث استدلال کرده است شافعی وحنبلی بر جواز اقتدار مفترض
بمتنفل گفته است عینی وجواب داده اند حنفیه ومالکیه باینکه این از باب استدلال بترک انکار
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم است بر معاذ ومشروط است انکار بعلم بواقعه وجایز است
که علم نباشد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم را بآن واقعه وباین که نیت امر مبطن است اطلاع
نمیشود بران مگر باخبار راوی وجایز است که معاذ نیت نفل میکرده باشد در اقتدار بآنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم تا جامع شود فضیلت نماز خواندن در المسجد ودر پس آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
اگرچه متنفل باشد که اینچنان نفل فوقیه دارند بر فرضی که باین کیفیت ادا نشده باشند وشرف فضیلت
امتثال امر آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را زیرا که معاذ مامور بود از آنجناب بامامت
آن قوم وجواب داده اند نیز باینکه احتمال است که باشد حدیث معاذ در اول اسلام وقتی که
نبوده است کثرة قراوند اشته است معاذ عوض خود کسی ویوده است حالت ضرورة وجایز نیست
قیاس بران در وقت غیر ضرورة وباینکه احتمال است که منسوخ شده باشد فصلی العشاء
فقرأ بالبقرة پس خواند معاذ بن جبل نماز عشا را پس قراءة در ان سوره بقره را فانصرف
الرجل پس قطع کرد یکمردی از مقتدیان معاذ نماز را وآن مرد مذکور حرام بن ابی کعب بوده
وبعضی گفته اند سلیم بن الحارث ونزد بعضی حرام بن ابی کعب انصاری وبقول بعضی حرام بن
ملحان برارجمله فکأن معاذا ینال منه پس گویا که معاذ بن جبل عیب میکرد بران مرد
این فعل را ازان این معنی بر بودن کان بفتح همزه وتشدید نون است که حرف مشبه بفعل است
واگر کان فی همزه است از افعال ناقصه باشد معنی چنین میشود که بوده است معاذ بن جبل که عیب میکرد

Marfat.com

ان فعل را ازان مرد وکلمه نیال بصیغه مضارع معلوم از نیل بمعنی عیب کردن و در بعضی نسخ بناوات
بصیغه مضارع معلوم از باب مفاعله بمعنی ذکر کردن شخصی را بدی ومعاذ از تقدیر اول منصوبست
و بر تقدیر ثانی مرفوع است واول برای شک است و دوم برای یقین فَبَلَغَ النَّبِيَّ صلی الله علیه
وآله وسلم فَقَالَ فَتَّانٌ اَوْ قَالَ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا پس رسید خبر این واقعه رسول خدا
صلی الله علیه وآله وسلم را فرمودند الخضرت صلی الله علیه وآله وسلم معاذ را تو در فتنه اندازنده
مردم را که بسبب تطویل قرارة تو مردم جماعت را ترک خواهند کرد و در فتنه این گناه خواهند افتاد
سه مرتبه فتان گفتند یا فرمودند سه فاتنا و رفع فتان بتقدیر مبتدا است که انت باشد ونصب
فاتنا بتقدیر صرت است یعنی کردیدی تو در فتنه اندازنده ونسای روایت کرده که معاذ گفت
امروز را که فردا من ذکر خواهم کرد فعل ترا پیش الخضرت صلی الله علیه وآله وسلم پس ذکر کرد
معاذان پیش الخضرت صلی الله علیه وآله وسلم او را طلبیده فرمودند که چه چیز باعث شد ترا
بر ین فعل عرض کرد یا رسول الله روزانه آب میکشم بناقه که مراست پس آمدم من در اثنای
که اقامت نماز شده بود پس آمدم در مسجد و داخل شدم با معاذ در نماز پس شروع کرد خواندن
سوره دراز پس گذاشتم من اقتدا را و را پس نماز خواندم در کوشه مسجد تنها و بعضی میگویند که
خود این مرد رفته شکایت کرد از معاذ وَاَمَرَهُ بِسُوْرَتَيْنِ مِنْ اَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ امر کردند
الخضرت صلی الله علیه وآله وسلم آن معاذ را بخواندن دو سوره از اوسط مفصل ولفظه است
کرمانی که مفصل عبارتست از سبع اخیر قرآن وآن از حجرات است یا از قتال یا از فتح یا از قاف است
و وجه تسمیه انکه در ان لغزة فصول است بسیار یا ماخوذ است از فصل بمعنی قطع باعتبار قلت نسخ
در ان وآن سه قسم است یکی طوال مفصل وآن یکی ازان چهار سوره تا سوره صف یا عم بتبادلون است
و دوم اوساط مفصل وآن از سوره صف یا از عم تا اذا السماء انشقت است یا والضحی است وسیوم قصار
مفصل وان از اذا السماء انشقت یا از والضحی تا آخر قرآن است قَالَ عَمْرٌو وَلَا اَحْفَظُهُمَا کما است
عمرو بن دینار مذکور در اسناد که یاد ندارم آن دو سوره که الخضرت صلی الله علیه وآله وسلم امر کرده بودند

معاذ را بقراءة آن در نماز عشا و مطابقه حدیث باز نیمد از حیثیه عدم حکم بفساد نماز وی بهت از انحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم و عدم حفظ از عمر و در یک وقتی منافی نیست تذکر آن را در وقتی دیگر
بَابُ تَخْفِيفِ الْإِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَإِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ باب است در بیان حکم سبک
گردانیدن امام قیام را بکمی قراءت و بخواندن سوره قصیره و تمام گردانیدن رکوع و سجود را و
تخصیص قیام بتخفیف از جهه بودن آنست مظنه تطویل بقراءة سوره طویله حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ حدیث کرد
مارا احمد بن یونس نسب وی بسوی اجدویست برای شهرة وی بجد خود و نام پدر او عبد الله است.
گفت حدیث کرد مارا زهیر بضم زای معجمه بن معویه جعفی گفت حدیث کرد مارا اسمعیل بن خالد گفت
شنیدم من قیس بن ابی حازم را گفت خبر داد مرا ابو مسعود عقبة بن عمرو بدری انصاری رضی
الله عنه که صحابی است أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ
مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا که بدرستی یکمردی گفت قسم خدا است ای رسول خدا بدرستی
من هر آینه پس میمانم از نماز فجر از برای فلان شخص از دراز کردن او نماز را بما گفته است
قسطلانی ذکر کرده نشده است نام آن مرد قائل و نیست آن حرم بن ابی کعب که در حدیث سابق
مذکور بود و صاحب خیر جاری گفته که مکنی عنه بفلان ابی بن کعب است که بود در مسجد
قبا یعنی از سبب دراز کردن قراءة ابی بن کعب در نماز فجر نمیتوانم داخل شد در جماعت فَمَا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی الله علیه وآله وسلم فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ
پس ندیده ام من رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم را در هیچ وعظ گفتنی و پند دادنی سخت تر
از روی غضب از انحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در آن روز ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ
پس فرمودند انحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بدرستی بعضی از شما گریزاننده اند مردم را از جماعت
فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ پس هر کدام
شما که نماز خواند یعنی امامت کند پس باید که اختصار کند در نماز یعنی کم کند قراءة را نه انکه ناقص گرداند

ارکان آن را تمام نسازد رکوع و سجود را زیرا که در مردمی که حاضر آمده اند برای نماز کسی ضعیف است
و کسی کلان سال است و کسی صاحب حاجت است و ما در ما صلی زاید است برای تاکید
تعمیم و زیادتی ما بای شرطیه بسیار است و ترجمه این باب برای بیان مراد حدیث است از
تجوز در نماز که آن تخفیف در قیام است نه نقصان در ارکان باب اِذَا صَلَّی
لِنَفْسِهِ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَاءَ این باب است در شخصی که تنها نماز میخواند یعنی وقتی که نماز خواند
شخصی برای ذات خود پس دراز کند قراءة را هر قدر که میخواهد بعد از رعایت کنجائش
وقت ان را که تا وقت کراست نکند حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوسُفَ قَالَ
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ حدث ما را عبد الله
بن یوسف تنیسی گفت خبر داد ما را امام مالک از ابی الزناد و آن عبد الله بن ذکوان است
از اعرج و ان عبد الرحمن بن هرمز است از ابی هریره رضی الله عنه که صحابی است اَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ اِذَا صَلَّی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ
که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم فرمودند وقتی که نماز خواند یکی از شما امامت کند
اوشان را پس باید که سبک گرداند نماز را بکمی قراءت نه بنقصان در ارکان فَاِنَّ فِیهِمُ
الضَّعِیفَ وَالسَّقِیمَ وَالْکَبِیرَ زیرا که در ان مقتدیان ضعف است و بیماری است و پیرمرد
وَاِذَا صَلَّی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِهِ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَاءَ و وقتی که بخواند یکی از شما نماز برای ذات خود
یعنی تنها میخواند پس باید که دراز کند نماز را بدر ازی قراءت در ان هر قدر که بعد از رعایت
وقت و مطابقه این حدیث با ترجمه ظاهر است باب مَنْ شَکَی اِمَامَهُ اِذَا طَوَّلَ
این باب است در بیان کسی که شکایت کرده است از امام خود وقتی که دراز کرده امام نماز را
وَقَالَ اَبُو اُسَیْدٍ طَوَّلْتَ یَا بُنَیَّ و گفت ابو اسید بصیغه تصغیر و کنیه مروی مالک بن
ربیعه انصاری ساعدی مدنی است حاضر شده است جمیع مشاهد را فوت شد در سینه یا در سنه
شصت هجری بعد رفتن بطروی و آن بندر نزدیکی است که مرده است از بدریان مر پسر خود را که نام او

منذر بود و ابو اسید اقتدا کرده بود بوی دراز کردی تو نماز را یا ای پسر ک من و خطاب تصغیر
برای عتاب است بر تطویل و مطابقت این اثر باترجمه ظاهر است حدثنا محمد بن یوسف
قال حدثنا سفیان عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن حازم عن ابی مسعود
حدیث کرد ما را محمد بن یوسف فریابی گفت حدیث کرد ما را سفیان ثوری از اسمعیل بن
ابی خالد از قیس بن ابی حازم بحار مهمله و زا رمعجمه از ابی مسعود و آن عقبة بن عمرو بفتح عین مهمله
بدری است قال قال رجل یا رسول الله انی لا تاخر عن الصلوة فی الفجر مما
یطیل بنا فلان فیها گفت ابو مسعود رضی الله عنه که صحابی است گفت یکمردی گفت یا
وی معلوم نیست ای رسول خدا بدرستی من هر آینه پس می مانم و حاضر نمیتوانم شد در جماعت
از نماز فجر بسبب دراز کردن بما فلان کس دران نماز فجر فغضب رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم پس غضب کردند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فما رایته غضب
فی موضع کان اشد غضبا منه یومئذ غضبی که ندیدم من از حضرت صلی الله علیه واله
وسلم را که غضب کرده بوده باشند از حضرت صلی الله علیه واله وسلم سخت تر از روی غضب
از الخضرت صلی الله علیه واله وسلم دران روز پس گفت یا ایها الناس ان منکم منفرین
بستر فرمودند الخضرت صلی الله علیه واله وسلم ای مردمان بحقیق از شما گریزاننده مردم را پس
ایکم ما الناس فلیتجوز پس کسی که امامت کند مردم را پس باید که تخفیف کند در قراءة فان
خلفه الضعیف والکبیر وذا الحاجة زیرا که بدرستی در پس وی می بود
و پیر است و محتاج است مطابقة اینحدیث باترجمه ظاهر است حدثنا آدم بن
ابی ایاس قال حدثنا شعبة قال حدثنا محارب ابن دثار قال سمعت
جابر بن عبد الله الانصاری حدیث کرد ما را آدم بن ابی ایاس بکسر همزه گفت
حدیث کرد ما را شعبة بن حجاج گفت حدیث کرد ما را محارب بضم میم و حار مهمله و کسر
را مهمله بن دثار بکسر دال و بثاء مثلثه گفت محارب شنیدم من جابر بن عبد الله انصاری را

قال اقبل رجل بناضحين وقد جنح الليل کفت پس امد یکمردی بدو شتر ابکش وحال انکه تحقیق روی آورده بود شب بتاریکی وظاهر انست که آنمرد همان حرم مذکور بوده است زیرا که تعدد واقعه موجب میشود ارتکاب معاذ تطویل را که نهی کرده باشند ازان الحضرت صلی الله علیه واله وسلم کفته است عینی ناضح بنون وضاد معجمه وحا مهمله شتری که اب میدهد نخل را وزراعت را وجنح بجیم و فتح نون وحای مهمله از باب فتح یفتح وجنح بسکون نون اقبال کردن شب است فوافق معاذا یصلی پس موافق شد آمدن انشخص معاذ را در انحالتی که نماز خسا میخواند فترك ناضحه واقبل الی معاذ پس کذاشت آنمرد دو شتر ابکش خود را وروش امد بسوی معاذ فقرا بسورة البقرة او النساء پس شروع کرد معاذ خواندن سورة نسا واین شک از محاربست حنانچه در بعضی طرق است وبعضی کفته اند ار جار پست وقرا وقرا بها هر دو لغت است فانطلق الرجل وبلغه ان معاذا نال منه پس رفت آنمرد نماز را فاسد ساخته وخبر رسید آنمرد را که معاذ عیب کرد آن فعل را ازان مرد فاتی النبی صلی الله علیه واله وسلم فشکی الیه معاذا پس امد آنمرد نزد رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم شکایت کرد آنمرد بسوی الحضرت صلی الله علیه واله وسلم ازان معاذ ومیکوئی تو شکوت فلانا وفی که خبر میدهی از بدی فعل وی در کرمانی کفته که امام شافعی میکوید که جایزست مقتدی را خروج از نماز بعذر وبغیر عذر پس تمام کند تنها زیرا که رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم انکار نکردند بران کسی که خارج شد از اقتدا معاذ وکفته اند بعضی هرکاه اخر کرده اند امام را بتخفیف پس امام دراز کننده نماز کنه کارست وموانعت کرده نمیشود امام را مکر در معروف وکفته است امام ابو حنیفه که جایز نیست براندن مقتدی از نماز زیرا که آن موذی میشود بسوی ترک چیزی که لازم کردانیده است بر نفس خود از جماعت ووقتی که داخل شد انسان در طاعت واجب است بروی ماندن دران مکر که عارض شود وی را عذری فقال النبی صلی الله علیه واله وسلم یا معاذ افتان انت او افاتن انت ثلث مرات پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم معاذ را بعد حاضر آوردن وی

Marfat.com

ای معاذ ایا بوسیار در فتنه اندازنده مردم را سه بار فرمود ندان کلمه افتان انت یا افاتن انت را و ابن
شک راویست فلولا صلیت بسبح اسم ربک الاعلی والشمس وضحیها واللیل اذا
یغشی پس چرا نماز نمیخوانی بسبح اسم ربک والشمس وضحیها واللیل اذا یغشی وکلمه لولا تخصیصیست
وذکر والشمس و واللیل بر طریق بدلیه است یا بر طریق تعدید زیراکه عطف مفرد بجا یعنی یکی
ازین سوره و مانند آن در یک رکعت بخوان فانه یصلی وراءک الکبیر والضعیف
وذو الحاجة زیراکه بدرستی شان امتست که نماز میخواند در پس تو پیر و ناتوان و محتاج بسوی کار
که خاطری بان متعلوست احسبهذا فی الحدیث می پندارم من این را جز حدیث داخل
در ان کفته است عبنی کننده این قول شعبه است که راویست از محارب ولفظ هذا اشارة بسوی جمله
اخیره است که فانه یصلی الی آخره است وتذکیر باعتبار مذکور است و در بعضی نسخ لفظ هذا نیست
تابعه سعید بن مسروق ومسعر والشیبانی متابعت کرده اند آن شعبه را سه نفر سعید
بن مسروق والد سفیان ثوری ومسعر بکسر میم وسکون سین مهمله ابن کدام کوفی وشیبانی کنیت
وابو اسحاق است ونام وی سلیمان بن ابی سلیمان ونام ابی سلیمان فیروز کوفی است ومتابعت
این هر سه در اصل حدیث است نه در جمیع الفاظ آن ودر بعضی نسخ قال ابو عبد الله تابعه است
وامام بخاری ابو عبد الله ذات خود مراد داشته قال عمرو وعبید الله بن موسی وابو
نعیم عن زکریا عن جابر قرأ معاذ فی العشاء البقرة گفته است عمرو بن دینار مذکور وعبید الله
بضم عین مهمله بن موسی بکسر میم مدنی وابو نعیم بضم نون زاهر مجمع بن یحیی بن یزید بن عامر بن
ارجابر بن عبد الله انصاری که خواند معاذ رضی الله عنه در نماز عشا سوره بقر را و ذکر نکرده اند
ان شخص سوره نساء را گفته است کرمانی اگر کوئی تو که مرا گفت بلفظ وقال ونگفته وتابعه
مثل انچه گفته است در سابق ولاحق میگویم من که ایشان متابعت نکرده اند هیچ یکی را در ان حدیث و
تابعه الاعمش عن محارب ومتابعت کرده است شعبه را اعمش ونام وی سلیمان بن مهران است
از محارب بین انکه دینار گفته است عینی فرق در میان دو معیان و دو متابعت اینست که اول

Marfat.com

اول ناقصه است زیراکه در ان ذکر نشده است متابع علیه و دوم کامله است درین ذکر کرده است
متابع علیه راکه آن محارب است باب ایجاز الصلوٰة و اکمالها این با مبست در بیان
تخفیف و اختصار در نماز با کامل گردانیدن ارکان آن و در بعضی نسخ باب الایجاز است فقط
حدثنا ابراهیم ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا عبد العزیز
عن انس بن مالک حدث کرد مارا ابو معمر بفتح هر دو میم و نام او عبد الله بن عمرو مقعد است
کفت حدث کرد مارا عبد الوارث بن سعید کفت حدیث کرد مارا عبد العزیز بن صهیب از
انس بن مالک رضی الله عنه که صحابی است قال کان النبی صلی الله علیه واله وسلم یوجز
فی الصلوٰة و یکملها کفت انس رضی الله عنه که بود رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
که مختصر میکرد نماز را و کامل میکرد انند ارکان انرا یعنی قراءه در نماز بسور قصار میکردند و تسبیح هم
زیاده برسه نمیکردند در حالت امامت صاحب غیر جاری کلمه بوجز را از ایجاز کفته و یکملها را از تکمیل و
تفسیر آن بیاوری بکمالها کرده باب من اخف الصلوٰة عند بکاء الصبی این با مبست
در ذکر کسی که سبک کرداند نماز را از ترس بکودک حدثنا ابراهیم بن موسی قال
اخبرنا الولید قال حدثنا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد الله بن قتادة عن ابیه
عن النبی صلی الله علیه واله وسلم حدث کرد مارا ابراهیم بن موسی کفت خبر داد مارا و در بعضی
نسخ حدثنا هست ولید بن مسلم کفت حدیث کرد مارا اوزاعی و نام او عبد الرحمن بن عمرو است
از یحیی بن ابی کثیر بناء مثلثه از عبد الله ابن ابی قتاده از پدر خود که ابی قتاده است و نام او حرث بن ربعی
انصاری صحابی رضی الله عنه از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم قال انی لاقوم فی الصلوٰة اریدان
اطول فیها که فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که بدرستی من هر اینه استاده میشوم
در نماز در اثنای که اراده میکنم که واقع کنم درازی را در ان نماز فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی
کراهة ان اشق علی امه پس میشنوم من کریه یک کودکی را پس اختصار میکنم در نماز خود از جهة مکروه
داشتن انکه مشقت اندازم بر مادر او و لفظ بکاء انجا ممدود است زیراکه بمعنی آواز کریه است بقرینه اسمع

Marfat.com

تابعه بشر ابن بکر وابن المبارک وبقیة عن الاوزاعی متابعت کرده است ولید بن مسلم را بشر بکسر
باء موحده وسکون شین معجمه ابن بکر بفتح باء موحده وابن مبارک که نام او عبد الله است وبقیه بفتح باء موحده وکسر
قاف وتشدید یاء مثناة تحتیه ابن ولید کلاعی بفتح کاف وتخفف لام از اوزاعی ورفع ابن المبارک
وبقیه بر عطف است بر بشر کفته است قسطلانی که روایت کرده است ابن ابی شیبة از ابی شارط که بدرستی
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم خواندند در یک روزی در رکعت اولی سورتی که قرب بشصت
آیه بود پس شنیدند که یک کودکی را پس خواندند در رکعت دوم سه آیت ومطابقة الحدیث بالترجمة
ظاهر است حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا سلیمان بن بلال قال حدثنا شریک بن
عبد الله حدث کرد ما را خالد بن مخلد بفتح میم وسکون خاء معجمه کفت حدث کرد ما را سلیمان بن بلال
کفت حدیث کرد ما را شریک بن عبد الله قال سمعت انس بن مالک یقول کفت شنیدم انس بن
عبد الله که تابعی است شنیدم من انس بن مالک را در اثنای که میکفت ما صلیت وراء امام قط
اخف صلوة ولا اتم من النبی صلی الله علیه واله وسلم که نخواندم من نمازی را در پس
هیچ امامی هرکز که سبکتر باشد از روی نماز ونه تمام تر باشد از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم وان
کان لیسمع بکاء الصبی فیخفف مخافة ان تفتن امه و اکر میبودند الحضرت صلی الله
علیه واله وسلم که هر آینه میشنیدند آواز کریه کودکی را پس سبک میکردانیدند نماز را از جهة خوف انکه
در فتنه انداخته شود مادر وی یعنی بسبب شدة کریه وی نشود که نماز را فاسد ساخته برود نزد وی وکلمه
مخافة مفعول له است مر یخفف وتفتن یا بصیغه مضارع مجهول است از باب علم مجرد یا
از افعال یا از تفعیل یا از افتعال ومطابقه حدیث باترجمه ظاهر است کفته است صاحب خیر جاری در
حدیث دلیل است بر انکه فعل در نماز مثل تخفیف برای مصلحت غیر نمیشکند نماز را پس این حجة است
بر کسی که قایل است بخلاف آن زیرا که تخفیف بعد اراده تطویل کف است از ان وان فعل است نه ترک که
آن عدم اصلی است ودر حدیث نیز دلیل است بر انکه شنیدن اواز در نماز واعتبار رعایت حال محتاج
در این محل وران نیست در حضوری که معتبر است در نماز ومؤید است این را قول عمر رضی الله عنه که من

تجهیز لشکر کردم در نماز حدثنا علی بن عبد الله حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا سعید
قال حدثنا قتادة حدیث کرد مارا علی بن عبد الله بن جعفر مدنی گفت حدیث کرد مارا یزید بن زریع بضم
زای معجمه و فتح راء مهمله گفت حدیث کرد مارا سعید بن ابی عروه گفت حدیث کرد مارا قتاده بن دعامه
و در بعضی نسخ عن قتادة است ان انس بن مالک حدثه که بدرستی انس بن مالک حدیث
کرد اورا ان نبی الله صلی الله علیه واله وسلم قال که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله
وسلم فرمودند انی لادخل فی الصلوة وانا اریدُ اطالتها که بدرستی من هر آینه داخل میشوم
در نماز و حال انکه من اراده میکنم دراز کردن ان نماز را فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی
پس میشنوم اواز گریه کودکی را پس اختصار میکنم من در نماز خود مما اعلم من شدة
وجد امه من بکائه از جهه چیزی که میدانم من از دشواری غم و حزن مادر آن کودک از برای گریه آن کودک.
و بوده اند الحضرت صلی الله علیه واله وسلم رؤف و رحیم بمومنان مکروه میدانستند ادخال مشقت
بر اوشان و وجد بمعنی حزن است و مطابقه الحدیث بالترجمه ظاهر است حدثنا محمد بن بشار
قال حدثنا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادة عن انس بن مالک عن النبی صلی
الله علیه واله وسلم حدیث کرد مارا محمد بن بشار بفتح باء موحده و تشدید معجمه گفت حدیث
کرد مارا ابن ابی عدی نام او محمد و نام پدر او ابراهیم است و کنیت وی ابو عدی است از سعید
که آن ابن ابی عروه است از قتاده از انس بن مالک رضی الله عنه که صحابی است از رسول خدا
صلی الله علیه واله وسلم قال لاخل فی الصلوة فاریدُ اطالتها که فرمودند الحضرت صلی
الله علیه واله وسلم که بدرستی من هر اینه داخل میشوم در نماز پس اراده میکنم دراز ساختن
آنرا بقراءة سوره طویله و کثرة تسبیح فاسمع بکاء الصبی صلی الله علیه واله وسلم فاتجوز
پس میشنوم من آواز گریه کودکی پس اختصار میکنم در قراءة و تسبیح مما اعلم من شدة
وجد امه من بکائه از جهه چیزی که میدانم من از سختی حزن مادر وی از جهه گریه او و در
بعضی نسخ بجای مما لما است وقال موسی حدثنا ابان قال حدثنا قتادة قال حدثنا

Marfat.com

حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عليه واله وسلم مِثْلَهُ وگفته است موسی بن اسمعیل
حدث کرد مارا ابان بن یزید عطار گفت حدیث کرد مارا قتاده گفت حدیث کرد مارا انس از رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم مانند حدیث مذکوره فایده این تعلیق با نگبر طرق تصریح بسماع قتاده
از انس باب إِذَا صَلَّى لِغَيْرِ إِمَامِ قَوْمًا این باب است در ذکر انکه وقتی شخصی نماز خواند یعنی با امام
بستر امامت کرد یک قومی را و ذکر نکرده است جواب اذا از جهة عادة در ترک جزم در حکم مختلف
فیه وظاهر انست که میل وی بسوی جواز است حدثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ
قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ حدیث کرد مارا سلیمان
بن حرب وابو النعمان ونام او محمد بن فضل است ملقب بعارم بعین وراء مهملتین گفتند آن
هر دو که حدیث کرد مارا حماد بن زید از ایوب سجستانی از عمرو بن عبد الله دینار از جابر بن عبد الله
انصاری رضی الله عنه که صحابی است قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صلی الله علیه
واله وسلم ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ گفت جابر بود است معاذ بن جبل که نماز میخواند
با رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بستر می آمد قوم خود را پس نماز میخواند ما ایشان همان
نماز و امامت میکرد او شانرا در ان وقوم وی بنی سلمه بودند و تفصیل نماز معاذ با لا گذشته
ومطابقة الحدیث باز جمه ظاهر است باب مَنْ أَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيرَ الْإِمَامِ این باب است
در حکم کسی که می شنواند مردم را تکبیر امام و این بعموم خود متناول است موذن وغیر او را ازان کسیکه
که می شنواند تکبیر امام را در نماز یعنی بلند گفتن تکبیر خبر میکند کسی را که آواز امام باو نرسیده که امام
گفت است حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حدیث کرد مارا مسدد بن مسرهد گفت
حدیث کرد مارا عبد الله بن داود بدو واو نه بهمزه که آن جایز نیست گفت حدیث کرد مارا اعمش
وان سلیمان بن مهران است از ابراهیم از اسود ابن یزید نخعی از ام المومنین عایشه صدیقه
رضی الله عنها قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ

فِيهِ أَتَاهُ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ گفت ام المومنین عایشه صدیقه رضی الله عنها هرگاه عرض
شدند رسول خدا صلی الله علیه والہ وسلم بمرض خود آن مرضی که انتقال کردند از روی زمین و ران
مرض اند الخضرت صلی الله علیه والہ وسلم را بلال موذن در انخالتی که اعلام میکرد الخضرت ع بالله
علیه والہ وسلم را بنماز و نصب مرضه بنزع خافض است و در بعضی نسخ بلال مذکور نیست و ابوذن
از باب افعال است قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فرمودند الخضرت صلی الله علیه والہ وسلم
حاضران را که امر کنید ابابکر صدیق را پس باید که نماز بخواند بمردم و امامت کند مردم را قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ
رَجُلٌ أَسِيفٌ إِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ فَلَا يَقْدِرْ عَلَى الْقِرَاءَةِ گفتم من که بدرستی ابابکر صدیق
رضی الله عنه مردی است غم نرم دل زود گریه اگر خواهد استاد در جای استادن شما خواهد گریست پس
قادر نخواهد شد بر خواندن قرآن و یبک بغیر شرط است و در بعضی نسخ یبکی است بانبات یا در قسطلانی
گفته که ابن مالک گفته که این از قبیل جاری کردن معتل است مجرای صحیح که جزم بحذف حرکت است
فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ پس فرمودند الخضرت صلی الله علیه والہ وسلم امر کنید
ابابکر صدیق را پس باید که امامت کند مردم را فَقُلْتُ مِثْلَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ پس
گفتم من باز مانند ان سخن سابق پس فرمودند الخضرت صلی الله علیه والہ وسلم در مرتبه سیوم
یا چهارم و این شک راویست إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ بدرستی شما زنان مصاحبان
حضرت یوسف علیه السلام هستید یعنی مثل ان زنانی که همراه حضرت یوسف علیه السلام بودند
و اظهار کردند خلاف ما فی الضمیر خود را مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ امر کنید ابابکر صدیق را تا
امامت کند مردم را فَصَلَّى فَخَرَجَ النَّبِيُّ صلی الله علیه والہ وسلم يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ
پس نماز خواند یعنی شروع در نماز کرد ابوبکر صدیق رضی الله عنه پس برآمدند رسول خدا
صلی الله علیه والہ وسلم از حجره خود در انخالتی که راه مر فتند ما بین دو مرد تکیه کننده بر ایشان
در قسطلانی گفته که آن دو مرد یکی علی و دوم ابن عباس بودند یا علی و فضل ابن عباس گفته است ابن را
خطیب و تصحیح کرده است نووی که برادن الخضرت صلی الله علیه والہ وسلم ما بین دو کس دوگر

Marfat.com

شده نوبتی بسوی خانه میمونه رضی الله عنها بوده است درمیان علی وعباس بود ونوبتی که ازخانه میمونه
رضی الله عنها بسوی خانه عائشه صدیقه بوده درمیان علی و فضل ابن عباس بود کانی انظر
الید یخط برجلیه الارض گویا که من می بینم بسوی الحضرت صلی الله علیه واله وسلم دانحالی
که خط میکشند بدوهای خود برزمین واین قول ام المومنین عائشه رضی الله عنها برای تنبیه
کردنست برحضور خود بران واقعه وحفظ خود آن را یعنی چنان حاضر دارم آن واقعه را که گویا
الحال می بینم بسوی الحضرت صلی الله علیه واله وسلم که پای مبارک خود را کشیده برزمین
می آیند وسبب کشیدن پای خط برزمین نمودار میشود فلما رآه ابوبکر تاخر فاشار الیه
ان صل پس هرگاه که دید الحضرت صلی الله علیه واله وسلم را ابوبکر صدیق رضی الله عنه که
تشریف آوردند قصد کرد که پس رود ودر صف داخل شود یا نماز را که آغاز کرده بسوی آن
حضرت صلی الله علیه واله وسلم رود پس اشاره کردند الحضرت صلی الله علیه واله وسلم
بسوی ابی بکر صدیق رضی الله عنه بانکه نماز خوان فتاخر ابوبکر پس متاخر شد ابوبکر
صدیق رضی الله عنه از مکان خود که امامت میکرد دران زیرا که انجا الحضرت صلی الله علیه واله
وسلم آمده نشستند فقعد النبی صلی الله علیه واله وسلم الی جنبه پس نشستند
الحضرت صلی الله علیه واله وسلم در بهلوی ابی بکر صدیق رضی الله عنه یعنی در بهلوی چپ
وی حنانکه در دیگر روایت است وابوبکر یسمع الناس التکبیر وابوبکر صدیق رضی الله
عنه می شنوانید مردم را تکبیر الحضرت صلی الله علیه واله وسلم یعنی به بلند کردن تکبیر اخبار از تکبیر
گفتن الحضرت صلی الله علیه واله وسلم تابعه محاضر عن الاعمش متابعت کرده است
عبدالله بن داود را بضم میم محاضره وحاء مهمله وضاد معجمه مکسوره وراء مهمله از اعمش ونام او سلیمان بن
مهران است ومطابقت باترجمه ظاهر است والبحاث متعلقه بان حدیث سابق گذشته باب
الرجل یأتم بالامام ویأتم الناس بالماموم این باب است درمیان حکم مردی که اقتدا
میکنند مردم بان مقتدی یعنی گفته که ظاهر میشود ازین ترجمه که امام بخاری قایل کرده است

بسوی مذهب شعبه درین مسئله زیراکه شعبی اعتقاد میکند که ترا امام وولی بران امنست که گفته است
شعبی که مقتدیان صف ثانی تابع مقتدیان صف اول اند در احکام که مثلا اگر امام سر از رکوع
بر داشته باشد ومردم صف اول نه برداشته باشند ودرین حال کسی داخل شود در صف ثانی
ودریابد ایشان را در رکوع وشریک شود با ایشان دران رکعت را یافته باشد زیراکه بعض اوشان
مر بعض را ایمه اند پس این دلالت میکند که هر واحد از جماعت امام است مر دیگر را باوجود بودن
خود ایشان مقتدیان وبر انکه منست مراد که آن مقتدی اقتدا میکند بامام ومردم اقتدا میکنند بوی
در تبلیغ فقط ویذکر عن النبی صلی الله علیه واله وسلم ائتموا بی ولیأتم بکم من
بعدکم وذکر کرده میشود از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فرمودند الحضرت صلی الله علیه
واله وسلم اقتدا کنید شما بمن وباید که اقتدا کند بشما کسی که پس شما است گفته است قسطلانی
این خطاب ... در صف اول را یعنی صفوفی که در پس شما اند بشما اقتدا کنند ومعنی ان امنست
که استدلال کنند بافعال شما بر افعال من وبعضی گفته اند که احتمال است که اراده کرده شود بان
اقتدار ظاهری نه در احکام واحتمال است که مراد این باشد که بیاموزید شما از من علم واحکام
شریعت را وبیاموزند تابعین از شما وتبع تابعین از تابعین بهمین طریق تا انقراض دنیا حدثنا
قتیبة بن سعید قال حدثنا ابو معویة عن الاعمش عن ابراهیم عن الاسود عن
عائشة حدیث کرد مارا قتیبة بن سعید گفت حدیث کرد مارا ابو معویه ونام وی محمد بن خازن
بخاوزار معجمتین از اعمش بن مهران از ابراهیم از اسود بن یزید نخعی از عائشه صدیقه رضی الله
عنها قالت لما ثقل رسول الله صلی الله علیه واله وسلم جاء بلال یؤذنه بالصلوة
گفت عائشه صدیقه رضی الله عنها هرگاه مریض شدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
آمد بلال موذن در انحالتی که خبر میکند انحضرت صلی الله علیه واله وسلم را از حاضر آمدن مردم برای نماز
فقال مروا ابا بکر ان یصلی بالناس پس فرمودند انحضرت صلی الله علیه واله وسلم مر حاضر ازا
که امر کنید ابا بکر صدیق رضی الله عنه را بانکه امامت کند مردم را فقلت یا رسول الله ان ابا بکر

رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَىمَا يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ پس گفتم من
ای رسول خدا الحق ابوبکر مرد بست غمناک و نرم دل و بدرستی شان است هر کاه استاده خواهد شد
در مقام شما نخواهد شنوانید مردم را یعنی جهر بقرأت و تکبرات بسبب گریه نتواند کرد پس کاشکی امر
کنید عمر را و اسیف بفتح همزه و کسر سین مهمله و فا بعد یاء مثناه تحتیه شدید الحزن است و در بعضی نسخ
متی یقوم است بانبات واو بجهل کردن متی بر اذا خانچه حمل کرده میشود اذا بر متی و در بعضی نسخ
متی یقم مجزوم است بحذف ما و لو برای تمنی است و اگر لو را شرطیه دارند جزا محذوف پندارند که ان
یسمع الناس باشد فقال مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ أَبَا بَكْرٍ
رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَىمَا يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ پس فرمودند
رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم امر کنید ابابکر را بانیکه امامت کند مردم را پس گفتم من
حفصه را بگو تو آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم را که ابوبکر مردی غمناک است و بدرستی سان است
که آن ابابکر هر وقتی که استاده خواهد شد در مقام شما نخواهد شنوانید مردم را از راست و تکبیرات
بسبب غلبه گریه پس کاشکی امر کنید شما عمر را فقال إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ
مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ پس فرمودند آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم بدرستی
شما زنان هرآینه شما زنان اید که مصاحبان یوسف علیه السلام بودند یعنی شما مثل آن زنانید در
اظهار خلاف ما فی الضمیر امر کنید ابابکر را که امامت کند مردم را فلما دخل فی الصلوة وجد
رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم فی نفسه خفة پس هر گاه که داخل شد ابوبکر صدیق
رضی الله عنه در نماز یافتند رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم در ذات خود فی الجمله صحتی را فقام
یهادی بین رجلین و رجلاه تخطان فی الارض حتی دخل المسجد پس استادند
رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم و راه مرفتند در انحالتی که تکیه کنند بودند بر دو مرد و دو
پای مبارک آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم خط ابدا میکردند در زمین بهمین طریق می آمدند
تا که داخل شدند در مسجد فلما سمع ابوبکر حسه ذهب ابوبکر یتاخر فاومی الیه رسول الله

صلی الله علیه واله وسلم پس هرگاه که شنید ابوبکر صدیق رضی الله عنه آواز پای مبارک
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم قصد کرد و شروع نمود که مقام امام را گذارد پس رود و داخل
صف شود پس اشارت کردند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بسوی ابی بکر صدیق رضی الله عنه
باینکه ایستاده باش در جای خود فجاء النبی صلی الله علیه واله وسلم حتی جلس عن یسار
ابی بکر پس آمدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم تا که نشستند در پهلوی چپ ابی بکر صدیق
رضی الله عنه زیرا که آنجناب قریب حجره شریفه بود یا از جهة آنکه مقام امامت در صورتی
که یک شخصی در پهلوی امام باشد فکان ابوبکر یصلی قائما وکان رسول الله صلی
الله علیه واله وسلم یصلی قاعدا پس بود ابوبکر صدیق رضی الله عنه که نماز میخواند
ایستاده و بودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که نماز میخواندند نشسته یقتدی
ابوبکر بصلوة رسول الله صلی الله علیه واله وسلم والناس یقتدون بصلوة
ابی بکر اقتدا میکرد ابوبکر صدیق رضی الله عنه بنماز رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم و مردم
اقتدا میکردند بنماز ابی بکر صدیق رضی الله عنه و در بعضی نسخ مقتدون بصیغة اسم فاعل بجای یقتدون
و مطابقه حدیث باترجمه ظاهر است و گفته است صاحب خیر جاری یعنی استدلال میکردند بتکبیر ابی بکر صدیق
رضی الله عنه بتکبیر آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم باب هل یأخذ الامام اذا
شک بقول الناس این باب است در ذکر آنکه آیا بگیرد امام و اعتبار نماید وقتی که شک و تردد افتد
او را در افعال نماز بقول مردم که مقتدی اند و بقول الناس متعلق بیاخذ است یعنی اعتبار نماید
قول مردم را و در بعضی نسخ اذا شک موخر از بقول الناس است و ذکر نکرده است جواب اذا
بر عادة خود بتر کنیم در مسئله مختلف فیها و اختلاف کرده اند علما در آنکه وقتی که امام را شک افتد
در نماز که یک رکعت خوانده اند از نماز مثلا یا دو رکعت پس خبر دادند او را مقتدیان بخواندن
یک رکعت یا دو رکعت مثلا آیا رجوع کند بقول مقتدیان یا رجوع نکند از امام مالک در ین
دو قول است هر یک قول رجوع کند و همین است قول امام ابوحنیفه رحمه الله و میل بخاری بر همین

جانب است وقول دوم انکه عمل کند بر علم نفس خود و رجوع نکند بسوی قول اوشان وهمان است
قول شافعی وصحیح نزد اصحاب وی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ
بْنِ انس عَنْ اَيُّوبَ بْنِ ابی تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ
اَبِی هُرَيْرَةَ **حدیث** کرد ما را عبد الله بن مسلمة از امام مالک بن انس از ایوب بن
ابی تمیمه سختیانی بفتح سین مهمله وسکون خاء معجمه وتاء مثناة فوقیه مفتوحه یا مکسوره از محمد بن سیرین
از ابی هریره رضی الله عنه که صحابی است اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم
اِنْصَرَفَ مِنْ اِثْنَتَيْنِ که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم برگشتند وسلام
دادند بعد از دو رکعت در نماز چهار گانی نهاری فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ
اَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ پس گفت الخضرت صلی الله علیه واله وسلم را ذو الیدین که
نام وی خرباق بود ایا کم شد نماز یعنی دو رکعت از چهار گانی در حضر هم معاف شد یا فراموش
کردید شما دو رکعت را ای رسول خدا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم
اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله
وسلم مردم را ایا راست گفته است ذو الیدین یعنی در خبری که متضمن است ازا استفهام وان
خبر نخواندن دو رکعت فقط است وسوال از سبب آن کرده است پس گفتند مردم آری راست
گفته است که یکی ازین دو امر بوقوع آمده است فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم
فَصَلّٰى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ پس استادند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم پس خواندند
دو رکعت دیگر را واخریین بضم همزه وسکون خاء معجمه وبفتح یاء مثناة تحتیه اولی وسکون ثانیه
ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ اَوْ اَطْوَلَ پس گفت سلام داد پس الخضرت صلی الله علیه واله وسلم
پس گفتند پس سجده کردند مثل سجده خود که در نماز کرده بودند یا دراز تر ازان پس ظاهر اینست
که الخضرت صلی الله علیه واله وسلم اخذ کردند بقول قوم لیکن حمل کرده است امام شافعی
این را بر انکه یاد آمد الخضرت صلی الله علیه واله وسلم را وقوع این واقعه پیش از حرام شدن

اقوال وافعال بود در نماز ... ابُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عن أَبِي هُرَيْرَةَ حدث کرد ما را ابو الولید ونام او هشام بن عبد الملک
حدیث کرد ما را شعبة بن حجاج از سعد بن ابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف از ابی سلمه ونام او
محمد بود واو عم سعد بود از ابی هریره رضی الله عنه که صحابی است قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صلى الله
عَلَيْهِ وآله وسلم الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ گفت ابو هریره رضی الله عنه خواند رسول خدا صلی الله
علیه وسلم نماز ظهر را دو رکعت فَقِيلَ قَدْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ پس گفته شد آنحضرت صلی
الله علیه وآله وسلم را تحقیق خواندید شما دو رکعت را فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
پس خواند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم دو رکعت دیگر بستر سلام داد پس سجده
کرد دو سجده برای سهو گفته است قسطلانی در حدیث بیان جزئیست که مراد بود بقول وی
ثم سجد در حدیث سابق یعنی سجده سهو دو سجده هست ومطابقه هر دو حدیث باترجمه ظاهر است

بَابُ إِذَا بَكَى الْإِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ

این بابست در بیان حکم گریه کردن امام در نماز یعنی
وقتی که گریه کرد امام در نماز جایز هست نماز امام ومقتدیان وچرا اذا محذوفست واین مسئله نزد خلابیات
وتفصیل این عنقریب می آید ان شاء الله تعالی وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ سَمِعْتُ نَشِيجَ عُمَرَ
وَأَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوفِ يَقُولُ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّٰهِ وگفت عبد الله بن شداد بفتح
شین معجمه وتشدید دال مهمله تابعی کلان است اورا روایت هست وپدر اورا صحبت شنیدم من
گریه عمر رضی الله عنه را از خوف خدا بغیر ظهور حرفی وحال انکه من در آخر صفها بودم در آنحالتی که میخواند
آیت انما اشکو بثی وحزنی الی الله را ومعنی این آیت اینست که شکایت میکنم درد وغم خود را بسوی
الله تعالی وگفته است صاحب خبر جاری که سبب گریه عمر درین وقت این بود که یاد کرده است
قصه یعقوب را وسبب گفتن وی این را زیرا که گفته است صاحب کشاف که افتاده بودند
هر دو ابرو وی حضرت یعقوب علیه السلام هر دو چشم وی پس پرسیده شد از سبب آن پس
گفت سبب آن درازی زمان وبسیاری احزان پس وحی کرد الله تعالی بسوی وی که آیا

شکایت میکنی از من گفت برو دو کار اخطا کردم بخش مرا زیرا که یاد آوردن این قصه مفید مبشود دهشت
وخشیه مرا هل مصاب را ونشج بفتح نون وکسر شین معجمه آخران جیم بمعنی گریه است وقتی که
بند میشود ولواز بسبب گریه در حلق ومتردد میگردد در سینه ودر بعضی نسخ بجای یقرا فقرات اختلاف
کرده اند در آنن وتاوه کنند است ابن مبارک وقتی که باشد گریه غالب باک نیست بآن ورود امام
احمد حنبل وقتی که مرتفع شود تاوه یا گریه از ذکر جهنت وناقض نمیکند نماز را واگر باشد از درد ومصیبت
قطع میکند آن را ومرویست از امام شافعی ولی نور باک نیست مگر وقتی که کلام مفهوم شود ومروست
از شعبی ونخعی که اعاده کند نماز را ومطابقه این تعلیق باترجمه ظاهر است حدثنا اسمعیل حدثنی مالک
بن انس عن هشام بن عروة عن ابیه عن عایشة ام المومنین رضی الله عنها گردانید مارا اسمعیل
بن اویس مدنی گفت حدث کرد مرا امام مالک بن انس از هشام بن عروه از پدرش از زبیر از عایشه
صدیقه که ام المومنین است ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال فی مرضه
مروا ابابکر یصلی بالناس که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم فرمودند در مرض
خود حاضران را امر کنید ابابکر صدیق را تا امامت کند مردم را ویصلی مجزوم است بجواب امر ودر بعضی
نسخ بصلی است باثبات یا بنابر استیناف یا برای جاری کردانیدن معتل مجرای صحیح در اکتفا کردن
در جزم بحذف حرکت یا مثل قول حق تعالی من یتق ویصبر یا برای اشباع کسره لام فقالت عایشة
قلت ان ابابکر اذا قام فی مقامك لم یسمع الناس من البکاء گفت عایشه صدیقه رضی الله
عنها گفتم من بدرستی ابوبکر صدیق وقتی که استاده خواهد شد در مقام شما قادر نخواهد شد بر شنوانیدن
قراءة وتکبیرات بسبب گریه از نایافت صاحب ان مقام دران مقام فمر عمر فلیصل بالناس
پس امر کنید عمر را پس باید که نماز بخواند بمردم فقال مروا ابابکر فلیصل بالناس پس فرمودند
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم حاضران را امر کنید ابابکر صدیق را تا امامت کند برای مردم یعنی
برای حصول ثواب جماعت اوشان را ودر بعضی نسخ بالناس است فقالت عایشة قلت لحفصة
قولی له ان ابابکر رجل اسیف اذا قام فی مقامك لم یسمع الناس من البکاء

فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ پس گفت عایشه صدیقه رضی الله عنها گفتم من ام المومنین حفصه بنت عمر
بن الخطاب را که بگو تو الخضرت صلی الله علیه واله وسلم را که بدرستی ابابکر صدیق مرو بست زود
گریه وقتی که استاده خواهد شد درجای استادن شما قادر نخواهد شد برشنوانیدن قران وتکبرات
مردم را بسبب گریه که غالب خواهد آمد بروی از جهة نایافت شمارا درانجا پس امر کن عمر را تا امامت
کند برای مردم فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاله وسلم مَهْ
اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ پس گفت حفصه رضی الله
عنها آن کار یعنی عرض کرد درخدمت الخضرت صلی الله علیه واله وسلم پس فرمودند مگو
این سخن را تحقیق شما هرآینه زنانید مصاحبان یوسف علیه السلام یعنی مثل ان زنان در اظهار
خلاف مافی الضمیر امر کنید ابابکر صدیق را تا نماز بخواند برای مردم فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَايِشَةَ
مَا كُنْتُ لِاُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا پس گفت حفصة رضی الله عنها وعایشه صدیقه رضی
الله عنها را نبوده ام من که برسم از تو نیکی را او مطابقه استحدث با ترجمه ازجهة انست که الخضرت
صلی الله علیه واله وسلم باوجود علم بعادت ابوبکر صدیق رضی الله عنه گریه کردن را درنماز امر کردند
او را بامامت پس معلوم شد که گریه امام که از خوف وخشیة الهی باشد قاطع صلوة نیست اگرچه
مطابقه محض نیذکر گریه امام است درنماز بدون بیان حکم آن **باب** نَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ
عِنْدَ الْاِقَامَةِ وَبَعْدَهَا این باب است دربیان حکم برابر گردانیدن صفها وقت اقامت گفتن
وبعد آن پس از شروع درنماز حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ
النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ حدث کرد مارا ابوالولید ونام وی هشام بن عبد الملک طیالسی است
گفت حدیث حدث کرد مارا شعبة بن الحجاج گفت خبر داد مرا او در بعضی نسخ حدثنی است بجای اخبرنی
عمرو بفتح عین مهمله بن مرة بضم میم وتشدید راء مهمله گفت شنیدم من سالم بن ابی الجعد را بفتح جیم
وسکون عین مهمله گفت شنیدم من نعمان بن بشیر را بفتح باء موحده وکسر شین معجمه که میگفت

Marfat.com

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاله وسلم لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ
که فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که قسم خدا است هر آینه البته شما برابر میکنید صفوف خود را
یا البته مخالفت خواهد انداخت الله تعالی در میان وانهای شما گفته است قسطلانی لتسون بضم تاء
مشناة فوقیه وفتح سین مهمله وضم واو مشدده وتشدید نون موکده ولیخالفن بفتح لام اولی
موکده وکسر ثانیه وفتح فاء وکلمه او برای تقسیم است یعنی یکی از دو امر لازم است خالی نیست حال
از یکی از آن دو یعنی واقع خواهد شد با مر الله تعالی مخالفت در میان رویهای شما بدور کردن انها از
جایهای انها اگر قایم نکردانید شما صفوف را از جهة جزا دادن موافق عمل شما با مراد واقع گردانیدن
عداوت وبغضا است زیرا که مخالفت ظاهر سبب است مر مخالفت باطن را ومطابقه استخدمت باز جمه
از جمه ذکر امر بتسویه است اگرچه در ترجمه مقید بود گفته است صاحب خیر جاری ظاهر از قول انحضرت
صلی الله علیه واله وسلم لتسون انست که امر بتسویه صفوف نزدیک ادای نماز بجماعت است گفته است
عینی وآن سنت نماز است نزد ابی حنیفه وشافعی ومالک رضی الله عنهم وبعضی گفته اند فرض است
پس بر قول اخیر وعید بر حقیقت است وبر قول اول وعید برای تغلیظ وتشدید است
أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ حدیث کرد ما را ابو معمر
بفتح هر دو میم ونام او عبد الله بن عمر است گفت حدیث کرد ما را عبد الوارث بن سعید بصری
از عبد العزیز ودر بعضی نسخ عبد العزیز بن صهیب است از انس ودر بعضی نسخ انس بن
مالک است رضی الله عنه که صحابی است أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ أَقِيمُوا
الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
فرمودند که راست ودرست وبرابر گردانید صفوف را زیرا که بدرستی من می بینم شما را در پس خالتی
که باشید شما در پس پشت من خانجه می بینم من شما را در حال بودن شما پیش من گفته است
کرمانی گفته است امام احمد وجمهور علما که این روایت عینی است حقیقة وگفته اند که معنی آن است
که خلق میکند الله تعالی او راک را می بینند بآن پس پشت خود وحال انکه خرق کرده است الله تعالی

Marfat.com

عادت را برای الخضرت صلی الله علیه و آله وسلم زیاده ازان و مانعی نیست ان را از جمه عقل و وارد
شده بان شرع پس واجب شد قبول آن گفته است صاحب خیر جاری بعضی گفته اند که بوده اند
الخضرت صلی الله علیه و آله وسلم را دو چشم مثل سوراخ سوزن در پشت مابین دو کتف
و بوده است که مسدیدند آن دو چشم حضرا که در پس پشت می بود و مسدیدند در تاریکی مثل دیدنی
در روشنی و مطابقه حدیث با ترجمه ازین جهت است که امر باقامت صفوف امر بتسویه است

باب اقبال الامام علی الناس عند تسویة الصفوف

این باب است در بیان روا آوردن امام برجمعه نزد برابر ساختن صفها و مقصود اصلی در ین باب اقبال امام است و ذکر تسویه بالعرض
و در باب سابق عکس اینست و در بعضی نسخه الناس است بلی علی منصوب مفعولیت حدثنا احمد
بن رجاء قال حدثنا معویة بن عمرو قال حدثنا حمید الطویل حدثنا زائدة بن
قدامة قال حدثنا انس حدث کرد مارا احمد بن ابی رجاء بفتح راء مهمله و تخفیف جیم و مد و نام او
عبد الله بن ایوب حنفی هروی است گفت حدث کرد مارا معویه بن عمرو با سکان میم گفته است
قسطلانی این از قدما شیوخ مولف است لیکن اینجا از وی بواسطه روایت کرده زیرا که انجدث
از وی شاهد نشنیده است گفت حدث کرد مارا زائدة بن قدامه بضم قاف گفت حدث کرد
مارا حمید طویل گفت حدث کرد مارا انس بن مالک رضی الله عنه که صحابی است و در بعضی نسخه
بزیادتی ابن مالک است قال اقیمت الصلوة فاقبل علینا رسول الله صلی الله علیه
و آله وسلم بوجهه گفت انس اقامت نماز گفته شد پس متوجه شدند بر ما رسول خدا صلی
الله علیه و آله وسلم فقال اقیموا صفوفکم فتراصوا پس فرمودند الخضرت صلی الله
علیه و آله وسلم راست و درست و برابر گردانید ای صفهای خود را انگاه بگه حاضر انید با من برای ادای نماز
و متصل گردید بیکدیگر و تراصوا بضم صاد مهمله مشدده بمعنی تلاصقوا است و این جمع مذکر است
از امر حاضر فانی اراکم من وراء ظهری زیرا که بدرستی من می بینم شما را از پس پشت
خود و مطابقه الحدیث با ترجمه نیز مثل حدیث سابق است

باب الصف الاول فالاول

این

Marfat.com

باب ست در بیان ثواب صف اول از صفوف مصلیان گفته است یعنی آن صفی است که متصل امام
یا کسی است که سابق آمده است در مسجد اگرچه در صف آخر استاده شود و بعضی گفته اند آن صفی است
که تمام است و متخلل نباشد در آن مثل مقصوره و غیران و صحیح همان قول اول است و قول ثالث
هم وجهی است حدثنا ابو عاصم عن مالک عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة حدث
کرد ما را ابو عاصم و نام او ضحاک بن مخلد است از امام مالک از سمی بضم سین مهمله و فتح میم و تشدید یا مشتاة
تحتیه معتق ابی بکر بن عبد الرحمن از ابی صالح و نام او ذکوان سمان است از ابی هریرة رضی الله عنه که صحابی است
قال قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم الشهداء الغرق والمبطون والمطعون والهدم
گفت ابو هریره فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم شهیدان چهار قسم اند غریق در آب و صاحب
اسهال و مرده بسبب وبا و مرده زیر دیوار و غرق بفتح غین معجمه و کسر را مهمله بمعنی غریق است و لفظ هدم
بفتح و بکسر و بسکون دال مهمله است و آن شخصی است که مرده است زیر دیوار و قال لو یعلمون ما فی التهجیر
لاستبقوا الیه و فرمودند الحضرت صلی الله علیه وآله وسلم اگر بدانند ثوابی را که در بگاه خواندن ظهر است
هر اینه سبقت کنند و پیش دستی جویند بسوی آن و در بعضی نسخ ولو یعلمون بزیادتی واو است
و در بعضی نسخ کلمه الیه مذکور نیست و تهجیر بمعنی تبکیر است ولو یعلمون ما فی العتمة والصبح لاتوهما
ولو حبوا و اگر بدانند ثوابی را که در نماز عشا و نماز صبح است هر اینه بیایند آن هر دو را و اگرچه بسبب ضعف
و ناتوانی بیا آمدن نتوانند و استاده نشوند زانو مثل کودکان بیایند و حبو بفتح حا مهمله و سکون با موحده
خزیدن کودک است ولو یعلمون ما فی الصف المقدم لاستهموا و اگر بدانند ثوابی را که در صف
اول است هر اینه قرعه اندازند برای در یافتن جای در صف اول زیرا که همه مردم را همیشه در صف
اول استادن میسر نمیشود از جهة تنگی آن پس البته قرعه اندازند بنام هر که قرعه بر آید انکس در صف اول
استاده شود و بنام کسی که بر آید در صف ثانی استاده شود و برای پیدا کردن حرج را نزد استواء همه در

فضایل باب اقامة الصف من تمام الصلاة این باب ست در انکه راست و برابر گردانیدن صف
از تمام نماز است یعنی کوتاهی این نماز تمام نیست گفته است عینی مراد از تمام نماز حسن و کمال تمام نماز است حدثنا

عبد اللہ بن محمد قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن همام عن ابی هریرة
عن النبی صلی الله علیه واله وسلم حدث کرد ما را عبد الله بن محمد بن عبد الله ابن ابو جعفر
جعفی فوت شده است در ذی قعده در سال دو صد و بست و نه هجری گفت حدث کرد ما را عبد الرزاق
بن همام صنعانی یمانی گفت خبر داد ما را معمر و آن ابن راشد بصری است از همام بن منبه یمانی از ابی هریرة
رضی الله عنه که صحابی است از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم قال انما جعل الامام لیؤتم به
که فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم جز این نیست که مقرر کرده شده است امام تا اقتدا کرده شود
بوی فلا تختلفوا علیه پس اختلاف واقع نکردانید بر ان امام به پیش و پس کردن افعال
نماز از وی فاذا رکع فارکعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لک الحمد پس
وقتی که رکوع کند امام پس شما هم رکوع کنید بحیثیتی که شروع شما در رکوع بعد از تحقق رکوع امام باشد
نه انکه پیش از رکوع کردن امام شما در رکوع روید یا بعد از فراغ امام از رکوع شما رکوع کنید زیرا که همین است
تخالف و وقتی که بگوید امام سمع الله لمن حمده پس بگوید شما ربنا لک الحمد و در بعضی نسخ ربنا ولک الحمد
بزیادتی واو است واین عین امتثال امر ویست گویا امام امر کرده است وگفته که حمد گویید خدایرا خدای را
زیرا که معنی ان امنست که قبول میکند الله تعالی اجابت مینماید و میدهد مسئول کسی را که حمد میگوید او را واین
در معنی امر است پس مقتدیان امتثال امر امام میکنند و میگویند ای پروردگار ما خاص مر ترا است
حمد و در نسخه که واو است این معنی است ای پروردگار ما میخواهیم از تو نعمتهای دنیا و عقبی و حال انکه ترا است
حمد زیرا که واو حالیه است واذا سجد فاسجدوا واذا صلی جالسا فصلوا اجمعون و وقتی که
امام سجده کند پس سجده کنید شما و وقتی که نماز خواند امام در نشستن که نشسته است پس نماز خوانید شما هم
در نشستن که نشسته اید همه و اجمعون بر رفع تاکید است برای ضمیری که در فصلوا است و نصب خانچه
در بعضی نسخ است تاکید است مر جلوسا را و این حکم منسوخ است بفعلی که در مرض موت آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم واقع شده است اقتدا کردن ما بآنحضرت صلی الله علیه واله وسلم در نشستن
در نشسته بودند واقیموا الصف فی الصلوة و راست و برابر و متصل گردانید صف را در نماز

فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ زیراکه درست کردانیدن صف از خوبی نماز است ومطابقة
حدیث باترجمه ازین جهة است که حسن نماز از کمال نماز است ومراد از تمام نماز کمال نماز است حدثنا
اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ حدیث کردما را ابو الولید نام او هشام
بن عبد الملک است گفت حدیث کردما را شعبه بن الحجاج از قتاده از انس ودر بعضی نسخ بزیادتی ابن
مالک است رضی الله عنه که صحابی است عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم قَالَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ
از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فرمودند برابر کردانیدای حاضران جماعت صفهای خود را ودر
نسخ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ است بکافی عن النبی فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ زیراکه
بدرستی تسویة صفها از قائم کردن نماز است گفته است صاحب خیر جاری یعنی از آداب آن نماز است
یا از تمام آن گفته است قسطلانی استدلال کرده شده است بهمان حدیث برسنیة تسویة صفوف
ومطابقة الحدیث باترجمه ظاهر است بَابُ اِثْمِ مَنْ لَمْ يُتِمَّ الصُّفُوْفَ این باب
در بیان گناه کسی است که تمام نکرده است صفها را یعنی باوجودی که در صف اول جای باشد در صف
دوم استد وباوجودی که در صف دوم جای باشد در صف سیوم استد همچنان پس باید که اگر در
صف اول جای باشد در همان صف باستد گفته است کرمانی لم یتم را از کشی بفتح میم مشدد گفته
ومیگویم من که بکسر آنست براصل خود خصوصا در حالی که ماقبل ان کسره باشد ودر بعضی نسخ
لم یقم است بقاف بجای لم یتم حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ
اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ حدیث کرد ما را معاذ بضم میم وتشدید جیم بن اسد گفت خبر داد ما را فضل بن موسی سینی مروزی
گفت خبر داد ما را سعید بکسر عین مهمله بن عبید بضم عین مهمله وفتح باء موحده طائی کوفی از
بشیر بضم باء موحده وفتح شین معجمه وبیاء منناه تحتیه ابن یسار بفتح یاء منناه تحتیه وتخفیف
سین مهمله انصاری از انس بن مالک رضی الله عنه که صحابی است اَنَّهٗ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَقِيْلَ لَهٗ
مَا اَنْكَرْتَ مِنَّا مُنْذُ يَوْمٍ عَهِدْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم که بمدینه

Marfat.com

شانزدهم آنست که قدوم آورد آن انس رضی الله عنه از جای در مدینه طیبه بعد از رحلت رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم پس گفته شد مر او را چه چیز انکار میکنی تو از ما و مخالف می یابی ازا بآن کارها که بوده اند در زمان یافتن تو رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم را و لفظ ما در ما انکرت بمعنی ای شی است و در یوم فتح و رفع و جر هر سه جایز است گفته است قسطلانی فتح در این حرکت بنائی است قطعا قال ما انکرت شیئا الا انکر لا تقیمون الصفوف گفت انس رضی الله عنه انکار نمیکنم من هیچ چیز را از کارهای شما مگر آنکه قایم نمیکردانید شما صفها را و قال عقبة بن عبید عن بشیر بن یسار قدم علینا انس المدینة بهذا و گفت عقبة بضم عین مهمله و سکون قاف و با موحده بن عبید مذکور برادر سعید بن عبید مذکور از بشیر ابن یسار مذکور که قدوم آورد بر ما انس رضی الله عنه در مدینه بهمین حدیث مذکور و در بعضی نسخ انس ابن مالک است قسطلانی فرق درمیان دو طریق اینست که اراده کرده است بثانی سماع بشیر بن یسار این سخن را از انس رضی الله عنه و مطابقه این حدیث باترجمه ازین حیثیه است که انس انکار کرده است بر عدم اقامه صفوف و انکار وی دلالت میکند بران که ان کناه است عام ازین که بترک واجب باشد خانچه نزد بعضی است و میل امام بخاری بسوی همین است و یا بترک سنت خانچه نزد جمهور است باب الزاق المنکب بالمنکب این باب در بیان متصل کردانیدن دوش بدوش و القدم بالقدم فی الصف و در بیان متصل کردانیدن قدم بقدم در صف و منکب بکسر کاف بهت اشاره کرده است باین ترجمه بسوی مبالغه در تعدیل صفوف و دور کردن خلل ازان و قال النعمان بن بشیر رأیت الرجل منا یلزق کعبه بکعب صاحبه و گفته است نعمان بن بشیر و آن ابن سعد بن ثعلبه انصاری خزرجی مدنی صحابی است ساکن شد در شام که دیدم من هر مردی را از خودها یعنی صحابه که متصل میکردانید و میچسپانید شانه خود را بشانه صاحب خود یعنی کسی که در پهلوی وی استاده است مطابقه این تعلیق باترجمه باعتبار آنست که کعب جزء قدم است حدثنا عمرو بن خالد

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم حدیث کرد ما را عمرو بفتح عین مهمله بن خالد حذاء و در بعضی نسخ هو ابن خالد است گفت حدیث کرد ما را زهیر بضم زای معجمه و فتح ها ابن معویه از حمید طویل از انس رضی الله عنه که صحابی است از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ اَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَاِنِّي اَرَيكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي که فرمود رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم قایم کردانید صفهای خود را بدرستی که من می بینم شما را از پس پشت خود وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ و بوده است هر کدامی از ما که می چسپانید دوش خود را بدوش صاحب خود و پای خود را بپای آن یعنی کسی که متصل بوی ایستاده است و لام تعریف در حدیث سابق و اضافه در حدیث برای استغراق است و مطابقة الحدیث بالترجمة الحدیث صریح است. بَاب اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْاِمَامِ وَحَوَّلَهُ الْاِمَامُ خَلْفَهُ اِلَى يَمِينِهِ تمت صلوته این باب است که ترجمه آن اینست که وقتی ایستاده شود یکمردی در جانب چپ امام و بگرداند او را امام در پس خود و ببرد تا آنکه ایستاده کند در بهاوی راست خود تمام میشود نماز هر یکی از امام و مقتدی و فاسد نمیکرد و بنا نهی فعل و لفظ خلفه منصوب است یا بنا بر ظرفیة بتقدیر فی خلفه یا بنزع خافض بتقدیر من خلفه

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حدیث کرد ما را قتیبه بضم قاف بن سعید بکسر عین مهمله و در بعضی نسخ ابن سعید ساقط است گفت حدیث کرد ما را داود بن عبد الرحمن عصار فوت شد در سال یکصد و نود و نهم از هجرة از عمرو بفتح عین مهمله بن دینار از کریب معتق عبد الله بن عباس از عبد الله ابن عباس رضی الله عنهما که صحابی است و ابن عم رسول خدا است صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ گفت عبد الله بن عباس رضی الله عنهما که نماز خواندم من با رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم

Marfat.com

در یک شی ولفظ ذات مقحم است یعنی زاید است وگفته قسطلانی گفته است علامه جار الله
زمخشری که این از قبیل اضافه مسمی بسوی اسم است فقمت عن یساره پس استاده
من در بهلوی چپ آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم فاخذ رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم برأسي من ورائي پس گرفتند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بسر من
از پس من فجعلني عن يمينه پس گردانیدند مرا استاده در بهلوی راست خود فصلی ورقد
پس نماز تهجد خواندند وخواب کردند فجاء المؤذن فقام وصلی ولم يتوضأ پس آمد
پیش آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بلال موذن وخبر کرد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را
از حضور جماعت برای نماز فجر پس برخاستند ورفتند در مسجد پس نماز خواندند ووضو نکردند
بعد از برخاستن از خواب که خواب آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم ناقض وضو نبود ومطابقه
الحدیث باترجمه باعتبار استاده شدن عبد الله ابن عباس در یسار آنحضرت صلی الله علیه واله
وسلم است وگردانیدن آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم او را از بهلوی چپ بسوی راست
وعدم فساد نماز از ان هر دو **باب المرأة وحدها تكون صفا** این بابیست که ترجمه آن
اینست که زن تنها مباشد صف گفته است کرمانی یعنی او را حکم صف است در تنها استادن در
پس صف مردان ودر میان مردان نه استد بخلاف مرد که او را این حکم نیست بلکه تنها استادن
او در پس صف رجال مکروه است حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا سفيان عن
اسحاق عن انس بن مالك حدیث کرد ما را عبد الله بن محمد مسندی جعفی از گفت حدیث
کرد ما را سفیان از اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحه از انس ابن مالک رضی الله عنه که صحابی است
قال صليت انا ويتيم في بيتنا خلف النبي صلی الله علیه واله وسلم وامي سليم خلفنا
گفت انس رضی الله عنه که نماز خواندم من ویک یتیمی که در خانه ما می بود در پس رسول خدا صلی الله
علیه وآله وسلم وحال انکه مادر من که کنیت او ام سلیم بود در پس ما نماز میخواند تنها وان یتیم ضمر
بضم ضاد معجمه در هر دو صحابی بن صحابیست وام سلیم بضم سین مهمله است که نام وی سهله یا رمله

Marfat.com

بار میته یا رمیضا یا غمیضا بود و وی زوجه ابی طلحه بود و بوده است فاضله و مطابقه این حدیث باترجمه
درین قول است که امی ام سلیم خلفا نبرا که آن صف بود تنها در صف و استفاده کرده میشود
از حدیث که اگر زنان نماز بگزارند با مردان جایز است نماز ایشان لیکن مستحب است صف کنند در آخر
صفوف برای چیزی که روایت کرده شده است از ابن مسعود رضی الله عنه که موخر گردانید ایشان را
در جائی که موخر گردانیده است ایشان را الله تعالی و نیست هیچ جا که واجب باشد تاخیر ایشان مگر
در نماز پس مامور بتاخیر مردانند پس وقتی که برابر شد زنی با مردی در نماز فاسد میگردد نماز مرد زیرا که
مرد ترک کرده است چیزرا که مخاطب بود بان گفته است کرمانی در حدیث دلیل است بر انکه صبی تنها
استاده شود در صف مردان باب میمنة المسجد والامام این باب است در بیان
جانب راست مسجد و جانب راست امام گفته است عینی این باب است در بیان انکه جانب راست
وامام همان است مکان مقتدی وقتی که باشد تنها گفته است صاحب تنزیه جاری بر انکه میمنه مسجد
همان میمنه امام است وآن هر دو مثل از مانند حدثنا موسی قال حدثنا ثابت بن یزید قال
حدثنا عاصم عن الشعبی عن ابن عباس حدث کرد مارا موسی گفت حدیث کرد مارا ثابت
بن یزید بنار مثلثه در اول و بزا معجمه در ثانی گفت حدیث کرد مارا عاصم وآن ابن سلیمان احول البصری
از شعبی بفتح شین معجمه وسکون عین مهمله وآن عامر بن شراحیل ابو عمرو کوفی است از عبد الله بن عباس
رضی الله عنهما قال قمت لیلة اصلی عن یسار النبی صلی الله علیه واله وسلم فاخذ
بیدی او بعضدی حتی اقامنی عن یمینه گفت عبد الله بن عباس رضی الله عنهما که صحابی
استادم من یکشبی در الخالی که نماز میخواندم در پهلوی چپ رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم پس گرفتند
الحضرت صلی الله علیه واله وسلم دست مرا یا بازوی مرا تا که استاده کردند الحضرت صلی الله علیه واله وسلم
مرا در پهلوی راست خود و این شک راویست یا شک ابن عباس است و وجه جمع در میان حدیثی که دران
اخذ براسی است و در میان انحدیث آنست که اول اخذ براس شده باشد و بعد ازان بیکی ازین دو و قال
بیده من ورائی و اشارة کردند الحضرت صلی الله علیه واله وسلم بدست مبارک خود از پس من

Marfat.com

یعنی از پس من جانب راست من بیاید یا بر استاده شود و احتمال است که مراد ورا از حضرت صلی الله علیه
و آله وسلم باشد یا ورا از ابن عباس و در بعضی نسخ من ورائه بصیغه غایب است و در فتح الباری است
که قال بمعنی تناول است و دلالت میکند بران روایت اسمعیل فاخذ بیدی گفته است کرمانی اگر بلوی تو
که از بخدمت معلوم شد ممنه امام نه یمنه مسجد میگویم من یمنه امام همان بعینها ممنه مسجد است گفته است
عینی مطابقه ابحدیث بترجمه در حق امام ظاهر است ولیکن در حق مسجد نیز میجنانست زیرا که مقتدی
وقتی که باشد در یمین امام میباشد در یمنه مسجد بلا نزاع و وارد نمیشود اشکال در بخدمت از انجهة که
ابحدیث وارد شده است در صورتی که باشد مقتدی تنها فاما وقتی که بسیار باشند پس نیست دلیل
دران بر افضلیت یمنه مسجد زیرا که مسکوت ما که بدرستی امام بخاری وضع کرده است ترجمه را بر موافق
جزی که در حدیث است و انچه نیست که ما ذکر کردیم که یمنه مسجد و امام همان مکان مقتدی است
وقتی که تنها باشند نه برای بیان فضلیت یمنه مسجد و امام باب اِذَا کَانَ بَیْنَ الْاِمَامِ وَبَیْنَ
الْقَوْمِ حَائِطٌ اَوْ سُتْرَةٌ این باب است که ترجمه آن اینست که وقتی که باشد در میان امام و در میان
قوم دیواری یا ستره مانع اقتدا است یا نیست و جواب اذا محذوفست که لا یضره است زیرا که
میل امام بخاری بسوی عدم مانعیت است و این مسئله مختلف فیها است و حدیثی که در باب است دلالت
میکند بر جواز و این مذهب مالکیه است و همین است منقول از انس و ابی هریره و ابن سیرین و سلم
و بود عروه که اقتدا میکرد با امام و حال انکه میبود در خانه خود و یا بین ان خانه و مسجد راهی بود و گفته است
امام مالک نیست باکی با اینکه اقتدا کند و حال انکه در میان او و در میان امام نهر صغیر باشد یا راه باشد
و همچنان است جایز در کشتیهای متقاربه که باشد امام در یکی از ان و اقتدا کنند بوی مردم کشتی
دیگر و روایت کرده است عمر بن الخطاب رضی الله عنه وقتی که باشد در میان قوم و امام راهی یا
دیواری یا نهری پس نیست اقتدا شخص با آن امام و گفته است امام ابو حنیفه رضی الله عنه جایز نیست
مگر وقتی که باشند صفوف متصله در راه و قَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ تُصَلِّیَ وَبَیْنَكَ وَبَیْنَهُ
نَهْرٌ وگفته است حسن بصری رحمه الله نیست باکی با اینکه نماز بخوانی تو و حال انکه هست در میان تو

Marfat.com

و درمیان ان امام که اقتدا کرده نوبان نهری واین خطاب مر مقتدی را راست ولفظ نهر بدو فتحه است و در
بعضی نسخ نهیر بصیغه تصغر است یعنی نهر خوردی که عبور توان کرد از یک کنار بسوی کناره دیگر
بدون شناوری گفته است عینی این دلالت میکند بر انکه اگر باشد نهر کلان مانع است اقتدا را
وَقَالَ اَبُو مِجْلَزٍ يَأْتَمُّ بِالْاِمَامِ وگفته است ابو مجلز اقتدا میکند بامام و ابو مجلز بکسر میم وسکون جیم و آخر
آن زای معجمه ونام او لاحق است بکاف مهمله وقاف ابن حمید بضم حا مهمله ابن سعید بصری از کبار تابعی که فوت
در سال یکصد یا یکصد ویک وَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيْقٌ او جدار واگرچه باشد میان ان هر دو راهی
یا دیواری اِذَا سَمِعَ تَكْبِيْرَ الْاِمَامِ وقتی که بشنود تکبیر امام را ومطابقه این دو تعلیق با ترجمه ازین
حیثیه است که مراد نهر وحایط ومانند انست حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ
الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ حدث کرد ما را محمد ودر بعضی نسخ محمد بن سلام است گفت
خبر داد ما را عبده بفتح عین مهمله وسکون باء موحده ابن سلیمان کوفی از یحیی بن سعید انصاری از
عمره بفتح عین مهمله وسکون میم بنت عبد الرحمن انصاری از عایشه صدیقه رضی الله عنها
قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ حُجْرَتِهِ وَجِدَارُ
الْحُجْرَةِ قَصِيْرٌ گفت عایشه صدیقه رضی الله عنها بوده اند رسول خدا صلی الله علیه واله
وسلم که میخواندند در شب نماز تهجد در حجره خود وحال انکه دیوار آن حجره خورد بود فَرَاَى النَّاسُ
شَخْصَ النَّبِيِّ صلی الله علیه واله وسلم فَقَامَ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهِ پس دیدند
مردم ذات آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را پس استادند مردم که نماز اقتدا کنند به نماز
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم ولفظ اناس بضم همزه است ودر بعضی نسخ بغیر همزه است فَاَصْبَحُوْا
فَتَحَدَّثُوْا بِذٰلِكَ پس صبح کردند مردم پس سخن کردند با یکدیگر بان نماز تهجد خواندن باقتدار
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم فَقَامَ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ مَعَهُ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ
بِصَلٰوتِهِ پس قایم شد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم در شب دوم ازان شب یعنی نماز
تهجد خواندند با آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم مردم در آنحالتی که نماز میخواندند باقتدار با آنحضرت

Marfat.com

صلی الله علیه واله وسلم و در بعضی نسخ باضافة لیلة است بسوی الثانیه واین اضافه را از اضافه موصوف
نیست بلکه این تقدیر لیلة الغداة الثانیه است کذا فی العینی صنعوا ذالک لیلتین او ثلثا
کردند آن اقتدا را دو شب یا سه شب گفته است صاحب خیر جاری جمله صنعوا مستانفه است
برای بیان کمیة مدة فعل الشان و در بعضی نسخ ثلثة بتا است حتی اذا کان بعد ذلک
جلس رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فلم یخرج تا وقتی که شد شبی بعد ان
دو شب یا سه شب نشستند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم درون حجره بنظر نیامدند
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بمردم دران شب فلما اصبح ذکر ذلک الناس
پس هرگاه صبح کردند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم ذکر کردند مردم آن عدم ظهور را دران
شب پیش آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم و در بعضی است که گفته است عبد الرزاق که ذکر
کنندهٔ این این خطاب کننده باین عمر بن خطاب رضی الله عنه بود فقال انی خشیت ان
تکتب علیکم صلوة اللیل پس فرمودند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بدرستیکه
من ترسیدم ازینکه فرض کرده شود بر شما نماز شب یعنی نماز تهجد در عینی است که گفته شده است
که چگونه جایز است که فرض کرده شود نمازی سوای نماز پنجگانه وحال آنکه کامل کرده است الله
تعالی فرایض را ورد کرده شده است نود و نه بار ازان نماز بسوی پنج پس جواب گفته شده است
ازین که نماز تهجد واجب بود بر آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم وان افعال آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم که متصل شده است بان شرعیت واجب میشوند بر امت وبودند اصحاب
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم وقتی که میدیدند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم را
که مواظبت میکنند بر یک فعلی اقتدا میکردند بآن واعتقاد میکردند آنرا واجب پس ترک
کردند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم خروج را بسوی ایشان در شب سیوم یا چهارم
تا داخل نکرده آن نماز تهجد در واجباتی که نوشته اند بران امت از طریق امر باقتدا
بآنحضرت صلی الله علیه واله وسلم نه ازجهة نشاة واین مثل واجب گردانیدن تخصص است

برنفس خود نمازی راو درین وجهی دیگر است وان اینست که الله تعالی فرض کرده بود اول بنجاه نماز
بستر بشفاعت رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم گردانید بخ از جمه تخفیف برامت او پس
وقتی که رجوع کند امت در نماز های بخشیده شده و شروع کند بعمل بآن بعید نیست که فرض کرده شود
براوشان باوجود انکه ذکر کرده است الله تعالی از نصاری که رهبانیه را از خود پیدا کردند و فرض
نکرد انیده بود م ما براوشان پس هرگاه که تقصیر کردند دران رهبانیة لاحق شد اوشان را ملامت
در قول حق تعالی فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا یعنی پس رعایت نکردند حق رعایت ان را پس
ترسیدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم از اینکه بگردد حال امت من نیز مثل حال نصاری
و استفاده کرده شده است ازین که اقتدا صحیح است بشخصی که نیت امامت نکرده است و
همین است قول مالک و امام ابحنیفه لیکن اصحاب ابحنیفه گفته اند که ناچار است از نیت امامت
در حق نسا خلاف مرزفر را و مطابقه ابحدیث باترجمه در قول وی فَقَامَ النَّاسُ يُصَلُّونَ
بِصَلٰوتِهِ است باب صَلٰوةِ اللَّيْلِ این باب است در بیان نماز تهجد گفته است
عینی نیست وجهی برای ذکر این ترجمه انجا زیرا که انجا بیان اقامت صفوف است ولهذا یافته
نشده است در بسیاری از نسخها و متعرض نشده اند آن را شراح و برای نماز تهجد کتابی علاحده
در صحیح بخاری خواهد آمد در آخر نماز و تکلف کرده اند بعضی ذکر کرده اند مناسبة این ترجمه را در انجا
بس گفته اند هرگاه بوده است متهجدی که مذکور است در حدیث باب که در میان وی و در میان
امام حائل بود مشابه شد بکسی که در میان وی و در میان امام دیوار باشد پس مناسب شد ذکر
صلوة اللیل بعد ذکر اذا کان بین الامام والقوم حایط حدثنا ابراهیم بن المنذر قال
حدثنا ابن ابی فدیک قال حدثنا ابن ابی ذئب عن المقبری عن ابی سلمة بن عبد
الرحمن عن عائشة حدیث کرد ما را ابراهیم ابن منذر گفت حدیث کرد ما را ابن ابی فدیک
بضم فا و فتح دال مهمله وسکون یا رمثناة تحته وبکاف و نام وی محمد بن اسمعیل بن ابی مسلم بن ابی
فدیک است و نام ابی فدیک دینار و یلمی است گفت حدیث کرد ما را ابن ابی ذئب بکسر ذال معجمه

وسکون همزه آخران بار موحده ونام او محمد بن عبد الرحمن بن مغیره بن حارث ابن ابی الذئب است
ونام ابی الذیب هشام بن شعبه ابو الحارث مدنی است از مقبری بفتح میم وسکون قاف وضم بار موحده
وکسر آن وکاهی مفتوح خوانده میشود ونسبت است برای محاورزه وی مقبره سعد بن ابی سعید را
از ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف از عایشه صدیقه رضی الله عنها اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه
واله وسلم کَانَ لَهُ حَصِیرٌ یَبْسُطُ بِالنَّهَارِ وَیَحْتَجِرُهُ بِاللَّیْلِ که بدرستی رسول خدا
صلی الله علیه واله وسلم بوده است برای اوشان بوریائی که فرش میکردند آن را در روز ومیساختند
مثل حجره در شب ونماز میخواندند دران ودر بعضی نسخ یتبسط است بتار مثناة فوقیه بعد از بار
موحده وجمله یبسط در محل رفع است بنابر انکه صفت است وحصیر را ولفظ یحتجر بضم راء مهمله
بمعنی یتخذه کالحجرة است ودر بعضی نسخ یحتجز برای معجمه بمعنی یجعله حاجزا فَثَابَ اِلَیْهِ نَاسٌ
فَصَفُّوا وَرَآءَهُ پس مجتمع شدند بسوی آن حصیر مردم پس صف بستند در پس آنحضرت صلی
الله علیه واله وسلم خانجه در قسطلانی وعینی است یا در پس ان حصیر خانجه در خیر جاری است ولفظ
ثاب بثار مثلثه وآخر آن بار موحده بعد الف بمعنی اجتمع است ودر بعضی نسخ فثار برای مهمله است
در آخر بمعنی ارتفع وقام ودر بعضی نسخ اب بهمزه است بدل ثار مثلثه بمعنی رجع ودر بعضی نسخ
بجا فصفوا فصلوا است واین حدیث مبین آن حجره است که در حدیث سابق بوده است یعنی
حجره که در الحدیث مذکور شده از حصیر بوده است زیرا که احادیث مبین یکدیگر اند ومطابقه ابحدیث
باترجمه بقول وی فصفوا وراره حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ
حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ
ثابت حدیث کرد مارا عبد الاعلی بن حماد بتشدید میم بن نضر گفت حدیث کرد مارا موسی بن
عقبة بن ابی عیاش اسدی از سالم ابی النضر بنون مفتوحه وسکون ضاد معجمه از بسر بن سعید بضم
بار موحده وسکون سین مهمله در اول وکسر عین مهمله در ثانی از زید بن ثابت انصاری کاتب وحی
رضی الله عنه که صحابی است اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم اِتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ

حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مِنْ حَصِيْرٍ فِي رَمَضَانَ کہ بدرستی رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کرفتند باک حجرہ راگفت بسر ظن میکنم من کہ بدرستی شان اینست کہ گفت زید بن ثابت لفظ من
حصیر در صفت حجرہ یعنی کرفتند راکہ از بوریا بود در رمضان ولفظ حجرہ برار مملہ است و در بعضے
نسخ برای مجمہ است بمعنی حاجز و مانع وجملہ قال حسبت انہ قال من حصیر معترضہ است برای افادہ عدم
تیقن خود بر شنیدن لفظ من حصیر از زید بن ثابت واحتیاط در نقل حدیث فَصَلّٰی فِیْهَا لَیَالِیَ
پس نماز تہجد خواندند الحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم دران حجرہ بوریا چند شب فَصَلّٰی بِصَلَاتِهٖ
نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ پس نماز تہجد خواندند در انحالتی کہ اقتدا کنندہ بودند بنماز الحضرت صلی اللہ
علیہ والہ وسلم مردمی از اصحاب الحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ
جَعَلَ یَقْعُدُ پس ہر کاہ دانستند وعالم شد بایشان اقتدا را ایشان در نماز تہجد شروع کردند کہ
بنشینند وظاہر نشوند زیرا کہ ظہور الحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ازان حجرہ سبب قیام
پس قعود اختیار کردند وقیام را دران وقت ترک دادند وجعل یقعد یا بمعنی فَعَلَ فعل الشروع
یا بمعنی طفق ان یقعد است فَخَرَجَ اِلَیْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ صَنِیْعِکُمْ
پس برآمدند الحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ازان حجرہ حصیر بسوی اصحاب خود در روز
انشبی کہ نشستہ ماندند وظاہر نشدند دران پس فرمودند تحقیق شناختم من انچیزی را
کہ دیدم من از کار شما از حضور برای نماز تراویح وحرص بر ادای آن باقتدا من ونماز تراویح
ہمان نماز تہجد است کہ الحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم در ایام اعتکاف تہجد در مسجد
خواندند وازحجرہ بوریا بمردم ظاہر شدند ومردم اقتدا را دران غنیمت یافتند والحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم از خوف فرض شدن بر امت خود قیام دران وقت موقوف
کردند تا ظاہر نشوند بر مردم ومردم اقتدا نکنند فَصَلُّوْا اَیُّهَا النَّاسُ فِیْ بُیُوْتِکُمْ پس
بخوانید ای مردم آن نماز را شما در خانہای خود فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِیْ
بَیْتِهٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَةَ زیرا کہ بدرستی بہترین نماز نماز مرد است در خانہ خود مگر نماز فرض

Marfat.com

که ادای آن نماز فرض باجماعت در مسجد افضل است گفته است عینی این قول الخ حضرت صلی الله علیه واله وسلم شامل است جمیع نوافل را و مستثنی کرده شده است از عموم حدیث چندی از نوافل که خواندن انها در مسجد افضل است وان نوافل است که مشروع شده است دران جماعت خانجه عیدین و استسقا وکسوف وشافعیه میگویند که همچنان است تحیة المسجد و دو رکعت طواف احرام اگر باشد نزد میقات مسجدی مانند ذی الحلیفه که انجا مسجد لیست و همچنان است نفل روز جمعه پیش از زوال وبعد آن و در بحدیث دلیل است وحجت است بر کسی که مستحب میگوید نوافل را مطلقا در مسجد خانجه از جماعه سلف محکی است و بر کسی که مستحب میگوید نوافل نهاریه را در مسجد خانجه از سفیان ثوری حکایت شده است و در بحدیث دلیل است بر اصل تراویح زیرا که این نماز الحضرت صلی الله علیه واله وسلم در بعضی از لیالی شهر رمضان بود و اختلاف کرده اند علما در بودن آن تراویح سنت یا نفل پس گفته است امام حمید الدین ضریر نفس تراویح سنت است و ادای آن بجماعت مستحب است و روایت کرده است حسن از ابحنیفه که تراویح سنت است جایز نیست ترک آن وگفته است شهید همان قول صحیح است و در جوامع فقه است که تراویح سنت موکد است وجماعت دران واجب است ومتاخرین از اصحاب حنفیه میگویند که اقامت ان تراویح بجماعت سنت موکده است بر کفایت وکسی که در خانه میخواند پس انکس ترک کرد فضلت مسجد را وگناه کار نمیشود واختلافست در سکه آن چند رکعت است گفته است شافعی واحمد وجمهور علما که بیست رکعت است وحکایت کرده شده است از اسود بن زید که میخواند چهل رکعت و وتر میخواند هفت رکعت وتر و مالک نه ترویحه است پس سی وشش رکعت سوا وتر واحتجاج آورده اند بران بعمل اهل مدینه واحتجاج کرده اند اصحاب ما وشافعیه وحنابله باینکه در عهد عمر رضی الله عنه بیست رکعت میخواندند بسم الله الرحمن الرحیم ابواب صفة الصلوة این بابهای صفت نماز است بسم الله وابواب صفة الصلوة در نسخه فتح الباری وعینی یافته نشد ، در دیگر نسخها موجود است گفته است هرگاه فارغ شد مصنف از بیان احکام

Marfat.com

جماعت واقامت وتسویه صفوف شروع کرد در صفت صلوة بانواع آن وتمامی چیزی که متعلق است
بآن وتفاصیل آن پس گفت باب ایجاب التکبیر این بابست در بیان وجوب تکبیر تحریمه
و افتتاح الصلوة وشروع کردن نماز در فتح الباری گفته که اطلاق الجاب را ومراد داشته است
وجوب را مجاز زیراکه الجاب خطاب شارع است و وجوب ما یتعلق بالمکلف است وممکن است
مراد وداوی که را فتاح الصلوة است عاطفه است یا مرصاف وان الجاب است وبار مضاف الیه
وان تکبر است واو ایراد اولی است اگر مراد بافتاح دعا است زیراکه آن واجب است واز سیاق ظاهر میشود
که واو بمعنی مع است ومراد بافتاح شروع در نماز است بدانکه تکبیر تحریمه شرط است نزد ابی حنیفه
رضی الله عنه ورکن است نزد جمهور وسنت است نزد شافعی گفته است ابن منذر نگفته است آن را
کسی غیر زهری حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزهری قال اخبرنی
انس بن مالک الانصاری حدیث کرد مارا ابو الیمان وآن حکم بن نافع است گفت خبر داد ما
را شعیب بن ابی حمزه از زهری وان محمد بن مسلم بن شهاب است گفت خبر داد مرا انس بن
مالک انصاری رضی الله عنه که صحابی است ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
رکب فرسا که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم سوار شدند بر یک اسبی فجحشت
شقه الایمن پس خراشیده شد پهلوی راست الحضرت صلی الله علیه واله وسلم بسبب
افتادن از ان قال انس فصلی لنا یومئذ صلوة من الصلوات وهو قاعد
گفت انس رضی الله عنه پس خواندند الحضرت صلی الله علیه واله وسلم در روز ان واقعه
نماز را از نماز ها وحال انکه الحضرت صلی الله علیه واله وسلم نشسته بودند فصلینا وراءه قعودا
پس خواندیم ما در پس الحضرت صلی الله علیه واله وسلم در انحالتی که نشسته بودیم ثم قال
لما سلم انما جعل الامام لیؤتم به پس فرمودند الحضرت صلی الله علیه واله وسلم
هر گاه که سلام دادند که جز این نیست که مقرر گردانیده شده است امام از برای انکه اقتدا کرده شود
بوی فاذا صلی قائما فصلوا قیاما پس وقتی که نماز بخواند امام ایستاده پس بخوانید شما

Marfat.com

نماز استاده وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا و وقتی که رکوع کند امام پس رکوع کنید شما وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا
و وقتی که امام بردارد سر خود را از رکوع وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا و وقتی که امام سجده کند پس شما
سجده کنید وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ و وقتی که امام بگوید سمع الله
لمن حمده یعنی قبول الله تعالی دعا و میدهد عطا هر کسی را که حمد میکوید او را پس بگوئید شما ربنا
ولک الحمد یعنی ای پروردگار ما ترا است شکر بر نعماء و ترا است جمیع حمد نه غیر ترا لک الحمد بی واو ولک
الحمد بواو هر دو روایت است گفته است عینی وجه مطابقه حدیث باترجمه و وجه دلالت ان بر وجوب
آنست که احدث وحدثنی که قبل ازین در باب انما جعل الامام لیوتم به گذشته است وحدثنی که
بعد ازین حدیث است در همان باب در نفس الامر یک حدیث و دران دو حدیث اذا کبر فکبروا
مذکور است و اینجا مقدر است و مقدر کالملفوظ است و امر برای ایجاب است پس دلالت کرد
بر جزء اول از ترجمه و دلالت این بر جزء ثانی بطریق لزوم است زیرا که تکبیر در اول نماز نمیباشد مگر
نزد افتتاح آن و افتتاح نمیباشد مگر نزد تکبیر گفتن آن حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ
اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حدیث کرد ما را قتیبه ابن سعید گفت حدیث
کرد ما را لیث بنا، مثلثه و آن ابن سعد است از ابن شهاب بن مسلم زهری از انس بن مالک رضی
الله عنه که صحابی است اَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم عَنْ فَرَسٍ
فَجُحِشَ فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا که بدرستی شان است که گفت انس
رضی الله عنه که افتادند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم از یک اسبی پس خراشیده شدند
پس امامت کردند برای ما نشسته پس اقتدا کردیم ما با انحضرت صلی الله علیه واله وسلم نشسته
و در صراح لفظه جحش بالتحریک در ترجمه ان بود ست ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ
پس از فارغ شدند پس فرمودند جز این نیست که مقرر کرده شده است امام تا اقتدا کرده شود بوی و راوی
شک است که انما الامام گفته اند یا انما جعل الامام گفته اند و صاحب خر جاری گفته که آن راوی یا
قتیبه است بالیقین است نه زهری و انس برای وقوع نقص ازان هر دو در طریق دیگر فَاِذَا كَبَّرَ

فَكَبِّرُوا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا پس وقتی که امام تکبر گوید شما هم تکبر گویید و
وقتی که رکوع کند پس شما رکوع کنید و وقتی که سر بردارد از رکوع پس سر دارید از رکوع شما وَاِذَا
قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ و وقتی که بگوید سمع لمن حمده پس بگوئید شما
وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا و وقتی که سجده کند پس سجده کنید شما و در بعضی نسخ ولک الحمد ست بزیادة
واو و مطابقه استحدیث باترجمه ظاهر ست در قول وی اذا کبر فکبروا حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ
قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ حدیث کرد
مارا ابو الیمان وآن حکم بن نافع ست گفت خبر داد مارا شعیب وآن ابن ابی حمزه ست گفت
حدیث کرد مارا ابو الزناد وان عبد الله بن ذکوان ست از اعرج وآن عبد الرحمن بن هرمز ست
از ابی هریره رضی الله عنه که صحابی ست قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ
لِيُؤْتَمَّ بِهِ گفت ابو هریره فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم جز این نیست که وضع کرده
شده ست امام تا اقتدا کرده شود بوی و در بعضی نسخ قال رسول الله ست فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا
وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا پس وقتی که تکبر گوید امام پس تکبر گوئید شما و وقتی که رکوع کند امام پس
رکوع کنید شما وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ و وقتی که بگوید سمع الله
لمن حمده پس بگوئید شما ربنا ولک الحمد وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَاِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا
جُلُوسًا اَجْمَعُونَ و وقتی که سجده کند امام پس سجده کنید شما و وقتی که امام نماز خواند نشسته
پس نماز خوانید شما نشسته همه واجمعون تاکید ضمیر فصلوا ست ومطابقه استحدیث باترجمه نیز
ظاهر ست بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْاُولٰى مَعَ الْاِفْتِتَاحِ سَوَاءٌ این باب
در ذکر برداشتن هر دو دست در وقت تکبر اولی کردن با شروع در نماز برابر و قول وی سواء
حال ست یعنی حال بودن آن رفع یدین با شروع در نماز مساوی در فیه البیاری گفته که در مقارنة
رفع با تکبر حالیه مفهوم ترجمه وحدیث باب ست وتقدم رفع بر تکبر وعکس آن خلاف علماء ست ورجح
نزد اصحاب مالکیه وشافعیه مقارنة ست وکفته صاحب هدایه احنافیه اصح تقدم رفع ست بر تکبیر

Marfat.com

زیرا که رفع کبریاست از غیر خدا و تکبر اثبات کبریاست خدا را و نفی سابق است بر اثبات چنانچه
در کلمه شهادت. حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن سالم
بن عبد الله عن ابیه حدث کرد ما را عبد الله بن مسلمه از امام مالک از ابن شهاب و آن
محمد بن مسلم زهری است از سالم ابن عبد الله از پدر وی عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله
عنهم که صحابی است ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم کان یرفع یدیه
حذو منکبیه اذا افتتح الصلوة که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
بودند که رفع میکردند هر دو دست خود را مقابل دو دوش خود وقتی که شروع میکردند
نماز را و لفظ حذو بحاء مهمله و ذال معجمه بمعنی ازاء است و آن مقابله است و مراد آنست هر دو
دست بطریق استحباب بودنه بطریق فرض خلاف مراحمد بن سیار مروزی را و ازان کسی
که قایل بوجوب رفع است اوزاعی و حمیدی شیخ مولف و این خزیمه از اصحاب شافعی است
و مراد بحذو منکبین آنست که مقابل شوند اطراف اصابع اعذار اذنین را و ابهامین شحمتی
اذنین را و کفین منکبین را از جهه در حدیث حذو منکبین و حذو اذنین و نزد حنفیه رفع
بدین حذو اذنین است و اذا کبر للرکوع و برمیداشتند سر و دو دست را وقتی که تکبیر میگفتند
برای رکوع و اذا رفع راسه من الرکوع و رفعهما کذلك ایضا و وقتی که برمیداشتند
سر خود را از رکوع برمیداشتند آن سر و دو دست را همچنان نیز و قال سمع الله لمن حمده
ربنا و لك الحمد و میگفتند سمع الله لمن حمده ربنا و لك الحمد و ازین معلوم شد که آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم جمع میکردند در تسمیع و تحمید لیکن معلوم نشد که این جمع در حالت
انفراد بود یا در امامت و کان لا یفعل ذلك فی السجود و بودند آنحضرت صلی الله علیه
واله وسلم که نمیکردند بدین رفع را در وقت سجده کردن نه در وقت برخاستن از سجده از حدیث
معلوم شد رفع بدین در اوقات ثلثه در وقت تکبیر تحریمه و در رکوع رفتن و در وقت برخاستن
از رکوع و اختلاف علما که درین است در باب اینده بتفصیل مذکور خواهد شد ان شاء الله تعالی

Marfat.com

باب رفع الیدین اذا کبر واذا رکع واذا رفع این باب است در بیان برداشتن هر دو
دست وصی که تکبیر تحرمه کوید و وقتی که رکوع کند و وقتی که سر بردارد از رکوع یعنی وقتی که اراده
ان افعال کند حدثنا محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا یونس
عن الزهری قال اخبرنی سالم عن عبد الله ابن عمر حدث کرد مارا محمد بن
مقاتل مروزی و مجاور شد در مکه و وفات یافت در سال دوصد و بست و شش گفت
خبر داد مارا عبد الله بن مبارک و در بعضی نسخ حدثنا است گفت خبر داد مارا یونس بن
یزید از زهری وان محمد بن مسلم بن شهاب است گفت خبر داد مرا سالم و در بعضی نسخ سالم
بن عبد الله است از عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنه که صحابی است قال رأیت
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اذا قام فی الصلوة رفع یدیه حتی
تکونا حذو منکبیه گفت عبد الله بن عمر دیدم من رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم را
وقتی که استادند در نماز برداشتند هر دو دست خود را تا که شدند آن هر دو دست مقابل
و برابر دو دوش آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم و یکونا بیار مشناد تحتیه و بتار مشناد فوقیه
هر دو نسخه است وکان یفعل ذلک حین یکبر للرکوع و بودند آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم که میکردند آن رفع را وقتی که تکبیر میگفتند برای رکوع کردن ویفعل
ذلک اذا رفع راسه من الرکوع و میکردند رفع را وقتی که برمیداشتند سر مبارک خود را
از رکوع گفته است کرمانی اجماع کرده است بر استحباب رفع یدین نزد تکبیر تحرمه و اختلاف کرده اند
در ماسوای آن پس شافعی و احمد گفته که مستحب است رفع یدین نزد رکوع و نزد رفع از ان و ابو
حنیفه مستحب نمیگوید در غیر تکبیر احرام و همین است اشهر روایات از مالک و روایت کرده شده است
از بعضی حنفیه بطلان نماز بآن رفع در ماسوا از تکبیر تحرمه گفته است عینی احتجاج کرده اند اصحاب
حنفیه بحدیث براء ابن عازب که بودند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم که رفع میکردند
برای افتتاح صلوة بستر باز رفع نمیکردند و بآن حدیث که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم

فرمودند که دست برداشته نشوند مگر در هفت جا در تکبیر تحرمه و در جنازه و در تکبیرات عیدین و در طواف
و در صفا و در مروه و در ان هفت این دو داخل نیست و آن چیزی که احتجاج میکنند بان خصم از
رفع مجمول است بر انکه بوده است در ابتدار اسلام پس منسوخ شده است و دلیل بران
اینست که عبدالله بن زبیر رضی الله عنه دیگری را که بر میداشت هر دو دست خود را
در نماز وقت رفتن در رکوع و وقت برخاستن از رکوع پس گفت او را عبدالله بن زبیر
مکن این را زیرا که بدرسی این چیزیست که کرده اند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم پس
ترک کردند آن را و یقول سمع الله لمن حمده ولا یفعل و میگفتند سمع الله لمن
حمده و نمیکردند آن رفع را در وقت رفتن بسجده و نه وقت رفتن برخاستن ازان و مطابقه
الحدیث بالترجمه ظاهر است حدثنا اسحاق الواسطی قال حدثنا خالد بن عبدالله
عن خالد عن ابی قلابة حدیث کرد ما را اسحاق واسطی و آن ابن شاهین است گفت
حدیث کرد ما را خالد بن عبدالله بن عبدالرحمن طحان از خالد حذار از ابی قلابه بکسر قاف
و آن عبدالله بن زید جرمی است انه رای مالک بن الحویرث اذا صلی کبر و رفع یدیه
که بدرسی شان انست که آن ابی قلابه مالک بن حویرث را که وقتی که نماز میکرد و تکبیر میگفت
و بر میداشت هر دو دست خود را و حویرث مصغر حارث بنا بر مثلثه ابن حشیش بجا مهمله
مفتوحه و شین معجمه مکرر و لیثی مکنی بابو سلیمان و ان صحابی است آمده بود پیش آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم و اقامت کرد نزد او شان بیست روز پس رخصت دادند او را در رجوع بسوی
اهل خود و فوت شد در سال نود و چهار و اذا اراد ان یرکع رفع یدیه و وقتی که میخواست
که رکوع کند بر میداشت هر دو دست خود را و اذا رفع راسه من الرکوع رفع یدیه
و وقتی که بر میداشت سر خود را از رکوع بر میداشت هر دو دست خود را و حدث ان
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم صنع هکذا و حال انکه آن مالک بن حویرث
حدث کرد که بدرسی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم میکردند اینچنین و حدث جماعة من اصحاب

فی السجود قال علی بن عبدالله المدینی حق علی المسلمین ان یرفعوا الیه حدیث الزهری عن سالم عن ابیه کنت علی بن عبدالله مدینی لازم است بر مسلمانان که بردارند دستهای خود را در سر هر موضع از جهة عمل کردن بحدیث زهری که از سالم از پدر وی روایت کرده است

Marfat.com

وعطف نمت برای زیرا که حدیث مالک ورائی ابو قلابه مطابقه احدیث باترجمه ظاهر است

باب الی این یرفع یدیه این بابست در بیان انکه تا کجا بردارد هر دو دست خود را

در فتح الباری است که جزم نکرده است مصنف بحکم دران حالیکه جزم کرد در ماقبل ومابعد آن بنابر

عادة خود در مسئله که اختلاف قولست دران لیکن ارجح نزد وی مجاذات منکبین است

برای اختصار وی بر دلیل مجاذات بمنکبین وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ رَفَعَ النَّبِيُّ

صلی الله علیه واله وسلم حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وگفت ابو حمید بضم حاء مهمله وسکون

یاء مثناة تحتیه وان عبد الرحمن بن سعد ساعدی انصاری است در حضور اصحاب خود که صحابه

کرام بوده اند که برداشتند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم هر دو دست خود را مقابل

دو دوش خود در خیر جاری است که بهمان حدیث اخذ کرده است شافعی وبرای حنفیه که

حذو اذنین میگویند حدیث مالک بن حویرث است نزد مسلم ولفظ آن اینست که کان النبی

صلی الله علیه واله وسلم اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ

حَتّٰى تُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعُ اُذُنَيْهِ یعنی که تکبیر تحریمه میگفتند برمیداشتند دو دست خود را

تا که مقابل میکردانیدند دو دست خود دو گوش خود را ودر یک روایتی است که تا که مقابل میکردند

بآن دو دست بالای دو گوش خود را ومنکبیه بضم میم وکسر کاف تثنیه منکب است وآن مجمع عضد

وکتف است وتحقیق جمع کرده است امام شافعی درمیان هر دو حدیث وگفته که رفع کند دو

دست خود را مقابل دو منکب بکیفیتی که مقابل شوند اطراف اصابع فروع اذنین را وابهامین

شحمتی اذنین را دو کف دو منکب را حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حدث کرد مارا ابو الیمان وآن حکم

بن نافع است گفت خبر داد مارا شعیب وآن ابن حمزه از زهری دان محمد بن مسلم بن شهاب است

گفت خبر داد مرا ودر بعضی نسخ بصیغه جمع اخبرنا است سالم بن عبد الله ودر بعضی نسخ بزیادة

ابن عمر است اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

اِفْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلٰوةِ کہ بدرستی عبد اللہ بن عمر گفت دیدم من رسول خدا صلی اللہ
علیہ والہ وسلم را کہ شروع کرد تکبیر را در نماز و در بعضی نسخ النبی ست بجای رسول اللہ فرفع یَدَیْهِ
حِیْنَ یُکَبِّرُ پس برداشتند آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر دو دست خود را وقتیکہ
تکبیر میگفتند حَتّٰی یَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ تا کہ گردانیدند آن ہر دو دست را مقابل دو دوش
خود و تعبیر از ماضی بصیغہ مضارع برای استحضار صورۃ ماضیہ ست وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ فَعَلَ
مِثْلَهُ و وقتی کہ تکبیر گفتند برای رکوع کردند مانند آن یعنی برداشتند ہر دو دست
خود تا کہ مقابل گردانیدند بدو دوش خود وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَهُ
و وقتی کہ گفتند سمع اللہ لمن حمدہ کردند مانند آن یعنی همچنان برداشتند ہر دو دست را و مقابل
گردانیدند بدو دوش خود وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ و معنی ہر دو ذکر سابق گذشتہ وَلَا
یَفْعَلُ ذٰلِكَ حِیْنَ یَسْجُدُ و نکردند آن رفع یدین را وقتی کہ سجدہ کردند وَلَا حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهُ
مِنَ السُّجُوْدِ و نہ وقتی کہ برداشتند سر خود را از سجدہ یعنی برنداشتند دو دست خود را در وقت
سجدہ کردن و نہ در وقت برداشتن سر از سجدہ مطابقۂ این حدیث در قول ویست حتی
یجعلہما حذو منکبیہ بَابُ رَفْعِ الْیَدَیْنِ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ این بابست در بیان
برداشتن ہر دو دست وقتی کہ ایستادہ شود برای خواندن سیوم رکعت از چہار
گانی بعد از قعدہ پس مناقض باشد آنچہ سابق گذشتہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم
رفع یدین نمیکردند در وقت سجدہ کردن و نہ در وقت سر از سجدہ برداشتن حَدَّثَنَا
عَیَّاشُ بْنُ الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ
حدث کردما را عیاش بفتح عین مہملہ و تشدید یاء مثناۃ تحتیہ آخر آن شین معجمہ بن ولید اقام
بصری گفت حدث کردما را عبد الاعلی البصری بسین مہملہ گفت حدث کردما را عبید اللہ
بضم عین مہملہ و فتح باء موحدہ بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب از نام معتق ابن عمر
اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ کَبَّرَ وَرَفَعَ کہ بدرستی عبد اللہ بن عمر بود ہست

Marfat.com

وقتی که میخواست که داخل شود در نماز تکبیر میگفت و برمیداشت هر دو دست خود را و اذا رکع رفع یدیه و وقتی که میخواست که رکوع بکند برمیداشت هر دو دست خود را و اذا قال سمع الله لمن حمده رفع یدیه و وقتی که میگفت سمع الله لمن حمده برمیداشت هر دو دست خود را و اذا قام من الرکعتین رفع یدیه و وصی که میخواست که برخیزد بعد از دو رکعت قعده کرده برمیداشت هر دو دست خود را و رفع ذلک ابن عمر الی نبی الله صلی الله علیه و اله وسلم و رفع کرد آن رفع یدین را ابن عمر رضی الله عنه بسوی آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم و رفع کفت که آنحضرت صلی الله علیه و اله وسلم در ین مقامات رفع یدین میکردند و رواه حماد بن سلمة عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه و اله وسلم و روایت کرده است همین حدیث را حماد بن سلمه از ایوب از نافع از عبد الله بن عمر از رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم و رواه ابن طهمان عن ایوب و موسی بن عقبة مختصرا و روایت کرد آن حدیث را ابن طهمان و آن ابراهیم است از ایوب و موسی بن عقبة و اعتراض کرده است بر بخاری اسمعیل وکفته است که نیست در روایت حماد و ابن طهمان رفع یدین بعد از رکعتین و عقد باب برای این است و جواب داده اند بعضی ازین اعتراض باینکه بخاری قصد کرده است در کسی که جزم کرده است که روایت نافع برای اصل حدیث موقوفست و اگرچه مخالف باشد دران سالم حبانکه نقل کرده است ابن عبد البر و غیر وی و تحقیق بیان کرد باین تعلیق که اختلاف بر نافع در رفع ان حدیث و وقف آن باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوة این باب است در بیان وضع کردن و نهادن دست راست بر دست چپ در نماز یعنی در وقت قیام حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالک عن ابی حازم عن سهل بن سعد حدث کرد ما را عبد الله ابن مسلمة یعنی از امام مالک از ابی حازم بجار مهمله و آن سلمة بن دینار اعرج است از سهل بن سعد بسکون عین مهمله ساعدی انصاری که صحابی است

Marfat.com

قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ
گفت سهل بن سعد ساعدی بودند مردم که امر کرده میشدند بآنکه بنهد مرد دست راست خود را
بر ذراع چپ خود در نماز و آن ساق دست است گفته است قسطلانی که امر کننده آن حضرت
صلی الله علیه وآله وسلم بودند و ذکر کردن مرد از جمله آنست که او اصل است در احکام
شرعی نه از برای تخصیص این حکم بمرد گفته است عینی بدانکه کلام در نهادن دست بر دست
در نماز و فروگذاشتن آن بر چند وجه است اول در اصل وضع است پس نزد یک حنفیه
وضع کنند و بهمین قایل است شافعی و احمد و اسحاق و عامه اهل علم و بهمین علی و ابی هریره
و نخعی و ثوری و حکایت کرده است این را ابن منذر از مالک و همین است قول سعید بن جبیر
و ابو مجلز و ابی ثور و ابی عبید و ابی جریر و همین است قول ابی بکر و عایشه و جمهور علما گفته است
ترمذی و عمل بر همین است نزد اهل علم از صحابه و تابعین و تبع تابعین و حکایت کرده است
ابن منذر از عبد الله بن زبیر و حسن بصری و ابن سیرین که ایشان ارسال میکردند و همچنان
نزد امام مالک در مشهور و گفته است امام مالک اگر دراز شود قیام وضع کند یمنی را بر یسری
برای استراحت گفته است این را البته بن سعد و وجه دوم در صفت وضع است و آن است
که بنهد بطن کف راست خود را بر پشت دست چپ خود پس باشد رسغ وسط کف و نزد ابی یوسف
قبض کند بدست راست خود رسغ دست چپ خود را و امام محمد میگوید وضع کند و باشد رسغ وسط
کف و در مفید است که بگیرد رسغ خود را بخنصر و ابهام و همین است مختار مستحسن داشته اند
مشایخ جمع را در میان وضع و اخذ بآنکه بنهد باطن کف راست خود را بر ظاهر کف چپ خود و حلقه
و حلقه کند بخنصر و ابهام بر رسغ وجه سیوم در مکان وضع است پس نزد حنفیه زیر ناف است
و نزد شافعی بر سینه وجه چهارم در وقت و اصل در بن آنست که هر قیامی که در آن ذکر مسنون است
اعتماد کند یعنی وضع نماید در آن پس اعتماد کند در قنوت و نماز جنازه و ارسال کند در قومه رکوع
مابین تکبیرات زواید عیدین همین است صحیح و نزد ابی علی نسفی و امام ابی عبد الله و شرنبلالی اعتماد کرده

Marfat.com

در هر قیام برابر است که دران ذکر مسنون باشد یا نباشد وجه بنجم در حکمت وضع بر سینه و زیر ناف
بس حکمت وضع در زیر ناف اینست که ابلغ است در خشوع و اقربست بسوی التعظیم والعبدیت
از تشبیه بامل کتاب و اقربست بستر عورت و محفوظ از انزار سقوط و تشبه است بایستادن پیش
بادشاهان و در وضع بر سینه حکمت اینست که دل موضع نیت است و عادت اینست که کسی که مبالغه
میکند در محفوظ شی میگرداند و دست خود را بران وَقَالَ اَبُوحَازِمٍ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا يَنْمِي ذٰلِكَ
اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه واله وسلم وگفته است احرج نمیدانم من ان سهل را یعنی شیخ
خود را مگر که نسبت میکرد آن امر را بسوی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم قَالَ اِسْمٰعِيلُ يَنْمِي
ذٰلِكَ وَلَمْ يَقُلْ يَنْمِي ذٰلِكَ بصیغه مجهول وگفته است یَنْمِی بصیغه معلوم پس بنا بر مجهول ضمیر
اعلمه برای شان است و حدیث مرسل است زیرا که ابا حازم معین نکرده است کسی را که نسبت
کرده است آن امر را بسوی الحضرت صلی الله علیه واله وسلم و بر معلوم حدیث متصل است کذا
فی فتح الباری و در بعضی نسخ قال محمد قال اسمعیل است یعنی گفته است امام بخاری گفته است
اسمعیل گفته است عینی هرگاه فارغ شد مصنف از ذکر وضع بدین که آن هیئت سابل ذلیل است
و اقربست بسوی خشوع شروع کرد در خشوع از بهر تنزکر دن مصلی را بر ملازمت آن پس گفت
بَابُ الْخُشُوعِ فِي الصَّلٰوةِ این بابست در ذکر خشوع در نماز گفته است قسطلانی صلوة وصال
بنده است برب خود پس مصلی که متحقق میشود بوصال و میرسد او را طوالع تجلیات الهی خشوع
میکند و شهادة داده است قرآن بفلاح مصلی خاشع گفته است الله تعالی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ
هُمْ فِي صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُونَ یعنی تحقق رستگار شد و بمطلوب حقیقی خود رسیدند مومنانی که در نماز خود
خاشع اند یعنی در حالت امتثال امر الهی خایف اند از خدا تعالی و متذلل کننده اند بخشش او و لازم
دارنده اند چشم خود را در سجده گاه خود و علامت آنست که یمین و شمال نگاه نکنند نقل است که بعضے
از خاشعان در جامع بصره نماز میخواند پس افتاد یک کناره از ان جامع و انبوه کردند مردم در انجا
و خبر نداشت آن خاشع با فتادن مسجد و فلاح جامعترین اسم است مر سعادات اخرة را و عدم خشوع

نفی میکند آن را پس باید که مصلی حاضر داند در وردکار خود را پیش خود و خود حاضر باشد پیش وی
حالانچه بنده حاضر میباشد پیش مولی و بادشاه خود خایف میباشد از غضب او و امیدوار میباشد
از رحمت او مسکوند نوشته بوده است بر محراب حضرت داود علیه السلام اَیُّهَا الْمُصَلِّی
مَنْ اَنْتَ وَلِمَنْ اَنْتَ وَبَیْنَ یَدَیْ مَنْ اَنْتَ وَمَنْ تُنَاجِیْ وَمَنْ یَسْمَعُ کَلَامَکَ و
مَنْ یَنْظُرُ اِلَیْکَ یعنی ای مصلی کیستی تو وکرا مناجات میکنی وبرای کیستی تو و پیش
کیستی تو وکرا مناجات میکنی تو وکه میشنود کلام وکه می بیند بسوی تو حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ
قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حدث کرد مارا اسمعیل
بن ابی اویس گفت حدث کرد مرا امام مالک از ابی الزناد وان عبد الله بن ذکوان است از
اعرج وآن عبد الرحمن بن هرمز است از ابی هریرة رضی الله عنه که صحابی است اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صلی الله علیه واله وسلم قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا که بدرستی رسول خدا صلی
الله علیه واله وسلم فرمودند ایامی بینید وظن میکنید شما توجه مرا بجانب یعنی جانب قبله
واستفهام انکاریست وترون بفتح تا رمشاة فوقیه است وقبله بکسر قاف وسکون باء موحده
بمعنی مقابله است یعنی ایا ظن میکنید شما مقابله ومواجهه من همین جانب فقط پس چنین نباشد
واین نباید وَاللّٰهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ قسم خدا است نیست پوشیده بر
من رکوع شما ونه خشوع شما یعنی جمیع حالات شما را من می بینم پس باید که با خشوع باشید
وراست وجب خود التفات در نماز سنت است واجب نیست منافی است کمال نماز را
اگر واجب می بود امر باعاده میکردند تارک آن را وَاِنِّیْ لَاَرٰیکُمْ وَرَاءَ ظَهْرِیْ وبدرستی من
می بینم شما را در پس پشت خود و در بعضی نسخ من ورائی است مرویست از عمار بن یاسر که گفت
نوشته نمی شود برای مرد از نماز وی جزیی که سهو کرده است ازان ومرویست از سعید بن مسیب
که دید یک شخصی را که در نماز بازی میکرد و باریش خود پس گفت اگر خاشع می بود دل این شخص
هر اینه خاشع وساکن میشد جوارح وی ومطابقه این حدیث باترجمه از جمله است که آن حضرت

صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمودند این کلام وقتی کہ دیدند در جماعت کسی را کہ التفات میکرد
پس باین کلام خود او را منع کردن ازان مستلزم است مر او خشوع را حدثنا محمد بن بشار
قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن انس بن مالك عن
النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم حدیث کرد ما را محمد بن بشار ببار موحدہ و نشدید شین
معجمہ گفت حدیث کرد ما را غندر و آن محمد بن جعفر بصری است گفت حدیث کرد ما را شعبہ بن حجاج
و در بعضی نسخ عن شعبہ است گفت شنیدم من قتادہ را و ان ابن دعامہ از انس بن مالک رضی اللہ
عنہ کہ صحابی است و در بعضی نسخ لفظ ابن مالک ساقط است از رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم
قال اقیموا الرکوع والسجود فوالله انی لاریکم من بعدی کہ فرمودند رسول خدا صلے
اللہ علیہ والہ وسلم راست و درست کنید رکوع و سجود را و کامل کردانید آن ہر دو را پس قسم
خدا است بدرستی من می بینم شما را از پس خود یعنی خود را از من غایب ندانید وربما قال من
بعد ظهری اذا رکعتم واذا سجدتم و بسا اوقات میفرمودند بلفظ من بعد ظهری یعنی
بزیادتی لفظ ظهری یعنی قسم خدا است بدرستی من می بینم شما را از پس پشت خود وقتی کہ
رکوع میکنید گفتہ است بعضی من بعدی را بمن و فاتی تفسیر کردہ اند و آن بعید است از سیاق
حدیث و درین حدیث نہی است از قصان رکوع و سجود و جواز حلف برای تاکید قصہ و تحقق آن
و مطابقہ لانجدث باترجمہ ازینجہ است کہ اقامت رکوع و سجود نمیباشد مگر بسکون و طمانینہ و ہمان است
خشوع باب مایقول بعد التکبیر این باب است در بیان چیزی کہ میگوید مصلی بعد تکبیر
گفتن و در بعضی نسخ بجای مایقول مایقرأ واقع است در خبر جاری گفتہ مطابقہ است ہر نسخہ را
یک حدیث باب بر ظاہر زیرا کہ از حدیث اول انتصال قرارۃ فاتحہ است بتکبیر لیکن ارادہ اتصال
غیر ضروریست زیرا کہ بیان قرأتی کہ واقع است بعد تکبیر منع نمیکند وقوع شی دیگر را در میان
ان ہر دو و پس نیست منافات در میان ہر دو حدث حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا
شعبة عن قتادة عن انس حدیث کرد ما را حفص بن عمر بن الحرث الحوضی گفت حدیث

کرد مارا شعبة بن حجاج از قتادة بن دعامه از انس رضی الله عنه که صحابی است و در بعضی نسخ زیادتی

ابن مالک است اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه واله وسلم وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ کَانُوا یَفْتَتِحُونَ الصَّلٰوةَ

بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم وابابکر صدیق وعمر بن

خطاب رضی الله عنهما بودند که شروع میکردند نماز را بقرائة ان را بالحمد لله رب العالمین کعیسی

عیسی والحمد لله بضم دال روایت است بر حکایت و این حدیث بظاهر خود صریح است در عدم

جهر بسمله و درین ایما است بسوی عدم بودن آن جزو فاتحه زیرا که اگر میبود جزو ازان هر اینه جهر میکردند

بآن همانجه جهر کردند بباقی اجزاء آن فاما حدیثی که روایت کرده شده است از ام سلمة که بدرستی

رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم خواندند بسم الله الرحمن الرحیم در اول فاتحه پس نیست

درین حدیث هرگسی را که بسم الله جزو سوره است و جهر بآن در نماز لازم است زیرا که سوق این حدیث

برای بیان کیفیت قرائة و ترتیل آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم است و نیست دران ذکر نماز

و مطابقه با ترجمه با نسخه ما بقرا اظهر است حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا عبد الواحد

بن زیاد قال حدثنا عمارة بن القعقاع قال حدثنا ابو زرعة قال حدثنا ابوهریرة

حدیث کرد مارا موسی بن اسمعیل گفت حدیث کرد مارا عبد الواحد بن زیاد بکسر زا و مجمه و خفیه

یا و مشاة تحتیه گفت حدیث مارا عمارة بضم عین مهمله و تخفیف میم بن قعقاع بدو عین مهمله

اولی ساکنه درمیان دو قاف مفتوحتین ابن شبرمه کوفی گفت حدیث کرد مارا ابو زرعه بضم زا و

سکون راء مهمله و در نام وی اختلافست نزد بعضی هرم و نزد بعضی عبد الله و نزد بعضی عبد الرحمن و نزد

عمرو و نزد بعضی جریر است گفت حدیث کرد مارا ابوهریرة رضی الله عنه که صحابی است قال کان

رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یسکت بین التکبیر وبین القراءة اسکاتة

گفت ابوهریره بودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که خاموش میشدند درمیان تکبیر

و درمیان قرائة خاموش شدنی گفته است قسطلانی یسکت بفتح اول است و اسکاتة بکسر همزه است

بروزن امهالة و آن از مصادر شاذه است زیرا که قیاس سکوتا است و آن منصوبست بنزع مصدر

Marfat.com

یعنی سکوتی که مقضی است کلامی را بعد از خود قَالَ اَعْسِبُهُ قَالَ هُنَیَّةً گفت ابو زرعه ظن میکنم من ان ابو هریره را که گفت بدل اسکاتة هنیة گفته است قسطلانی هُنَیَّة بضم ها و تشدید یا مشناه تحتیه بغیر همزه بمعنی سکوت قلیل و در بعضی نسخ هنیهه است بها بعد یا ساکنه و در بعضی هنیئة است بهمزه مفتوحه بعد یا مشناة تحتیه ساکنه و آن تصغیر هنة است که اصل ان هنوة است کنایة است از شی بعنی سکوت گردانک گفته است کرمانی بهمزه خواندن خطا است فَقُلْتُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ اسكاتُك بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ پس گفتم من از تو فدیه داده شده است پدر من و مادر من ای رسول خدا سوال میکنم و می پرسم ترا از اسکات تو در میان تکبیر و قراءة چه میگوئی دران اسکات و در بعضی نسخ بابی انت و امی است و بابی یا متعلق بمفدی است که خبر انت باشد یا متعلق بافدیک و فدیتک است گفته است کرمانی اگر گوئی تو که سکوت منافی است بقول پس چگونه صحیح است ما تقول میگویم من گفته است خطابی اسکاتة بر وزن افعالة است از سکوت و آن ترک بلند کردن اواز است بکلام و لفظ اسکاتک برفع بنا بر ابتدائیه و نصب بنا بر مفعولیه اسالک هر دو روایت است و در بعضی نسخ اُسْكَاتُكَ بضم همزه استفهامیه و ضم سین و در بعضی نسخ اسکوتک واقع است قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فرمودند رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم میگویم من دران سکوت این دعا یعنی ای پروردگار دوری بینداز در میان من و در میان گناهان من خانچه دوری انداخته تو در میان مشرق و مغرب و این مجاز است از نارسیدن عذاب گناه زیرا که حصقه بعد در مکان یا در زمانست و انجا آن مراد نیست بلکه مراد عدم وصول بعقوبت خطایا است و این دعا از انحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بر سبیل مبالغه در عبودیت است و بعضی گفته اند که برای تعلیم امت و جواب داده شده است معارضه این وجه را بعدم جریان مانکه وارد شده است امر بان در حدیث سجده نزد بزار و اعاده کرده شد لفظ بین بر خطایا و اعاده کرده نشد بر المغرب زیرا که عطف بر ضمیر مجرور بی اعاده عامل جایز نیست بخلاف آن بر مجرور ظاهر که بی اعاده عامل هم جایز است اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا

Marfat.com

کَمَا یُنَقَّی الثَّوبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ ای پروردگار پاک ونظیف ساخته میشود جامه سفید از آلودگی خاک ومانند آن گفته است قسطلانی که تشبیه بجامه سفید برای ظهور آلودگی است دران واداین آلودگی دران نمودار میشود پس تا مبالغه در تنقیه نشود نظافت آن حاصل نمیشود بخلاف دیگر الوان اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ای پروردگار بشوی گناهان مرا بآب وبرف وژاله یعنی پاک گردان مرا از گناهان بانواع مغفرت ورحمت خود گفته است کرمانی گردانند خطایا را بمنزله آتش دوزخ زیرا که خطایا مستوجب است آن را بحسب وعید شارع پس تعبیر کرده اند از اطفار حرارت آن بغسل ازجهة تاکید در اطفاء وازجهة مبالغه دران ذکر کرده اند استعمال مبردات بطور ترقی از آب بسوی سردتر ازان که آن برف است پستر بسوی سردتر ازان که ژاله است بدلیل جمود آن زیرا که چیزی که سردتر است جامدتر است واما تثلیث دعوات پس احتمال است که باشد ازجهة نظر کردن بسوی ازمنه ثلثه پس مباعدة برای مستقبل است وتنقیه برای حال وغسل برای ماضی گفته است قسطلانی استدلال کرده شده است باین حدیث بر مشروعیت دعاء افتتاح بعد از تحرمه فرض ونفل بخلاف مشهور ازمالک گفته است عینی اختلاف کرده اند مردم در دعای افتتاح پس ابوحنیفه واحمد دیده اند استفتاح سبحانک اللهم الی آخره گفته است قسطلانی اعتماد کرده است شافعی بر افتتاح انی وجهت الی آخره ونقل کرده شده است از شافعی استحباب جمع درمیان توجیه وتسبیح ومسنون اسرار است بدعای افتتاح در نماز سرّیه وجهریه باب — این باب بتنوین بغیر ترجمه ودر بعضی نسخ لفظ باب هم ساقط است در خیر جاری گفته که ذکر کرده شده است این باب بعد بابی که دران ذکر ما یقول بعد التکبیر است بمناسبة طول قیام که مستلزم است طول قراءة را بعد تکبیر حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی سَرِیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِی مُلَیْکَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَکْرٍ حدث کرد مارا ابن ابی مریم وآن سعید بن محمد بن الحکم است گفت خبر داد مارا نافع بن عمر بن عبد الله گفت حدیث کرد مرا ابن ابی ملیکه ونام او عبد الرحمن است ونام ابی ملیکه بضم میم وفتح لام زهیر بن عبد الله است از اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی الله عنهما

Marfat.com

که صحابیه است و در بعضی نسخ بزیادتی لفظ صدیق است اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه واله وسلم
صَلّٰی صَلٰوۃَ الْکُسُوْفِ که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم خواندند نماز کسوف را یعنی
شروع کردند در نمازی در وقت گرفته شدن آفتاب فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ پس ایستادند پس دراز
ساختند قیام را یعنی بعد تکبیر تحرمه بسیار خواندند و بهمین مناسبت ذکر کرده شد اینجا در اینجا
ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ پس رکوع کردند پس دراز کردند رکوع را یعنی تسبیح بسیار گفتند
در رکوع ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ پس دراز کردند قیام ثانی را بقراءة در آن ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ
الرُّکُوْعَ پس رکوع دوم ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ پس برداشتند سر خود را از
رکوع دوم پس سجده کردند پس دراز ساختند سجده را ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ
پس برداشتند سر خود را از سجود دوم کردند پس دراز ساختند این سجده دوم را نیز ثُمَّ قَامَ
فَاَطَالَ الْقِیَامَ پس قیام کردند برای رکعت دوم اگرچه این قیام سیوم بود پس دراز ساختند
این قیام را ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ پس رکوع کردند پس دراز ساختند رکوع را ثُمَّ
رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ پس برداشتند سر مبارک خود را از رکوع و ایستاده شدند پس دراز ساختند
قیام چهارم را نیز ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ پس رکوع چهارم کردند پس دراز ساختند
این رکوع را نیز ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ پس برداشتند سر مبارک خود را از رکوع
چهارم پس سجده کردند پس دراز ساختند سجده را ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ پس
برداشتند سر مبارک خود را از سجده پس نماز سجده کردند پس دراز ساختند سجده دوم را ثُمَّ انْصَرَفَ
فَقَالَ قَدْ دَنَتْ مِنِّیَ الْجَنَّةُ حَتّٰی لَوِ اجْتَرَاْتُ عَلَیْهَا لَجِئْتُکُمْ بِقِطَافٍ مِنْ قِطَافِهَا پس
فارغ شدند از نماز یعنی بعد از قعده و سلام خانجه طریق تمام ساختن نماز هست پس فرمودند
محقق قریب شد از من بهشت تا انجا که اگر جرات میکردم و دلیری مینمودم بر ان بهشت هر آینه
می آوردم پیش شما میوه را از میوهای بهشت و قول آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم واجترات بیان است
ممکن و قدرة خود را بران و ذکر اجترا برای این است که مامون نشدند از جناب کبریا گفته است عینی

Marfat.com

قطاف بکسر قاف است وگفته جوهری قطیف بالکسر عنقود است وجمع آن آمده است قران قطوفها
دانیة وقطاف بالکسر اسم است برای هر چه چیده میشود وجمع کرده میشود واین را بر قطاف بضم قاف
وقطوف واکثر محدثان روایت میکنند آن را بفتح قاف وجز این نیست که آن بکسر قاف است
وَدَنَتْ مِنِّيَ النَّارُ حَتَّى قُلْتُ اَيْ رَبِّ اَوَ اَنَا مَعَهُمْ ودور شد از من آتش دوزخ
تا انجا که گفتم من ای پروردگار من ایا من داخل خواهم شد در آن ومن با اهل نار خواهم بود ودر بخدیث
دلیل است بر موجود بودن بهشت ودوزخ بالفعل وقرب آن هر دو با بحضرت صلی الله علیه واله
وسلم یا برفع حجب است از میان ویا بتمثیل تا نزدیک هر دو نزد ایشان یا بوجهی دیگر که خواسته باشد
ازار حمن وقول انحضرت صلی الله علیه واله وسلم ای رب اونا معهم از کمال خوف بود نظر باستغنای
حق تعالی ولا ابالیت وی سیجانه وای بفتح همزه وسکون یا کلمه ندا وما بعد آن منادی است
ودر بخدیث استعطاف ومناجاتست وبخره اونا استفهامیه داخل بر واو عاطفه ودر بعضی نسخ
بدون بخره است ومعطوف علیه مقدر است بعد بخره که دلالت میکند بر آن سیاق واحتمال است
که انا ادخل فیه اونا من اهله باشد ودر بعضی نسخ اونا فیهم واقع شده بجای اونا معهم فَاِذَا
اِمْرَاَةٌ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ پس ناگاه یک زنی است ظن میکنم که بدرستی ان ابن
ابی ملیکه گفت که مجروح میکرداند ومیخراشد بهوست او را یک گربه وحسبت انه قال جمله معترضه است
درمیان مبتدا وخبری که مدخول اذا مفاجئیه است قسطلانی گفته که این جمله مقوله نافع بن عمر است
که برای افاده عدم تیقن خود در نقل کلام انحضرت که ابو ملیکه کرده بکلمه تخدشها هرة یعنی میگوید نافع
بن عمر که در گفتن ابو ملیکه کلمات سابقه را یقین است تا فاذا امراة وبعد از ان انچه گفته بدرجه یقین
نمانده ظن من چنانست که تخدشها هرة گفته واحتمال است که کلمه دیگر مانند آن باشد واین نهایت
احتیاط است از راوی قُلْتُ مَا شَاْنُ هٰذِهِ گفتم من چیست حال این زن ان کلام انحضرت صلی الله
علیه واله وسلم یعنی وقتی که من دیدم آن زن را مبتلا بر سیدم چرا این گربه میخراشد قَالُوا حَبَسَتْهَا
حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا گفتند بند کرده بود ان زن گربه را تا که مرد ان از گرسنگی لَا اَطْعَمَتْهَا وَلَا اَرْسَلَتْهَا

Marfat.com

تاکل نه طعام داد آن زن آن کربه را و نه گذاشت آن زن آن کربه را که خود میخورد آن کربه قال نافع حسبت انه قال من خشیش او خشاش گفت نافع بن عمر که ظن میکنم من که بدرستی شان اینست که گفت ابن ابی ملیکه من خشیش را یا من خشاش و این شک نافع بن عمر است وخشیش بفتح خار معجمه وکسر شین معجمه حشرات زمین است وخشاش مثلث الاول هر دو بیک معنی است یعنی نگذاشت آن زن ان کربه را که تا میخورد از حشرات زمین کفه است عینی چنانکه استنباط کرده میشود از بخدش بر چند وجه است وجه اول اینست که اجماع کرده اند علما که نماز کسوف سنت است نه واجب و ممکن است اصح وجه دوم اینست خوانده میشود آن نماز کسوف در مسجد جامع یا در مصلی عید شافعیه وحنابله میگویند که سنت در مسجد است زیرا که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در مسجد خواندند و وقت آن تنگ است از خروج بسوی مصلی وبه سیوم در وقت ادای آن پس اول وقت است که جایز باشد در آن نافله پس مرویست از امام مالک که خوانده نمیشود بعد از نماز عصر و مذهب ابی حنیفه اینست که اگر طلوع کند در حالت کسوف خوانده نشود تا داخل گردد وقت جواز و در محیط است که خوانده نشود در اوقات ثلثه وجه چهارم در صفت آن وآن سبات نافله است نزد حنفیه بغیر اذان و اقامت و مانند نماز فرض و جمعه است در این که هر رکعت بیک رکوع است و همین است قول نخعی و ثوری و ابن ابی لیلی و همان است مذهب عبد الله بن زبیر و نزد شافعی و مالک و احمد و ابی ثور و علمای حجاز نماز کسوف دو رکعت است هر رکعت بدو رکوع و دو سجده و مرویست از احمد و اسحاق در هر رکعت سه رکوع و ذکر کرده شده است در خلاصه العزاله وقتی که کرفته شود آفتاب در وقت مکروه یا عمر کرده ندا کرده کرده شود الصلوة جامعه و نماز خواند امام بمردم در مسجد دو رکعت و در هر رکعت رکوع کند اول اطول باشد از دوم و خواند طوال اربع که در اول قرآن است یعنی بقره و ال عمران و نساء و مایده در چهار قیام و تسبیح کوید در رکوع اول مقدار صد آیه و در دوم مقدار هشتاد آیه و در سیوم مقدار هفتاد آیه و در چهارم مقدار پنجاه آیه و نزد علی و ابن عباس در هر رکعت چهار رکوع است

Marfat.com

و قاضی عیاض گفته است بعضی اهل علم گفته اند زیادتی و کمی رکوع در ان بحسب مکث کسوف است
اگر مکث آن زیاده میشود و اگر مکث آن کم شود رکوع کم کرده میشود و احتجاج کرده اند حنفیه
برای مذهب خود بحدیث عبد الله بن عمر که اخراج کرده است آن را ابو داود و نسائی و ترمذی
در حدیث شمایل از عطار بن السایب از پدر خود از عبد الله بن عمر که گفت گرفته شد آفتاب
در زمان رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بسیار دیر بستر رکوع کردند و مکث بسیار کردند
در ان بستر برداشتند سر مبارک خود را از ان بستر سجده دراز کردند بستر برداشتند سر
مبارک خود را از ان پس چنان خواندند در رکعت دوم را وجه بنجم در صفت قراءة در ان نماز کسوف و
خسوف پس مذهب ابی حنیفه انست که مخافت کند و همان است مذهب مالک و شافعی و
گفته است نووی در شرح صحیح که مذهب ما و مذهب مالک و ابی حنیفه ولیث بن سعد و جمهور فقها
انست که اسرار کند در کسوف شمس و جهر کند در خسوف قمر و گفته است محمد بن حسن و احمد
و اسحاق جهر کند در ان هر دو وجه ششم در بیان جماعت در نماز خسوف قمر بعضی گفته اند که جماعت
در ان جایز است لیکن سنت نیست برای تعذر اجتماع مردم در شب و جز ان نیست که بخواند هر واحد
علاحده و نزد مالک نماز نیست در ان اصلا و نزد شافعی نماز خوانده شود در ان جماعة بخوانده میشود
برای کسوف جماعت و بدو رکوع و بجهر در قراءة و بدو خطبه که میان آن جلسه باشد و بهمین گفته است
احمد و اسحاق مگر در خطبه و از ان چیزی که استفاده کرده میشود از حدیث انست که عذاب شاید
کرد حیوانی را که ان جایز نیست زیرا که حیوان مظلوم مسلط کرده خواهد شد بر ظالم خود و نیز در حدیث

بیان معجزه نبی صلی الله علیه و آله وسلم است **باب رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى الْاِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ** این
باب است در بیان برداشتن مصلی چشم خود را بسوی امام خود در حالت نماز گفته است عینی
وجه مناسبت در میان این باب و باب سابق از ین جهت است که مصلی بعد شروع کردن نماز
بتکبیر و افتتاح آن سزاوار است که معلوم کند احوال امام خود را بنظر کردن بسوی وی برای
اصلاح نماز خود گفته است در ین جمله است مالک را در انکه نظر مصلی باید که بسوی جهة قبله باشد

و نزد حنفیه مستحب نظر کردنست بسوی موضع سجده خود زیرا که آن نزدیکتر است بخشوع و بهمان
قایل است شافعی وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النبی صلی الله علیه واله وسلم فِی صَلٰوةِ الْکُسُوْفِ
وگفت ام المومنین عایشه صدیقه رضی الله عنها که فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
در نماز کسوف یعنی در وقت فراغ از نماز کسوف رَأَیْتُ جَهَنَّمَ یَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا
حِیْنَ رَأَیْتُمُوْنِیْ تَأَخَّرْتُ که دیدم من دوزخ را که میشکند بعضی ان دوزخ بعض خود را وقتی که
دیدید شما مرا که متاخر شدم و پس پا آمدم و در بعضی نسخ فرایت بفاست صاحب خیر جاری گفته
که مقصود نفست که نظر کند مقتدی بسوی سجدگاه خود مگر وقتی که احتیاج شود بسوی نظر کردن جانب
امام برای اقتدا کذا فی فتح الباری و یحطم بسکون حاء مهمله و کسر طاء مهمله بمعنی یاکل بعضها بعضا است
و آن کنایت است از شدت خشم آن نعوذ بالله منها و حطمه از اسماء نار است زیرا که ان حطم میکند یعنی
میشکند چیزی را که انداخته میشود در ان و مطابقه الحدیث با ترجمه در قول وی حین رایتمونی
زیرا که صحابه مراقبت احوال الحضرت صلی الله علیه واله وسلم میکردند در نماز حَدَّثَنَا مُوْسٰی
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ
مَعْمَرٍ حدیث کرد ما را موسی بن اسمعیل گفت حدیث کرد ما را عبد الواحد بن زیاد و در بعضی
نسخ عبد الرحمن است بجای عبد الواحد گفت حدیث کرد ما را اعمش و آن سلیمان بن مهران است
از عماره بضم عین مهمله و تخفیف میم بن عمیر تصغیر عمر از ابی معمر بفتح هر دو میم و آن عبد الله بن سخبره
از دی تابعی است قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ اَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم یَقْرَاُ
فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ گفت ابو معمر گفتیم مر خباب بفتح خاء معجمه و تشدید باء موحده اولی بن ارت
بفتح همزه و راء مهمله و تشدید نون مشتاه فوقیه رضی الله عنه را که صحابی است ایا بود رسول خدا
صلی الله علیه واله وسلم که میخواندند در نماز ظهر و نماز عصر گفت بسمت قسطلانی یعنی پرسیدم ما که
در ان دو نماز سوای فاتحه چیزی دیگر هم از قران میخواندند زیرا که در قرأة فاتحه خود شک
نبوده است قَالَ فَعَلَامَ قُلْنَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذٰلِکَ گفت خباب آری سوای فاتحه هم میخواندند

کفتیم بایچه چیز بود بدید شما که می شناختید آن قراءة را و در بعضی نسخ فقلنا است بفاء عاطفه و در
بعضی نسخ بم بحذف الف است برای تخفیف و در بعضی نسخ واک است بجای ذلک قالَ
باضطراب لِحْیَتِهِ گفت میشناختیم قراءة انحضرت صلی الله علیه واله وسلم را بحرکت
لحیه شریف انحضرت صلی الله علیه واله وسلم ولحیه استخوانیست محل روئیدن دندان و در
بعضی نسخ لحیتیه بصیغه تثنیه است بس روایت اصحاب بیان حرکت آن استخوان واقع
میشد و مویدست این را نسخه تثنیه یا بر مجلس شریف حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ اَنْبَاَنَا قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ یَزِیْدَ یَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا
الْبَرَاءُ وَکَانَ غَیْرَ کَذُوْبٍ حدیث کرد مارا حجاج بن منهال که همن است شیخ بخاری نه حجاج بن محمد
زیراکه بخاری نشنیده است ازان گفت حدیث کرد مارا شعبة بن حجاج گفت خبر داد مارا بطریق
اجازة ابو اسحاق و آن عمر بن عبد الله است گفته است قسطلانی لفظ انبانا اطلاق کرده میشود
مطلق بخلاف اخبرنا که اطلاق کرده نمیشود بلکه مقید باینکه بگوید اخبرنا اجازة گفت شنیدم
من عبد الله بن یزید انصاری صحابی امیر کوفه را در انحال که خطبه میخواند که گفت حدیث
کرد مارا براء بن عازب و حال انکه بوده است براء بن عازب غیر دروغ گو یعنی راست گو بود زیراکه
صحابی است و صحابه همه عدول اند انَّهُمْ کَانُوْا اِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه
واله وسلم فَرَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّکُوْعِ قَامُوْا قِیَامًا حَتّٰی یَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ که بدرستی
انصحابه بودند وقتی که نماز میخواندند با رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم پس برمیداشتند
انحضرت صلی الله علیه واله وسلم سر مبارک خود را از رکوع استاده می ماندند صحابه تا بسازند
در سجده نمرفتند تا که میدیدند انحضرت صلی الله علیه واله وسلم را که تحقیق سجده کرده اند یعنی
وقتی که میدیدند که انحضرت صلی الله علیه واله وسلم نهاده اند سر مبارک خود را در سجده انوقت
از قیام بسوی سجده میرفتند و در بعضی نسخ مع النبی صلی الله علیه واله وسلم بجای مع
رسول الله و قیاما یا جمع قایم است پس نصب آن بنا بر حالیه است و یا مصدر است پس نصب

آن بنابر مصدریه است وهمان بهتر است اولی و در بعضی نسخ یرونه بنون است گفته است عینی هر دو
وجه جایز است یکی بارادة حال و دیگر بارادة استقبال وجملة فد سجد در محل نصب است بنابر حالیه
و مطابقة احدث بارجمه در قول وی حتی یرونه است حَدَّثَنَا اسمٰعِیلُ قَالَ حَدَّثَنِی
مَالِكٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ حدیث کرد
مارا اسمعیل بن ابی اویس گفت حدیث کرد مرا امام مالک از زید بن اسلم از عطا ابن یسار بیار منشاة
تحتیه وسین مهمله مخففه از عبد الله بن عباس رضی الله عنه که صحابی است قَالَ وَخَسَفَتِ الشَّمْسُ
عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم گفت عبد الله بن عباس رضی الله عنه
گرفته شد آفتاب در زمان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم و در بعضی نسخ علی عهد النبی است
و در حدیث دلیل است برای کسی که میگوید که نیز اطلاق می یابد بر کسوف شمس لیکن اکثر استعمال
آن در قمر است و در عینی گفته که جیب در شرح موطا بیان کرده که کسوف تغیر لون است وخسوف
انخساف هر دو ست وگفته است قد کسفت الشمس والقمر تکسف کسوفا فهی کاسفة وکسفت
فهی مکسوفة وگفته است ترمذی خسف القمر وهو یخسف خسوفا فهو خسف وخسیف وخاسف
والخسف انخسافا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَیْنَاكَ تَنَاوَلُ شَیْئًا فِی مَقَامِكَ عرض کردند صحابه
ای رسول خدا دیدیم ما شما را که میکردی قصد شما چیزی را در جای ایستادن خود وتناول اصل آن
تتناول است پس حذف کرده شد یکی از آن دو تا و در بعضی نسخ تناولت بماضی است ولفظ
مقامك بفتح میم اولی است ثُمَّ رَاَیْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ پس دیدیم ما شما را که متاخر شدید یعنی
پس باز آمدید و رجوع کردید جانب پشت در عینی است که گفته است ابن عبد البر که معنی آن
تقهقرت است و در تهذیب ابی منصور است که میگویند رجل کعکع وتکاکا اذا ارتدع
فَقَالَ اِنِّیْ اُرِیْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا پس فرمود حضرت صلی الله
علیه وآله وسلم نمود شده مرا بهشت پس خواستم که بگیرم از آن خوشه و در بعضی نسخ
رایت الجنة است وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا واگر میگرفتم من از آن

Marfat.com

هرآینه مجزور دید شما ازان عنقود ما واحی که باقی می بود دنیا گفته است عینی گفته نشود که تناول اخذ است
پس چگونه اول تناولت فرمودند و اثبات اخذ نمودند و بعد ازان بلو اخذت نفی ان کردند
زیرا که میگوئیم ما که تناول تکلف در اخذ است و اظهار آن نه اخذ حقیقه و بعضی گفته اند که معنی
آن تناولت لنفسی است و معنی لو اخذته لو اخذته لکم است و بعضی گفته اند معنی ان اردت
التناول است بعضی گفته که نکر فتند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم عنقود را زیرا که بود دا
آن از طعام بهشت و اهل دنیا فانی میشوند و جایز نیست که بخورند در دنیا مگر چیزی را که فانی نشود
زیرا که خدا تعالی خلق کرده است انهارا برای فنا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ
قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حدیث کرد ما را محمد بن سنان بکسر سین مهمله
و تخفیف نون و بعد الف نون ثانیه گفت حدیث کرد ما را فلیح بضم فا و فتح لام بن سلیمان
بن ابی المغیرة اسلم مدنی و بعضی گفته اند که نام وی عبد الملک است گفت حدیث کرد ما را هلال بن
علی بن اسامه عامری مدنی از انس ابن مالک رضی الله عنه که صحابی است و در بعضی نسخ لفظ
ابن مالک ساقط است قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم گفت انس
رضی الله عنه که نماز خواندند برای ما رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم و در بعضی نسخ بجای
جای لنا ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ پس برآمدند بر منبر
پس اشارة کردند بدست مبارک خود جانب قبله مسجد و رقی بالف مقصوره است و در
بعضی نسخ رقی بکسر قاف و فتح یاست و در بعضی نسخ بیده بصیغه تثنیه است ثُمَّ
قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبْلَةِ
هٰذَا الْجِدَارِ پس فرمودند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم هرآینه تحقیق دیدم من
همین زمان وقتی که خواندم من برای شما نماز یعنی امامت کردم شما را بهشت را و دوزخ را
صورة کرده شده در قبله دیوار این مسجد گفته است صاحب خیر جاری که حقیقة بهشت و دوزخ
بودند یا عرض شده باشد مثال انها و لفظ الآن اسم است مر وقتی را که تو در ان وقت است

وآن ظرف مبنی است و داخل شده است الف ولام در ان برای تعریف زیرا که نیست
در ان شرکتی اگر گوئی که الآن برای حال است و رایت برای ماضی پس چرا جمع شوند هر دو
مکلوم من که قد مقرب است ماضی را بسوی حال پس اگر گوئی تو که به میگوئی و صلیت
که برای مضی است البته مکلوم کفته است ابن حاجب هر مخبر یا منشی وضع وی زمان
حاضر است نه لفظ او حاضره جزء منقسم مسمی بحال پس اگر گوئی تو که منشی یا حرف است
میگویم جایز است هر دو امر اگر اسم است مبتدا است وما بعد ان خبر انست و اگر حرف است ما بعد
ان مجرور است بان و در هر دو صورة لفظ زمان مقدر است ما قبل صلیت و الیوم
فی الخبر و الشر ثلثا پس ندیده ام هیچ منظری مثل منظر او و داخول خیر و شر فرمودند
الحضرت صلی الله علیه و آله وسلم این کلام را سه بار و مطابقه ایحدیث بار چهار از جهة
بودن آنست متضمن مر رفع بصر امام بسوی جزی پس ما هم هیچ امام است و مراد
اینست که هیچ منظری برابر بهشت ندیده ام در خبرت و هیچ منظری برابر دوزخ مثل دخرت

باب رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ

و این باب است در بیان حکم بر داشتن
مصلی چشم خود را جانب آسمان و این مکروه است در نماز التفات و اشتغال و خارج نماز است
در دعا پس مکروه داشته است آن را شریح و یک طایفه و جایز داشته اند آن را بسیاری زیرا که
آسمان قبله دعا است چنانکه کعبه قبله نماز است و وجه کراهت ان در نماز قاضی عیاض کفت
که از جهة اعراض است از قبله و خروج از هیئات نماز و ایهام بودن معبود در آسمان بامتناعات
بخشوع کذا فی الشروح حدثنا علی بن عبد الله قال حدثنا یحیی بن سعید قال
حدثنا یحیی ابن ابی عروبة قال حدثنا قتادة ان انس بن مالک حدثه قال
حدیث کرد مارا علی بن عبد الله مدنی کفت حدیث کرد مارا یحیی بن سعید قطان و در بعضی
نسخ اخبرنا است کفت حدث کرد مارا ابن ابی عروبة بفتح عین مهمله و تخفیف راء مهمله مضموم
و تخفیف باء موحده و ان سعید بن مهران است کفت حدث کرد مارا قتادة بن دعامه بدرستی

انس بن مالک رضی الله عنه که صحابی است حدیث کرد او را و در بعضی نسخ حدثهم واضح است
بجای حدثه قَالَ قَالَ النبی صلی الله علیه واله وسلم مَا بَالُ اقوام یَرْفَعُونَ اَبْصَارَهُمْ
اِلَی السَّمَاءِ فِی صَلَاتِهِمْ گفت انس رضی الله عنه فرمودند رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم چیست حال قومها که برمیدارند چشمان خود را بسوی آسمان در نماز گفته است فسکتوا
فرمودند الحضرت صلی الله علیه واله وسلم بعد از نماز خواندن با مردمان و توجه کردن بر ایشان
و بهم گفتن اشتن و معین نکردند هیچ یکی را از جهه خوف شکستن دل آنشخص زیرا که نصیحت
در بلا فضیحت است وبال بمعنی حال وشان است فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِی ذَالِکَ حَتَّی قَالَ لَیَنْتَهُنَّ
عَنْ ذَالِکَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ پس سخت شد قول الحضرت صلی الله علیه واله وسلم
در ان رفع ابصار در نماز تا انکه فرمودند قسم خدا است هر اینه البته باز می ایند از بر داشتن چشمان
در نماز بسوی آسمان یا قسم خدا است که هر اینه البته ربوده میشوند ابصار ایشان صاحب خبر جاری
گفته لینتهین بلام مفتوحه برای تاکید و بیار مشناه تحتیه مفتوحه وسکون نون و بتاء مثناه فوقیه مضموم
و بخون مشدوده مبنی برای فاعل و در بعضی نسخ بضم یاء مثناه تحتانیه مبنی برای
مفعول است گفته است کرمانی لفظ او انجا برای تحذیر از جهه تهدید است وان خبر است در معنی امر
و معنی اینست که باشد از شما انتهاء از رفع ابصار بسوی آسمان یا ربودن ابصار نزد رفع
از خدا تعالی و لتخطفن بفتح فا بصیغه مجهول است در فتح الباری گفته اختلاف کرده شده است
در مراد باین قول پس بعضی گفته اند که مراد وعید است و فعل مذکور بنا بر ان حرام است
و افراط کرده است ابن حزم پس گفته است که باطل میکند نماز را لیکن منعقد شده است
بر کراهت آن باب الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ این باب است در بیان حکم راست
و چپ نگریستن در نماز و این هم بالاتفاق مکروه است لیکن جمهور میگویند که مکروه تنزیهی است
و مطابقه حدیث با ترجمه ظاهر است حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ
حَدَّثَنَا اَشْعَثُ ابْنُ سُلَیْمٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ حدیث کرد ما را

مسدد بن مسرهد گفت حدث کرد مارا ابو الاحوص بفتح همزه وسکون حا مهمله وفتح واو
وبصاد مهمله بن سلام بفتح سین مهمله وتشدید لام بن سلیم بضم سین مهمله گفت حدث
کرد مارا اشعث بشین معجمه وعین مهمله ونام مشلشه بن سلیم بن اسود از پدر خود وسلیم بن اسود
از مسروق وآن ابن اجدع است از عایشه صدیقه رضی الله عنها قالت سألت رسول الله
صلی الله علیه واله وسلم عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوۃِ گفت عایشه صدیقه رضی الله
عنها پرسیدم من رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم را از التفات در نماز یعنی در حالت
چپ وراست نگریستن قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُهُ الشَّیْطَانُ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَبْدِ فرمود
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم آن یک ربودنی است که می رباید آن شیطان از نماز بنده
یعنی نماز بنده را کامل شدن نمی دهد ونقصان در حضور آن می اندازد گفته است کرمانی که اختلاس
افتعال است از خلس وآن سلب است در فتح الباری گفته که مختلس کسی است که می رباید بغیر غلبه
ومکابره زود واگرچه با معاینه مالک باشد آن را وناهب میگیرد بقوة وسارق میکند بخفیه پس هرگاه
شیطان مشغول میکرداند مصلی را از نماز وی بالتفات بسوی شئ بغرجحنی که قایم گرداند آن را مشابه
شد بمختلس واضافه کرده شد بسوی شیطان زیرا که در آن انقطاع است از ملاحظه توجه بسوی حق
سبحانه ودر بعضی نسخ نختلس بحذف مفعول است بعضی گفته اند که حکمت در گردانیدن سجده سهو
جابر مشکوک فیه را نه التفات وغیره را از انجهتی که ناقص میسازد خشوع را التفات که بسهو مواخذه
نیست مکلف پس مشروع شد برای وی جابر بخلاف عمد که آن مواخذه است پس لازم است که مجتنب شود
ازان ومطابقه الحدیث بالترجمه ظاهر است حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ حدث کرد مارا قتیبه از زهری محمد بن مسلم بن سعد گفت حدیث کرد
مارا سفیان بن عیینه از زهری محمد بن مسلم بن شهاب از عروة بن زبیر از عایشه صدیقه رضی الله عنها
اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه واله وسلم صَلّٰی فِی خَمِیْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ که بدرستی رسول خدا
صلی الله علیه واله وسلم نماز خواندند در یک چادر سیاه مربع که ان را اعلام بودند احتمال است

کہ چار حاشیہ باشد وخمیصہ بفتح خا معجمہ وکسر میم وفتح صاد مہملہ کسا سیاہ مربع است کہ یک علم یا دو
علم داشتہ باشد فقال شغلتنی اعلام هذه اذهبوا به الی ابی جهم وأتونی بانبجانیته
پس فرمودند رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم مشغول کردانیدند مرا اعلام ان خمیصہ ببرید ازا
بسوی ابی جہیم وبیارید برای من انبجانیہ ودر بعضی نسخ ازہبوا بہا ثانیہ باعتبار خمیصہ است
وتذکیر باعتبار ثوب وملبوس وابی جہم بفتح جیم وسکون ہا ودر بعضی نسخ بضم میم وفتح ہا
برصیغہ تصغیر است وانبجانیہ بفتح ہمزہ وسکون نون وکسر باء موحدہ وبجیم والف وکسر نون ثانیہ
وتشدید باء منقاء نخ کسا نیست کہ علم نیست او را منسوبست بسوی موضعی کہ گفتہ میشود
ان را انبجان ودر بعضی نسخ بانجانیہ است وضمیری کہ عائد است بسوی ابی جہم ووجہ مطابقہ
باحدیث باز جمہ انست کہ اعلام خمیصہ را وقتی کہ ملاحظہ کند مصلی وآن بر عاتق وی باشد قرب
بالتفات است صاحب خبر جاری گفتہ کہ در بحدیث تنبیہ بلیغ است بر ترک تکلفات در ملبوس
خصوصا در حالت نماز باب هل یلتفت لامر ینزل به او یری شیئا او بصاقا
فی القبلة این باب است در ذکر انکہ یا التفات کند مصلی در نماز برای امری کہ نازل وحادث میشود
بان مصلی مثل خوف افتادن دیوار یا قصد کردن سبع یا مار بہ بلیند چیزرا پیش خود یا راست
وچپ خود یا بلیند آب دہن را در قبلہ وجواب ہل محذوف است کہ یلتفت است چنانچہ معلوم
میشود از حدیث باب وبصاق بضم باء موحدہ وبصاد مہملہ وبزای وبسین دو لغت است
وران واو برای عطف است بر یلتفت واو بصاقا عطف است بر شیئا وفی القبلة
متعلق بصاق است نہ بشیئا وابن ذکر خاص بعد عام است وقال سهل التفت ابو بکر
فرای النبی صلی الله علیه واله وسلم وگفتہ است سہل ابن سعد بسکون عین مہملہ
ابن مالک انصاری صحابی بن صحابی کہ التفات کرد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
پس دید رسول خدا صلے اللہ را ودر بعضی نسخ فرای رسول اللہ است بجای فرای النبی ووجہ
مطابقہ انست کہ امر کردند حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ را ما عاد نماز

Marfat.com

بلکه اشارة کردند که باقی ماند بر امامت خود زیرا که التفات وی برای حاجت بود وحدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حدث کرد مارا قتیبه بن سعید گفت حدث کرد مارا لیث وآن ابن سعد ست امام مصریان از نافع معتق ابن عمر از عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما که صحابی ست ودر بعضی نسخ حدثنی قتیبه بافراد ست وباسقاط ابن سعد ولیث در بعضی نسخ بی الف لام تعریف ست أَنَّهُ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ که بدرستی آن ابن عمر گفت که دید مر رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم اب بنی را در دیوار قبله مسجد مدنی وحال انکه آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نماز میخواندند پیش مردم یعنی امامت میکردند ونخامه بضم نون وفتح خار معجمه آب بینی ست فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ انْصَرَفَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللهَ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ پس دور کردند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم آن نخامه را وحال انکه در نماز بودند خنانچه ظاهر از حدیث ست وباطل نکردانید آن نماز را برای آن فعل قلیل بستر وموذی آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم وقتی که از نماز فارغ شده متوجه جانب مردم شدند که بدرستی یکی از شما وقتی که میباشد در نماز پس تحقیق الله تعالی مقابل روی اوست پس نیست پس باید که آب بینی نیندازد یکی از شما مقابل روی خود در نماز ولفظ حتها بحار مهمله ونشدید تا بر مشناة فوقیه بمعنی ازال ست وقبل بکسر قاف وفتح باء موحده در هر دو جا بمعنی مقابل ست ولا یتنخمن بفتحات وتشدید خار معجمه ونون در آخر ست گفته است عینی که قول وی ان الله قبل وجهه بر سبیل تشبیه ست یعنی گویا که مقابل روی وی الله ست پس متنخم جانب قبله پی او بست وراه موسی ابن عقبة وابن ابی رواد عن نافع روایت کرده است آن حدیث مذکور را موسی بن عقبه اسدی مدنی وابن ابی رواد بفتح راء مهمله وتشدید واو وآخر آن دال مهمله ونام او عبد العزیز ست ونام پدر او میمون معتق مهلب ست از نافع کنیه ست قسطلانی

Marfat.com

که در روایت موسی بن عقبه وابن ابی داود از مانع حک نخامه بعد از فراغ نماز است ومطابقه این
حدیث باترجمه در جزء مالف است ازان ترجمه که ان قوال ویست او بصاقا پس اگر لوئی تو
که در ترجمه بصاق است ودر حدیث نخامه پس کجاست تطابق میگویم من مطابقه از نجهة ا
که حکم بصاق ونخامه واحد است از متعین بودن ازاله آن با وجود انکه صحیح انست که نخامه فضله است
خارج از سینه حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ حدیث کرد یحیی بن بکیر بضم باء موحده مخزومی مصری گفت حدیث کرد ما لیث
بن سعد از عقیل بضم عین عن عمله بن خالد از ابن شهاب وان محمد بن مسلم زهری است قَالَ أَخْبَرَنِي
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ گفت ابن شهاب خبر داد مرا انس بن مالک قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُونَ فِي
صَلَوٰةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه واله وسلم كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ
عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ گفت انس بن مالک دران هنگام که مسلمان بودند در
نماز فجر وابوبکر صدیق رضی الله عنه امام بود یکایک نیامد اوشانرا هیچ چیزی بغیر ترقب مگر رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم برداشتند پرده حجره عایشه صدیقه رضی الله عنها پس نظر
کردند بسوی ان مسلمانان وحال انکه اوشان صفها بودند بسیار فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ وَنَكَصَ
أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ پس تبسم کردند انحضرت صلی الله علیه واله
وسلم در حالتی که میخواستند که ضحک کنند وبرگردید ابوبکر صدیق رضی الله عنه بر دو پاشنه
خود تا برسد بصف برای انکه استاده شوند انحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در مقام وی
وضمیر در له برای انحضرت صلی الله علیه واله وسلم ولام اجلیه است وَظَنَّ أَنَّهُ يُرِيدُ
الْخُرُوجَ وَهُمْ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَوٰتِهِمْ وظن کرد ابوبکر صدیق رضی الله عنه
که بدرستی انحضرت صلی الله علیه وآله وسلم میخواهند برامدن را از حجره خود وقصد کردند مسلمانان
که در فتنه افتند در نماز خود یعنی بسبب فاسد ساختن نماز برای رفتن بسوی انحضرت صلی
الله علیه واله وسلم از کثرت اشتیاق جمال نبوی که اوشان را بود فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ أَتِمُّوا

Marfat.com

صَلٰوتَکُمْ وَاَرْخَی السِّتْرَ پس اشارة کردند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بسوی اوشان
باینکه تمام کنید شما نماز خود را و او بخشید پرده حجره خود را وَتُوُفِّیَ مِنْ آخِرِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ
صلی الله علیه واله وسلم و وفات یافتند از آخر آن روز رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم ومطابقة الحدیث من حیثیه است که آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
وقتی که برداشتند پرده را التفات کردند صحابه رضی الله عنهم زیرا که حجره عایشه صدیقه
رضی الله عنها بوده است بر بسار قبله پس ناظر از مصلیان بسوی کسی که دران حجره باشد
محتاج است بسوی اینکه التفات کند و اگر التفات نمیکردند نمیدیدند اشارة آنحضرت صلی الله
علیه واله وسلم را پس مطابق شد ترجمه باب

وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْاِمَامِ وَالْمَاْمُومِ فِی الصَّلٰوةِ کُلِّهَا فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا یُجْهَرُ فِیهَا وَمَا یُخَافَتُ

وجوب قرائت است بر امام و مقتدی را در همه نمازها در حالت اقامت
وسفر و بیان نمازی که قرائة بجهر کرده میشود دران و نمازی که قرائة آهسته کرده میشود
دران صاحب خیر جاری کفته که وجوب مطلق قرائة است خانچه در حدیث اخیر است یا
قرائة فاتحه است امام و مقتدی همه را چنانچه مذهب جمهور است خلاف در حنفیه را
که ایشان ممسک اند بقول خدا تعالی واذا قُرِیَ القرآن فاستمعوا له وانصتوا یعنی وقتیکه
خوانده شود قرآن پس بشنوید شما قرآن را و خاموش باشید و بحدیث قرائة الامام قرائة
المأموم یعنی قرائة امام قرائة است مر مقتدی را و ذکر سفر برای اینست که توهم کرده نشود دران
رخصت اسقاط قرائة مثل اسقاط نصف نماز چهار رکانی و ما یجهر فیها وما یخافت بصیغه
مضارع مجهول عطف است بر قول وی فی الصلوات و تقدیر اینست که القرائة واجبة
فی الصلوات سواء کان المصلی فی الحضر او فی السفر وسواء کانت الصلوة مما یجهر القرائة
فیها او تسر وسواء کان المصلی اماما او مأموما وذکر مأموم برای مذهب خود بخاریست زیرا که
نزد حنفیه واجب نیست قرائة بر مقتدی زیرا که قرائة امام قرائة است مقتدی را و ذکر نکرده است

منفرد از یرا که حکم وی حکم امام است حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حدیث کرد مارا ابو عوانه بفتح
عین مهمله وآن وَضَّاح بفتح واو وتشدید ضاد معجمه وحا مهمله بن عبد الله است گفت حدیث
کرد مارا عبد الملک ابن عمیر بضم عین مهمله مصغر عمر از جابر بن سمرة رضی الله عنهما که هر دو صحابی اند
قَالَ شَكَى أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا گفت جابر بن
سمرة رضی الله عنه وآن خواهرزاده سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه بسوی عمر رضی الله عنه
زیرا که وی عامل بود در کوفه از جانب عمر پس معزول گردانید بر ان اهل کوفه عمار بفتح عین مهمله
وتشدید میم بن یاسر را گفته است عینی سعد بن ابی وقاص یکی از عشره مبشره است فوت شد
در قصر خود بعقیق برده گروهی از مدینه طیبه وبر داشته شد بر گردنهای مردم بسوی مدینه
ودفن کرده شد در بقیع وآن آخر عشره مبشره است از روی وفات ودر فتح الباری گفته
که عمار را عامل گردانیده بود عمر بعد از عزل سعد بر کوفه برای نماز وابن مسعود را بر بیت المال
وعثمان بن حنیف را بر مساحة ارض وتخصیص عمار بذکر برای وقوع تصریح است بنماز ایشان
جزئی که واقع شد در ان شکوی نه غیر آن ودر قول اهل کوفه مجاز است از باب اطلاق کل
بر بعض زیرا که بعض اهل کوفه شکایت کرده بودند نه همه آن فَشَكَوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ
يُصَلِّي پس شکایت کردند اهل کوفه در همه کارهای وی تا انکه ذکر کردند این را که آن سعد
نیک نمیخواند نماز را وجمله فشکوا عطف تفسیری است بر جمله شکی اهل کوفه وجمله فعزله واستعمل
علیهم عمر معترضه است در میان معطوف ومعطوف علیه وجمله یصلی حال است از فاعل لا یحسن
یعنی احسان نمیکند در حالت نماز خشوع واحسان در نماز خشوع وحضور است در ان چنانکه گویا
می بیند خدا را فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ
تُصَلِّي پس فرستاد عمر بسوی ان سعد کسی را وطلبید او را پس رسید انکس انجا وپیغام عمر
رسانید پس آمد پیش عمر پس گفت عمر ای ابا اسحاق وان کنیت سعد است که کنیت کرده شده است

Marfat.com

باکبر اولاد خود و ذکر کردن عمر او را بکنیت از جهة تعظیم وی بود و در بن دلیل است که شکایت مردم قدح نکرد در ان سعد نزد عمر آن اهل کوفه مگویند که بدرستی تو احسان نمیکنی وقتی که نماز میخوانی یعنی نماز را بوجه احسن نمیخوانی قَالَ أَمَّا انا وَاللّٰهِ فَانِّی کُنْتُ أُصَلِّی بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه واله وسلم مَا اَخْرِمُ عَنْهَا گفت سعد رضی الله عنه هر چونکه باشد من قسم میخورم بخدا پس بدرستی من بودم که نماز میکردم با اوشان مثل نماز رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم ناقص نمیکردانیدم من هیچ جزی را از نماز رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم وکلمه اما برای تفصیل اجمال و تقسیم است یک قسیم مذکور است و قسیم دیگر مقدر است و تقدیر اینست اما هم فقالوا ما قالوا و لفظ والله برای تاکید خبر است در نفس سامع و قیاس تاخیر لفظ والله است از فانیز لکن جایز است تقدیم جزی که در حیز آن فا است بر ان فا و قسم اجنبی نیست و جواب قسم محذوفست و دلالت میکند بر ان فانی کنت و روایت کرده شده است انی کنت بدون فانیز و ما اخرم بفتح همزه و سکون خا معجمه و کسر را مهمله بمعنی لا انقص است گفته است صاحب خر جاری در همین است مطابقه با ترجمه زیرا که رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بودند که میخواندند قران در حالت امامت و همچنین مقتدیان بحدیث لاصلوة الا بفاتحة الکتاب بنا بر جزی که مذهب جمهور است پس معلوم شد از انکه سعد نماز میخواند و قرارة میکرد در حالت امامت أُصَلِّی صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِی الْأُولَيَيْنِ وَأَحِفُّ فِی الْأُخْرَيَيْنِ میخوانم من نماز عشا را پس دراز میکنم قیام را در دو رکعت اول و سبک میکردانم قیام را در دو رکعت دیگر و ارکد بضم کاف بمعنی اطول است و اخف همزه بضم همزه و کسر حا معجمه از باب افعال است گفته میشود و اخف الرجل فی امره یخف فهو مخف و در روایت دیگر احذف بفتح همزه و سکون حا مهمله و کسر ذال معجمه کذا فی العینی و در بعضی نسخ اخفف واقع است و در روایت احذف مراد حذف اصل قرارة نیست بلکه حذف رکود است قَالَ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ گفت عمر رضی الله عنه همان است ظن ما بتو ای ابا اسحاق و در بعضی نسخ ذلک بغیر لام است فَاَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا اَوْ رِجَالًا اِلَى الْكُوفَةِ

يَسْأَلُ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ پس فرستاد عمر رضی الله عنه بآن سعد بن ابی وقاص بگمرد را یا
دو مرد را بسوی کوفه در آنحالتی که می پرسد از احوال سعد اهل کوفه را و رجلا او رجالا برای شک راوی است
و رجل مذکور محمد بن مسلم بود و بر تقدیر رجال محمد بن مسلم و قلبی بن عوف سلمی و عبد الله بن ارقم
بوده اند و فرستادن عمر مردم را همراه سعد برای آن بود تا حاصل کردد کشف احوال او در حضور او
و دور کردد از تهمت وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ وَيُثْنُونَ عَلَيْهِ مَعْرُوفًا و نکذشت
الفرد هیچ مسجدی مکر که پرسید از اهل آن مسجد احوال سعد را و حال انکه اهل کوفه ثنا میکفتند بران
سعد هر امر خیر را و در یک روایتی فکلهم یثنی علیه خیرا آمده و معروف هر امر خیر را میکویند و در بعضی
نسخ فلم یدع بفا واقع است حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ
أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ
وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ تا که داخل شد یک مسجدی را که بود مر بنی عبس را بفتح
عین مهمله وسکون باء موحده و آخر آن سین مهمله قبیله کلانی است از قیس پس برخواست یکمردی
از آن بنی عبس که کفته میشد او را اسامة بن قتاده که کنیت کرده میشد ابا سعده پس کفت هر چه
باشد وقتی که پرسیدی تو ما را پس بتحقیق سعد بوده است که نمی برآید همراه لشکر برای جنک و قسمت
نمیکند برابر در نوبت زنان خود و عدالت نمیکند در قضیه کفته است قسطلانی نفی کرد از سعد
شجاعت را که آن کمال قوه غضبیه است بلا بسریه و نفی کرد عفت را که آن کمال شهویه است
بلا یقسم بالسویه و نفی کرد حکمت را که آن کمال قوه عقلیه است بلا یعدل فی القضیه و در بن سلب
عدل است بالکلیه و ان قدح است در دین و در خبر جاری کفته که مراد از لا یقسم بالسویه ظلم در قسمت
غنایم است و یا در بالسویه برای مصاحبت است و سریه بخفیف را مهمله قطعه ایست از جیش
و قضیه بمعنی حکم است و قسیم اما در قول ابا سعده نزد محذوفست و تقدیر اینست اما غیری
فانتهوا علیه و اما انا فاقول کذا و در بعضی نسخ فال است بدون فا قَالَ سَعْدٌ أَمَا وَاللَّهِ
لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ کفت سعد بتحقیق قسم خدا است هر آینه بد دعا میکنم بر تو بسه چیز و اما بفتح همزه

ونخفف حرف استفتاح است ومعنی آن بحقیقت است اللهم ان کان عبدك هذا کاذبا
قام ریاءً وسمعةً فاطل عمره واطل فقره وعرضه بالفتن ای پروردگار اگر
هست این بنده تو دروغگو در چیزی که نسبت کرده است بسوی من ایستاده شده از جهة
ریا وسمعه یعنی برای نمودن مردم وشنوانیدن اوشان پس دراز کن عمر اورا ودراز کن فقر اورا
وپیش آر اورا فتنه ودعای درازی عمر بحیثیتی که رد کرده شود بسوی ارذل عمر وضعیف گردد قوا
ومنتکس گردد در خلق بد دعا است وجائز شد سعد را که بد دعا کند برادر مسلم را زیرا که ظلم کرده بود
بران با فرا گفته است قسطلانی اگر گوئی تو که مثل این دعا مستلزم میشود تمنی وقوع مسلم را
در معاصی جواب داده شده است بانکه جائز است باین حیثیتی که مودی است بسوی نکایه ظالم وعقوبت
وی مثل تمنی شهادة فی سبیل الله اگرچه حاصل آن تمنی قتل کافر است مسلم را وآن معصیت است
وسستی در دین ولیکن غرض از تمنی شهادت ثواب آنست نه نفس آن وتحقیق یافته شده است
این در دعاهای انبیا مثل قول نوح علیه السلام لا تزد الظالمین الا ضلالا وحزان نیست که سعد
سه بد دعا کرد زیرا که وی نفی کرده بود سه فضایل را که اصول اند در دین چنانچه گذشت وآن سه
متعلق بنفس ومال ودین بودند پس مقابل کرد آن سه را باین سه پس مقابل ساخت نفس را
بطول عمر ومال را بفقر ودین را بفتن فکان بعد اذا سئل یقول شیخ کبیر مفتون
اصابتنی دعوة سعد پس گردید ابا سعده بعد ان وقتی که پرسیده میشد از حال نفس
وی وگفته میشد کیف انت میگفت منم بسیار پیر فتنه زده که رسیده است مرا بد دعای سعد
قال عبد الملك وانا رایته بعد قد سقط حاجباه علی عینیه وانه لیتعرض
للجواری فی الطریق یغمزهن گفت عبد الملک راوی جابر ومن دیدم اورا بعد از
روایت کردن جابر دران حال که افتاده بودند موهای ابروی وی بر دو چشم وی از پیری وبدرستی
آن ابا سعده هرآئنه متعرض میشد دختران را در راه می فشرد اعضاء آنها را بانگشتان خود ودرین
اشاره است بسوی فتنه وفقر زیرا که اگر میبود غنی محتاج نمیشد بسوی این ودرین انواع بلیات است دین ودنیا

از قلت حیا رشدة حرص و درین دلیل است بر حقیت خلافت عمر رضی اللہ عنہ زیرا کہ سعد خلیفہ
نمی بود و این از معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم دعا کردہ بودند کہ سعد مستجاب الدعوہ
لہذا مستجاب شد دعای او و بواسطہ کہ استجابہ دعای سعد نیز معجزہ آنحضرت است صلی اللہ علیہ
والہ وسلم حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان حدثنا الزہری
عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت حدث کرد ما را علی بن عبد اللہ مدنی
گفت حدیث کرد ما را سفیان بن عیینہ حدیث کرد ما را محمد بن مسلم بن شہاب زہری
از محمود بن ربیع بفتح را مہملہ و کسر باء موحدہ بن صامت از عبادہ بضم عین مہملہ و تخفیف
باء موحدہ بن صامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال لا صلوۃ لمن
لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب کہ بدرستی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند نیست نماز
مر کسی را کہ نخواندہ است فاتحۃ الکتاب را و متعدی کردہ شد قرارۃ بباء و حال آنکہ ان قرارۃ متعدی بنفس است
بر معنی لم یجز القرارۃ بہا گفتہ است قسطلانی یعنی در ہر رکعت منفرد باشد یا امام یا ماموم برابر است
کہ نماز سری باشد یا جہری گفتہ است عینی مطابقہ این حدیث باترجمہ غیر ظاہر است زیرا کہ ترجمہ عام است
از آنکہ باشد قرارۃ بفاتحہ یا بغیر آن و حدیث معین کردہ است فاتحہ را گفتہ است کرمانی در حدیث
دلیل است بر آنکہ قرارۃ فاتحہ واجب است بر امام و بر منفرد و بر مقتدی در ہمہ نمازہا پس این حدیث
صریح است در دلالت کردن بر جمیع اجزاء ترجمہ انتہی میگویم من آری وقتی کہ حمل کردہ شود
نفی صلوۃ بر نفی جواز آن دلالت میکند بران و نیست مسلم آنکہ صریح است در دلالت خود بر جمیع
اجزاء ترجمہ و نیست در ترجمہ ذکر فاتحہ تا دلالت کند بران و جز این نیست کہ در ان ترجمہ
ذکر قرارت است و ان اعم است از فاتحہ و غیر آن حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا یحیی عن
عن عبید اللہ قال حدثنی سعید ابن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ حدث
کرد ما را محمد بن بشار بفتح باء موحدہ و تشدید شین معجمہ گفت حدیث کرد ما را یحیی بن سعید بن قطان

Marfat.com

از عبیدالله بضم عین مهمله بن عمر العمری گفت حدیث کرد مرا او در بعضی نسخ حدثنا است سعید بن
ابی سعید بکسر عین مهمله و هر دو از پدر خود ابی سعید مقبری از ابی هریره رضی الله عنه که صحابی است
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی که بدرستی
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم داخل شدند در مسجد پس داخل شد یکمردی و ان خلاد ابن رافع است
جد علی بن یحیی بن خلاد پس نماز خواند و در بعضی نسخ کما یصلی ثم جاء بعد فصلی واقع شده یعنی
پس نماز خواند حنانچه معتاد و هست خواندن آن پس آمد پیش آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صلی الله علیه واله وسلم فَرَدَّ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ پس
سلام داد بر رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم پس رد کردند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بران
مرد جواب سلام پس فرمودند باز برو پس نماز بخوان زیرا که بدرستی نماز نخوانده تو فَرَجَعَ فَصَلّٰی
کَمَا صَلّٰی پس باز رفت آنمرد پس نماز خواند حنانچه سابق خوانده بود ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ
صلی الله علیه واله وسلم پس آمد پیش آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم پس سلام عرض
کرد بر رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلٰثًا پس فرمودند
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم باز رو پس نماز بخوان زیرا که تو نماز نخوانده سه بار فرمودند آنحضرت
صلی الله علیه واله وسلم این را و باز گردانیدند ان را برای نماز خواندن فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
مَا اُحْسِنُ غَیْرَهٗ فَعَلِّمْنِیْ پس گفت آنمرد قسم آنکسی است که فرستاده است تو بحق نیک نمیتوانم کرد
غیر همین نمازی که خواندم یعنی بهتر ازین نمیتوانم خواند پس بیاموز مرا فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ
فَكَبِّرْ پس فرمودند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم وقتی که استاده شوی بسوی نماز پس تکبیر گو ثُمَّ
اقْرَأْ مَا تَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پس بخوان چیزی را که میسر شود و موجود باشد با تو چیزی از قرآن که هست
صاحب خیر جاری درین دلیل است هر حنفیه را ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا پس رکوع کن تا
انکه قرار گیری در حالت رکوع ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا پس بردار از رکوع تا که راست و درست

Marfat.com

کردی در حالت قیام ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا پس سجده کن تا انکه قرار گیری در حالت
سجده ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا پس بردار سر خود را از سجده تا انکه قرار گیری دران
که نشستی وَافْعَلْ فِی صَلٰوتِكَ كُلِّهَا و بکن در نماز خود همه آن نماز یعنی همین طریق در هر رکعت
جمیع ارکان بجا آر گفته عینی مطابقه الحدیث باترجمه در جزء سادس است ازان وان قول وبست
و مایخالفت زیرا که الحضرت صلی الله علیه وآله وسلم امر کردند امروندکور را در حدیث بقراءة در
نماز دی و بوده است نماز وی نهاری واصل در نماز نهار اسرار است مگر آن نمازی که خارج میشود بدلیل
مثل جمعه وعیدین واصل در نماز شب جهر است پس اگر مخالفت کرد این را پس بران مصلی سجده
سهو است نزد حنفیه بَابُ الْقِرَاءَةِ فِی الظُّهْرِ این باب است درمان قراءة در نماز ظهر گفته است
مانی ظاهر اینست که مراد بیان قراءة غیر فاتحه است زیرا که در فاتحه شک نیست گفته است عینی
عجب است از کرمانی چگونه میگوید آن را و کجاست ظاهر از انحدیث که دلالت میکند بران چیزی که گفته است
کرمانی بلکه مراد وی ردوست بر کسی که واجب نمیگوید قراءة را در قرو بحقیق ذکر کرده ایم ما که یک قومی که
ازان قوم سوید ابن غفله وحسن بن صالح وابراهیم بن علیه وامام مالک در یک روایتی گفته اند
قراءة در نماز ظهر وعصر حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حدیث کرد ما را ابو النعمان وان محمد بن فضل است گفت حدیث کرد ما را
ابو عوانه وان وضاح است از عبد الملک ابن عمیر از جابر بن سمرة بفتح سین مهمله وضم میم عامری رضی الله
عنه که صحابی است قَالَ سَعْدٌ كُنْتُ اُصَلِّی بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله
وسلم صَلٰوةَ الْعِشِیِّ لَا اَخْرِمُ عَنْهَا گفت سعد بن ابی وقاص مر عمر بن خطاب رضی الله
عنه را که بودم من که نماز میخواندم با اوشان مثل نماز رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم و نماز
عشی یعنی نماز ظهر وعصر ناقص نمیکردانیدم من ازان نماز چیزی را کُنْتُ اَرْكُدُ فِی الْاُولَیَیْنِ وَاَحْذِفُ
فِی الْاُخْرَیَیْنِ بودم من که دراز میکردم قیام را در دو رکعت اول و کوتاه میکردم من قیام را در

دو رکعت دیگر و در بعضی نسخ اخف واقع است بجای احذف فقال عمر ذلك الظن بك پس
گفت عمر رضی اللہ عنہ انچہ گفتی ہمانست ظن من بتو کہ فہ است عینی مطابقۃ الحدیث بالترجمۃ در قول
ویست کنت ارکد فی الاولیین زیرا کہ رکود وی دران نماز بوده است برای قرارۃ حدثنا ابو
نعیم قال حدثنا شیبان عن یحیی عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ حدیث کرد ما را
ابو نعیم و آن فضل بن دکین است گفت حدث کرد ما را شیبان و آن عبد الرحمن است از یحیی بن
ابی کثیر از عبد اللہ بن قتادۃ از پدر خود ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ کہ صحابی است قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقرأ فی الرکعتین الاولیین من صلوۃ الظہر بفاتحۃ الکتاب
وسورتین یطول فی الاولی ویقصر فی الثانیۃ گفت ابو قتادۃ بود رسول خدا صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کہ میخواندند در دو رکعت اول از نماز ظہر سورۃ فاتحۃ الکتاب را و دو سورۂ دیگر را
در انحالتی کہ قرارۃ دراز میکردند در رکعت اولی و کوتاہ میکردند در رکعت ثانیہ ویسمع الآیۃ
احیانا و می شنوانیدند آیتی را گاہ گاہ و احیان جمع قلت حین است و حین وقت است پس
معنی آن اینست کہ در اوقات قلیلہ میشنوانیدند آیتی را وکان یقرأ فی العصر بفاتحۃ الکتاب و
سورتین وبودند انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ قرارۃ میکردند در نماز عصر بفاتحۃ الکتاب
و دو سورہ دیگر از قرآن یعنی در ہر رکعت سورۂ فاتحہ و یک سورہ دیگر را میخواندند وکان یطول فی
الاولی وبودند انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ دراز میکردند قرارۃ را در رکعت اولی از ان
عصر وکان یطول فی الرکعۃ الاولی من صلوۃ الصبح وبودند انحضرت صلی اللہ علیہ والہ
وسلم کہ دراز میکردند قرارۃ را در رکعت اولی از نماز فجر ویقصر فی الثانیۃ وکم میکردند قرارۃ را
در رکعت دوم ومطابقۃ الحدیث بالترجمۃ ظاہر است حدثنا عمر قال حدثنا ابی قال حدثنا
الاعمش قال حدثنی عمارۃ بن عمیر عن ابی معمر حدث کرد ما را عمر بضم عین مہملہ و در بعضی
نسخ ابن حفص نیز واقع است گفت حدث کرد ما را پدر من حفص بن ابی غیاث گفت حدث

Marfat.com

کرد مارا اعمش وان سلیمان بن مهران است گفت حدیث کرد مارا عمارة بن عمیر بضم عین مهمله
در هر دو واز ابی معمر بدو میم مفتوحه وان عبد الله بن سخبره است قَالَ سَأَلْنَا خَبَّابًا أَكَانَ
النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ گفت
ابو معمر پرسیدیم ما خباب بن ارت را ایا بود رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که قراءة
میکردند در نماز ظهر وعصر گفت آری قراءة میکردند قُلْنَا بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ
ذَلِكَ گفتیم ما بکدام چیز بود دیدن شما که می شناختید قراءة الحضرت صلی الله علیه واله وسلم را
قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ گفت خباب بن ارت که بحرکت لحیه مبارک الحضرت صلی الله
علیه واله وسلم می شناختیم قراءة الحضرت صلی الله علیه واله وسلم را ومطابق این
حدیث باترجمه ظاهر است گفته است قسطلانی اگر کوئی تو که از اضطراب لحیه شریفه چگونه معلوم
میشود قراءة قران وحال انکه اضطراب لحیه حاصل میشود بخواندن دعا وتسبیح وغیر آن
میگویم ماکه نظر نماز جهری که آن محل قراءة قران است نه ذکر ودعا خصوصا وقتی که ضم کرده شود
بان قول ابی قتادة کَانَ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ احیانا قوی میگردد استدلال بان بر قراءة در نماز ظهر باب
الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ این باب است در بیان حکم قراءة در نماز عصر گفته است صاحب خبر جاری که
مقصود این باب اگرچه حاصل است از احادیث باب سابق لیکن ذکر کرده است مولف
این را علاحده تا بگرداند این را مقصود اصلی مقرون باسناد دیگر برای زیادتی تحقیق وتاکید
چنانچه داب وبست حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ حدیث کرد مارا محمد بن یوسف بیکندی بکسر باء موحده وسکون
یاء مثناة تحتیه وفتح کاف وسکون نون گفت حدیث کرد مارا سفیان بن عیینه از اعمش
وان سلیمان بن مهران است از عمارة بن عمیر بضم عین مهمله در هر دو واز ابی معمر بفتح هر دو میم
وسکون عین مهمله در میان هر دو میم وآن عبد الله بن سخبره است قُلْتُ لِخَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ
أَكَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ گفت ابو معمر

گفتم من مرخباب بن الارت ایا بود ند رسول خدا صلی الله علیه وسلم که قراءة میکردند در نماز
ظهر وعصر همزه استفهام برای استخبار و در بعضی نسخ قلنا است بجای قلت قال نعم
قُلتُ بِأَيِّ شَيءٍ كُنتُم تَعلَمُونَ قِرَاءَتَهُ گفت خباب بن ارت آری بودند رسول خدا
صلی الله علیه و آله وسلم که قراءة میکردند در نماز ظهر و عصر گفتم بچه چیز بدانید شما که می شناختید
قراءة آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم را قال باضطراب لحیته گفت خباب بحرکت لحیه
مبارک آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم می شناختیم قراءة او شان را و مطابقه این ست مار
طاهر است حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ حدیث کرد ما را مکی بفتح میم وتشدید کاف وبیاء مشناة
تحتیه مشدده وکنیت وی ابو السکن است بفتح سین مهمله وکاف ابن ابراهیم بن بشر بن
فرقد تمیمی حنظلی بلخی از هشام دستوائی از یحیی بن ابی کثیر ثنا ر مثلثه از عبد الله بن ابی قتاده
از پدر خود ابی قتاده حرث بن ربعی قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقْرَأُ
فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ
أَحْيَانًا گفت ابو قتاده رضی الله عنه که صحابی است که بود ند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
که میخواندند در دو رکعت از ظهر و عصر فاتحة الکتاب و یک یک سوره دیگر و می شنوانیدند ما را
ایتی گاه گاه و مکرر کرد لفظ سورة را تا افاده کند این را که در هر رکعت سورتی علاحده بود و مطابقه
این حدیث نیز از جمله ظاهر است بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ این باب است در بیان حکم
قراءة در نماز مغرب و مراد مقدار قراءة است نه اثبات اصل ان زیرا که ان نماز جهری است و لفظ
قراءة اگرچه شامل است سورة طویله را و قصیره را لیکن هر دو حدیث که درین باب مذکور است
خصوصا اول مشعر است باینکه بخواند در مغرب سورة طویله و شاید که میل مولف بسوی همین است
و ممکن است مذهب بعضی علما و احتمال است که خواندن آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
سورة طویله را در نماز مغرب برای بیان جواز باشد و وقت فراغ از کار دیگر والا نه تحقق رواج

کرده شده است که بودند آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم وصحابه رضوان الله علیهم اجمعین که
نماز مغرب خواندند تیراندازی میکردند ومیدیدند موضع افتادن تیررا واین دلالت میکند برانکه
قراءة دران سوره قصیره بوده است حدثنا عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالك
عن ابن شهاب عن عبید الله بن عتبة عن ابن عباس حدیث کرد مارا عبد الله
بن یوسف تنیسی گفت خبر داد مارا امام مالک از ابن شهاب زهری از عبید الله اصغر ابن عبد الله
بن عتبه از عبد الله بن عباس رضی الله عنهما که صحابی است انه قال ان ام الفضل سمعته
وهو یقرأ والمرسلات عرفا که بدرستی آن عبد الله بن عباس گفت که بدرستی ام الفضل
که لبابه بنت الحارث زوجه عباس اخت میمونه زوجه رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
ومادر عبد الله بن عباس است وحال انکه میخواند سورة والمرسلات عرفا او دربن الصلات است
بریک مذهبی زیرا که مقتضای مقام این بود که میگفت سمعتنی وانا اقرأ فقالت یا بنی والله
لقد ذکرتنی بقراءتك هذه السورة پس گفت آن ام الفضل ای پسرک من قسم خدا است
هرآینه تحقیق یاد دهاندی تو بخواندن خود این سوره را وابن تصغیر برای شفقت است ودر بعضی
نسخ قال فقالت واقع شده ودر بعضی نسخ لفظ والله ساقط است ودر بعضی نسخ بجای
بقرانك بقرائك بروزن فعلان بضم فا واقع است انها لآخر ما سمعت من رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم یقرأ بها فی المغرب بدرستی آن سوره هرآینه اخر سوره ای است
که شنیدم من از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم در انحالتی که میخواندند انرا در نماز مغرب
وجملة انها تا اخر بکسر آن مستانفه است در بیان ماذکره ومطابقة لبحدث بآن حمد ظاهر است
حدثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکة عن عروة بن الزبیر عن مروان
بن الحکم حدث کرد ابو عاصم ضحاك ودر بعضی نسخ حدثنی است از ابن جریج بضم جیم اول
ابن عبد الملك است از ابن ابی ملیکه تصغیر ملکه وآن زهیر بن عبد الله مکی احول است از عروه
بن بهر از مروان بن حکم بفتح حاء مهمله وکاف قال قال لی زید بن ثابت مالك تقرأ

فی المغرب بقصار المفصل گفت مروان بن حکم که تابعی است مرا زید بن ثابت رضی الله عنه که صحابی است بیست مرتبه را که میخوانی در نماز مغرب قصار مفصل را یعنی قراءة مغرب را چرا بقصار مفصل میکنی و در بعضی نسخ بقصار مبنون واقع است عوض مضاف الیه وان استفهام بسبیل انکار بر مروان بن حکم و مروان در انوقت امیر بر مدینه بود از جانب معویه وقد سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه والله وسلم یَقْرَأُ بِطُوْلَی الطُّوْلَیَیْنِ وحال آنکه شنیدم من رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم را که قراءة میکردند در نماز مغرب بدراز ترین دو سوره دراز و لفظ طولی بضم طا و مهمله مونث اطول است وطولیین تثنیه طولی و در بعضی نسخ بطول بدون الف که بصورة یا است واقع شده است و در بعضی نسخ بالطول السورتین واقع است ومراد از دو سوره دراز بعضی ونسا گفته اند و بعضی انعام و اعراف تعیین نموده اند ومطابقه لاحدث با ترجمه ظاهر است **باب الجهر فی المغرب** این باب است در بیان حکم جهر بقراءة در نماز مغرب حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْهِ حدث کرد ما را عبد الله بن یوسف تینسی گفت خبر داد ما را امام مالک از ابن شهاب زهری از محمد بن جبیر بضم جیم و فتح با موحده بن مطعم بضم میم وکسر عین مهمله از پدر خود جبیر بن مطعم قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم قَرَأَ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ گفت جبیر بن مطعم رضی الله عنه که صحابی است شنیدم من رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم را که قراءة کردند در نماز مغرب سورة والطور را گفته است قسطلانی احتمال است تمام سوره را خوانده باشد یا بعض را و مطابقه لاحدث با ترجمه ظاهر است **باب الجهر فی العشاء** این باب است در بیان حکم جهر بقراءة در نماز عشا پس اگر کوئی تو که چرا مقدم کرده است ترجمه جهر را بر ترجمه قراءة در عشا و بر عکس جزی که کرده است در مغرب و آنجا در مغرب اولی است میگویم مقصود اعظم بیان احکام است نه ترتیب در ابواب و گفته صاحب نور جاری که ممکن است که لغو شود که

Marfat.com

که مقصود امام بخاری اینجا بیان کمیت وکیفیت قراءة است در نماز فجر وغیر او این هر دو امر معلوم میشوند از حدیث باب پس ظاهر شد که این باب در محل خود است زیرا که کمیت وکیفیت قراءة معلوم میشود بسماع وآن موقوف بر جهر است حدثنا ابو النعمان قال حدثنا معتمر عن ابیه عن بکر ابی رافع حدیث کرد مارا ابو النعمان وآن محمد بن فضل است گفت حدیث کرد مارا معتمر از پدر خود وآن سلیمان طرخان است از بکر بکسون کاف بن عبد الله المزنی از ابی رافع بفا وعین مهمله ونام او نفیع بضم نون وفتح فا وسکون یا مثناه تحتیه وبعین مهمله الصایغ بغین معجمه است قال صلیت مع ابی هریرة العتمة فقرأ اذا السماء انشقت فسجد فقلت له گفت ابو رافع که نماز خفتن با ابی هریره رضی الله عنه نماز عشا را پس خواند ابو هریره در آن سوره اذا السماء انشقت پس سجده تلاوت کرد پس رسیدم من او را از حکم آن سجده قال سجدت خلف ابی القاسم صلی الله علیه واله وسلم فلا ازال اسجد بها حتی القاه گفت ابو هریره سجده کردم من در پس رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم یعنی در اذا السماء انشقت پس همیشه سجده میکنم در آن سوره تا که ملاقات کنم آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم وبا خدا را وابی القاسم کنیت آنحضرت است وحتی القا کنایت از موت است صلی الله علیه واله وسلم لا یعنی مستمرم بر این سجده تلاوت در این سوره تا موت ودر بعضی نسخ سجدت بها است ودر بعضی نسخ فیها است ومطابقه احدث با ترجمه مفهوم میشود از قول ابی هریره سجدت خلف ابی القاسم زیرا که اگر جهر نمیکرد در نماز رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بقراءة خود در این نماز هرآینه سجده نمیکرد ابو هریره در پس آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم حدثنا ابو الولید حدثنا شعبة عن عدی حدیث کرد مارا ابو الولید وآن هشام بن عبد الملک طیالسی است گفت حدیث کرد مارا شعبة بن حجاج از عدی بن ثابت انصاری کوفی تابعی است قال سمعت البراء ان النبی

Marfat.com

صلی الله علیه وآله وسلم کان فی سفر فقرأ فی العشاء فی احدی الرکعتین
بالتین والزیتون کفت عدی شنیدم من براء بن عازب را کہ صحابی است حکیت
کہ بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم بودند در یک سفری پس خواندند در نماز
عشا در یکی از دو رکعت آن سورۃ والتین والزیتون را واز حدیث مفهوم میشود کہ
تعین در قرارۃ آن نیست بلکہ هر چه مقتضاء وقت باشد بخواند و مشائخ حنفیه میگویند
کہ در فجر شتا صد آیه بخواند و در فجر صیف چهل آیه و در خریف بنحاء یاشصت آیه
و در ظهر وعشا کم از فجر و در عصر مقدار بست آیه کذا فی العینی باب القراءۃ
فی العشاء بالسجدۃ این باب است در بیان حکم قرارۃ کردن در نماز عشا بسوره کہ در آن
سجده تلاوت است حدثنا مسدد قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا
التیمی عن بکر عن ابی رافع حدث کرد ما را ابن مسرهد کفت حدث کرد ما را یزید
بن زریع کفت حدث کرد ما را تیمی و آن سلیمان بن طرخان است و بکر بسکون کاف
بن عبد الله مزنی از ابی رافع و این کنیت نفیع صایغ است قال صلیت مع ابی هریرۃ
العتمة فقرأ اذا السماء انشقت فسجد کفت ابو رافع تابعی کہ خواندم من با ابی هریرۃ
رضی الله عنه نماز عشا را پس خواند ابو هریره در آن سوره اذا السماء انشقت را پس سجده
کرد در آن سوره سجده تلاوت فقلت ما هذه قال سجدت بها خلف ابی القاسم
صلی الله علیه وآله وسلم پس کفتم من چیست این سجده زاید بر سجدها نماز کفت
ابو هریره سجده کردم من آن سجده در پس رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم و در بعضی نسخ
سجدت فیها است یعنی در من نماز در وقت خواندن این سوره فلا ازال اسجد فیها حتی
ألقاه پس همیشه میکنم من در آن سوره تا انکه ملاقی شوم خدا را یا رسول خدا را بعد از
موت ومطابقه الحدیث بالترجمه ظاهر است باب القراءۃ فی العشاء این باب است
در بیان حکم قرارۃ در نماز عشا حدثنا خلاد بن یحیی قال حدثنا مسعر حدث کرد

مارا خلاد بن یحیی گفت حدیث کرد ما را مسعر بکسر میم وسکون سین مهمله بن کدام کوفی قال
حدثني عدي بن ثابت انه سمع البراء قال سمعت النبي صلى الله عليه
واله وسلم يقرأ في العشاء بالتين والزيتون که بدرستی آن عدی بن ثابت
شنید براء بن عازب را که میگفت شنیدم من رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم را
در الحالتی که میخواندند در نماز عشا سوره والتین والزیتون را وما سمعت احدا احسن
صوتا منه او قراءة ونشنیده ام من هیچ را نیک تر از روی آواز از انحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم یا از روی قراءة واین شک راویست گفته است قسطلانی وجز این نیست که مکرر
کرده است امام بخاری الحدیث را برای تضمن آن چیزرا که ترجمه کرده است برای آن وبرای
اختلاف بعضی رواة در ان وبرای زیادتی که درین روایت است از قول وی وما سمعت
احدا تا اخر ومطابقه الحدیث بالترجمه ظاهر است باب يطول في الاوليين ويحذف
في الاخريين این باب منونست یعنی این بابست که در ترجمه آن اینست که دراز کند
مصلی قراءة در دو رکعت اول نماز چهار گانی وترک کند قراءة را در دو اخران حدثنا سليمان
بن حرب قال حدثنا شعبة عن ابي عون حدیث کرد ما را سلیمان بن حرب گفت
حدیث کرد ما را شعبه بن حجاج از ابی عون بفتح عین مهمله وسکون واو ونون وان محمد بن عبد الله
ثقفی است ودر بعضی نسخ محمد بن عبد الله ثقفی هم مذکور است قال سمعت جابر بن سمرة
گفت ابو عون که شنیدم من جابر بن سمره را قال قال عمر لسعد قد شكوك في كل شئ حتى
الصلوة که گفت جابر بن سمره گفت عمر بن خطاب رضی الله عنه مر سعد بن وقاص را که امیر کوفه
از جانب عمر بن خطاب رضی الله عنه بحق شکایت کردند از تو اهل کوفه در هر چیزی تا که در نماز نیز شکایت
کردند ودر بعضی نسخ لقد بزیادتی لام است وحتی الصلوة بجر صلوة است وبعضی گفته اند که حتی جاره
بمعنی الی میباشد وانجا معنی الی درست نمیشود پس ان عاطفه است وجر الصلوة بعطف
بر کل شئ ودر بعضی نسخ حتی في الصلوة است باعاده في قال اما انا فامد في الاوليين واخذف

Marfat.com

فِي الْأُخْرَيَيْنِ گفت سعد بن ابی وقاص هرچنکه باشد پس من دراز میکنم قراءة را در دو رکعت اول در نماز چهار گانی و ترک میکنم قراءة را در دو رکعت آخر آن واو بضم میم است وَلَا أَلُوا مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم وکم نمیکنم من چیزی را که اقتدا کرده ام بانجناب از نماز رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم وَلَا أَلُوا بمد همزه وضم لام بمعنی لا اقصر است گفته است صاحب خیر جاری که ظاهر اینست که ما موصوله یا موصوفه است وکلمه من بیان آنست ای لا اقصر فی الصلوة التی اقتدیت بها رسول الله صلی الله علیه واله وسلم بل آتی الآن ایضاً کما اقتدیت فیما کان وقول عمر صدقت تصدیق باعتبار غلبه ظن است یعنی راست گفته تو در ظن من ومدلول کلام تو بوده است مظنون من قَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ظَنِّي بِكَ عمر بن خطاب رضی الله عنه راست گفتی تو همان است ظن بتو یا ظن بتو واین شک راوی است ومطابقه اینحدیث با ترجمه ظاهر است گفته است عینی اعاده کرده است اینحدیث را اینجا برای چهار وجه اختلاف اسناد و اختلاف عنعنه وسماع واختلاف ترجمه واختلاف در بعض کلمات متن حدیث

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ

این باب است در بیان حکم قراءة در نماز فجر وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَرَأَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم بِالطُّورِ وگفت ام سلمه بفتح لام رضی الله عنها که یکی از امهات المومنین است که خواندند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم سوره والطور را یعنی در نماز فجر گفته است عینی اسناد کرده است بخاری این تعلیق را در کتاب الحج بلفظ طفت وراء الناس وَالنَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم یصلی ویقرأ بالطور ونسبت دران لفظ بیان نماز فجر لیکن ظاهر میشود آن از روایت دیگر از طریق یحیی ولفظ ان ابنت اذا اقیمت الصبح فطوفی پس ازین جهت معلوم که در نماز فجر قراءة کردند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم بسوره والطور وصاحب خیر جاری گفته که ترجمه اینجا شارح حدیث است یعنی مراد بقراءة در حدیث قراءة در نماز فجر است مطلق حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ حدیث کرد ما را آدم بن ابی ایاس گفت حدیث کرد ما را شعبة بن حجاج گفت حدیث کرد ما را سیار بفتح سین مهمله وتشدید یاء مثناة تحته

Marfat.com

بن سلامه تخفیف لام وکنیت وی ابو النهال است و در بعضی نسخ هو ابو النهال ثابت است
و آن تابعی است قال دخلت انا وابی علی ابی برزة الاسلمی فسألناه عن وقت الصلوات
گفت سیار بن سلامه داخل شدم من و پدر من بر ابی برزه اسلمی بفتح بار موحده و آن فضلة بن
عبیده اسلمی است پس پرسیدیم ما آن ابی برزه را از وقت نماز ها فرض و در بعضی نسخ عن
وقت الصلوة بافراد است فقال کان النبی صلی الله علیه واله وسلم یصلی الظهر
حین تزول الشمس پس گفت ابو برزه که بود پدر رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که
میخواندند نماز ظهر را وقتی که زایل میشد آفتاب و مایل میگردید بسوی مغرب والعصر ویرجع
الرجل الی اقصی المدینة والشمس حیة و میخواندند نماز عصر را و حال انکه وقت چنان
می بود که اگر شخصی از وسط مدینه رجوع میکرد بسوی نهایت عمارات مدینه میرسیدان را و حال
انکه آفتاب بحال خود باقی می بود از نور و حرارت و رنگ ونسیت ما قال فی المغرب و فراموش
کردم من چیزی را که گفت ابو برزة در بیان وقت نماز مغرب ولا یبالی بتاخیر العشاء
الی ثلث اللیل و باک نمیداشتند بتاخیر کردن در نماز عشا تا سیوم حصه شب ولا یحب
النوم قبلها ولا التحدیث بعدها و دوست نمیداشتند خواب را پیش از نماز عشا و دوست
نمیداشتند سخن دنیا را بی ضرورة بعد از ان نماز ویصلی الصبح فینصرف الرجل فیعرف
جلیسه و میخواندند نماز فجر را در وقتی که بعد از نماز خواندن باز میگردید مرد و رجوع میکرد بسوی مردم
پس میشناخت همنشین خود را در ان وقت بسبب روشنی وکان یقرأ فی الرکعتین
او احدیهما ما بین الستین الی المائة و بود آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم که قرارة
میکردند در دو رکعت نماز فجر یا یک رکعت از ان دو ما بین شصت آیه تا صد آیه و این
شک از راوی است که ان سیار بن سلامه است یعنی از شصت آیه زیاده میخواندند و منتهی
میشد ان اصل بازیادتی در بعضی اوقات تا صد آیه و در بعضی اوقات تا بصد نمیرسید
بلکه تا نود یا هشتاد یا هفتاد یا کم زیاده ازین میرسید و مطابقه این حدیث با ترجمه در قول وکان

یقرأ فی الرکعتین ست حدثنا مسدد قال حدثنا اسمعیل بن ابراهیم قال
اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی عطاء حدیث کرد مارا مسدد بن مسرهد گفت حدیث کرد
مارا اسمعیل بن ابراهیم بن علیه گفت خبر داد مارا ابن جریج و آن عبد الملک ست گفت خبر داد
مرا عطا بن ابی رباح که تابعی ست انه سمع ابا هریرة یقول فی کل صلوة یقرأ فما
اسمعنا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اسمعناکم که بدرستی ان عطا ابن ابی رباح
رباح شنید ابا هریرة رضی الله عنه را که میگفت در هر نمازی که قرارة کرده میشود بطریق فرضیت
برابر ست که نماز جهری باشد یا سری ما پس در نمازی که شنوانید مارا رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم قرارة را می شنوانیم ما شمارا در ان نماز قرارة را و یقرأ صیغه مضارع مجهول ست مسند
بسوی قران و در بعضی نسخ نقرأ بصیغه متکلم مع الغیر از مضارع معلوم ست وما اخفی عنا
اخفینا عنکم و در نمازی که پنهان کردند انحضرت صلی الله علیه واله وسلم قرارة را
از ما پنهان میکنیم در ان نماز ما قرارة را از شما وان لم تزد علی ام القران اجزأته وان زدت
فهو خیر و اگر زیادة نکنی قرارة را بر سورة فاتحه کفایت میکند قرارة همان قدر و اگر زیاده کنی
تو قرارة بر سورة فاتحه پس آن بهتر ست یعنی تمامیت نماز بقرارة سورة فاتحه ست و زیاده
بر ین برای تکمیل ست کفه ست عینی که نامیده شد سورة ام القران برای اشتمال آن بر تمامی معانی
قران یا برای انکه اول قرانست خانجه نامیده شده ست مکه ام القری زیرا که آن اول زمین ست
واصل انست واز بحدث استفاده کرده میشود فرضیت قرارة در هر نماز و در بن رد ست
بر کسی که انکار کرده ست فرضیت قرارة را مطلقا و بر کسی که انکار کرده ست فرضیت آن را در ظهر
وعصر و نزد حنفیه نیست فرض مگر مطلق قرارة برای قول حق تعالی فاقرأوا ما تیسر من القران
و مقید کردن آن بفاتحه زیاده ست بر مطلق نص و آن جایز نیست و مطابقه لحدیث باترجمه
مفهوم میشود از قول وی فی کل صلوة یقرأ زیرا که ترجمه در باب القرارة فی الجهر ست وان داخل است
در قول وی کل صلوة باب الجهر بقراءة صلوة الفجر این باب ست در بیان حکم جهر بقرارة

Marfat.com

در نماز فجر و در بعضی نسخ صبح واقع است بجای فجر وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ
وَالنَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم يُصَلِّي وَيَقْرَأُ بِالطُّورِ وگفت ام سلمه رضی الله عنها
طواف کردم من کعبه را در پس مردم وحال انکه رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم نماز میکردند
و قرارة میکردند دران سوره والطور یعنی در نماز فجر سوره والطور را خواندند و تخصیص قرارة
در نماز فجر از روایت دیگر این حدیث معلوم شده خانچه در باب سابق مذکور شد حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ
قَالَ حدثنا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حدیث
کرد مارا مسدد بن مسرهد گفت حدیث کرد مارا ابو عوانه ونام او وضاح است از ابی بشر بکسر
با موحده وسکون شین معجمه و در بعضی نسخ هو جعفر بن ابی وحشیه است ونام او اياس است
از سعید بن جبیر صحابی از عبد الله بن عباس صحابی و در بعضی نسخ عبد الله هم مذکور است قَالَ
انْطَلَقَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ
عُكَاظٍ گفت عبد الله بن عباس رضی الله عنه که روان شدند رسول خدا صلی الله علیه واله
وسلم بسوی بازاری که مسمی بعکاظ است در قسطلانی گفته که این واقعه پیش از هجرة سه سال بود
وعکاظ بضم عین مهمله وتخفیف کاف آخر آن ظاء معجمه بصرف وعدم صرف خوانند وآن بازار عرب
در ناحیه مکه وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وحال انکه واقع کرده شده
مانع وحایل درمیان شیاطین و درمیان خبر اسمان وحیل بر صیغه ماضی مجهول است مسند بسوی
مصدر که حیلولة است یا بسوی ظرف که بین الشیاطین است وشیاطین جمع شیطان است
لغت است عینی که علامه زمخشری میگوید که گردانیده است سیبویه نون شیطان را در یک
موضع از کتاب خود اصلی و در موضع دیگر زائده واشتقاق این بر تقدیر اول از شیط است
بمعنی بعد برای بعد وی از صلاح بر تقدیر ثانی از شاط وقتی که باطل کرد واز اسماء شیطان باطل است
صاحب خیر جاری گفته که امام حرمین در رسائل خود گفته که بسیاری از فلاسفه وجمهور قدریه ونجار
زنادقه انکار کرده اند شیاطین وجن را اصلا ونزدیک بهمن است جزی که گفته است ابو القاسم

صفار در شرح ارشاد و تحقیق دلالت کرده است نصوص کتاب و سنت بر اثبات اوشان
وگفته ابو بکر باقلانی و بسیاری از قدریه میگویند پیش از زمن در زمان سابق بوده اند والحال
موجود نیستند و بعد ازان میکوند که الحال نیز موجودند و دیده نمیشوند برای اجسام اوشان
ونفوذ سعاع دران و اختلاف کرده اند که جنیان از اولاد ابلیس اند یا نه بلکه از اولاد ابو الجان اند
و آن غیر شیاطین اند بعضی از ایشان مومن اند و بعضی کافر و ایشان می میرند و شیاطین
اولاد ابلیس اند و اوشان همراه پدر خود خواهند مرد روز قیامت و نیز اختلاف کرده اند در
مآل پس کسی که گفته است که جنیان از اولاد ابو الجان اند میگوید که داخل خواهند شد در بهشت
بایمان خود و بعضی گفته اند که داخل نخواهند شد در بهشت بلکه در دوزخ داخل خواهند شد و نیست
ایشانرا مکر دوزخ و بعضی گفته اند که گفته خواهد شد ایشان را کونوا ترابا مثل بهایم و این ارجح است
و مرابی حنیفه را دو قول است یکی همین و دوم تردد و بعضی گفته اند که معاقب خواهند شد و ثواب
خواهند شد باحسان مثل آدمیان و بسوی همین کرده است امام مالک و شافعی و ابن ابی لیلی
برای قول حق تعالی فلکل درجات مما عملوا ایکذا فی العینی وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ و در سماء
شد بر اوشان شعلهای آتش مثل ستاره روشن و شهب انهم باجمع شهاب است و آن شعله
نار است و در لفظ علی بجای الی ایماست بسوی تسلیط یعنی فرستاده شده است بسوی اوشان
شعلهای آتش مسلط کرده شده بر اوشان گفته است اختلاف است در آنکه رمی بشهب پیش از
مبعوث شدن آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بود یا نه بعضی گفته اند که پیش ازان بود و شهب
برای قول حق تعالی اِنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا اِلَى قَوْلِهٖ رَصَدًا
و بعضی گفته اند که آسمان محروس بود پیش از مبعوث آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم لیکن وقوع
شهب نمیشد مگر نزد حدوث امر عظیم از نزول عذاب و یا ارسال رسل و بعضی گفته اند که پیش
ازان مرمی بودند لیکن برجم شیاطین و احراق اوشان نبوده است مگر بعد نبوت آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم گفته است ابن عباس رضی الله عنه محجوب نبوده اند شیاطین از آسمانها پس هرگاه

Marfat.com

... ولد حضرت عیسی صلوات الله وسلامه علی نبینا وعلیه ممنوع شدند از آسمان بالا و هرگاه
... شدند از حضرت صلی الله علیه وآله وسلم ممنوع شدند از همه آسمانها فَرَجَعَتِ الشَّیَاطِینُ
إِلَی قَوْمِهِمْ قَالُوا مَا لَکُمْ پس باز گشتند شیاطین که قصد کرده بودند رفتن بسوی آسمان
عادت خود برای استراق سمع بسوی قوم خود پس گفتند آن قوم اوشان را چیست مر شمارا یعنی
چه شد شمارا که خبر آسمان نیاوردید امروز مثل هر روز وهمیشه شیاطین خبر آسمانها بشر کاهنان می
آوردند وحرا د بقوم شیاطین همین کاهنان اند وکاهن ساحریست که دعوی میکند برای خود علم
غیب را وحرد از و احوال میپرسند واو اخبار غیب میگوید واضلال حرد میکوید وشیاطین اخبار
اسمانها باو میرسانند تا اعتقاد حرد باو محکم کرده واز دین حق برگردند واو را نام الغیب دانند
معروف بالسنه منها قَالُوا حِیلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَیْنَا الشُّهُبُ کفت شیاطین
انداخته شده است مانعی در میان ما و در میان خبر آسمان وفرستاده شده است بر ما شهابها آتشین
روشن مثل ستارگان و در بعضی نسخ قد جعل است. قَالُوا مَا حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ
إِلَّا شَیْءٌ حَدَثَ کفتند آن قوم اوشان را حایل نشده است هیچ مانعی و واقع نشده است در میان
شما و در میان خبر آسمان حایلی مگر چیزی که الحال پیدا شده است در زمین فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ
وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ پس سیر کنید در تمام
زمین پس ببینید که چیست این چیزی که مانع شده است در میان شما و در میان خبر آسمان و مشارق الارض
و مغاربها کنایت است از تمامی زمین ونصب آن بنازع فعل است صاحب خبر جاری کفته کویا که اوشان
فهمیدند که حیلولة مذکوره دلیل است بر سخنی اوشان در حرکت صاعده و دور شدن تسلط اوشان
باغوا از انسان پس مضطرب شدند و متردد کشتند و سیر کردند در مشارق و مغارب زمین
بامید ای سعی کنند فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
علیه وآله وسلم وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ
صَلَاةَ الْفَجْرِ پس میل کردند و رجوع نمودند شیاطین که متوجه شده بودند جانب مکه معظمه

Marfat.com

بسوی رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم وحال انکہ انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم در موضع
نخلہ بودند دران حالتی کہ قاصد بودند انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم با اصحاب خود بسوی
بازار عکاظ وحال انکہ انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میخواندند باصحاب خود نماز فجر را وانہا
بکسر تا نام مکہ است ونامیدہ شدہ است بآن برای شدت حرارت ان زیرا کہ ان مشتق است از تہجم
بفتح تا ویا وان شدت حرارتست وتکلہ عمر مصرف است زیرا کہ علم موضعی است مشہور انجا وعکاظ
حال است وضمیر جمع راجع بسوی انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم واصحابست وعکاظ ظرف
وعدم صرف نام بازاری است دران کہ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هٰذَا وَاللّٰهِ
الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ پس ہر گاہ شنیدند قران را گوش نہادند برای
شنیدن ان ولبقصد شنیدند آن را پس گفتند بایکدیگر ہمان است قسم خدا انچیزی کہ مانع
وحایل شد درمیان شما ودرمیان خبر آسمان گفتہ است کہ مانعی فوق درمیان سماع واستماع
اینست کہ باب افتعال جارست در وی از تصرف پس استماع سماع بقصد است واصغا
بسوی وی وسماع عام است ازان فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ پس رجوع کردند
از انجا وقتی کہ رجوع کردند بسوی قوم خود فہنالک ظرف مکانست وعامل دران رجعوا است وقالوا
يٰقَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا
احدا پس گفتند ان شیاطین مر قوم خود را ای قوم ما در حقیقت ما شنیدیم قرانی عجبی را کہ
مباین است مر تمامی کتب را در حسن نظم وصحت معانی آن عجبا مصدریست وصف کردہ
شدہ بآن برای مبالغہ کہ ہدایت میکند ومیخواند بسوی صواب پس ایمان آوردیم ما بآن
ونمیکنیم ہرگز بپروردگار خود شریک را فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ پس نازل کرد اللہ تعالے
بر نبی خود صلی اللہ علیہ والہ وسلم بگو ای محمد وحی کردہ شدہ است بسوی من وہمزاین نسبت
کہ وحی کردہ شد بسوی انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم قول الجن ومطابقہ است حدیث ما ترجمہ

Marfat.com

ظاهرست در قول وی وهو یصلی باصحابه صلوة الفجر فلما سمعوا القرآن فاستعوا له حدثنا
مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
حدیث کرد مارا مسدد ابن مسرهد گفت حدث کرد مارا اسمعیل بن علیه گفت حدث
کرد مارا ایوب سجستانی از عکرمه معتق عبدالله بن عباس از عبدالله بن عباس رضی الله
عنهم که صحابی ست قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله وسلم فِيمَا أُمِرَ وَسَكَتَ فِيمَا
أُمِرَ گفت عبدالله بن عباس رضی الله عنهما که جهر کردند بقراءة رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم در نمازی که امر کرد الله تعالی بجهر دران نماز واسرار کردند بقراءة در نمازی که امر کرد
الله تعالی باسرار دران نماز گفته ست قسطلانی امر د. هر دو جا بفتح همزه ست وامر الله تعالی
گفته نشود که معنی سکوت ترک قراءة ست زیراکه رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم امام
بوده اند پس ناچار ست از قراءة بجهر یا باسرار وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ
الله صلی الله علیه واله وسلم أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ونست بروردکار تو فراموش کننده
واحکامی راکه نازل نکرده ست در بیان افعال صلوة قران راکه خوانده شود وسبر ده ست
امر مجمل خود را بسوی نبی خود پس امر کرد اول بقول خود فاقرأوا ما تیسر من القرآن وگفته ست
الله تعالی نیز لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة یعنی هر آینه تحقیق هست مر شمارا در
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم اقتدائی نیک وحال انکه آن رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم جهر کردند در بعضی نمازها واسرار کردند در بعضی دیگر پس ظاهر شد حال همه نمازها
کذا فی القسطلانی ومطابقه لبعض ترجمه ظاهرست بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ
فِي رَكْعَةٍ این باب ست در بیان حکم جمع کردن درمیان دو سورة در یک رکعت، وَالْقِرَاءَةِ
بِالْخَوَاتِيمِ وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ وحکم قراءة کردن باواخر سورة وقراءة
کردن بسورتی که پیش ازان سورتی ست که در اول رکعت خوانده ست وقراءة کردن اول
سورة را در رکعت دوم یا عام در یک رکعت باشد یا در دو رکعت وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ

Marfat.com

بن السائب قرأ النبي صلى الله عليه واله وسلم المؤمنون في الصبح حتى اذا
جاء ذكر موسى وهارون او ذكر عيسى اخذته سعلة فركع ونقل كرده ميشود
از عبد الله بن السايب بسين مهمله والف وتحتيه رضي الله عنه كه صحابيست مخزومي
قاري مكه كرفته اند از و قراءة را اهل مكه وجمهور ان كه كفت وي كه خواند رسول خدا
صلى الله عليه واله وسلم سورة قد افلح المومنون را در نماز فجر تا كه آمد ذكر موسى وهارون
يا ذكر عيسى كرفت الخضرت صلى الله عليه واله وسلم سرفه پس ركوع كرد و المومنون
بواو برحكايت است وذكر موسى وهارون يعني قول حق تعالى ثم ارسلنا موسى واخاه
هارون وذكر عيسى قول حق تعالى است وجعلنا ابن مريم وامه ايةً والفظ ذكر مرفوع است
بنابر فاعليت جار واكر جار مسند بسوى الخضرت صلى الله عليه واله وسلم يا باشد منصوب
باشد بنا بر مفعولية وسعلة بفتح سين است وضم ان نيز آمده وحذا بقه ابن تعليق بجز رجهارم است
از ترجمه ان قول ويست باول سوره وقرأ عمر في الركعة الاولى بمائة وعشرين اية
من البقرة وفي الثانية بسورة من المثاني وخواند عمر بن خطاب رضي الله عنه در ركعت
اولى از نماز فجر صد وبست آيه از اول سورة بقره ودر ركعت دوم يكسورتى از سور مثانى كه است
كرمانى مثانى آن سوراست كه كم از اينه است بعضى كفته اند كه باز ده سورة اند ومثانى مبست سورة
وكفته اند اهل لغت كه نا ميده شده اند اين سور بمثانى زيرا كه انها مثنى كرده اند مسين را يعنى آمده اند
بعد از انها وصاحب خبر جارى كفته كه مثانى ما عدا سبع طوال است يا آن سورتى است كه بصد
اية رسيده است يا كم از انست ومثانين مبادى است ومتصل بان مثانى وبعد آن مفصل كفته است
عيني ظاهر نيست مطابقه اين تعليق ببيچ جزئى از اجزاء ترجمه مكر وقتى كه ملاحظه كرده شود بسوى
لفظ ديكر اين تعليق كه دران في الركعة الاولى وفي الركعة الثانية نيست پس احتمال است
كه قراءة صد وبست اية از بقره وسورة از مثانى در ركعت اولى باشد پس ظاهر ميشود مطابقه
اين بجزء اول از ترجمه زيرا كه بجمع بين السورتين عام مراد است كاملتين وغير كاملتين لكن والله

Marfat.com

میکند بر تطویل قراءة در رکعت اولی از فجر بر رکعت ثانیه وَقَرَأَ الْأَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْأُولَى
وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوسُفَ أَوْ يُونُسَ وخوانده است احنف و قراءة کرده است بسوره کهف
در رکعت اولی و در رکعت بسوره یوسف یا بسوره یونس واین شک راویست یعنی سوره کهف
که موخر است از یوسف ویونس در رکعت اول خواند وسوره یوسف یا یونس که مقدم است
از سوره کهف در رکعت دوم خواند احنف بفتح همزه وسکون حاء مهمله وفتح نون وبفا ابن
قیس بن معدیکرب کندی صحابی است رضی الله عنه وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ الصُّبْحَ بِهِمَا
وذکر کرد احنف رضی الله عنه که بدرستی ان احنف خواند باقتدا بعمر بن خطاب رضی الله عنه
نماز فجر رابآن دو سوره یعنی عمر رضی الله عنه قراءة کرده بود در نماز فجر بسوره کهف در رکعت
اول وبیکی ازان دو سوره در رکعت دوم ومطابقة این تعلیق بجز سیوم است از ترجمه وان قول
ویست بسوره قبل سورة وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِأَرْبَعِينَ آيَةً مِنَ الْأَنْفَالِ وَفِي الثَّانِيَةِ
بِسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ وخواند عبد الله بن مسعود رضی الله عنه که صحابی است چهل آیة را از
سوره انفال یعنی در رکعت اول و در رکعت دوم یک سورتی را از مفصل گفته است عینی مطابقة
این تعلیق بجز چهارم است از ترجمه وان قول ویست باول سورة زیرا که روایت کرده است
این را سعید بن منصور بلفظ فافتتح الانفال وافتتاح نمیباشد مگر باول وَقَالَ قَتَادَةُ فِيمَنْ
يَقْرَأُ بِسُورَةٍ وَاحِدَةٍ فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ يُرَدِّدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ كُلُّ كِتَابِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وگفت قتاده رضی الله عنه که صحابی است در حق کسی که قراءة میکند یک سوره
در دو رکعت یا مکرر میکند یک سوره را در دو رکعت همه کتاب خداست عز وجل پس بر
هر طریقی که خوانده شود نیست گناهست در ان گفته است عینی قول قتادة مطابق نیست هیچ
جزئی را از اجزاء ترجمه پس گویا که بخاری آورده است این را از جهة تنبیه کردن بر جواز هر چه
ذکر کرده است از اجزاء اربعه ترجمه وغیر ان وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ كَانَ
رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ وگفته است عبید الله بضم عین مهمله ترصغیر ابن عمر

Marfat.com

بن شخص بن عاصم بن عمر بن خطاب رضی الله عنهم از ثابت بنانی از انس رضی الله عنه که بوده است
بکمر دی از انصار و آن کلثوم بضم کاف بن هدم بکسر ها وسکون دال، مرحله و نزول کرده بود در بروی
انحضرت صلی الله علیه وسلم در اول آمدن خود در مدینه طیبه که امامت میکرد آن انصار را
در مسجد قبا فکان کلما افتتح سورة یقرأ بها لهم فی الصلوة مما یقرأ به افتتح بقل
هو الله احد له حتی یفرغ منها ثم یقرأ بسورة اخری معها پس بود امر دی
بکلثوم هر وقت که میخواست که شروع سورتی را که قرارة میکرد بان سورة برای اوشان در نماز از ان
نمازی که جهر کرده میشود بقرارة در ان شروع میکرد بقرارة قل هو الله احد تا که فارغ میشد از قرارة
آن پس قرارة میکرد بسورة دیگر با قرارة آن سوره. قل هو الله وکان یصنع ذلک فی کل رکعة
بود امر دی که میکرد همان کار را در هر رکعت فکلمه اصحابه وقالوا انک تفتتح بهذه السورة
ثم لا تری انها تجزئک حتی تقرأ بأخری پس کلام کردند با او اصحاب او گفتند که بدرستی تو
شروع میکنی بان سوره یعنی سورة قل هو الله احد پس استفاده نمیکنی این را که بدرستی قرارة آن
سوره کفایت کند ترا تا که قرارة میکنی بسوره دیگر وتجزئک بضم حرف مضارعت از اجزا ورود
کرده شده است بفتح آن از جزی ومعنی هر دو یکی است فاما ان تقرأ بها واما ان تدعها
وتقرأ بأخری پس یا اینست که قرارة میکنی بان سوره اخلاص فقط ویا میگذاری آن سوره را وقرارة
میکنی بسوره دیگر فقط سوای آن فقال ما انا بتارکها ان احببتم ان اؤمکم بذلک
فعلت پس گفت امر دنیستم من ترک کننده قرارة آن سوره اخلاص باسوره دیگر اگر دوست
میدارید که امامت کنم شمارا بان میکنم وان کرهتم ترکتکم واگر مکروه میدارید شما امامت
مرا بان قرارة میگذارم شمارا وامامت شمارا نخواهم کرد وکانوا یرون انه من افضلهم و
بودند امر دم که اعتقاد میکردند که بدرستی آمر دار بهترین اینها نست وکرهوا ان یؤمهم
غیره ومکروه داشتند این را که امامت کند اوشان را غیر وی فلما اتاهم النبی صلی الله
علیه وآله وسلم اخبروه الخبر پس هر گاه که آمدند پیش اوشان رسول خدا صلی الله

Marfat.com

علیہ والہ وسلم خبر دادند ان انصار الحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم را ان خبر یعنی قرارہ کردن انمرد
سورہ اخلاص را یا سورہ دیگر در ہر رکعت از نماز فرض فقال یا فلان ما یمنعک ان تفعل ما
یأمرک بہ اصحابک پس فرمودند الحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم انمرد را ای فلان چہ چیز
منع میکند ترا از انکہ بکنی تو چیزی را کہ فرمایند ترا یاران اصحاب تو وما یحملک علی لزوم ہذہ السورۃ
فی کل رکعۃ وچہ چیز باعث میشود ترا بر لازم گرفتن این سورہ در ہر رکعت قال انی احبہا
قال حبک ایاہا ادخلک الجنۃ گفت انمرد دوست میدارم من انسورہ را فرمودند ان
حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم دوست داشتن تو آن سورہ اخلاص را داخل خواہد کرد
ترا در بہشت وتعبیر کردن از مستقبل بصیغہ ماضی برای تحقق وقوع مستقبل است
وجہ این نیست کہ این جواب از سوال دوم ہست نہ از اول زیرا کہ حب سورۃ اخلاص مانع
از قراءۃ ہمان سورہ فقط واوشان اختیار داده بودند اورا در میان قرارۃ سورۃ اخلاص
فقط در یک رکعت یا سورہ دیگر فقط دران وحب آن باعث میشود در التزام آن نہ
بر انضمام آن با سورہ دیگر ومطابقہ ایجذبت با جزء اول از ترجمہ ہست وان قول وبست للجمع
بین السورتین و در بعض حدیث دلیل ہست بر جواز جمع بین السورتین در یک رکعت ولبسوی ہمین
رفتہ ہست سعید بن جبیر وعطا بن رباح وعلقمہ وابراہیم نخعی وسفیان ثوری وابو حنیفہ ومالک
وشافعی واحمد در یک روایت کردہ شدہ ہست از عثمان وحذیفہ وابن عمر وتمیم داری رضی اللہ
عنہم وبعضی میگویند کہ جایز نیست کہ زیادہ کند در یک رکعت بر یک سورہ با فاتحہ حدثنا
آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا عمرو بن مرۃ حدیث کرد مارا آدم بن ابی ایاس
گفت حدیث کرد مارا شعبہ بن حجاج گفت حدیث کرد مارا عمرو بن مرہ بضم میم ونشدید
راء مہملہ در بعضی نسخ عن عمرو بن مرہ ہست قال سمعت ابا وائل قال جاء رجل الی ابن
مسعود گفت شنیدم من ابا وایل ہمزہ را وان شقیق بن سلمہ ہست کہ گفت آمد یک مرد پیش
وان نہیک بفتح نون وکسر ہا ابن سنان ہست بکسر سین مہملہ بسوی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

Marfat.com

عنه که صحابی است فَقَالَ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ
پس گفت خواندم من مفصل را دران سبع اخیر قران است امشب در یک رکعت پس
گفت عبد الله بن مسعود شتابی کردنست مثل شتابی کردن در خواندن شعر و هذا بفتح
ها و تشدید ذال معجمه بمعنی اسراع است در قراءة و منصوب است بفعل مقدر که آن تهذ است
و معنی آن اینست که آن مرد هرگاه خبر داد عبد الله بن مسعود را بکثرة قراءة خود گفت اورا
ابن مسعود تَهُذُّهُ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ یعنی میخوانی تو قران را مثل خواندن شاعران شعر را
گفته است صاحب خبر جاری که درین قول انکاریست از ابن مسعود بر ترک ترتیل در خواندن
قران و عدم تدبر در معانی آن لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله
وسلم يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ
هر آینه تحقیق می شناسم من آن سوتها را که مشابه و مناسب یکدیگر اند در مقدار همچو سورتها که
بود در رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که مقارنت میکردند درمیان آنها پس ذکر کرد ابن
مسعود بیست سوره را از مفصل دو سوره را در هر یک رکعت یعنی دو دو سوره ازان بیست سورة
در یک یک رکعت آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم میخواندند وَيَقْرُنُ بفتح یا و سکون قاف و ضم
را مهمله و کسر آن معاکفه است صاحب خیر جاری ان بیست سوره بر ترتیب ابن مسعود مرتب است
و آن مخالفست بترتیب عثمان رضی الله عنه و استدلال کرده شده است باین بر انکه ترتیب
اجتهادیست از صحابه رضی الله عنهم و اقران درمیان دو سوره خواندن آن دو سوره است در یک
رکعت چنانچه خواندن سوره الرحمن و سوره والنجم در یک و سوره اقترب و سوره الحاقة در یک رکعت
و سوره والذاریات و سوره والطور در یک رکعت و سورة واقعه و سوره نون در یک رکعت و سوره
سال سائل و سوره والنازعات در یک رکعت و سوره عبس و سوره ویل للمطففین در یک رکعة
و سورة مدثر و سوره مزمل در یک رکعت و سوره هل اتی و سوره لا اقسم در یک رکعت و سوره عم و سوره
المرسلات در یک رکعت و سوره اذا الشمس کورت و سوره الدخان در یک رکعت و مطابقه

Marfat.com

ایحدیث ما ترجمه در جزو اول است از ان وان جمع بین السورتین است **باب یقرأ**
فی الأخریین بفاتحة الکتاب ان باب تنوین است یعنی این باب است که ترجمه آن اینست
که میخواند مصلی در دو رکعت اخیره چهارگانی و قرارة کند در ان بسوره فاتحة الکتاب **حدثنا موسی**
بن اسمعیل قال همام عن یحیی عن عبد الله بن ابی قتادة عن ابیه حدیث کرد ما را
موسی بن اسمعیل گفت حدیث کرد ما را همام وان ابن یحیی است بن کثیر از عبد الله بن ابی قتادة
از پدر خود ابی قتاده صحابی رضی الله **ان النبی صلی الله علیه واله وسلم کان یقرأ**
فی الظهر فی الأولیین بأم الکتاب وسورتین که پیغمبر خدا صلی الله علیه
واله وسلم بودند که قرارة میکردند در نماز ظهر در دو رکعت اول بسورة فاتحه و دو سورة دیگر
یعنی در هر رکعت سورة فاتحه و یک سورة میخواندند **وفی الرکعتین الأخریین بأم الکتاب**
ویسمعنا الآیة و در دو رکعت دیگر قرارة میکردند بسورة فاتحه و می شنوانیدند ما را ایتی را
از قرارة خود ویسمعنا بضم یا مشاة تحتیه از اسماع است **ویطول فی الرکعة الأولی مما یطیل**
فی الرکعة الثانیة وهکذا فی العصر وهکذا فی الصبح و دراز میکردند قرارة را در رکعت اولی
آن مقدار که دراز نمیکردند قرارة را در رکعت دوم و همچنین میکردند در نماز فجر عصر و همچنین میکردند
در نماز فجر یعنی دراز میساختند رکعت اولی را از رکعت ثانیه **ویطول** بضم یا مشاة تحتیه و فتح طاء
مهمله و تشدید واو مکسوره از تطویل **ولا یطیل** بضم یا مشاة تحتیه و کسر طاء مهمله وسکون یا مشاة تحتیه
از اطالة و در بعضی نسخ مالا یطیل بسقوط من و مطابقه ایحدیث با ترجمه در قول وبست وفی
الرکعتین الاخریین بام الکتاب **باب من خافت القراءة فی الظهر والعصر** این
باب در بیان کسی است پس خوانده است قران را در نماز ظهر و نماز عصر و در بعضی نسخ بزیادتی
لفظ صلوة است در هر دو **حدثنا قتیبة قال حدثنا جریر عن الأعمش عن عمارة**
بن عمیر عن ابی معمر حدیث کرد ما را قتیبه بصیغه تصغیر ابن سعید گفت حدیث کرد ما را جریر
وان ابن عبد الحمید است از اعمش سلیمان بن مهران از عمارة بن عمیر بضم عین مهمله در هر دو از ابی

Marfat.com

معمر بفتح هر دو میم وسکون عین مهمله میان آن وان عبد الله بن سخبره است قُلتُ لِخَبَّابٍ اَکَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ علیه واله وسلم یَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ که گفتم
من مر خباب بن ارت را ایا بود اند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که قراءة میکردند در
نماز ظهر ونماز عصر گفت خباب آری قراءة میکردند دران هر دو نماز و در بعضی نسخ قلنا است
بجای قلت قُلنَا مِنْ اَیْنَ عَلِمْتَ قَالَ مِنْ اِضْطِرَابِ لِحْیَتِهِ گفتیم ما از کجا دانستی تو قراءة
الخضرت صلی الله علیه واله وسلم را گفت بحرکت لحیه شریف الخضرت صلی الله علیه واله وسلم
ومطابقه اینحدیث باترجمه ظاهر است وآن قراءة الخضرت صلی الله علیه واله وسلم است در نماز
ظهر وعصر باب اِذَا اَسْمَعَ الْاِمَامُ الْآیَةَ این بابست که ترجمه آن اینست که اگر بشنواند
امام یک آیة مقتدیانرا در نماز سری ضرر نمیکند اسرار را آن جهر واسماع و در بعضی نسخ سمع از
تسمیع است بجای اسمع حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی یَحْیَی
بْنُ اَبِی کَثِیرٍ قَالَ حَدَّثَنِی عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِی قَتَادَةَ عَنْ اَبِیهِ حدث کردمارا محمد بن یوسف
قربانی گفت حدیث کردمارا اوزاعی وآن عبد الرحمن بن عمرو است و در بعضی نسخ حدثنی الاوزاعی
بافزادست گفت حدیث کردمرا یحیی بن ابی کثیر گفت حدیث کردمرا عبد الله بن ابی قتادة و در
بعضی نسخ عن عبد الله بن ابی قتادة است از پدر خود ابی قتادة اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه واله
وسلم کَانَ یَقْرَأُ بِاُمِّ الْکِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُولَیَیْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ
وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بودند که قراءة میکردند بسورة
فاتحه ویک سورتی دیگر باآن سورة فاتحه در دو رکعت اول از نماز ظهر ونماز عصر یعنی در هر یک
رکعت از دو رکعت اول از نماز ظهر ونماز عصر سوره فاتحه بایک سوره دیگر میخواندند وَیُسْمِعُنَا
الْاٰیَةَ اَحْیَانًا وَکَانَ یُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَةِ الْاُولٰی وَمی شنوانیدند مارا یک آیة را گاه گاه وبودند
که دراز میکردند قراءة را در رکعت اولی ویطوّل از تطویل است ودر بعضی نسخ تطویل از اطالة است
ومطابقه اینحدیث باترجمه در قول ولیست ولیسمعنا الآیه احیانا یطوّل فی الرکعة الاولی آن است

Marfat.com

ترجمه آن است که دراز کند مصلی قرارة را در رکعت اولی در همه نمازها ابو نعیم حدثنا
هشام عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد الله ابن ابی قتادة عن ابیه حدیث کرد ما را
ابو نعیم و آن فضل بن دکین است گفت حدیث کرد ما را هشام و ستوانی از یحیی بن ابی کثیر
بنا مثلثه از عبد الله بن ابی قتاده از پدر خود ابی قتاده ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم
کان یطول فی الرکعة الاولی من صلوة الظهر که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه وآله
وسلم بودند که دراز میکردند قراءة را در رکعت اولی از نماز ظهر ویقصر فی الثانیة وکوتاه
میکردند قراءة را در رکعت دوم ویفعل ذلک فی صلوة الصبح ومیکردند آن درازی قراءة
در رکعت اول وکوتاهی را در رکعت دوم در نماز صبح ومطابقه الحدیث بالترجمه ظاهر است وآن قول
وبیست کان یطول فی الرکعة الاولی من صلوة الظهر باب جهر الامام والناس
بالتامین این باب است در بیان حکم جهر کردن امام ومردمان بامین گفتن وتامین بروزن تفعیل
از امن است وقتی که کسی میگوید آمین میگویند آمن فلان وآن اسم فعل است بمعنی استجب ونزد
جمیع قراء ودر جمیع روایات بمد همزه وتخفیف میم است مبنی بر فتح وتشدید میم خطاست در
مذاهب اربعه واختلاف کرده اند شافعیه در بطلان نماز بان بعضی گفته اند که این خطا مفسد
نماز است وبسوی همین اشارة کرده است صاحب هدایه که تشدید میم آمین خطا فاحش است
لکن ذکر نکرده است انچه فساد نماز بر اکه دران اختلاف است بقول ابی حنیفه مفسد است
وبقول صاحبین مفسد نیست زیرا که یافته میشود در قرآن مثل آن وان قول حق تعالی است
ولا آمین البیت الحرام وفتوی بر قول صاحبین است واکثر بران وقف کرده شود ساکن
گردانیده میشود نون آن واگر وصل کرده شود فتح داده شود انرا برای التقاء ساکنین وطلب کردن
تخفیف وبعضی گفته اند که معنی آن لیکن کذلک است وبعضی گفته اند که افعل است ونزد
بعضی لا تستجب رجاء نا است ونزد بعضی لا یقدر علی هذا غیرک وقال عطاء آمین دعاء وگفت
عطاء وآن ابن ابی رباح است آمین دعا است وابن قول عطا تقاضا میکند که بگوید آن را امام

و مقتدی زیراکه دعا کردن مشترک است میان هر دو و موید است همان را قول علما که اینست آمین ابن الزبیر ومن وراءه حتی ان للمسجد لجة امین گفت ابن زبیر وان عبدالله بن زبیر بن عوام است وامین گفت کسی که در پس اوست از مقتدیان تا انکه هر اینه مسجد را آوازها است بلند و در بعضی نسخ فی المسجد است بجای للمسجد وللجة بدو لام است یک لام ابتدائیه و دوم لام نفس کلمه وجیم مشدده بمعنی آوازها بلند منصوب است بنابر انکه اسم آن است و روایت کرده شده است لجلبة بجیم ولام و باء موحده بمعنی اصوات مختلطه و در بعضی نسخ لزجة واقع است بزاء معجمه و در بعضی نسخ براء مهمله است بدل از زاء معجمه و نسبت آوازها بسوی مجازی است از قبیل سال الوادی و مطابقه این اثر باترجمه ازین جهت است که هرگاه گفت عطا آمین دعا است و دعا مشترک است میان امام و مقتدی پس مؤکد آن را بچیزی که روایت کرد از عبدالله بن الزبیر وکان ابو هریرة ینادی الامام لا تفتنی بآمین و بود ابوهریره که ندا میکرد امام را که مگذار مرا باین حال که فوت شود از من آمین گفتن لفظ است قسطلانی و آن امام علاء بن حضرمی بوده است در بحرین نزد عبدالرزاق خانکه نزد عبدالرزاق ولا تفتنی بفتح تاء مثناه فوقیه اولی وضم فا وسکون تاء مثناه فوقیه ثانیه از فوات است و روایت کرده شده است لا تسبقنی از سبق یعنی سبقت مکن مرا بآمین گفتن و روایت کرده است بیهقی از حدیث ابی رافع که بدرستی بود ابوهریره که اذان میگفت برای مردان و مشغول میشد بافامت و تعدیل صفوف و مبادره میکرد مروان بسوی شروع در نماز پیش از فراغ ابی هریره پس شرط کرد ابوهریره بمردان که سبقت کنند بر ان ابی هریره بقول خود ولا الضالین یعنی ختم کند سوره فاتحه را وقتی که بداند که ابوهریره داخل شده است در نماز تا فوت نشود از و گفتن آمین حاصل اینست که از قول ابی هریره امام را مفهوم میشود جهر بتامین وان موضع ترجمه است و قال نافع کان ابن عمر لا یدعه ویحضهم ویکبث فی ذلک شیئا و گفته است نافع معتق عبدالله بن عمر که بود عبدالله بن عمر که ترک نمیکرد آمین را بعد از فاتحه وظاهر ازین آنست که جهر میکرد بآن امام می بود یا مقتدی همان است موضع ترجمه و نیز میکرد هر قوم خود را بر گفتن آن یعنی بجهر و شنیده ام من ازان عبدالله بن عمر در گفتن آمین ثوابی را و خبر ابا هنا

Marfat.com

تحتیه است و در بعضی نسخ بیار موحده است پس معنی چنین است که شنیده ام من از عبدالله بن عمر در آمین
گفتن حدیثی مرفوع را حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ سَعِیدِ بْنِ مُسَیِّبٍ وَاَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حدیث کرد ما را عبدالله بن یوسف
تنیسی گفت خبر داد ما را امام مالک از ابن شهاب زهری از سعید ابن مسیب و از ابی سلمه بن عبد
الرحمن اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم قَالَ
اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوا که بدرستی آن هر دو خبر دادند اِن ابن شهاب را از ابی هریره که بدرستی
رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم فرمودند که وقتی که آمین گوید امام پس امین گویید شما
فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَاْمِینُهُ تَاْمِینَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ زیرا که بدرستی کسیکه
که موافق شد ابین کفتن او امین کفتن ملایکه را مغفرت کرده میشود او را چیزی که پیش از ان کذشته
از کناهان وی وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم یَقُولُ اٰمِینَ
وکفته است ابن شهاب و بودند رسول خدا صلی الله و اله وسلم که میکفتند بعد تمام کردن
سورهٔ فاتحه آمین کفته است قسطلانی که بیان کرده است بان امام بخاری که مراد انحضرت صلی الله علیه
واله وسلم بقول خود اذا امن الامام فامنوا حقیقت تامین است نه انچیزی که تاویل کرده شده است
بان که ان لفظ استجب وغیر آن باشد و این اکرچه مرسل است لیکن قوة یافته است بفعل ابی هریره
صاحب خیر جاری کفته که این حدیث مفید است جهر بآمین را زیرا که قول حضرت صلی الله علیه
واله وسلم بی جهر شنیده نمیشود و بهمین موافق میشود ترجمه را و حنفیه کفته اند که اسرار کنند دران
زیرا که این دعا است و اصل دران اسرار است از برای قول خدا تعالی ادعوا ربکم تضرعا و خفیة یعنی
دعا کنید پیش پروردکار خود بطریق عجز و نیاز و پنهان و از برای انکه تفرقه در کیفیت قرارة کلام الله
که رکنی است از ارکان نماز و درمیان دعائی که نه کلام الله است و نه رکن است ضروری است و این
حاصل نمیشود بدون اسرار در تامین و انحدیثی که روایت کرده است ابن شهاب محمول است بر تعلیم

باب وَضْلِ التَّاْمِینِ

این باب است در بیان فضلت و ثواب قول مصلی آمین

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض
کہ زمارا عبداللہ بن یوسف تنیسی گفت خبر داد مارا امام مالک از ابی الزناد وان عبداللہ بن ذکوان
از اعرج وان عبدالرحمن بن ہرمز است از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ صحابی است اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِي السَّمَآءِ اٰمِيْنَ
فَوَافَقَتْ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ کہ بدرستی رسول خدا صلی اللہ علیہ
والہ وسلم فرمودند وقتی کہ بگوید یکی از شما امین وبگویند فرشتگان در آسمان امین پس موافق
شد یکی ازان دو کلمہ آمین کہ از شماست امین دوم را کہ از ملائکہ است بخشیدہ میشود آن گوینده را
جزی کہ پیش گذشتہ است از گناہ وی ومن بیانیہ است نہ تبعیضیہ ومطابقت این حدیث بترجمہ
ظاہر است **باب** جَهْرِ الْمَاْمُوْمِ بِالتَّاْمِيْنِ این باب است در بیان جہر کردن مقتدی
بگفتن امین حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَيْخٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ حدیث کرد مارا عبداللہ بن مسلمہ بفتح میم وسکون سین مہملہ وفتح میم دوم واخر ہا
از امام مالک از شیخی بضم شین مہملہ وفتح میم وتشدید یاء مثناۃ تحتیہ معتق ابی بکر بن عبدالرحمن الحارث
از ابی صالح ذکوان از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ صحابی است اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ عَلَيْهِ
والہ وسلم قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ
کہ بدرستی رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمودند وقتی کہ بگوید امام غیر المغضوب علیہم ولا
الضالین پس بگویند شما امین فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْۢبِهٖ زیرا کہ بدرستی کسی کہ موافق میشود قول اکمس قول ملائکہ را بامین گفتن بخشیدہ
میشود مر او را جزی کہ پیش گذشتہ است از گناہ وی پس اگر گوئی توجیہ وبہ مطابقت
در میان حدیث وترجمہ گوئیم کہ سابق جہر امام بآمین معلوم شدہ وانجا امر بتامین مقتدیان واقع
گشتہ وامر بقول امین مطلق است ومطلق منصرف بسوی فرد کامل ازان وفرد کامل قول
بجہر است صاحب خرچاری گفتہ کہ ذنب شامل است صغار وکبار را اگر خدا تعالیٰ واسع المغفرہ است

وغفر فرموده است ان الله یغفر الذنوب جمیعا و مراد از ملائکه اینجا ملائکه آسمان اند چنانچه در حدیث
سابق واقع شد قالت الملائکة فی السماء آمین انتهی و نزد حنفیه امام و مقتدی همه این را
گویند و استدلال میکنند بآیه چنانچه گذشت و جواب ازین احادیث میدهند که احتمال است
که این احادیث پیش از نزول این آیه وارد شده باشند تابعه محمد بن عمرو عن ابی
سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم و نعیم المجمر عن
ابی هریرة تبعیت کرده است سمی را محمد بن عمرو از ابی سلمه از ابی هریره رضی الله عنه از
رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم و تبعیت کرده است سمی را نیز نعیم نصغیر نغم مجمر بصیغه اسم
فاعل از اجمار و نعیم مرفوع است بعطف بر محمد بن عمرو و حاصل اینست که از سمی و محمد و نعیم
روایت کرده است امام مالک لیکن دو اول روایت کرده اند از ابی هریره بواسطه و نعیم
روایت کرده است بدون واسطه باب اذا رکع دون الصف این باب است که ترجمه
آن اینست که کسی که رسید در مسجد و یافت امام را در رکوع پس اگر پیش از رسیدن بصف
و داخل شدن دران رکوع کرد پس صف تنها حکم این کراهت است و مناسبت این باب
بباب سابق ازین حیثیه است که چنانچه آمدن کفن بعد از فراغه است رکوع هم بعد از انست
حدثنا موسی ابن اسمعیل قال حدثنا همام عن الاعلم و هو زیاد عن الحسن
عن ابی بکرة حدث کرد ما را موسی بن اسمعیل گفت حدیث کرد ما را همام بفتح ها و تشدید میم
بن یحیی از اعلم بودن افعلی که از علم است بفتحتین بمعنی شق شفتین و نام او زیاده است بکسر
زا معجمه و تخفیف یا منناه تحتیه ابن حسان بن قرة الباهلی که از صغار تابعین است و میگفتند
او را اعلم زیرا که شق شفتین بود از حسن بصری از ابی بکرة بفتح با موحده و سکون کاف
ان نفیع بن الحارث بن کلده است از فضلاء صحابه بصره رضی الله عنه انه انتهی الی
النبی صلی الله علیه وآله وسلم وهو راکع فرکع قبل ان یصل الی الصف کرد سعی
تا ابو بکرة رسید بسوی رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم و حال انکه آنحضرت صلی الله علیه

Marfat.com

ورن فذکر ذلک للنبی صلی الله علیه وآله وسلم فقال زادک الله حرصاً ولا تعد
ن ذکر کرده شد آن رکوع کردن ابابکرة پیش از داخل شدن در صف برای رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم پس فرمودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم او را زیاده
کند الله تعالی ترا از روی حرص یعنی زیاده کند الله تعالی حرص ترا در تحصیل طاعات
وباز رجوع نخواهی کرد بسوی رکوع کردن پیش از داخل شدن در صف وتنها در
زیرا که این مکروه است والاقعد بفتح ها مشاه فوقیه وضم عین مهمله از قعود است در اکثر روایات
و در بعضی روایات بضم اول وکسر دوم است از اقاده وفهم کرده میشود از تقریر بعضی فقیه
تا وسکون عین از عدو وکذا فی شرح باری و در فتح الباری گفته که نهی مجموعی بر تنزیه است واگر برای
تحریم می بود هر آینه میکردند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم ابابکره را باعاده آن نماز وجواز
این نیست که نهی کردند او را از عود از جهة ارشاد کردن بسوی اوفضل ورفته اند بسوی تحریم
این فعل احمد واسحاق وابن خزیمه از شافعیه برای حدیث وایضاً که در ابا- امر کردند آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم باعاده نماز یا مراد بلا تعد عدم عودت بسوی نماز کردن وقت
بخشی که اگر سعی بکند بسوی جماعت محتاج کرد و بدویدن تا که تنگ کند در نفس وباوجود آن نیابد
امام مکر در رکوع ویا مراد بلا تعد عدم مشی است در حالت رکوع چنانکه در روایت حماد واقع شده
که داخل شده بود ابوبکرة در صف در حالت رکوع پس اگر لوی قوله از اول کلام آنحضرت صلی
الله علیه وآله وسلم معلوم میشود تصویب ابی بکرة واز آخر مدار خطیه کلام او میکنم که جواب زیادت
از این منبر که تصویب از جمله حرص بر ادراک فضیلت جماعت است وکه طلبه از جمله مقاصد خاص است
له رکوع پس تنها باشد ومطابقة لحدیث در قول وایست فرکع قبل ان یصل الی الصف

باب اتمام التکبیر فی الرکوع

این باب است در بیان تمام کردن تکبیر رکوع یعنی شروع
کند تکبیر انتقال را از قیام بحیثیتی که الف الله در قیام واقع شود وراء اکبر در حالت رکوع

Marfat.com

ید قالَهُ ابنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم كه است آن اتمام تكبير را در
ركوع عبد الله بن عباس رضى الله عنهما از رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم وَفِيهِ مَالِكُ بْنُ
الْحُوَيْرِثِ وداخل ميشود در اين باب حديث مالك بن حويرث كه آنند است در باب مكث بين
السجدتين حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ
مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حديث كرد ما را اسحاق بن شاهين واسطى گفت حديث
كرد ما را خالد و در بعضى نسخ اخبرنا است و آن ابن عبد الله طحان است از جريرى بضم جيم فتح
راء مهمله اولى و آن سعيد بن اياس است از ابى العلاء و آن يزيد بن عبد الله شخير است از برادر خود
مطرف بضم ميم و فتح طاء مهمله و تشديد راء مهمله مكسوره آخر آن فا و آن نيز ابن عبد الله شخير است
از عمران بن حصين بكسر مهمله مضمومه و صاد مهمله مفتوحه قَالَ صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ
ذَكَّرَنَا هَذَا الرَّجُلُ صَلٰوةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم گفت
مطرف كه نماز خواند آن عمران بن حصين ما على بن ابى طالب رضى الله عنه در بصره بعد وقعه
جمل پس گفت عمران ياد دهانيد ما را اين مرد يعنى على بن ابى طالب رضى الله عنه نمازى را كه
بوديم ما كه ميخوانديم آن نماز را با رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم و بصره بمثلثه باء لغتى است
و مشهور فتح آنست و ذكرنا بتشديد كاف و فتح راء مهمله از تذكير است بمعنى ياد دهانيدن و در بعضى
نسخ بجاى مع رسول الله مع النبى واقع است فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا وَقَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ پس ذكر
كرد آن عمران بن حصين كه بدرستى آن على بن ابى طالب رضى الله عنه بود كه تكبير ميگفت هر
وقت كه بر ميداشت سر خود را و هر وقت كه مى نهاد و بست ميكرد سر خود را در ركنى و وضع لغت
كردنست و مفهوم ميشود از اين عموم لكن مخصوص است بحديث سمع الله لمن حمده و در حديث مرويست
تكبير است در هر خفض و رفع پس جمهور فايل باستحباب ما عداى تكبير تحريمه اند و رفته است احمد
در يكى از دو وجوب جميع تكبيرات و در قول وى ذكرنا اشارتست بسوى انكه تكبيرى كه ذكر كرده است از
ترك كرده بودند بنا بر اين احاديث اول كسى كه ترك كرده بود عثمان بن عفان رضى الله عنه بود وقتى كه پير شد

وضعف کرد یدآواز وی واحتمال است که مراد بترک عثمان تکبیر راترک جهر آن باشد ومطابقه احدیث
باترجمه در قول ویست کان یکبر کلما رفع وکلما وضع زیراکه این عبارتست ازتکبیر رکوع
پس اگر کوئی توکه حدیث دلالت میکند برمجرد تکبیر وترجمه بر اتمام تکبیرست میکویم که شک نیست
که تکبیر رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم بوده ست بتمام کردن آن دران رکوع حدثنا عبد الله
بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شهاب عن ابی سلمة عن ابی هریرة
حدیث کرد مارا عبد الله بن یوسف تینسی کفت خبر داد مارا امام مالک ازابن شهاب زهری از
ابی سلمة بن عبد الرحمن ازابی هریره رضی الله عنه که صحابی ست انه کان یصلی بهم فیکبر
کلما خفض ورفع که بدرستی آن ابی هریره رضی الله عنه بود که امامت میکرد مردم رابس
تکبیر میکفت هرکاه که پست میکرد سر خود را وبرمیداشت فاذا انصرف قال انی لاشبهکم
صلوة برسول الله صلی الله علیه واله وسلم پس وقتی که ازنماز فارغ متوجه شد بمردم
کفت بدرستی من هرآینه مشابهترین شمام ازروی نماز برسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
درکفتن تکبیرات انتقالات ومطابقة احدیث باترجمه ظاهرست باب اتمام التکبیر فی
السجود این بابست دربیان اتمام کردانیدن تکبیر درسجده باینکه شروع کند تکبیر رادر قیام وتمام کند درحالت
سجده چنانچه کذشت دررکوع حدثنا ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زید عن عیلان
بن جریر عن مطرف ابن عبد الله حدث کرد مارا ابو النعمان وآن محمد بن فضل سدوسی است
کفت حدیث کرد مارا حماد بن زید ازغیلان بفتح غین معجمه وسکون یاء مثناة تحته بن جریر بفتح جیم
وکسر راء مهمله اولی الازمطرف بصیغه اسم فاعل بن عبد الله بن شخیر قال صلیت خلف علی
بن ابی طالب رضی الله عنه انا وعمران ابن حصین وکان اذا سجد کبر واذا
رفع راسه کبر واذا نهض من الرکعتین کبر کفت مطرف بن عبد الله که نماز خواندم
پس علی بن ابی طالب رضی الله عنه من وعمران حصین وبود علی بن ابی طالب رضی الله عنه
وصی که میخواست که سجده کند تکبیر میکفت وقتی که میخواست که بردارد سر خود را تکبیر میکفت

وی کہ بجواست کہ برخیزد بعد از دو رکعت تکبر میکفت فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ اَخَذَ بِيَدِيْ
عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ پس کفت تحقیق یاد دہانید مرا این یعنی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
نماز محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم را اَوْ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ والہ
وسلم یا کفت ہر اینہ تحقیق خواند بما نماز محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم واو این شک راویست
کہ ان حماد است یا غیر وی از راویان کفتہ است صاحب خیر جاری کہ بدرستی مطرف روایت کرد
از عمران بن حصین در حدیثی کہ مذکور شد در باب سابق و مفہوم شد از ان کہ مطرف بوده است همراه
عمران بن حصین و صریح است در حدیث کہ مطرف همراه عمران بوده است ذکر کرده شده است در
صحیح بخاری کہ احتمال است کہ واقع متعدد باشد و مطابقہ الحدیث باترجمہ در قول ویست
وَكَانَ اِذَا سَجَدَ کہ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ
عِكْرِمَةَ حدیث کرد مارا عمرو بفتح عین مہملہ بن اوس کفت حدیث کرد مارا ہشیم بضم ہا
و فتح شین معجمہ بن بشیر بکسر باء موحدہ و سکون شین معجمہ و آن حفص بن ابی وحشیہ الواسطی
از عکرمہ معتق عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِيْ خَفْضٍ
وَرَفْعٍ کفت عکرمہ زدیم من یکردی را و آن ابو ہریرہ است در ان حال کہ تکبر میکفت در پست
پست شدن و بلند شدن یعنی در سجود و رکوع و قیام وَاِذَا قَامَ وَاِذَا وَضَعَ و وقتی کہ برمیخواست
و وقتی کہ می نہاد سر خود را در سجدہ. فَاَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلٰوةَ النَّبِيِّ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم لَا اُمَّ لَكَ پس خبر دادم من بان تکبر کفتن آنمرد در ہر انتقال
عبد اللہ بن عباس ایا نیست ان نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نیست مادر ترا یعنی
نماز انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمین طریق بوده است و استفہام انکاریست و انکار برای
انکار علت است مر ابو ہریرہ را زیرا کہ خبر کردن عکرمہ عبد اللہ بن عباس را از نماز ابی ہریرہ بر سبیل
انکار بر ابی ہریرہ بود مقتضای آن اثبات است زیرا کہ نفی نفی اثبات است و لام لک کلمہ ذم است میکویند
عرب آن کلمہ را وقت مذمت کردن مر کسی را و مذمت کرد عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ عکرمہ

رضی الله عنه را بر جاهل بودن او ازین سنت ومطابقة الحدیث بالترجمة ظاهر است باب
التکبیر اذا قام من السجود این بابست در بیان حکم تکبیر وقتی که قایم شود مصلی از سجده دوم
حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا همام عن قتادة عن عکرمة حدیث کرد مارا
موسی بن اسمعیل گفت حدث کرد مارا همام بن یحیی و در بعضی نسخ اخبرنا است از قتاده بن دعامه
از عکرمه معتق عبدالله بن عباس رضی الله عنهما قال صلیت خلف شیخ بمکة فکبر ثنتین
وعشرین تکبیرة گفت عکرمه که تابعی است که نماز خواند من پس یک شیخی یعنی ابا هریره
در مکه معظمه یعنی نماز ظهر پس تکبیر گفت بیست و دو تکبیر زیرا که در هر رکعت پنج تکبیر است پس
در چهار رکعت بیست تکبیر شد سوای تکبیر تحریمه و تکبیر قیام از تشهد اول ویازده تکبیر است در ثنائی
وهمذه در ثلاثی وبیست و دو در رباعی پس در پنج نماز فرض بود وچهار تکبیر است فقلت
لابن عباس انه احمق پس گفتم من مر ابن عباس را که بدرستی آن شیخ احمق است یعنی کم
عقل است فقال ثکلتک امک سنة ابی القاسم صلی الله علیه واله وسلم پس گفت
عبدالله بن عباس رضی الله عنهما کم کند ترا مادر تو این سنت ابی القاسم است صلی الله علیه واله
وابو القاسم کنیت آنحضرتست صلی الله علیه واله وسلم و در بعضی قال است بدون فا ولفظ
ثکلتک بنا مثلثه مفتوحه وکاف مکسوره مشق از ثکل بضم مثلثه وان فقدان حراة است ولد
خود را و در بعضی نسخ تلک سنة ابی القاسم است ولفظ سنة یا مرفوع است بنا بر انکه خبر مبتدای
محذوفست وتقدیر انست که هذه سنة ابی القاسم ویا منصوب است بفعل مقدر که فعل است
یعنی فعل سنة رسول الله صلی الله علیه واله وسلم وکم کردن مادر او را کنایت است از موت
وی گفته است قسطلانی عکرمه مستحق شد دعاء مذکور را بسبب چیزی که ذکر کرده بود
پیش عبدالله ابن عباس زیرا که نسبت کرده بود ابا هریره را بسوی حمق وآن غایه جهل است
وحال انکه آن ابو هریره بریست ازان ومطابقة الحدیث بالترجمة ازین حیثیه است که عدد تکبیرات
در چهار رکعتی بدون تکبیر قیام از سجود حاصل نمیشود وقال موسی حدثنا ابان قال حدثنا

قَتَادَةُ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ وكفت موسى بن اسمعيل
مذكور كه حدث كرد مارا ابان بفتح همزه وتخفيف باء موحده وان ابن يزيد عطار است يعنى
موسى روايت كرد از ابان نيز مثل آنچه روايت كرد از همام كفت ابان كه حدث كرد مارا
قتاده بن دعامه كفت حدث كرد مارا عكرمة معتق عبد الله بن عباس رضى الله عنهما كفت
حدث كرد مارا يحيى بن بكير بضم باء موحده وفتح كاف نسبت بسوى جد وليست براى شهرة
وي بان جد وپدر وى عبد الله مخزومى بصرى است كفت حدث كرد مارا الليث ابن سعد
مصرى از عقيل بضم عين مهمله بن خالد ايلى از ابن شهاب زهرى كفت خبر داد مرا ابو بكر
بن عبد الرحمن بن حارث قرشى مدنى كه يكى از فقهاى سبعه است انه سمع ابا هريرة
يقول كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا قام الى الصلوة يكبر حين
يقوم ثم حين يركع كه بدرستى آن ابو بكر بن عبد الرحمن شنيد ابا هريرة را در آن حالتى
كه ميكفت كه بودند رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم وقتى كه مهيا ميشدند ومتوجه ميكرديدند
بسوى نماز تكبير ميكفتند وقتى كه استاده ميشدند بستر تكبير ميكفتند وقتى كه ركوع ميكردند
يعنى بام ميكردند تكبير را در حالت ركوع اگرچه ابتدا در حالت قيام مى بود ثم يقول سمع الله
لمن حمده حين يرفع صلبه من الركوع ثم يقول وهو قائم ربنا لك الحمد
بستر ميكفتند سمع الله لمن حمده وقتى كه منحنى استند كه بردارند بشت خود را يعنى شروع تسميع
در حالت ركوع بود وختم آن در حالت قيام ومعنى تسميع آنست كه بر وردكار تعالى وتقدس
قبول ميكند انكس را كه حمد ميكويد او را يعنى مقبول درگاه الهى ميكردد تعالى حق بستر ميكفتند وحال
انكه استاده اند ربنا لك الحمد يعنى اى بر وردكار ما خاص مر تراست جنس حمد هيچ كس را در آن
شركتى نيست كفته است قسطلانى در اين حديث تصريح است بانكه امام جمع كند در ميان تسميع وتحميد

Marfat.com

وبمن قول شافعی واحمد وابی یوسف ومحمد واتفاق جمهور زیراکه نماز آنحضرت صلی الله علیه وآله
وسلم که دران جمع کردند محمولست برحالت امامت برای: دن امامت اکثر واغلب احوال
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم ومخالف شده است این حکم را امام ابوحنیفه وامام مالک
وامام احمد دریک روایت ازوی برای حدیث اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لک
الحمد زیراکه این قسمت است وقسمت منافی است شرکت را مثل قول آنحضرت صلی الله علیه وآله
وسلم البینة علی المدعی والیمین علی من انکر وجواب از حدیث باب آنست که این محمول است
بحالت عذر ونماز نفل از جهة جمع کردن درمیان هر دو حدیث ومنفرد باید که جمع کند درمیان
ان هر دو براصح قال عبد الله بن صالح عن اللیث ولک الحمد گفته است بن صالح در حین
حالتی که روایت کرده است از لیث مذکور ولک الحمد بزیادتی واوی که در روایت یحیی ساقط است
واین واو زائده است وبعضی گفته اند که عاطفه است ومعطوف علیه این مقدر است تقدیرش
لک التسبیح ولک الحمد ومختلف شده اند نسخهای کتاب در محل این عبارت در بعضی نسخ در اینجا
واقع شده ودر بعضی نسخ در آخر حدیث وارد گشته ثم یکبر حین یهوی ثم یکبر
حین یرفع راسه بتکبیر میگفتند وقتی که انتقال میکردند از قومه بسوی سجده بتکبیر
تکبیر میگفتند وقتی که برمیداشتند سر مبارک خود را از سجده ویهوی بفتح اول وکسر ثالث بمعنی
یسقط وتعبیر باین لفظ از جهة اشعار بسرعه انتقال در حالت رفتن برای سجده ثم یفعل ذلک فی
الصلوة کلها حتی یقضیها بتکبیر میکردند آن فعل مذکور را در تمامی نماز یعنی در هر رکعت
قسم تکبیرات میگفتند تا که تمام میکردند آن نماز را ویکبر حین یقوم من الثنتین بعد
الجلوس وتکبیر میگفتند وقتی استاده می شدند از دو رکعت بعد از قعده اول در نماز سه گانی
وچهارگانی ومطابقة انحدیث بارجمه طاهر است باب وضع الاکف علی الرکب فی
الرکوع این باب است در بیان نهادن کفها بر زانوها در حالت رکوع والف جمع کف است ورکب بضم را

مهمله رفیح کاف جمع رکبه است بضم را مهمله وسکون کاف هرگاه که فارغ شد مؤلف از بیان تکبیرات
انتقالات بیان کیفیت وکیفیت آن شروع کرد در بیان حال رکوع وکیفیت چیزی که میکند ازا
مصلی در رکوع پس گفت باب وضع الاکف وَقَالَ اَبُو حُمَيْدٍ فِي اَصْحَابِهِ اَمَكَّنَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ وگفته است ابو حمید بضم حا مهمله بر صیغه
تصغیر وآن عبد الرحمن صحابی ساعدی انصاری مدنی است در حضور جماعت صحابه الخضرت
صلی الله علیه واله وسلم که قادر واستوار کردانیدند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم دو دست
خود را بر دو زانوی خود در انحالتی که قبض کننده اند هر دو زانو را بقوة در رکوع ومطابقه این تعلیق
باترجمه ظاهر است حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِي يَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ
مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ حدیث کرد ما را ابو الولید وآن هشام بن عبد الملک طیالسی بصریست
گفت حدیث کرد ما را شعبه بن حجاج از ابی یعفور بفتح یا مثناه تحتیه وسکون عین مهمله وفا مضمومه
وواو ساکنه وراء مهمله ونام وی وقدان بود مفتوحه وقاف ساکنه ودال مهمله ونون بعد الف
واین ابو یعفور اکبر است بر صحیح گفت شنیدم من مصعب تابعی را بضم میم واسکان صاد مهمله بن
سعد بن ابی وقاص يَقُوْلُ صَلَّيْتُ اِلَى جَنْبِ اَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ
فَخِذَيَّ فَنَهَانِي اَبِي در انحالتی که میگفت نماز خواندم من بسوی پهلوی پدر خود سعد بن ابی وقاص
صحابی از عشره مبشره پس مطابقت کردم من در میان دو کف خود یعنی یک کف را نهادم بستر
نهادم آن هر دو را مابین دو ران خود در حالت رکوع پس منع کرد مرا پدر من از ین فعل وطبقت
از تطبیق است وآن برابر ساختن یک شی است با شی رچنانچه مسکونی طَبَّقْتُ النَّعْلَ بِالنَّعْلِ وقتیکه
برابر میکردانی یک نعل را با دیگری وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وگفت سعد بن ابی وقاص
بودیم ما که میکردیم این فعل را پس منع کرده شدیم ازان وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ
وامر کرده شدیم بانکه بنهیم دستهای خود را یعنی کفهای خود را بر زانوهای خود وذکر کردن ایدی را ومراد
داشتن کفها را از قبیل ذکر کل واراده جزء است ومطابقه از حدیث با ترجمه در قول ولیست نضع

Marfat.com

ایدینا باب اِذَا لَمْ یُتِمَّ الرُّکُوعَ کہ بابست کہ ترجمہ آن اینست کہ وقتی کہ تمام نکند مصلی رکوع را وجواب اذا محذوفست تقدیر آن اینست اعادہ نکند نماز را وجز این نیست کہ ذکر نکردہ است جواب را اینجا از جہت اکتفا کردن بچیزی کہ ذکر کردہ است آن را در بابی کہ می آید در پس بابی کہ متصل این بابست وآن باب اَمْرِ النَّبِیِّ الَّذِی لَمْ یُتِمَّ رُکُوعَہُ بالاعادہ است حدثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدَ بْنَ وَهْبٍ حدث کرد ما را حفص بن عمر بضم عین مہملہ گفت حدث کرد ما را شعبہ بن حجاج از سلیمان بن مہران اعمش گفت شنیدم من زید بن وہب را قَالَ رَأَیْتُ حُذَیْفَةَ رَجُلًا لَا یُتِمُّ الرُّکُوعَ وَالسُّجُودَ گفت دید حذیفہ بن الیمان یکمردی را کہ تمام نمیکرد رکوع را وسجود را ابن خزیمہ گفتہ کہ نام آن مرد کندی بود وَقَالَ مَا صَلَّیْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَی غَیْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِی فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهَا گفت حذیفہ اگر در این حالت بمیری تو نماز را واگر بمیری تو در این حالت بمیری تو بر غیر دینی کہ خلق کردہ است اللہ تعالی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بر آن دین گفتہ است یعنی قول حذیفہ ما صلیت نظیر قول آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر کسی را کہ نماز بر وجہ احسن نمیخواند صَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ گفتہ است تبی یعنی ما صلیت صلوۃ کاملہ میکنم من پس ابن تقدیر راجع میشود بنفی بسوی کمال نہ بسوی حقیقت نماز وبسوی ہمین رفتہ است امام ابو حنیفہ ومحمد رحمہما اللہ زیرا کہ طمانینہ در رکوع وسجود فرض نیست نزد آن ہر دو خلاف مر ابی یوسف را ولفظ مُتَّ بکسر میم وضم آنست از ماتَ یموت وقول وی علی غیر الفطرۃ گفتہ است خطابی فطرۃ ملت است یعنی ارادہ کردہ است باین کلام توبیخ آن بر بدی فعل وی تا باز ماند در مستقبل از این فعل در نماز خود مثل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ترک الصلوۃ فقد کفر از جہت توبیخ مرتارک نماز را بحصول کفر یعنی مودی خواہد نماز بسوی کفر از جہت تہاون بامر نماز وارادہ نکردہ آن خروج از دین بالفعل وگاہی می باشد فطرۃ بمعنی سنت چنانچہ آمدہ است کہ پنج چیز از فطرۃ است وترک اتمام رکوع وسایر افعال نماز ردو وجہ است یکی کم کردن مدت درنگ دران دوم اخلال باصول آن تا کہ واقع نشوند اشکال انہا بر صورتی کہ تقاضا اسمار

در شریعت وهمین وجه است که اراده کرده است آن را خذیفه ونهی کرده است ازان ومطابقه ایشان
باترجمه ظاهر است بَابُ اِسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِی الرُّکُوْعِ این باب است برابر وهموار گردانیدن
مصلی پشت خود را در رکوع یعنی کج نگرداند پشت خود را وهموار چنانچه اگر کاسه پر از اب بر پشت
او نهند اب نریزد از غیر میل مصلی بجانب بالا وپائین وَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ فِیْ اَصْحَابِهٖ رَکَعَ
النَّبِیُّ صلی الله علیه واله وسلم ثُمَّ حَصَرَ ظَهْرَهٗ وگفت ابو حمید بصیغه تصغیر ساعدی
صحابی در حضور اصحاب رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که رکوع کردند رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم بستر مایل گردانیدند پشت مبارک خود را جانب زمین ولفظ بفتح ها وصاد مهمله
بمعنی امثال است ودر بعضی نسخ ثم حنی ظهره است بحاء مهمله ونون خفیف ومعنی هر دو لفظ یکی است
ومطابقه این تعلیق باترجمه ظاهر است باب حَدِّ اِتْمَامِ الرُّکُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ فِیْهِ
وَالطُّمَانِیْنَةِ این باب است دربیان حد تمام کردن رکوع وراست ودرست شدن دران وآرام
کردن ودر قرار ماندن واطمانینه بکسر همزه وسکون طاء مهمله وبعد الف نون مکسوره وبعد آن باء
مثناه تحتیه ساکنه وبعد آن نون دیگر مفتوحه وآخر آن ها ودر بعضی نسخ طمانیه بضم طاء مهمله واین
اکثر است در استعمال زیرا که اطمان را ومصدر است گفته میشود اطمان الرجل اطمینانا وطمانیه ای
سکن وهو مطمئن وهمچنین اطبان ببا موحده برابدال واین از مزید رباعی است ومجرد آن طمأن است
پس ساخته شد افعلل بتشدید در لام دوم پس گردید اطمان واصل آن اطمانن است نقل کرده
شد حرکت نون اولی را بسوی همزه وادغام کرده شد نون را در نون مثل اِقْشَعَرَّ که اصل ان اقشعرر است
ونیست لفظ باب در بعضی نسخ وجمع کرده است ابن ترجمه را باترجمه باب سابق لیکن گردانیده است
تعلیق ابی حمید را در اثنای آن برای اختصاص بجمله اولی حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِی الْحَکَمُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حدیث کرد مارا بدل
بفتح باء موحده ودال مهمله ابن محبر بمیم مضمومه وحاء مهمله مفتوحه گفت حدیث کرد شعبه بن حجاج
خبر داد مرا حکم بن عیینه ودر بعضی نسخ اخبرنا بجمع است ودر بعضی نسخ حدثنا است از ابن ابی لیلی

Marfat.com

انصاری کوفی از براء ابن عازب رضی اللہ عنہ کہ صحابی ست قَالَ کَانَ رُکُوعُ النَّبِیِّ صلے
اللہ علیہ و الہ وسلم وَسُجُودُہُ وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ کفت براء ابن عازب بود رکوع
رسول خدا صلی اللہ علیہ و الہ وسلم و سجود او و فاصلہ درمیان دو سجدہ یعنی زمان
رکوع و زمان سجدہ و زمان جلسہ میان دو سجدہ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہُ مِنَ الرُّکُوعِ مَا خَلَا الْقِیَامَ
وَالْقُعُودَ قَرِیْبًا مِنَ السَّوَآءِ و وقتی کہ بر میداشتند سر خود را از رکوع یعنی و زمان قومہ ما سوائے
قیام و قعود نزدیک بہ برابر یکدیگر بودند و مطابقۃ الحدیث باترجمہ بر تقدیر وجود لفظ باب اینجا
ازین حیثیۃ ست کہ در قول وی قریبا من السواء اشعار ست باینکہ بود ہست در رکوع و سجود و قومہ
و جلسہ تفاوت قلیل و معلوم میشود ازین کہ دران درنگ بودہ است زاید بر اصل حقیقت رکوع
و سجود و قومہ و جلسہ و مکث زاید طمانینہ و اعتدال ست در ین حالات و بر نسخہ کہ لفظ باب
نیست در ینجا مطابقۃ ظاہر ست بَابُ اَمْرِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم الَّذِی
لَا یُتِمُّ رُکُوعَہُ بِالْاِعَادَۃِ این باب ست در بیان امر کردن رسول خدا صلے اللہ علیہ
و الہ وسلم انکسی را کہ تمام نمیکرد رکوع خود را باعادہ نماز و باز خواندن آن و در بعضی نسخ
لفظ باب بتنوین ست و اَمَرَ بصیغہ ماضی ست یعنی این باب ست در ترجمہ آن مذکور ست
کہ امر کردند رسول خدا عز و جل صلی اللہ علیہ و الہ وسلم باعادہ نماز انکسی را انجام نمیکرد رکوع
خود را دران نماز حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ
حَدَّثَنِی سَعِیْدٌ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ
و الہ وسلم حدیث کرد مارا مسدد بن مسرہد کفت حدیث کرد مارا یحیی بن سعید
قطان و در بعضی نسخ اخبرنی با فراد ست از عبید اللہ بضم عین مہملہ بن عمر العمری کفت
حدیث کرد مرا سعید مقبری از پدر خود کیسان از ابی ہریرۃ از رسول خدا صلی اللہ علیہ و الہ
وسلم و در بعضی نسخ ان النبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم استجای عن النبی صلی اللہ علیہ
و الہ وسلم یعنی بدرستی رسول خدا صلی اللہ علیہ و الہ وسلم دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ

Marfat.com

فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاله وسلم داخل
شدند انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم در مسجد پس داخل شد یکمردی و ن خلاد
بن رافع بود پس انمرد نماز دو رکعت خواند بستر اه پیش رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ
وسلم پس سلام عرض کرد بران رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم پس جواب
سلام دادند بران شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم و در بعضی نسخ و دخل است
بجای فدخل فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ سَلَّمَ عَلَى
النَّبِيِّ صلی اللہ عَلَيْهِ واله وسلم پس فرمودند انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم
انمرد را باز رو پس نماز بخوان زیرا که بدرستی نماز نخواندہ پس رفت آن مرد پس نماز
خواند بستر آمد پیش انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پس سلام عرض کرد بر رسول خدا
صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَثًا پس فرمودند انحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم انمرد را بعد از جواب سلام باز رو پس نماز بخوان زیرا که تو نماز نخواندہ سہ بار
همچنان فرمودند فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي پس بعد از سہ نوبت
گفت انمرد قسم انکسی است که فرستادہ است ترا بحق که نیک نمیتوانم خواند سوای ان یعنی بہتر ازین
نمیتوانم خواند پس بیاموز مرا قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ فرمودند انحضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم او را وقتی که استادہ شوی متوجہ بسوی نماز پس تکبیر گو برای احرام ثُمَّ اقْرَأْ مَا
تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ پس بخوان چیز را که میسر است با تو از قرآن ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ
رَاكِعًا پس رکوع کن و درنگ کن دران تاکه قرار گیری تو در حالت رکوع ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى
تَعْتَدِلَ قَائِمًا پس بردار سر خود را از رکوع تاکه راست کردی بحال قیام ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ
سَاجِدًا پس سجدہ کن تاکه قرار گیری در حالت سجدہ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا پس بردار
بردار سر خود را تاکه قرار گیری در حالت جلوس ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا پس سجدہ
کن تاکه قرار گیری در حالت سجدہ ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا پس بکن آن مذکور در نماز

Marfat.com

خود ممران نماز فرض باشد یا نفل و ذکر نکرد ند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم برای آنمرد
باقی واجبات را برای آنکه معلوم بود نداورا گفته است قسطلانی اگر کوئی تو که از کجا یافته میشود
مطابقه درمیان الحدیث وترجمه زیراکه واقع نشده است در یحدیث بیان چیزی که ناقص کرده
بود آن مصلی آن را جواب میدهم بانکه وارد نشده است در حدیث رفاعه ابن رافع نزد ابن
شیبه در همان قصه که داخل شد یکمردی در مسجد پس خواند نمازی سبک وتمام نکرد رکوع آن را
ونه سجود آن را پس ظاهر اینست که مولف اشاره کرده است بترجمه بسوی همان باب الرکوع
فِي الدُّعَاءِ این باب است در بیان دعا کردن در رکوع حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا شعبة
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ حدیث کرد ما را حفص ابن عمر
بضم عین مهمله گفت حدیث کرد ما را شعبة بن حجاج از منصور بن معتمر از ابی الضحی بضم ضاد معجمه
وفتح حاء مهمله وآخر الف مقصوره وآن مسلم بن صبیح است بضم صاد مهمله وفتح باء موحده اخوان
حاء مهمله کوفی عطار تابعی متوفی در زمان خلافت عمر بن عبد العزیز از مسروق وآن ابن اجدع
همدان کوفی است از عایشه صدیقه رضی الله عنها قالت كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله
وسلم يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وسجوده سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
گفت عایشه صدیقه رضی الله عنها که بود رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که میگفتند
در رکوع خود وسجود خود سبحانک اللهم الی آخره را یعنی تسبیح میکرد م ترا تسبیح گفتنی ای خدا
ای پروردگار ما در ان حال که متلبسیم بشکر تو وحمد تو ای بار خدایا بیامرز مرا گناهان ما واین را
گفتند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم از جهة امتثال کردن مر امر الله تعالی را بان در قول
وی فسبح بحمد ربک واستغفره بر احسن وجوه در افضل حالات در فرض نماز ونفل آن
ومطابقه الحدیث بالترجمه ظاهر است باب مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ إِذَا
رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ این باب است در ذکر چیزی که میگوید آن را امام وکسی که در پس آن
امام است از مقتدیان وقتی که بردارد سر خود را از رکوع حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ

Marfat.com

عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حدث کرد مارا ادم بن ابی ایاس گفت حدث کرد مارا
ابن ابی ذئب وان محمد بن عبد الرحمن است وجد وی ابی ذئب هشام است از سعید مقبری
بضم باء موحده و فتح آن از ابی هریره رضی الله عنه قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله
وسلم إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ گفت ابوهریره
رضی الله عنه بودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم وقتی که میگفتند سمع الله لمن حمده
میگفتند اللهم ربنا ولک الحمد ومعنی سمع الله لمن حمد اینست که می شنود الله تعالی وقبول
میکند دعا کسی را که حمد میگوید اورا ومعنی اللهم ربنا ولک الحمد اینست که ای خدای پروردگار
ما ترا است تسبیح وترا است حمد وثنا وَكَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم إِذَا
رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ وبودند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم که وقتی که
رکوع میکردند ووقتی که برمیداشتند سر خود را از سجده نه از رکوع تکبر میگفتند تعبیر کردن بجمله
فعلیه مضارعیه مفید است استمرار را یعنی میگفتند الله اکبر از ابتدا رکوع تا انتهاء آن واز ابتدا
رفع تا انتهاء ان بخلاف تکبر بعد از سجدتین برای قیام که آن مستمر نیست از ابتدا رفع تا قیام
ولهذا گفته است امام مالک که تکبر نگوید برای قیام از رکعتین تا که برابر استاده نشود وَإِذَا قَامَ
مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ووقتی که برمیخاستند بعد از دو سجده میگفتند الله اکبر واحتمال
که مراد از سجدتین رکعتین باشد بطریق مجاز گفته است یعنی مطابقه الحدیث باجزاء اول از ترجمه
ظاهر است وتا جزء دوم بانضمام این قول است که صلوا کما رایتمونی اصلی یعنی نماز بخوانید خانچه
دیدید مرا که نماز میخوانم گفته است کرمانی اگر گوئی تو که چرا اسلوب را تغیر داده است که انجا لفظ
تکبر گفته است وانجا الله اکبر میگوید من برای تفنن در کلام وبرای انکه اراده کرده است تعمیم را
زیرا که تکبر متناول است الله الاکبر را بتعریف ومانند آن باب فَضْلِ اللَّهُمَّ
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ این باب است در بیان فضلت وثواب اللهم ربنا ولک الحمد گفتن بواء وغیر واو
هر دو نسخه روایت است ودر بعضی نسخ لفظ باب هم ساقط است عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

Marfat.com

قال اخبرنا مالك عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة حدث كرد مارا عبد الله بن يوسف تنيسي گفت خبر داد مارا امام مالك از سمي بضم سين مهمله و فتح ميم معتق ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث از ابي صالح ذكوان سمان از ابي هريره صحابي رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد كه بدرستي رسول خدا صلى الله عليه واله وسلم فرمودند كه وقتي كه بگويد امام سمع الله لمن حمده بگوئيد شما اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه زيرا كه بدرستي شان اينست كسي كه موافق ميشود قول وي قول ملائكه را بخشيد ميشود براي وي چيزي كه پيش گذشته است از گناه وي ومطابقه الحديث بالترجمة ظاهر است **باب** اين باب منون است بغير ترجمه در بعضي نسخ و در بعضي نسخ لفظ باب هم ساقط است و در بعضي نسخ **باب القنوت** يعني اين باب است در بيان قنوت نماز و قنوت بمعني دعا است و راجح اثبات ترجمه است كه لفظ القنوت باشد واولي اينست كه لفظ باب باشد واولي اينست كه لفظ باب اينجا بمنزله فصل باشد از باب سابق وحكم وفصل اينست كه باشند اشياء مذكور بعد آن از جنس اشياء مذكوره در ما قبل آن ولازم نيست كه تطابق ميان ما قبل و ما بعد آن در ظاهر صريح بلكه وجود تطابق بحيثيتي از حيثيات كفايت ميكند وانجا همچنان است زيرا كه مذكور بعد لفظ باب سه حديث است اول حدث ابي هريره است واصل دران نماز يست كه دران قنوت است ونمازي كه دران قنوت است ذكر كرده شده است دران تسميع وتحميد دران بر فضل آن زيرا كه اين موضع موضع دعا است همچنين در حديث دوم وسيوم **حدثنا** معاذ بن فضالة قال حدثنا هشام عن يحيى عن ابي سلمة عن ابي هريرة حدث كرد مارا معاذ بن فضاله بفتح فا وضاد معجمه گفت حديث كرد مارا هشام دستوائي از يحيى بن ابي كثير از ابي سلمة بن عبد الرحمن از ابي هريره صحابي رضي الله عنه قال لاقربن صلوة النبي صلى الله عليه واله وسلم

گفت ابو هریرة رضی الله عنه هر اینه نزدیک میکردانم بسوی شما نماز رسول خدا صلی الله علیه واله
وسلم یا نزدیک کردانم ای شما نماز رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم یعنی میسانم شما را
نماز آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم ولفظ اقرب صیغه واحد متکلم با نون تاکید ثقیله است
از مضارع معلوم باب تفعیل فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي السَّكْعَةِ الْأَخِرَةِ
مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهُ پس بود ابو هریره که دعا میکرد در رکعت اخیره از نماز ظهر و عشا و نماز فجر بعد از
گفتن سمع الله لمن حمده و بقنت بضم نون است و الاخرة بمد همزه است و در بعضی نسخ
و ن مد همزه با ثبات مثناه تحتیه است بعد از خا معجمه و در بعضی نسخ بجای الاخرة الاخری
بضم همزه و سکون خا معجمه و فتح را مهمله فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ
پس میکرد ابو هریره برای مغفرت مومنان غیر معین برای تعمیم و لعنت میکرد بر کافران
غیر معین زیرا که لعنت معین جایز نیست زنده باشد یا مرده مگر بر کسی که دانسته باشیم از نصوص
مردن وی بر کفر حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ حدث کرد ما را عبد الله بن الاسود و آن جد پدری ویست
نسب وی بسوی اوست برای شهرت وی بان و نام پدر وی محمد بن حمید بصری بسیار کم فوت شده است
در سنه دویست و بیست و سه گفت حدث کرد ما را اسمعیل بن عُلَيَّة بضم عین مهمله و فتح لام
و تشدید یا مثناه تحتیه از خالد حذاء از ابی قلابة بکسر قاف و نام او عبد الله بن زید است از
انس صحابی رضی الله عنه و در بعضی نسخ بزیادتی ابن مالک است قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ
فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ گفت انس رضی الله عنه بوده است در اول زمان نبوی صلی الله
علیه واله وسلم قنوت یعنی دعا کردن بعد از سمع الله لمن حمده در نماز مغرب و نماز فجر
و در بعضی نسخ فی الفجر والمغرب بتقدیم و تاخیر است حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ

عن رفاعة بن رافع الزرقی حدیث کرد مارا عبد الله بن مسلمة قعنبی از امام مالک
از نعیم بن عبد الله مجمر بضم میم اولی و کسر ثانیه مجرور بمار بر صفت نعیم و پدر وی از علی بن یحیی بن خلاد
زرقی بضم زای معجمه و فتح راء مهمله انصاری مدنی که فوت شده است در سنه یصد و بست و نه
از پدر وی یحیی از رفاعه بکسر راء مهمله و تخفیف فاء و بعد از الف عین مهمله بن رافع زرقی نیز از
صحابی است رضی الله عنه قال کنا یوما نصلی وراء النبی صلی الله علیه وآله وسلم
گفت رفاعه بودیم ما که یک روزی از روزها که نماز میخواندیم در پس رسول خدا صلی الله علیه وآله
وسلم و در بعضی نسخ زیادتی لفظ المغرب است یعنی نماز مغرب میخواندیم که فلما رفع راسه من
الرکعة قال سمع الله لمن حمده پس هر گاه که برداشت رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم سر خود را
از رکوع یعنی شروع کردند در برداشتن سر خود از ان رکوع گفت سمع الله لمن حمده رکعت بمعنی
رکوع است قال رجل ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه لفت یکمردی یعنی رفاعه
ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه یعنی ای پروردگار ترا است تسبیح و حمد یعنی ثنای بسیار خالص
از ریا و سمعه که بسیار است دران خیر و برکت و در بعضی نسخ فقال بزیادتی فا است و در بعضی نسخ لفظ
واو نیز زیاده است فلما انصرف قال من المتکلم قال انا پس هر گاه نماز خوانده متوجه جانب
قوم شدند فرمودند کیست آن که تکلم کرده است بکلمات عظیمة الشان در نماز گفت انمرد منم آن متکلم
و در بعضی نسخ لفظ فی الصلوة زاید است بعد از المتکلم و در بعضی نسخ فلم یتکلم احد ثم قالها الثانیة
فلم یتکلم احد ثم قالها الثالثة واقع است و وجه جواب ناداون انمرد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
باوجود وجوب آن شاید وجود خشیه باشد از تکلم بآن کلمات که شاید بر محل خود واقع نشده باشد
پس پنهان کرد نفس خود را از خوف عتاب باوجود آنکه نبوده است سوال بخصوصه قال رأیت
بضعة وثلثین ملکا یبتدرونها ایهم یکتبها اول فرمودند آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم دیدم من سی و چند فرشته را که شتابی میکردند و مسارعت مینمودند
بجانب آن کلمات که کدامی انها بنویسد آن کلمات را اول و در بعضی نسخ بضعا بغیر تا است .

صاحب خیر جاری گفته که ظاهر انست که آن ملائکه غیر حفظه اند و آنها طواف کننده اند در راهها برای
جستن ذاکران و حکمت در اختصاص این عدد ملائکه باین ذکر مذکور نزد سی و سه حرف است
کذا فی فتح الباری و لفظ بضعة و بضعا بکسر یا بموحده عدد یست زیاده از سه و کم از ده باب
الاطمانینة حِینَ یَرْفَعُ رَاسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ این باب است در بیان قرار کرفتن وقتی که بردارد سر خود
از رکوع یعنی در رسالت قومه کفته است کرمانی آن نزد غیر ابی حنیفه فرض است و اطمینان بکسر همزه
پیش از طا ساکنه و در بعضی نسخ طمانینه بضم طا بغیر همزه است حَدَّثَنَا اَبُو حُمَیْدٍ رَفَعَ النَّبِیَّ صلی الله
علیه واله وسلم وَاسْتَوَی حَتَّی یَعُودَ کُلُّ فَقَارٍ مَکَانَهُ و کفته است ابو حمید ساعدی
صحابی رضی الله عنه که بر داشتند رسول خدا صلی الله علیه والوسلم سر مبارک خود را از رکوع و برزا
استاده شدند تا که باز آمدند جمیع مهرها بپشت در جای خود و در بعضی نسخ فاستوی و فقار بفتح
فا تخفیف قاف مهرها پشت است و ان مفاصل است و واحد آن فقارة است و تحقیق حاصل شد
مطابقه در بیان این تعلیق و ترجمه بقول وی فاستوی یعنی در حالت قیام لیکن در روایتی که
واستوی جالسا واقع است پس مطابقه بآن اعتبار است که جلوس عبارة از سکون است بذکر
ملزوم و اراده لازم و صاحب خیر جاری گفته که مطابقه باعتبار مناسبه است در میان رکوع و سجود
اَبُو الْوَلِیدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ حدث کرد ما را ابو الولید هشام ابن عبد
الملک طیالسی کفت حدث کرد ما را شعبة بن حجاج از ثابت بنانی تابعی قَالَ اَنَسٌ بُعِثَتُ لَنَا
صَلٰوةُ النَّبِیِّ صلی الله علیه واله وسلم کفت ثابت بنانی که بود انس صحابی رضی الله
که وصف و بیان میکرد برای ما نماز رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم را یعنی نماز خوانده مینمود
ما را نماز آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم فَکَانَ یُصَلِّی وَاِذَا رَفَعَ رَاسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ قَامَ
حَتَّی نَقُولَ قَدْ نَسِیَ پس بود انس رضی الله عنه که نماز میخواند برای نمودن بما نماز آنحضرت صلی
الله علیه واله وسلم را و وقتی که برمیداشت سر خود را از رکوع می استاد تا که میکفتیم ما که تحقیق
فراموش کرده است وجوب سجده کردن را و در بعضی نسخ فاذا بفا است و مطابقه از حدیث با ترجمه

Marfat.com

ظاهرست حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ
الْبَرَاءِ حدث کرد ما را ابو الولید هشام بن عبد الملک طیالسی گفت حدث کرد ما را شعبه بن
حجاج از حکم از ابن ابی لیلی که نام او عبد الرحمن است و نام پدر او لیسار و او تابعی انصاری است
از براء بن عازب صحابی رضی الله عنه قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم
وَسُجُوْدُهُ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ گفت براء بن
عازب رضی الله عنه بود مقدار زمان رکوع رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم و زمان سجود
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم و زمانی که برمیداشتند سر مبارک خود را از رکوع یعنی
زمان قومه و زمان فاصله در میان دو سجده یعنی جلسه نزدیک برابر یکدیگر و مطابقه ایجدث
با ترجمه ازین حیثیه است که هر کدام بوده است رکوع و قومه آنحضرت صلی الله علیه وآله
وسلم نزدیک بمساواة بوده است اطمینان در رکوع آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
پس ازین معلوم شد اطمینان آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در قومه نیز حدثنا سُلَيْمَانُ
بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ حدث کرد ما را
سلیمان بن حرب گفت حدیث کرد ما را حماد بن زید بن درهم از ایوب سجستانی از ابی قلابة
عبد الله بن زید قَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِيْنَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صلی الله علیه
وآله وسلم وَذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ گفت ابو قلابة استاد مالک بن الحویرث
صحابی در انحال که مینماید ما را که چگونه بوده است نماز رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم
و آن فعل وی در غیر وقت نماز فرض بوده است محض برای تعلیم ما و در بعضی نسخ لفظ صلوة
نکره است و ریرنا صیغه واحد مذکر غایب معلوم فعل مضارع است از ارارة فَقَامَ فَاَمْكَثَ
الْقِيَامَ حَتّٰى اَسْتَادَ پس درنگ کرد در ان امکث الشی اگرچه بمعنی جای دادن و قرار گرفتن
آن شی ء است لیکن انجا مراد لازم آنست یعنی زمان دراز در حالت قیام ماند پس گویا قیام را
در حد جای داد و افعال و تفعیل این یک معنی است گفته میشود امکنه الله و مکّنه ثُمَّ رَكَعَ

فَأَمكَنَ الرُّكُوعَ بستر رکوع کرد پس در آن رکوع فَأَنصَتَ هُنَيَّةً پس خاموش ماند زمان اندک ولفظ انصت بهمزه قطعی و در آخر تا مشناء فوقیه از انصات بمعنی سکوت است و در بعضی نسخ فانصب بهمزه وصلی وتشدید با موحده در آخر از انصباب کنایت از رجوع اعضا از انحنا بسوی قیام است و در بعضی نسخ فانتصب قایما واقع است از افتعال وان واضح است در مقصود و دهنیة بضم ها و فتح نون وتشدید یا مشناه تحتیه بمعنی زمان قلیل است قَالَ فَصَلَّى بِنَا صَلٰوةَ شَيْخِنَا هٰذَا أَبِي بُرَيْدٍ لفت ابو قلابه پس نماز خواند بما مالک بن الحویرث مثل نماز شیخ ما این ابی برید بضم با موحده و فتح راء مهمله وسکون یا مشناه تحتیه ونام وی عمرو بن سلمه است بکسر لام و در بعضی نسخ ابی یزید بفتح با مشناه تحتیه وکسر زای معجمه غیر منصرف است وتصویب کرده است اول را ابو زرعه وَكَانَ أَبُو بُرَيْدٍ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ وبود ابو برید وقتی که بر میداشت سر خود را از سجده اخیره یعنی سجده دوم راست و درست میشد در حالت نشستن بستر بر میخواست برای رکعت دیگر یعنی قعده استراحت کرده بر میخواست مطابقه اسخدث با ترجمه در قول وی ثُمَّ رفع راسه فانصب هنیة است باب يُهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ این باب است که ترجمه آن آنست که فرود رود مصلی و بگفتن تکبر وقتی که سجده میکند یعنی تکبیر گویان از قیام بسوی سجده رود و یهوی بفتح اول وضم آن وکسر ثالث بمعنی یهبط است صاحب خیر جاری گفته که حاصل ترجمه باب آنست که افتادن در سجده از قیام باید که به کیفیت مخصوصه باشد مقرون بقول خاص وآن قول تکبر است وکیفیت مخصوصه وضع بدن بیش از رکبتین است وقلیل بر قول حدیث آتی است و بر فعل جز یست که روایت کرده است نافع از عبد الله بن عمر رضی الله عنهما حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وگفت نافع معتق عبد الله بن عمر رضی الله عنهما که تابعی است لربود عبد الله بن عمر وقتی که میخواست که بسجده می نهاد هر دو کف دست خود را پیش از زانو

خود بر زمین گفته است عینی اخلاف کرده اند اهل علم در ین باب پس رفته اند جمعی از ایشان
بسوی انکه وضع یدین پیش از رکبتین اولی است و بهمین گفته است امام مالک و اوزاعی و حسن
بصری و یک روایت از احمد و ابن حزم و دیگران میگویند که وضع رکبتین پیش از یدین اولی است
از ایشانست عمر بن خطاب رضی الله عنه و نخعی و مسلم بن یسار و سفیان بن سعید و شافعی و احمد
و ابو حنیفه و اصحاب وی و اسحاق و اهل کوفه و مروست از ابی حنیفه اراده نمازست نهادن
زانو هایش از دو دست و پیش از جبهه و جبهه پیش از بینی پس در وضع مقدم کند عضوی را که اقرب
زمین است و در رفع مقدم کند عضوی را که اقرب بسوی آسمان است و اگر لا پس خفتن باشد نهند کفتین را
اول و مستند ایشان حدیث وائل بن حجر است که گفت دیدم من رسول خدا صلی الله علیه و آله
وسلم را که وقتی که میخواستند که سجده کنند می نهادند بهر دو زانوی خود را پیش از دو
دست خود حدثنا ابو الیمان قال حدثنا شعیب عن الزهری حدیث کرد ما را ابو الیمان
حکم بن نافع گفت حدیث کرد ما را شعیب بن ابی حمزه و در بعضی نسخ احر یاست از ابن شهاب
زهری قال اخبرنی ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام و ابو سلمة بن
عبد الرحمن گفت زهری خبر داد مرا ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام و ابو سلمه بن
عبد الرحمن بن الحارث ان ابا هریرة کان یکبر فی کل صلوة من المکتوبة و غیرها
فی رمضان و غیره که بدرستی ابا هریره بود که تکبیر میگفت یعنی وقتی که خلیفه کرده بود او را
مروان بر مدینه در هر نماز از فرض و غیر آن در ماه رمضان و غیر ان فیکبر حین یقوم پس تکبیر
میگفت وقتی که می ایستاد برای خدمه ثم یکبر حین یرکع پس تکبیر میگفت وقتی که
رکوع میکرد ثم یقول سمع الله لمن حمده پس میگفت سمع الله لمن حمده ثم یقول
ربنا و لک الحمد قبل ان یسجد پس میگفت ربنا و لک الحمد پیش از انکه سجده کند ثم یقول
الله اکبر حین یهوی ساجدا پس میگفت الله اکبر وقتی که فرو میرفت در ان حال که قصد
کند به سجده را ثم یکبر حین یرفع راسه من السجود پس تکبیر میگفت وقتی که

برمیداشت سر خود را از سجده ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ پس تکبر میگفت وقتی که برمیداشت سر خود را از سجده ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ پس تکبر میگفت وقتی که برمیخواست از قعده بعد از دو رکعت وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ ومیکرد همان طریق مذکور را در هر رکعت تا که فارغ میشد از نماز ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پس میگفت وقتی که از فارغ شده متوجه بسوی مردم میشد قسم آنکسی که ذات بدست قدرت ویست بدرستی من نزدیکترین شمارم از روی مشابهت بنماز رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم اِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلٰوتُهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا بدرستی شان اینست که بوده است نماز آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم تا که جدا شدند و گذاشتند دنیارا وکلمه ان مخففه است از مثقله واسم ان ضمیر شان است وهذه اسم کان است ولصلوته خبران ولام برای تاکید است وقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ گفتند ابوبکر عبدالرحمن وابوسلمة ابن عبدالرحمن وگفت ابوهریره بود وند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم وقتی که برمیداشتند سر مبارک خود را از رکوع میگفتند سمع الله لمن حمده ربنا ولک الحمد بواو یعنی جمع میکردند در تسمیع وتحمید تسمیع در حال اعتدال از رکوع بجانب قیام وتحمید در حال اعتدال در قیام حالانکه مذهب بعضی هست یَدْعُو لِرِجَالٍ وَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ دعا میکردند برای مردانی از مسلمانان وبد میکردند اوشان را بنامهای اوشان ویدعو خبر دیگر است برای کان یا عطف است بحذف حرف عطف فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ پس میگفتند

Marfat.com

ی بار خدایا نجات بده بن ولید بن مغیره راکه برادر خالد بن ولید است وسلمه بن هشام راکه
برادر ابی جهل بن هشام است وعیاش بن ابی ربیعه راکه برادر مادری ابی جهل است
وضعیفان را از مومنان وهمزه انج قطعی است و ولید بفتح واو وکسر لام است در هر دو
وعطف والمستضعفین از قبیل عام بر خاص است اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ
بعداز دعا نجات مومنان بطریق خصوص وعموم دعا ر هلاک کافران کردند وگفتند ای
بار خدایا سخت بگردان عذاب خود را بر قبیله مضر است ووطاة بواو مفتوحه وطار مهمله ساکنه
وهمزه بمعنی یاس وعقوبت است ومضر بضم میم وضاد معجمه غیر منصرف است ازجهة انکه علم
قبیله است وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وبگردان وقت آن وطاة
بر اوشان سالها مثل سالهائی که در زمان حضرت یوسف علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام
هفت سال قحط بودند ووجه شبه امتداد زمان محنت وبلا است ونهایت رسیدن
رنج وعنا وضمیر اجعلها راجع است بسوی وطاة بتقدیر مضاف ای اجعل وقت وطاتک
زیراکه تقدیر زمان مضاف بسوی صدر شایع است واسقاط نون سنین برای اضافه است
ازجهة جاری کردانیدن بر لغت غالبه دران وآن جاری ساختن آنست مجرای جمع مذکر سالم
بطریق شذوذ زیراکه آن غیر عاقل است وبرای تغییر مفرد آن بکسر اول آن وبرای همان اعراب
داده اند ان را نحویان بحرکات بر نون مثل مفرد وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ من مُضَرَ مخالفون
له واهل مشرق دران روز از قبیله مضر مخالف بودند مر انحضرت صلی الله علیه وآله وسلم را ومطابقه
انحدیث باز جمه در قول ویست ثم بقول الله اکبر حسن بهوی ساجدا حدثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرُ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حدث کردما را علی بن عبد الله مدنی بصری
گفت حدث کردما را سفیان بن عیینه غیر یکبار بلکه بسیار مرتبه از ابن شهاب زهری قَالَ
سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَنْ فَرَسٍ

Marfat.com

وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ قُرَيْشٍ گفت ابن شهاب زهری شنیدم من انس بن مالک را رضی الله
عنه که میگفت افتادند رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم از اسپی و بسا او قاعت گفت
سفیان من فرس بجای عن فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ پس مجروح شد پهلوی راست آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ پس داخل شدیم ما بر آنحضرت در آن
حالتی که عیادت میکنیم ما آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم را فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ
فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَقَعَدْنَا پس حاضر شد وقت نماز خواندند بما یعنی امامت کردند ما را
در آنحالتی که نشسته بودند ونشستیم ما وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً صَلَّيْنَا قُعُودًا وگفت سفیان
یکبار نماز خواندیم در آن حالتی که نشسته بودیم فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ
بِهٖ پس هرگاه که ادا کردند نماز را یعنی فارغ شدند از نماز فرمودند جز این نیست که کرده شده
امام تا اقتدا کرده شود بوی فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا پس تکبیر گویید امام برای تحریمه پس تکبیر گویید شما
وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا و وقتی که رکوع کند امام رکوع کنید شما وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا و وقتی که
بردارد امام سر خود را از رکوع پس بردارید شما سر خود را از رکوع وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ و وقتی که بگوید امام سمع الله لمن حمده پس بگویید شما ربنا
ولک الحمد وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا و وقتی که سجده کند پس شما سجده کنید کذا جاء به
مَعْمَرٌ قُلْتُ لِنَعَمْ گفت سفیان بن عیینه علی بن عبد الله را در آن حال که سوال میکند
از وی پرسید که آیا جنانچه من روایت کرده ام این حدیث را آورده است آن را معمر گفتم من
آری همچنان آورده است معمر این حدیث را و همزه استفهام مقدر است پیش از قول وی کذا
و معمر بفتح هر دو میم بن راشد بصریست صاحب خبر جاریه که گفته است شیخ بن حجر بود او
مستند علی بن عبد الله در آن روایت عبد الرزاق معمر زیرا که آن از مشایخ ویست نجلاف
معمر انتهی زیرا که علی نه دریافته است معمر را و بعضی گفته اند بلکه علی از معمر بلا واسطه روایت
کرده است وحاصل منست که اراده کرده است سفیان بن عیینه توثیق آنحدیثی که روایت

کرده بود بروایت علی الحدیث را انه معمر یا بلا واسطه و این از کمال دیانت و بست قال
لقد حفظ کذا قال الزهری و لک الحمد گفت سفیان بن عیینه قسم بخدا است هر اینه
بحفظ معمر یاد کرفت از زهری یاد کرفتنی صحیح چنانچه لفته بود زهری و لک الحمد بواو و نه چنانچه
کفته است غیر معمر از اصحاب زهری پس نقوبت داد مروی خود را بروایت معمر و نکرد ان
کرد آن را اگرچه مخالف شده است او را بعض اصحاب زهری و درین اشارتست که
بعضی از اصحاب زهری روایت نکرده اند واو ولک الحمد را بلکه لک الحمد کفته اند بحذف و
من شقه الایمن کفت سفیان بن عیینه یاد کرفته ام من او را از زهری کما لفته است فجحش
من شقه الایمن را بزیادتی لفظ من فلما اخبرنا من عند الزهری قال ابن جریج
و انا عنده پس هر کاه که برآمدیم ما از نزد زهری کفت ابن جریج و ان جحش عبد الملک بن عبد
العزیز است و من نزد زهری فجحش ساقه الایمن بدل شقه الایمن یعنی پس شق
ساق راست آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم و بمله و انا عنده احتمال است که معطوف
باشد بر مقدر یا حال از فاعل قال که مقدر است یعنی قال الزهری و انا عنده صاحب خبر جاری کفته
که و انا عنده قول ابن جریج است نزد بعضی و بعضی کفته اند که و انا عنده مقوله سفیان است و ضمیر
عنده عاید بسوی ابن جریج است نه بسوی زهری و ترجیح داده شده است همین قول را و صاحب فتح
الباری و کفته اند که مقوله ابن جریج فجحش ساقه الایمن است کفته عینی برای مطابقه الحدیث
باز جمله توجیه کرده میشود و ضعف زیرا که قول آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم و اذا سجد فاسجدوا
تقاضا میکند که سجده کند مقتدی که سجده کند امام و نمی باشد آن مکر بعد رفتن و حال انکه تخصیص ذکر
کردیم ما در اول باب که برای غور رفتن جبهه دو صفت است یک سفت قولیه است و دوم
صفت فعلیه است و این حدیث انس دلالت میکند بر صفت فعلیه و حدیث ابی هریره
که سابق کذشت دلالت میکند بر هر دو و هر دو از رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم بتحقیق
معلوم شده است که بر مستی فرو رفتن آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم برای سجده مشتمل بوده است

برفعل و قول پس این حدیث انس رضی الله عنه نیز دلالت میکند ار رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم نماز واعمال نماز پس باید فهمید باب فضل السجود این باب است در بیان فضیلت
وثواب سجود حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ
بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا حدیث کرد مارا ابو الیمان
حکم بن نافع گفت خبر داد مارا شعیب بن حمزه از ابن شهاب زهری گفت خبر داد مرا سعید
بن مسیب وعطاء بن یزید لیثی که بدرستی ابا هریره خبر داد آن هر دو را اَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا
رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه واله وسلم هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ که بدرستی مردم گفتند
ای رسول خدا ایا خواهیم دید ما پروردگار خود را روز قیامت ومراد رویت بصریست قَالَ
هَلْ تُمَارُوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهُ سَحَابٌ فرمودند رسول خدا صلی الله علیه
واله وسلم در جواب آنمردم ایا شک میکنید شما در رویت ماهتاب در شبی کامل میشود
در آن شب ماه وآن شب چهارده هم است در حالتی که نیست پیش آن ابری صاحب خبر جای
گفته که هل تمارون بضم تا ومشاة فوقیه وراء مهمله وفتح آن هر دو بر اول از ممارات است وان مجادله
در ثانی از مماری واصل آن تتمارون است پس حذف کرده شد یکی از دو تا ومجرد آن مریة است
وآن شک است قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ گفتند مردم نمیکنیم شک در رویت قمر در شب چهاردهم در
هوای صاف ای رسول خدا فَهَلْ تُمَارُوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ فرمودند رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم پس ایا شما شک میکنید در رویت افتاب در آن حال که نباشد
پیش آن ابر قَالُوْا لَا گفتند مردم نمیکنیم شک در رویت افتاب وقتی که نباشد پیش آن ابری
قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم پس بدرستی شما
خواهید دید پروردگار خود را همچنان ظاهر روشن بی شک وشبهه در قسطلانی گفته منکشف
خواهد شد الله تعالی برای بنده های خود بحیثیتی که خواهد شد نسبت آن انکشاف بسوی آن ذات
مخصوصه مثل نسبت ابصار بسوی این مبصرات مادیه لیکن مجرد خواهد شد از اقسام صورة مرئی

Marfat.com

واز اتصال شعاع بمرئی واز محاذات وجهة ومکان زیراکه اگرچه این امور لازم اند برای رویت
بعادة لیکن عقل جایز میدارد رویت را بدون آن امور یُحشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُولُ
مَنْ کَانَ یَعْبُدُ شَیْئًا فَلْیَتْبَعْهُ برانکیخته خواهند شد وجمع کرده خواهند شد مردم در روز قیامت
پس خواهد گفت الله تعالی یا گوینده این سخن را که بوده است که بعبادة میکرد یک چیزی را پس
باید که تبعیت کند همان معبود خود را فلیتبعه متشبد بتار فوقیه وکسر باء موحده است فَمِنْهُمْ
مَنْ یَتْبَعُ الشَّمْسَ پس بعضی ازان مردم تبعیت خواهند کرد آفتاب را وَمِنْهُمْ مَنْ
یَتْبَعُ الْقَمَرَ وبعضی ازان مردم تبعیت خواهند ماهتاب را وَمِنْهُمْ مَنْ یَتْبَعُ الطَّوَاغِیتَ
وبعضی ازان مردم تبعیت خواهند کرد شیاطین را وطواغیت جمع طاغوت است وان هر بتی است
وهر رئیس در گمراهی یا بت است یا هر معبود سوای خدا وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِیهَا مُنَافِقُوهَا باقی
خواهد ماند این امة دران حال که هستند درین امت منافقان امت وپوشیده وپنهان شوند
باین امت خانچه بودند در دنیا وتبعیت خواهند کرد منافقان این امت را هر گاه منکشف خواهد شد
حضرت مر اوشان را که شاید منتفع شوند بان تبعیت فَیَأْتِیهِمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَیَقُولُ اَنَا رَبُّکُمْ
پس خواهد آمد اوشان را الله تعالی یعنی متجلی وظاهر خواهد شد در غیر صورتی وصفتی که میشناختند
ازان بان صفت واعتقاد میکردند بان وخواهد گفت منم پروردگار شما پس استعاذه خواهند کرد ما بالله تعالی
ازان ظاهر زیراکه ظاهر نشد بر اوشان بان صفاتی که میشناختند او را بان صفات بلکه بصفتی که اختیار
کرده بود آن را در علم خود مر اوشان را که با اوشان منافقان بودند ومنافقان مستحق رویت نیستند او اوشان
از پروردگار خود محجوبانند فَیَقُولُونَ هٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰى یَأْتِیَنَا رَبُّنَا پس خواهند گفت همین است
مکان ما تا که بیاید پروردگار ما وظاهر شود بر ما فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ پس وقتی که خواهد آمد پروردگار ما
خواهیم شناخت ما او را فَیَأْتِیهِمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَیَقُولُ اَنَا رَبُّکُمْ فَیَقُولُونَ اَنْتَ رَبُّنَا
پس خواهد آمد اوشان را الله تعالی وظاهر خواهد شد بصفاتی که میشناختند او را بان صفات پس خواهد
گفت الله تعالی منم پروردگار شما پس وقتی که خواهند دید او را بان صفات خواهند شناخت او را

Marfat.com

پس خواهند گفت تو نیز بر وردگار ما گفته است قسطلانی احتمال است که اول قول منافقان
باشد و دوم قول مومنان در گرمانی گفته اگر گوئی تو که چیست معنی آمدن خدا تعالی و حال آنکه
حق تعالی منزه است از حرکت گوئیم اتیان بسوی حق تعالی مجاز است و مراد ازان ظهور است
زیرا که اتیان مستلزم است ظهور را برمانی گوید پس اگر بگوئی تو چرا مکرر کرد لفظ فیاتیهم الله را گوییم
من گفت تکرار زیرا که مراد از اولی ظهور غیر واضح است برای باقی ماندن بعضی حجب مثلا و از
ثانی ظهور واضح در نهایت مرتبه وضوح فَیَدْعُوهُمْ پس خواهد خواند اوشان را بروردگار
اوشان وَیُضْرَبُ الصِّرَاطُ بین ظَهْرَانَیْ جَهَنَّمَ پس نهاده خواهد شد میانه
پشت جهنم گفته است صاحب خیر جاری یضرب بصیغه مجهول است و در بعضی نسخ
بفاست والصراط مرفوع است بنابر انکه مفعول مالم یسم فاعله است وظهرانی بفتح ظاء
معجمه وسکون ها اصل آن ظهری است پس زیاده کرده شد الف ونون برای مبالغه ومعنی
آن وسط است وبعضی گفته اند لفظ ظهرانی مقحم است فَاَکُونَ اَوَّلَ مَنْ یَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ
بِاُمَّتِهِ پس خواهم شد من اول کسی که تجاوز خواهد کرد ازان پل از رسولان خدا بامت خود
وَلَا یَتَکَلَّمُ یَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وسخن نخواهد کرد دران روز هیچ کسی مگر رسولان حق وَکَلَامُ
الرُّسُلِ یَوْمَئِذٍ وکلام رسولان ازان روز این باشد که اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی ای بار خدایا
سلامت دار سلامت دار از افتادن در دوزخ واین دعا از رسولان از جهة کمال شفقت ورحمت
اوشانست بر خلق وَفِی جَهَنَّمَ کَلَالِیبُ مِثْلُ شَوْکِ السَّعْدَانِ ودر دوزخ چنگالهاست
مثل خار خشک وکلالیب جمع کلوب است بفتح کاف وتشدید وسکون واو در آخر باء موحده
وآن آهنی است سرکج که بسته میشود بران گوشت وکذا شته میشود در تنور ونیز آلتی است
برای کشیدن دلو از چاه وگفته میشود ان را نیز کلاب بضم کاف گفته است جوهری الکلوب
المنشل ومنشل خار است وسعدان بفتح سین مهمله وفتح دال مهمله گیاهی است که آن را خار بست
عظیم از هر جانب وآن بهترین خورشهای شتران است لَا یَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ

Marfat.com

نمیداند مقدار کلانی انهارا مگر الله تعالی تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ می رباید ان جنگالها
مردم را بسبب اعمال اوشان وتخطف بفتح طا مهمله است در افصح ودر غیر آن بکسر طا است
فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ پس بعضی ازان مردم کسی است که هلاک کرده میشود بعمل خود
ویوبق بفتح با موحده مبنی برای مفعول بمعنی هلک است وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو
وبعضی ازان مردم کسی است که ریزه ریزه کرده خواهد شد مثل خردل وآن دانه بست صرب
المثل در خوردی جثه بستر نجات خواهد یافت ویخردل بخا معجمه ودال مهمله است وزد ابی عبید
بذال معجمه است بمعنی بقطع ودر بعضی نسخ یجردل بجیم است از جردله بمعنی قرب بهلاک شدن
حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ
كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَيُخْرِجُونَهُمْ تا وقتی که اراده خواهد کرد الله تعالی رحمت کسی را که اراده
کرده است از اهل دوزخ یعنی ازان کسان که داخل در دوزخ شده اند خواهد فرمود الله تعالی
فرشتکان را که برآرند کسی را که بوده است که عبادة میکرد الله تعالی را بیکانکی پس برون
خواهند آورد فرشتکان اوشان را ازان دوزخ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ وخواهند
شناخت فرشتکان اوشان را آبا ثار سجدها اختلاف کرده شده است در مراد با ثار سجدها
پس بعضی گفته اند آن اعضاء سبعه است وگفته است قاضی عیاض مراد ازان جبهه است
خاصة وَحَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ وحرام کرده است الله تعالی بر
آتش خوردن از سجده یعنی موضع آن فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ پس برآورده خواهند
شد آن کسان از آتش دوزخ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ پس تمامی
ابن آدم خواهد خورد آن را آتش دوزخ مگر موضع سجده ازان فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوا
پس برآورده خواهند شد از آتش دوزخ در انخالی که سوخته شده اند وامتحشوا بفتح تا رمشاة
فوقیه وحا مهمله برصیغه معلوم ودر بعضی نسخ بضم تا رمشاة فوقیه وکسر حا مهمله برصیغه مجهول
بمعنی احترقوا واسودوا است فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَوَةِ پس ریخته خواهد شد بر اوشان

اب حیوة یعنی آبی که از ان تر و تازه شوند فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ
پس خواهند رویید چنانچه میروید تخمهای صحرائی از انچیزی که نسبت قوت در کل سیلاب
وحبه بکسر حا مهمله تخمهای صحرائی است و حمیل بفتح حا مهمله چیزی که ی آرد ان اب سیل از
کل و مانند آن و تشبیه او شان بحبه از جهة سرعت انبات است ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ
الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ بستر فارغ خواهد شد الله تعالی از حکم کردن در میان بندگان صاحب
خبر جاری گفته مراد از فراغ تمام کردن حکم است بثواب و عقاب زیرا که نسبت بجناب
حق تعالی فراغ را معنی نیست زیرا که صفت اوست لا تشغله شان عن شان وَبَقِيَ
رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ و باقی خواهد ماند یکمردی در میان بهشت و دوزخ وَهُوَ آخِرُ
أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ و آن آخر اهل دوزخ است از روی داخل شدن در بهشت مُقْبِلًا
بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ در حالتی که متوجه شونده است بروی خود جانب اتش دوزخ و در
بعضی نسخ مقبل مرفوع خبر مبتدا محذوف است و حال از فاعل بقی است وقبل بکسر قاف
و فتح باء موحده بمعنی جانب است و حکمت دران بقاء نوعی از عذاب که مستحق است ایرا
وحصول لذة عظیمه زود حصول نبعت فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ پس
خواهد گفت امرزگارا ی پروردگار من بگردان روی مرا از اتش دوزخ فَقَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا
زیرا که تحقیق هلاک کرد مرا بوی اتش بعضی گفته اند قشب سم است یعنی گردیده است بوی اتش
مثل سم مرا و گفته میشود قشبه الدخان وقتی که بر میکند دود خیاشیم او را وَأَحْرَقَنِي
ذَكَاؤُهَا و سوخته است مرا شعلها آن و ذکا بفتح ذال معجمه بمد و قصر لهب و شعله اتش است
فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ پس خواهد گفت الله تعالی
ای امرزد را ایا قریب هستی تو اگر کرده شود بتو آن گردانیدن روی ترا از جانب دوزخ باینکه سوال
کنی سوای ان چیزی دیگر و عسیت بفتح سین مهمله و کسر آن بتاء فاعل است و ان حرف شرط است
و فعل بصیغه مجهول فعل شرط است فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ پس گفت امرزد قریب نیستم که طلب کنم

سوای آن چیزی دیگر را قسم عزت نیست فَيُعْطِي اللهُ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ پس
خواهد داد آنمرد را الله تعالی آنچه چیزی که خواهد خواست الله تعالی از عهد و پیمان فَيَصْرِفُ اللهُ
وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ پس خواهد گردانید الله تعالی روی او را از جانب آتش دوزخ فَإِذَا
أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ پس وقتی که متوجه گردانیده خواهد
شد روی او را بر بهشت خواهد دید خوبی و تازگی آن بهشت را خاموش خواهد ماند آن مقدار زمانی
که خواهد خواست الله تعالی که خاموش ماند و در بعضی نسخ اقبل بصیغه معلوم است وجمله
سکت ما شاء الله جواب اذا است وجمله رای بهجتها حالیه است بتقدیر قد ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ
قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ پس خواهد گفت آنمرد ای پروردگار من پیشتر گردان مرا نزد دروازه
بهشت فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ
الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ پس خواهد گفت الله تعالی آنمرد را آیا نیست شان آنکه تحقیق داده عهدها و پیمانها را
بر آنکه سوال نکنی و نطلبی سوای آن چیزی که بودی تو که سوال کردی سابق فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ
أَشْقَى خَلْقِكَ پس خواهد گفت ای پروردگار من نباشم بدبخت ترین خلق تو قسطلانی گفته یعنی
کافر صاحب خیر جاری گفته یعنی اگر باقی داشته شوم برین حال باشم بدبخت ترین خلق و اگر از روی
زیانکاری از آنکسانی که انعام کرده تو را وشان پس سوال کردم تا نباشم الخسران و اشقی را بکافر
تفسیر کردن بعید است گفته است کرمانی اگر گویی تو چگونه مطابق شد این جواب لفظ الیس قد
اعطیت العهود را گویم گویا که گفته است ای پروردگار من تحقیق داده ام من عهدها و پیمانها لیکن
کرم تو طمع داده است مرا زیرا که ناامید نمیشوند از رحمت تو مگر قوم کافران فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ
إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ پس خواهد گفت الله تعالی آنمرد را پس آیا نزدیک
هستی تو اگر داده شوی الخ طلب کرده باشکه سوال کنی و بطلبی سوای آن را گفته است کرمانی
ما استفهامیه است و ان تسال خبر عسی است و ان اعطیت ذلک جمله معترضه است درمیان
اسم عسی که ضمیر مخاطب است و خبر آن و در بعضی نسخ ان لا تسال بزیادتی لا است پس آن لا

یا از عروف زیارت ست مثل قول خدا تعالی لِئَلَّا یعلم اہل الکتاب یا مانافیہ ست و نفی
نفی اثبات ست یعنی نزدیک ستی بسوال فیقول لا وعزتک لا اسال غیر ذالک پس
خواہد گفت امرد نزدیک نیستم بان قسم عزت ست سوال نخواہم کرد سوای آن چیزی فیعطی
ربہ ما شاء من عہد و میثاق پس خواہد داد امرد بر وردکار خود را چیزی کہ خواہد
خواست بر وردکار او از عہد و پیمان فیقدمہ الی باب الجنۃ پس پیش خواہد کرد امرد را
اللہ تعالی بسوی دروازہ بہشت فاذا بلغ بابہا فرای زہرتہا وما فیہا من
النضرۃ والسرور پس وقتی کہ خواہد رسید دروازہ بہشت را پس خواہد دید گلہای
ازا و چیزہا کہ دران بہشت ست از بہجت و خوشی متحیر خواہد ماند و جواب او اقدر ست کہ
تحیر باشد فیسکت ما شاء اللہ ان یسکت پس خاموش خواہد ماند امقدار زمانی کہ
خواستہ ست اللہ تعالی کہ خاموش ماند فیقول یا رب ادخلنی الجنۃ پس خواہد
گفت امرد ای بر وردکار من داخل گردان مرا در بہشت فیقول اللہ تعالی ویحک
یا ابن آدم ما اغدرک پس خواہد گفت اللہ تعالی پس خواہد گفت وای بر تو
ای پسر آدم چہ بوفای تو و وی کلمہ رحمت ست خانجہ ویل کلمہ عذاب ست وما اغدرک صیغہ
تعجب ست از غدر بغین معجمہ و دال مہملہ و ان شکستن عہد ست الیس قد اعطیت العہود
والمیثاق ان لا تسال غیر الذی اعطیت ایا نیست شان انیکہ نخہق دادہ بودی تو
عہدہا و پیمانہا بر نکہ سوال نکنی و نطلبی غیر الجزی کہ داده شده ست اعطیت بضم ہمزہ و کسر طاء
مہملہ بصیغہ ماضی مجہول ست فیقول یا رب لا تجعلنی اشقی خلقک پس خواہد گفت ای
بر وردکار من مگردان مرا بدبخت ترین مخلوقات خود فیضحک اللہ منہ پس راضی خواہد
شد اللہ تعالی از کار امرد و مراد از ضحک لازم اثنست کہ رضا ست و اراده خبر مثل نمای اشیائی
کہ مستحیل ست اسناد انہا بسوی اللہ تعالی زیرا کہ مراد از انہا لوازم انہا ست و در بعضی از نسخ
افتاده ساقط ست ثم یاذن لہ فی دخول الجنۃ پس اذن خواہد داد مرا ورا اللہ تعالی

Marfat.com

داخل شدن در بهشت فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى پس خواهد گفت او را الله تعالی آرزو کن و اطلب
چیزها پس آرزو خواهد و خواهد طلبید چیزها را از خدای تعالی و خواهد داد او را الله تعالی آرزوهای او را
و تمنی امر است از تمنی حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ تا وقتی که تمام خواهد شد آرزوی او مفرد و در
بعضی نسخ انقطعت بصیغه مونث است قَالَ اللَّهُ تَعَالَى زِدْ من کذا و کذا خواهد گفت
او را الله تعالی زیاده کن در خواستن و آرزوهای خود از چنان و چنان یعنی چیزهائی که
آرزوی انها بیش ازین در دل داشتی أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ متوجه خواهد شد پروردگار او
در انحالتی که یاد میدهاند او را آرزوهای او و جمله اقبل بدل است از قال و اقبل و یذکره هر دو
تنازع کردند در به حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ تا وقتی که تمام خواهند شد آرزوهای مفرد
و الامانی تثنیه بیارمتناه بخشیده جمع أمنیه است قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ خواهد
گفت او را الله تعالی تراست انچه آرزو کردی و مانند آن همراه آن وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ
الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وگفت ابو سعید خدری صحابی مر ابی هریره را صحابی و گفت إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صلی الله علیه و اله وسلم قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ
که بدرستی رسول خدا صلی الله علیه و اله وسلم فرمودند که خواهد فرمود الله تعالی امروز را
بعد از تمام کردن وی آرزوهای خود را تراست انچه خواستی و آرزو کردی باده چند مانند
آن قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی الله علیه و اله وسلم إِلَّا قَوْلَهُ
لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ گفت ابو هریره ابو سعد خدری را یاد ندارم من از رسول خدا
صلی الله علیه و اله وسلم در بن بیان مگر قول انحضرت صلی الله علیه و اله وسلم نقل کردند از
خدای تعالی لک ذلک و مثله معه قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ
گفت ابو سعید خدری مر ابی هریره را بدرستی من شنیده ام انحضرت صلی الله علیه و اله وسلم
که میگفتند و نقل میکردند از خدای تعالی ذلک لک و عشره امثالها را و وجه جمع در میان خبر ابی سعید
خدری و خبر ابی هریره آنست که انحضرت صلی الله علیه و اله وسلم خبر داده باشند اول

Marfat.com

مثل بعد ازان مطلع شد مباشند بر زیادتی بفضل وکرم حق تعالی وعکس محتمل هست زیرا که
فضایل منسوخ نمیشوند پس ابوهریره مطلع نشد ونشنید از انحضرت صلی الله علیه والروسلم
ان زیادتی را ومطابقه الحدیث بالترجمه درین قول است که حرم الله علی النار ان تاکل اثر السجود

باب یبدی ضبعیه ویجافی فی السجود

این باب است در انکه ظاهر سازد مرد وصیل
هر دو بازو وارنج خود را وبرآرد ان را بیرون یعنی دور دارد بغلها ودور دارد شکم خود را از رانها در
سجده وحکم زن وخنثی در سجده برخلاف انست زیرا که می باید که زن وخنثی ضم سازند ساق پارا
بزمین ورانها بساق وشکم را بران وبازو را بغل وساق دست را بزمین زیرا که این کیفیت ساتر
انها را واحوط است ویبدی بضم یا رمشاه تحتیه وسکون با رموحده از ابدا بمعنی اظهار است وضبعیه بفتح
ضاد معجمه وسکون با رموحده تثنیه ضبع است وان میانه بازو است وبا موضعی که زیر بغل است

حَيْوَةُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ
هُرْمُزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ حدیث کرد مارا یحیی بن بکیر بتصغیر ودر بعضی نسخ
یحیی بن عبد الله بن بکیر است گفت حدیث کرد مرا بکر بفتح با رموحده وسکون کاف بن
مضر بضم میم وفتح ضاد معجمه غیر منصرف از جعفر بن ربیعه از ابن هرمز وآن عبد الرحمن اعرج است
از عبد الله بن مالک بن بحینه وابن بحینه صفت عبد الله است زیرا که بحینه نام مادر ویست پس
این را با لف باید نوشت ومالک را بتنوین باید خواند کذا فی القسطلانی أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه
واله وسلم كَانَ إِذَا صلی فَرَّجَ بين يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ که بدرستی رسول
خدا صلی الله علیه واله وسلم بودند وقتی که نماز میخواندند واقع میکردند کشادگی را درمیان دو دست
خود دور مبداشتند دست خود را ازان بهلوی که متصل بان دست است تا که ظاهر میشد سفیدی
هر دو بغل انحضرت صلی الله علیه واله وسلم ظاهر ازین چنانست که بر انحضرت صلی الله علیه واله
وسلم پیراهن نبود وشاید که آستینهای پیراهن فراخ بودند یا مراد آن باشد که اگر پیراهن نمیبود
سفیدی بغل انحضرت صلی الله علیه واله وسلم ظاهر میشد در فتح الباری گفته که حکمت

Marfat.com

در استحباب این هیئت ظاهر شدن هر عضو است بنفسه و متمیز شدن است تاکه باشد انسان واحد
در سجده مثل جماعت و مقتضای این آنست که مستقل باشد هر عضو بنفس خود و اعتماد نکند بعضی
اعضا بر بعضی و این ضد آنست که وارد است در حق صفوف از التصاق بعضی با بعضی زیرا که
مقصود آنجا اظهار اتحاد است در میان مصلیان تاکه گویا جسد واحد اند ظاهر این حدیث و احادیث
دیگر اگرچه دلالت بر وجوب این هیئت دارند لیکن دال بر استحباب این هیئت حدیثی است
که روایت کرده است ابو هریره رضی الله عنه که شکایت کردند صحابه پیش رسول خدا صلی الله
علیه وآله وسلم از مشقت در سجده برین هیئت پس فرمودند آنحضرت صلی الله علیه وآله
وسلم که استعانت گیرید بزانوها و مطابقه الحدیث بالترجمه ازین حیثیه است که تفریج مصلی در
میان یدین تا ظهور بیاض ابطین حاصل نمیشود بدون ابداء ضبعین وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي
جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ وکفته است لیث بن سعد حدیث کرده است مرا جعفر بن ربیعه
مانند آن و مطابقه این تعلیق هم بترجمه بطریقی است که مذکور شده است در حدیث سابق

بَابُ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ

این بابست در آنکه متوجه بسازد مصلی
کنارهای انگشتان هر دو پای خود را جانب قبله در حالت سجده. قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله
علیه وآله وسلم کفته است ان استقبال مذکور را ابو حمید بتصغیر ساعدی صحابی و نقل کرده است
از رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم و در فتح الباری گفته که مراد آنست که استاده کند هر دو پای
خود را در سجده بر بطون انگشتان خود و هر دو عقب را رفع دارد و مستقبل گرداند بشت کردن
هر دو پای را جانب قبله و ازینجاست که مستحب است ضم اصابع در سجده زیرا که در کشادگی منحرف
میکردند سرهای انگشتان از جانب قبله و مطابقة این تعلیق با ترجمه ظاهر است

بَابُ السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

این بابست در بیان سجده در نماز بر هفت استخوان و مراد از هفت
استخوان هفت اعضا بست که در حدیث باب مذکور خواهند شد و عضو را تعبیر با استخوان کردن
از قبیل ذکر جزء و اراده کل است زیرا که عضو مشتمل بر چند جزء می باشد حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

Marfat.com

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حدیث کرد مارا قبیصہ بفتح قاف وکسر باء موحدہ وبصاد مہملہ بن عقبہ بن عامر کوفی گفت حدیث کرد مارا سفیان ثوری از عمرو بن دینار از طاؤس بن کیسان از عبد اللہ ابن عباس صحابی رضی اللہ عنہما قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ گفت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہ امر کردہ شدند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بانکہ سجدہ کنند بر ہفت اعضا وَلَا يَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا و باز ندارند موی خود را و نہ جامہ خود را بدست خود از افتادن بر زمین و این جملہ معترضہ است در میان بدل و مبدل منہ یا در بیان و مُبَيِّن بستر بیان کرد عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہفت اعضا را و گفت الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ ربنانی و دو کف دست و دو زانو و دو پا یعنی بطون انگشتان ہر دو پا گفتہ است عینی حجۃ گرفتہ اند باین حدیث احمد و اسحاق بر آنکہ جایز نیست ترک سجدہ بر جزئی از اعضاء سبعہ و ہمین است اصح از دو قول شافعی و میل بخاری بسوی ہمین قول است و ذکر نکردہ است نبی را در حدیث و ذکر کردہ است آنرا در حدیث دیگر و اختلاف کردہ اند در سجدہ بر بینی کہ ایا ان ہم فرض است مثل غیر آن پس گفتہ اند یک جماعتی وقتی کہ سجدہ کرد بر جبہہ نہ بر بینی کفایت میکند او را این روایت کردہ اند از ابن عمر و عطا و طاؤس و حسن و ابن سیرین و قاسم و سالم و شعبی در نظر اول از وی و مالک و ابی یوسف و ابی ثور و مستحب آنست کہ سجدہ کند بر بینی با جبہہ و گفتہ اند جماعتی دیگر کہ کفایت میکند او را کہ سجدہ کند بر بینی نہ بر جبہہ و آن قول ابو حنیفہ است و ہمین است صحیح از مذہب و روایت کردہ شدہ است عدم اجتزاء بر بینی مگر از عذر و گفتہ اند بسیاری از علما و ظاہر است از حدیث جبہہ و بینی در حکم عضو واحد اند زیرا کہ مامور شدند بسجدہ کردن بر اعضاء سبعہ پس اگر دانیدہ شود یعنی عضوی دیگر میکردند ہشت عضو و مطابقت این حدیث باترجمہ من حیث المعنی است زیرا کہ مراد از اعظم سبعہ اعضاء سبعہ است

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ

Marfat.com

ابن عباس عن النبی صلی الله علیه واله وسلم حدث کرد مارا مسلم بن ابراهیم گفت
حدیث کرد مارا شعبة بن حجاج از عمرو بن دینار از طاوس بن کیسان از عبد الله بن عباس
رضی الله عنهما از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم قال امرنا ان نسجد علی سبعة
اعظم که فرمودند آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم که مامور شدیم ما یعنی من وامت من
باینکه سجده کنیم ما بر هفت استخوان که اعضاء مذکور اند ولا نکف ثوبا ولا شعرا و باینکه
باز نداریم ما جامه را و نه موی را از افتادن بر زمین و مطابقه لحدیث باترجمه ظاهر است
آدم قال حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن عبد الله بن یزید قال حدثنا
البراء بن عازب وهو غیر کذوب حدث کرد مارا آدم بن ابی ایاس گفت حدث
کرد مارا اسرائیل بن یونس و در بعضی نسخ اخبرنا است از ابی اسحاق و آن عمرو بفتح عین
مهمله بن عبد الله است از عبد الله بن یزید خطمی گفت حدیث کرد مارا براء ابن عازب وحال آنکه
آن غیر دروغگو است یعنی عبد الله راست گو است زیرا که ضمیر عاید بسوی عبد الله بن یزید است
اگر این قول ابی اسحاق باشد و اگر قول عبد الله بن یزید باشد ضمیر عاید بسوی براء بن عازب
صحابی شود و برای اثبات حقه صدق است برای وی از جهة تاکید علم بآن و تقویة حدیث نه ترکیه
که در مشکوک فیه می باشد و این عادة اوشانست در خبری که روایت میکنند الخبر زاوقتی که اراده
میکنند ایجاب عمل بآن با تاکید علم و در آن مثل قول ابی هریره سمعت خلیلی الصادق المصدوق
و قول ابن مسعود حدثنی الصادق المصدوق قال کنا نصلی خلف النبی صلی الله علیه
واله وسلم فاذا قال سمع الله لمن حمده لم یحن احد منا ظهره حتی یضع النبی
صلی الله علیه واله وسلم جبهته علی الارض گفت براء بن عازب صحابی رضی الله عنه
که بودیم ما که نماز میخواندیم در پس رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم پس وقتیکه میگفتند
آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم سمع الله لمن حمده کی نمیکرد راند هیچ یکی از ما پشت خود را
تا که می نهاد نبی رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم پیشانی مبارک خود را بر زمین در سجده و لفظ لم یحن

Marfat.com

بلمر نون وضم آن بمعنی لم یقوس است وگفته است عینی جز این نیست که وارد کرده است احدیث را
درین باب برای اشاره بسوی آنکه سجده به پیشانی ادخل است در وجوب از باقی اعضاء سبعه ولهذا اختلاف
نکرده است کسی در وجوب جبهه بخلاف باقی اعضاء سبعه زیراکه اختلاف کرده شده است دران
باب السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ این است در بیان حکم سجده کردن بر بینی و در بعضی نسخ
لفظ باب و ترجمه اینجا ساقط است حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ
عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حدیث کرد مارا معلی بن اسد گفت
حدیث کرد مارا وهیب بضم واو وفتح ها بن خالد باهلی بصری از عبید الله بن طاوس از پدر
خود طاوس از عبد الله بن عباس رضی الله عنهما قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه واله
وسلم أُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ گفت عبد الله بن عباس صحابی رضی الله
عنهما فرمودند رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم که مامور شده ام من باینکه سجده
کنم من بر هفت استخوان یعنی بر هفت اعضا بستر بیان کردند آنحضرت صلی الله علیه
واله وسلم آن اعضاء سبعه را بقول خود عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى اَنْفِهِ یعنی
امر کرده شده ام باینکه سجده کنم بر جبهه یعنی پیشانی واشاره کردند آنحضرت صلی الله علیه
واله وسلم بدست مبارک خود دران حالتی که گذرانیدند آن را بر بینی مبارک خود وجمله واشار
معترضه است درمیان معطوف که والیدین است ومعطوف علیه واله وسلم الی که الجبهه است
برای بیان مراد از امر بسجده بر پیشانی وبیان آنکه این هر دو مثل یک عضو اند وباعتبار ملاحظه
معنی امر بتشدید رار مهمله متعدی شد بعلی بیایی وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ
الْقَدَمَيْنِ بر دو کف دست وبر دو زانو وبر بطون انگشتان هر دو پا وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ
وَالشَّعَرَ وامر کرده شدم باینکه جمع نکنیم جامهای خود را وموی خود را در وقت سجده کردن ولا نکفت
بفتح نون وسکون کاف وکسر فا آخر آن تار مثناة فوقیه منصوب است بان مشتق از کفات
بمعنی جمع است ومطابقه الحدیث با ترجمه ظاهر است باب السجود على الأنف في

الطّین این بابست در بیان سجده کردن مصلی بر بینی حال بودن المصلی در کل کفست عینی کویا که
اشارة کرده است بان ترجمه بسوی مؤکد بودن امر بسجده بر بینی زیرا که هر گاه ترک کرده نشود سجده
بران باوجود کل پس نزد عدم آن بطریق اولی ترک کرده نشود حدثنا مُوسَی قَالَ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ عَنْ یَحْیَی عَنْ اَبِی سَلَمَةَ حدیث کرد ما را موسی بن اسمعیل تبوذکی کفت حدیث کرد ما را
همام بن یحیی از یحیی بن ابی کثیر از ابی سلمه وآن ابن عبد الرحمن بن عوف است قَالَ انْطَلَقْتُ
اِلَی اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ فَقُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَا اِلَی النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ کفت ابو سلمه رفتم من
بسوی ابی سعید خدری ونام او سعد است ابن مالک خدری پس کفتم من ایا بیرون نمی برای
ما بسوی موضع نخل تا سخن کنیم بایکدیکر فَخَرَجَ قَالَ فَلْتُ حَدِّثْنِی مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ پس برامد ابو سعید خدری کفت ابو سلمه کفتم
من اباسعید خدری را حدیث کن مرا چیزی که شنیدی تو از رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم
در حق شب قدر قَالَ اعْتَکَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَشْرًا اَوَّلَ مِنْ
رَمَضَانَ وَاعْتَکَفْنَا مَعَهٗ کفت ابو سعید خدری معتکف شدند رسول خدا صلی الله علیه واله
وسلم ده شب اول ماه رمضان در مسجد ومعتکف شدیم ما با انحضرت صلی الله علیه واله وسلم واول
بضم همزه وتخفیف واو است فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِیْ تَطْلُبُ اَمَامَکَ پس آمد پیش
انحضرت صلی الله علیه واله وسلم جبرئیل علیه السلام پس کفت بدرستی انچیزی که میجوئی تو
پیش تست یعنی تو شب قدر را میجوئی وآن در بن عشره منست بعد ازین خواهد آمد ولفظ امامک
بفتح میم ثانی بمعنی قدامک است فَاعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فَاعْتَکَفْنَا مَعَهٗ پس اعتکاف
کردند رسول الله صلی الله علیه واله وسلم عشره میانه را پس اعتکاف کردیم ما با رسول خدا صلی
الله علیه واله وسلم ودر بعضی نسخ واعتکفنا بواو وموصوف عشره لیالی است وحق آن بود
که صفت آن بلفظ تانیث باشد ووصف کرده شد بمذکر باراده وقت یا زمان بالقدر الثلث
الاوسط است کویا که کفته است اللیالی العشر التی هی الثلث الاوسط من شهر رمضان فَاَتَاهُ

Marfat.com

جبرئیل فقال ان الذی تطلب امامک پس آمد پیش الحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
جبرئیل علیه السلام پس گفت بدرستی آنچیزی که طلب میکنی تو پیش تست یعنی لیلة القدر
بلکه بعد ازین خواهد آمد فقام النبی صلی الله علیه واله وسلم خطیبا فی عشرین
پس ایستاد پیغامبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم دران حال که خطبه میگفتند در بیست
ج بستم روز از ماه رمضان المبارک فقال من اعتکف مع النبی صلی الله علیه واله وسلم
فلیرجع فانی اریت لیلة القدر وانی نسیتها وانها فی العشر الاواخر فی وتر پس فرمودند
الحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در خطبه کسی که اعتکاف کرده است با رسول خدا یعنی با
من پس باید که رجوع کند و باز اعتکاف کند زیرا که بدرستی نموده شد مرا شب قدر و بدرستی
فراموش کردم من وقت آن را و بدرستی ان شب قدر در وتر اخیر است در تاریخ طاق ازان
... یعنی بیست و یکم یا بیست و سیوم یا بیست و پنجم یا بیست و هفتم یا بیست و نهم و در بعضی نسخ
رایت واقع است مشتق از رویت یا از رویا و در مع النبی التفاتست یا نقل بالمعنی است
ونسیتها بفتح نون و کسر سین مهمله است و در بعضی نسخ بضم نون است و تشدید سین مکسوره
از تنسیه و در بعضی نسخ ذکر انسیتها بضم همزه از انساست و او واخر جمع اخر است در عینی گفته
اگر گوئی تو که چرا مخالفت کرده شد در میان اوصاف پس وصف کرده شد عشر اول و اوسط
بمفرد و اخر را بجمع میگویم بتصور کرده است در هر شبی از شبهای آن عشره لیلة القدر را پس جمع
کرده است و گفت انچنان دران دو عشره وانی رأیت کانی اسجد فی طین وماء و بدرستی
من دیده ام در خواب گویا که من سجده میکنم در گل و آب وکان سقف المسجد جرید النخل
و بوده است دران وقت بام مسجد الحضرت صلی الله علیه وآله وسلم از شاخهای خرما وصابرای
شیئا فی السماء شیئا و نمیدیدم دران روز در آسمان هیچ چیزی از ابر فجاءت قزعة
فامطرنا پس آمد یکپاره از ابر پس باران داده شدیم و لفظ قزعه بفتح قاف و زای
بجمه و فتح عین مهمله بمعنی پاره از ابر رقیق است و لفظ امطرنا بضم همزه و کسر طاء مهمله است بر صیغه

Marfat.com

ماضی مجهول فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه واله وسلم حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالْمَاءِ
عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه واله وسلم وَأَرْنَبَتِهِ فَصَدِّقٌ رؤياه پس
نماز خواندند بارسول خدا صلی الله علیه واله وسلم یعنی امامت کردند مارا تاکه دیدم من اثر گل وآب را
برپیشانی مبارک رسول خدا صلی الله علیه واله وسلم وبرسر بینی آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم
ازبرای راست کردانیدن خواب آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم یعنی بایدن باران دران
روز ونماز خواندن آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم دران گل وآب ازبرای راست کردانیدن
ان خواب بود وهمان موضع سجده یعنی ازان معلوم شد هرگاه که باوجود گل ودلای اگر آن
حضرت صلی الله علیه واله وسلم سجده بینی کردند پس درو قت عدم آن بطریق اولی
میکردند ولفظ نصدق مرفوع است بنابر انکه خبر مبتدا مقدر است که ان لفظ هو باشد وارنبته
بفتح همزه وسکون راء مهمله وفتح نون وباء موحده وآخر آن تاء مثناة فوقیه معنی سر بینی ونوک
آن است قسطلانی وصاحب خیر جاری گفته اند که زیاده کرده است ابن عساکر بعد قول وی تصدق
رؤیاه ابن عباس را که قال ابو عبد الله کان محمد یحتج بهذا الحدیث یقول لا تمسح
الجبهة فی الصلوة گفت ابو عبد الله بود محمد حمیدی که حجت میگرفت باحدیث ومیگفت
که مسح کرده نمیشود در نماز برای دور ساختن گرد وغبار وخس وخاشاک ازبین بل تمسح بعد
الصلوة بلکه مسح کرده میشود پیشانی ازبرای دور ساختن آن از زمین بعد ازانکه النبی صلی الله
علیه واله وسلم رؤی الماء فی ارنبته وجبهته بعد ما صلی یعنی زیرا که رسول خدا صلی الله
علیه واله وسلم آب در کناره بینی اوشان وپیشانی اوشان پس از نماز خواندن تمام شد زیادتی
ابن عساکر وابو عبد الله کنایت از مولف است وحمیدی شیخ بخاری است ولا تمسح ومسح برصیغه مضارع
مجهول است وبنی برضیغه ماضی مجهول است صاحب خیر جاری گفته که تا اینجا ختم شد حدیث
از صحیح بخاری والله اعلم تمت تمام ترجمه [illegible] صحیح بخاری

باب ما جاء عقد التیان وشدها

Marfat.com